تاریخ بغاوت ہند

جسکا ترجمہ چند کتب معتبر تواریخ انگریزی سے پنڈت کنہیالال صاحب سابق مترجم
چیف کمشنری و درحال مہاراجہ گڑہ امیٹھی کی منصرم ریاست نی زبان اُردو مین فرماکر

محاربۂ عظیم

۱۲۷۷

تاریخی نام رکھا حقیقت مین اسم بامسمّٰی ہی کہ بڑا معرکہ تھا اور واقعات صحیحہ وسوانح معتبرہ
ابتدای ۱۸۵۷ء سے اختتام ۱۸۵۸ء تک حتی الوسع معتبر تواریخ کی مقابلی سی لکھی

مطبع منشی نولکشور مین حسن تصحیح سی چھپی

صحیح نامہ اغلاط بغاوت ہند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۶	پہر	یہ	۲۳	۵	کہ اس گفتگو کا اس فقرہ سی	کہ اس گفتگو کا (اس فقرہ سے
۳	۱۲	مصاحات	مضافات			پایا جاتا ہی کہ وہ گفتگو	پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو
۴	۱۴	اونسی اوسی	اونمین سی			زبان انگریزی مین تحریر	زبان انگریزی مین تحریر
۵	۱۳	ممالک ہندو	ممالک ہند			ہوئی ہے اور اوسوقت	ہوئی ہے اور اوسوقت
۵	۲۶	نارضامندیکا	نارضامندیکی			ضرورتاً زبان سنائی گئی	ضرورتاً زبان ہندی مین
۷	۶	چولیدار	چوکیدار			تہی ترجمہ	سنائی گئی تہی) ترجمہ
۷	۲۴	وصول	تقسیم	۲۳	۱۱	حیدرعلی نے ہزارہا	حیدرعلی نے بجبر ہزارہا
۸	۲	دیا	دی	۲۵	۹	اوپر بربادی اونکی بربادی	اوپر بربادی اونکی ہی
۹	۱۰	بمثل کاغذ	بمثل اجزای کاغذ سابق			سے	
۹	۱۲	رنگ مین بہی ہی اکثر	رنگ مین بہی اکثر	۲۷	۱۶	ساکنان صدر بازار نے	ساکنان صدر بازار نے
۹	۲۷	اقوال	افواہ			کین	کیی
۱۱	۳	جرم	خرم	۳۲	۱۸	سوی شجاعت،	سو رشجاعت
۱۱	۴	ناگپور	بارگپور	۳۳	۲۶	مقام میرٹہ سے	مقام میرٹہ مین
۱۱	۲۳	تم پر چاند ہوئی ہے	تم پر ضرور عائد ہوئی ہے	۳۸	۱	روبرو	اوپر
۱۴	۲۳	کر کے	سر کے	۳۹	۱	آتی	آئے
۱۶	۱۹	رجبٹ مذکور سنایا جاویگا	رجبٹ مذکور کو سنایا جاویگا	۵۶	۱	چٹھی مکر	چٹھی پر
۱۶	۳۰	نہین ہی	نہین ہین	۵۷	۲۰	مستور	مسطور
۱۹	۲۲	یا شرح مین	یا نسخ مین	۶۳	۸	سررشتہ	سرسہ
ایضاً	ایضاً	قبل ازرانے	قبل ازانی	۶۸	۲۷	ستکریان	سنتریان
۲۱	۷	منافق مذہب نہین ہے	منافق مذہب نہین ہی مگر کچہ	۹۴	۱۹	میم لوگون کی	ہم لوگونکی
		اور صاحب ممدوح	وقفہ درکار ہی اور صاحب ممدوح	۹۷	۱	جوانمردیسی	جوانمردی جسپر
۲۲	۳۰	بیہو اس	بیجو اس	۹۹	۲۵	بہیٹ جاتی تہی	بیٹہ جاتی تہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۴	۱	بشیر گنج	بشارت گنج	۲۲۲	۱۵	بمقام سنادر صاحب	بمقام سنادر تعزی صاحب
۱۰۶	۲۵	زیاده	اراده	۲۲۸	۱۲	ہنگامی کہ جب	ہنگامی کے جب
ایضاً	ایضاً	تھا	تھی	۲۳۲	۲۰	تباریخ ۱۴ ماه جون	تباریخ ۴ ماه جون
۱۸۸	۱۳	تمکو	تجکو	۲۳۷	۴	بطرف تیرول	بطور تیرول
۱۹۴	۲۲	مناسبت نہیں ہے	مناسب ہے	۲۴۱	۲۷	گرنشت صاحب	گرفنٹہ صاحب
۱۹۹	۱۳	نارسی ہی رہ ہی آزاد	نارسی وہ ہی آزاد	۲۴۵	۱۷	للن علی	امن علی
۲۰۰	۳	فرقان حمید	فرمان حمید	۲۴۷	۱۸	وہی	رہی
۲۰۰	۱۶	فرقان حمید	فرمان حمید	۲۴۸	۷	حکم ہوا	حکم ہو
۲۰۴	۱	سیاہ گورہ سی طرح	بدلی سیاہ گوراسی کی طرح	۲۴۸	۲۶	۲۵ رجب	دوم رجب
۲۱۰	۲۴	مجا سے	مین سے	۲۵۰	۶	جرات سوائے	خوب لڑائی
۲۱۳	۱۷	ہماری سوا انکی	ہماری سواری کے جانب	۲۵۷	۱۳	سے بے محل متصور ہوگا	سے بے محل متصور نہوگا
۲۱۵	۲۱	وو وہ بلا وقت شام	وو وہ ملا وقت شام				
۲۱۶	۲۲	یہی اقرار شش اشتہار حفاظت ملک	یہ بھی اقرار کیا ہے کہ مشتہار حفاظت ملک	۲۵۷	۲۳	تیلی دروازه	تیلی واڑه
۲۱۷	۱۸	ایک سحر فرانسیس	اکثر سحر فرانسیس	۲۵۸	۲۶	ستحسن شود	مستحسن متصور شود

تمت

HYDERABAD STATE LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نامش بزبان گفتنم از بیخردیست ⁂ وصفش بدہان گفتنم از بیخردیست ⁂ فی الجملہ چنانست کہ دانم گفتن ⁂ انصاف چنان گفتنم از بیخردیست

بعد حمد و نعت کے مدعا طراز ہے کہ حقیر بے تقصیر ذرہ مثال پنڈت **کنھیا لال** کہ بدو شعور سے آج کے دن تک کہ حیات مستعار قریب چہل کے پونہچی ہمیل و جان کار سرکار انگلشیہ مین مصروف و مشغول رہا تھا اب فلک کج رفتار و گردون دوّار نے ایسا چرخ مارا کہ روزگار بسالہا سال ہاتہہ سے جاتا رہا اس عرصہ بیکاری و ایام بے شغلی مین کوئی صورت ایام گذاری کی نظر نہ آئی ایکروز یہ خیال دل نیاز منزل مین گذرا کہ کچھ حال بلوہ ہندستان کا کج عقل جو سابق مین اخبارات وغیرہ سے استنباط کیا تھا درج صفحہ قرطاس کرتا کہ دوستان دوستی شعار و شایقان خبر و اخبار کو ذریعہ شغل و دلبستگی بہم پونہچے یہ ارادہ روبروے احباب صادق الولا کے لباس ظہور مین کرکے مقبول نظر اون صاحب نظرون کے ہوا مگر ایک امر تنقیح طلب تہا اور وہ یہ کہ یہ عروس زیبا جلیہ فارسی سے مزین ہو یا خلعت اردوے معلی آخرش صلاح دوستان دوستی شعار اسپر قرار پائی کہ زیور اردو اس پردہ نشین حجلۂ خفا کے واسطے بہت شائستہ اور زیبا ہے لہذا بتبعیت ارشاد صداقت نہاد احباب صادق الاتحاد و نیز اسلئے کہ ہر ایک شایق بے تکلف اسکے مطالعہ سے بہرہ ور ہو اور کسیطرح کی دقت تفہیم مین عائد نہو اس کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف مین تحریر کرکے نام اس کتاب کا **محاربۂ عظیم** ۱۲۷۶ رکھا گیا وجہ یہ کہ اس نام کے حروف سے تاریخ طبع ہونے کتاب کی ظاہر ہوتی ہے اور یہ لطف یہ کہ اگر اسمین لفظ ہندستانی زیادہ کیا جاوے تو ۱۸۵۷ عیسوی یعنی سال شروع علامات فساد اوسمین سے نکلتے ہین اسواسطے یہ نام رکھا گیا اور جو کچھ اس کتاب مین درج ہے اوسکا حال ترجمہ دیباچہ مولف کتاب انگریزی سے واضح راے اصحاب شوق ہوگا صرف اسقدر یہان تحریر کرنا کافی ہے کہ آخر کتاب مین جو مقدمہ تحریر ہوا ہے اوسمین مجمل اور یکجا حال اون تدابیر کا درج ہے جو واسطے اندفاع فساد و بلوہ عام کے منجانب سرکار گردون وقار ظہور مین آئین تہین اور اوسمین حال جنگ دہلی بہی ثبت کیا گیا ہے وہمین نظر احوال جنگ مذکور حالات مقام مذکورہ مین تسطیر نہین ہوا التماس بخدمات عالی ناظرین کتاب ہذا مین یہ ہے کہ اگر کہین سہو یا غلطی نظر سے گذرے تو ظل عفو اوسپر ڈالین اور

اور اس حقیر ہیچ میرز کو بکلمات خیر یاد فرماوین الانسان مرکب من الخطاء والنسیان

خطاب بناظرین از مولف کتاب انگریزی

مولف ہیچ بیان کرنے حالات مرقومہ ذیل کے دعوی تصنیف کا نہین رکہتا بلکہ جو لکہا گیا ہی وہ اکثر چٹہیات و اخبارات سے جو ممالک ہند و بنگالہ مین زمانہ مفسدہ مین مشتہر ہوئی تہے استنباط کیا ہے اور علاوہ اسکے اکثر حالات دلچسپ ایسے بہی ہین جو کبہی کسی اخبار سے ظاہر نہین ہوئی تہے اس سے ثابت ہی کہ مولف کو محنت صرف فراہم کرنی اخبار کی اور تصحیح کرنے حالات مختلفہ کی ہوئی ہے چونکہ فراہم کرنے مین احتمال غلطی کا بہی واقع ہوتا ہی لہذا عرض پرداز ہی کہ اگرچہ مولف نے ایسی غلطی بہی حتی الامکان واقع ہونے دی ہی الا اگر شاذ و نادر واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب ہذا سے امیدوار ہون کہ معاف فرماوینگے ترتیب دینے مین ان حالات کی مولف نے قید تاریخ کی بدین خیال نہین رکہی ہی کہ بعد از شروع مفسدہ مقام میرٹہ اور دہلی کی تمام ملک شعلہ ہو گیا تہا اور اکثر فساد پانچ پانچ چہہ چہہ مقامون مین ایک ہی تاریخ شروع ہوا پس فرض کرو کہ منجملہ اُن مقامات کے دو کی اطلاع تو اوسیوقت ہوئی اور دو کی خبر ایک ہفتہ یا دو ہفتے بعد سننے مین آئی اور باقیماندہ دو جگہ کا حال صرف زبانی ہندوستانیون کے ظاہر ہوا جنکے اظہارات پر چندان اعتبار نہین ہو سکتا پس تاریخ وار حالات کیونکر درج ہو سکتا تہا اسی لحاظ سے مولف نے کچہ قید تاریخ کی نرکہکر مقام وار اول سے آخر تک بتفصیل تمام و کمال درج صفحات ذیل کیا ہر چند اس تالیف مین بباعث کم بہم پہنچنے حالات واقعی کے احتمال دگرگون ہو سکتا ہے مگر مولف کو یقین ہے کہ میری اس محنت کے نتیجہ یعنی اس کتاب سے آیندہ مورخان ہند کو ہیچ بیان کرنے حالات اس مفسدہ عظیم کے کہ جسکا ثانی کبہی کسی وقت اور کسی ملک مین نہوا ہوگا امداد کامل پہونچے گی*

دیباچہ مولف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان مین تہے ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عافیت تنگ ہو گئی تہی اور اوسکی آمدنی پر خلل عظیم واقع ہوا اور شجاعت و دلیری قلیل فوج ولایتی کی جو اس ملک ہندوستان مین مقیم تہی محک امتحان پر چڑہی اور آتش بغاوت اور ہوا و ہوس فساد نہایت گرم ہوئی نامردانہ یعنی قتل عورات اور اطفال انگلشیہ سے تمام ملک مین پہیل گئی اور دغابازی اون لوگون کی نے جو اپنے تئین زمرہ وفادار تبلاتے تہے تمام سپاہ کو داغ لگایا اور ہندوستانی رئیسون نے بہی جنکی جان و مال کی ہستی اور حفاظت بباعث سرکار انگلشیہ کے ہوئی تہی حمایت و شراکت مفسدون کی تہی مگر بافضال الٰہی تمام کوشش ان بیوفا اور بے ایمانون کی گو کہ ہزارون بڑے نامی قیدیان جیلخانہ اور ڈاکوان مشہور وقت کی امداد بہی اونکو پہونچی کام نہ آئی اور خدا تعالی نے حفاظت انگلستان کی کی اور بر وقت ضرورت شدید کومک بہی پہونچائی اور ہندوستان اب بہی انگلستان کا ہی اگرچہ آیندہ بہی زمین ہندوستان کی خون انگلستانیون سے آلودہ ہو اور گروہ قضاقان کے ملک کو خراب اور ویران کرین مگر بفضل خدا غلبہ انگلستانیون کا اب تک رہا ہی اور آیندہ بہی رہیگا اور چند روز مین جمیع امور بہیئت سابق امنیت اور آسایش کی حاصل کرینگے قزاقان

قبل از بیان کرنے حالات جگر خون کن قتل انگریزان اور غارتگری اموال سرکار و رعایا جو امور کہ بعد از تاریخ دہم جنوری سنہ ۱۸۵۷ء وقوع مین آئے ہین مولف ارادہ رکہتا ہی کہ اول مختصر احوال اون واقعات کا بیان کیا جاوے کہ جو پہلے برپا ہونے فساد میرٹہ اور دہلی کے واقع ہوئے ہین کہ جنکی باعث مفسدون کو شدہ شدہ ترغیب اس امر کی ہوئی تہی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کرکے اپنے پسند کا بادشاہ مقرر کرین

راے اکثر اصحاب کی یہ ہی کہ یہ سرکشی جو ہندوستان مین ہوئی ہی اسکی تجویز کئی برس سے ہو رہی تہی اور ارباب کلکتہ مین وجوہ اسکے ظاہر ہوتے ہین مگر تمام کاغذ سے جو نظر مین آئے ہین ایسی دلیل قوی کوئی اونمین نہین ہے کہ جس سے اوسوقت اتفاق ملنے اس امر پر ہوتا اتفاق قدرت

جنگ ایران سے ارادہ اس فساد کا نزدیک مفسدان کامل شروع ہوا تھا اوسوقت مین یعنی اوپر ختم ہونے سال گذشتہ اور شروع ہونے سال حال کے کچھ علامات اسکی ظاہر ہوئی تھین ہنوز خبر فتح ہرات بخوبی ہم تک نہین پہنچی تھی کہ آوازہ جنگ چین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک اودہ اور نیپال مصروف ہوئی اور ملک برہما جو ہمارے قبضہ مین تھا اوسکی حفاظت کا بھی فکر درپیش ہوا اور ممالک نظام اور دکن اور گوالیار اور راجپوتانہ اور اضلاع سونتھال مین بھی انتظام قوی اور ارسال افواج ضرور پڑا اور یہ بھی پایا گیا کہ ہندوستانی فوج ولایتی کی طاقت ضعیف سمجھتے ہین اور اکثر معاملات جنگی مین کمی تصور کرتے ہین خصوصاً مقدار نفری فوج ولایتی جو ہندوستان مین تھی اونکے نزدیک بہت کم تھی اور گفتگو سے صلح جو فیما بین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے درپیش تھی اوسکی طرف سے اور خلجان خاطر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ پھر بھی ایک دام بلا مبسوط ہونے والا ہے

جب ہماری فوج نے مقام محمرہ مین فوج ایران پر فتح پائی تو درمیان اموال غنیمہ خیمہ شاہزادے سے دستیاب ہوا تھا ایک اشتہار مشہورہ شاہ ایران جسپر دستخط بھی شاہ کے تھے مگر تاریخ تحریر نہیں برآمد ہوا مضمون اوسکا یہ ہے چونکہ سرکار انگلشیہ نے بوجہ طاقت و قدرت اپنی کے جو اوسکو باعث فتح ہند اور بسبب فوائد جو اوس فتح سے حاصل ہوئی ہین یہ ارادہ کیا ہے اور بلکہ طریق زیادتی کا بھی بدین خیال اختیار کیا ہے کہ تمامی ملک مشرق قبضہ سرکار مذکور مین آجاوے اور اسی نیت سے سرکار مزبور نے عزم فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم مین بہت سی دقت اور تباہی اور شکست فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان مین بڑا فتور برپا ہوا اور سرکار انگلشیہ نے لاہور اور پشاور اور دیگر مصافات افغانستان فتح کر لیے اور اس فتح سے اونکا قصد یہ ہے کہ ملک ایران پر تسلط ہون اور وہ یہ چاہتے ہین کہ ہماری خط و کتابت کسی رئیس افغانستان سے کہ جو ہمارے ہمسایہ اور ہم مذہب ہین اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق رہے ہین نہووے اس سے غرض اونکی یہ ہے کہ اونکو رستہ واسطے آنے ایران کے ہر طرف سے ملے اور بشرط دست قدرت شاہ ایران کو بطور راجہ ہاے ہندوستان زیر نگین کرین اور مذہب اسلام کو خراب کر کے مثال مذہب مسلمانان ہند اوسمین بھی فتور ڈالین اور اس مطلب کے حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے فوج کشی اوپر ملک ایران کے شروع کی ہے اور جہال و دہاقین کو بدغابازی و بے ایمانی و فریب و دیگر مصدر افعال ناشائستہ ہوئے تھے اور سرکار ابدولت نے ہنوز کوئی تدبیر بعوض ایسی حرکات ناشائستہ کے عمل مین نہین لائی ہے گو کہ اوس سرکار نے بخیال ضعف سلطنت حرکات ناشائستہ و بدعہدی کے یہان تک پہنچائے ہین کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے نوکری سرکار انگلشیہ شاہزادوں و منشیان ملازم ایران کو دیتے ہین اور بطرز تفریب و کارستانی دعویہاے باطل و تجویزات نادرست پیش کر کے عزم حصول مطلب دلی کیا چاہتے تھے کہ رفتہ رفتہ تمام افترا پردازی اونکی ظاہر ہو گئی الغرض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک ایران مین بھیجی اور چونکہ یہان گمان بھی ایسے امر کا نہ تھا اور اسی سبب سے کچھ طیاری عمل مین نہ آئی تھی ایک قلعہ ملک اسلام جو برلب دریاے شور واقع تھا اور فوج قلیل اوسمین بطور محافظ قائم تھی انکے قبضہ مین آگیا اور چونکہ کچھ اور فوج شاہی وہان موجود نہ تھی قلعہ مذکور مین جا کر فوج انگلشیہ قائم ہوئی مگر جب اونہون نے دیکھا کہ پیش قدمی اوس جگہ سے باعث تردد ہوگا اور اوس قلعہ سے باہر نکلنا گو یا ماہی بے آب کیطرح بیقراری مین پڑنا ہے وہین مقیم رہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیرہاے آبدار شجاعان اسلام اونکے تن مین دم باقی نہ رکھتی

لیکن حضور ابد دولت شاہنشاہ کو اب موقع اظہار مکنون خاطر و طیب دل بباعث بدعہدی سرکار انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام ابد دولت صادر ہوئے ہین کہ فوج بیشمار سرحدات ممالک پر جمع ہون اور بنام فوج نصرت قرین حکم محکم شرف نفاذ پایا ہے کہ بطرف سرحد روانہ ہو کر دشمنان دین کو

نکال دین اور اس خس و خاشاک کو بجانب دریائے غربت منتشر کر دین خدا جسکو چاہے فتح بخشتا ہے امداد بمطابق قرآن پیغمبر جسنے تکلیف تمکو دی اوسنے تکلیف پیغمبر کو دی ہر ایک ساکن ایران کو فرض عین سمجھنا چاہیے کہ موجب قول جو تمکو مارنا چاہتا ہے اوسکو تم بنام خدا مارو کار بند ہوں اور ہر ایک کبیر و صغیر غریب و امیر عالم و جاہل رعیت و سپاہ کو چاہیے کہ واسطے محافظت دین محمدی کے ہمت کرین اور اعانت اور کمر جہاد چست باندہ کر باسلاح و یراق اپنے جسمونکو زیب و زینت دین اور ہر ایک عالم و واعظ کو چاہیے کہ مساجد و مقامات جرگہ و جلسہ اور منبروں پر پندہائے عام دیوین کہ ہر ایک شخص بنام خدا جہاد پر آمادہ ہو اور اس سعیہ رضیہ سے غازیان راہ خدا مستوجب وعدہ آنحضرت ہونگے بالتحقیق ہم اون مین سے ہین جو براہ خدا لڑتے ہین لیکن چونکہ فوج ظفر موج نے ہنوز شمشیر دشمنوں پر علم نہین کی تہی اور اوس گروہ ہمت شوق کو اجازت کوچ کرنیکی اب تک حاصل نہین ہوئی ہے اسواسطے ما بدولت نے تقرری افواج بدین نمط فرمائی ہے کہ امیر الامرا مرزا محمد خان کشکچی باشی اور میر علیخان شجاع الملک اور دیگر جرنیلان و کمانیر مع پچیس ہزار سپاہ کے بطرف فارس اور شاہزادہ نواب صمصام الدولہ مع بیس ہزار سپاہ کے بجانب محمرہ اور غلام حسین خان سپہ دار اور جعفر علیخان سرتیپ بافسری رجمنٹہائے و رسالہ ہائے کرمانچی و داعی و آذربیجان و کرمان بقدر بیس ہزار کے بطرف کرمان روانہ ہوں اور بنام نواب احتشام السلطنت حکم ہوا ہے کہ براہ کچ و مکران جو واقع ملک سندھ ہین اور بنام سرداران افاغنہ مثل سردار سلطان احمد خان و سردار شاہ دولہ خان و سردار سلطان علیخان و سردار محمد عالم خان حکم نافذ ہوا ہے کہ براہ افغانستان مع تیس ہزار سپاہ و چالیس ضرب توپ و دیگر سامان بیشمار حرب .. نیز بجانب ہندوستان روانہ ہوں اور بفضل الٰہی امید ہے کہ اس فوج قہار کو فتح نصیب ہوگی

اب یہ امر ضروری ہے کہ اقوام افاغنہ و دیگر باشندگان افغانستان جو ہم مذہب ایرانیونکے ہین اور جو اونسے اوسی قرآن و ملت اور مسائل محمدی کے پیرو ہین شریک جہاد ہوں اور دست امداد و برادرانہ دراز کرین اور بعد وصول کرنے اس خوشخبری کے بموجب قول محمد کے کار بند ہوں بالتحقیق جو با ایمان ہین وہ آپسمین بہائی ہین اور اس حکم خدا کو عمل مین لاوین کہ خدا با ایمانونکے امور کو بے ایمان اور شریکونکے عمل سے مختلف اوزان مین وزن کریگا اور واسطے فرو کرنے اس فساد کے یہی صرف ضرور نہین کہ ایک جزو ہی گروہ حق پرستونکا آمادہ محافظت دین ہو بلکہ لازم ہے کہ تمام باشندگان ممالک ہمارے حکم کی متابعت کرین اور یہ بہی واضح رائے اقوام افاغنہ ہو کہ شہنشاہ ایران کا ارادہ ہرگز نہین ہے کہ جانب افغانستان ملک گیری کرے بلکہ یہ خواہش ہے کہ ملک قندہار سردار رحم دل خان اور خاندان سردار کہن دل خان کو ملے اور حاکم کابل اپنے ملک مقبوضہ و مفتوحہ مین حکمران رہے مگر منشاء ہمارا ہے کہ سب متفق جہاد بخلاف دشمنان دین ہوں اور اونمین شامل ہوں جنکی نسبت آنحضرت نے یہ فرمایا ہے کہ رحمت خدا اون پر نازل ہوتی ہے جو جہاد مین لڑتے ہین اور ہمکو یقین ہے کہ بعد ملاحظہ اس اشتہار کے سردار دوست محمد خان امیر کابل جسکی خواہش دلی ہمیشہ سے یہ تہی کہ فوج ایران جانب افغانستان متوجہ ہو اور رابطہ دوستی و اتحاد اس سلطنت ایران سے پیدا ہو کر اس وسیلہ سے استحکام اوسکی سلطنت کا بخلاف گمراہان از راہ راستی متصور ہو شامل ہمارے اس امر خیر مین ہونگے اور اس جہاد مین شرکت ایک گروہ حق پرستونکے ہو کر غازی ہندوستان کہلاوینگے کیونکہ یہ خارج از قیاس ہے کہ وہ طلبگار ایسی قوم کی دوستی کے ہونگے جسکی شان مین پیغمبر نے یہ فرمایا ہے بالتحقیق وہ تمکو پیار نہین کرتی تم بہی اونکو پیار نکرو اور یہ بہی عقل گوارا نہین کرتی کہ وہ اعلے دولت دنیا کی ایمان فروشی کرینگے — یہ اشتہار واسطے اطلاع اور آگہی حق پرستونکی مشتہر ہوا ہے اور انشاء اللہ جمیع پیروان اسلام ساکن ہند و سندھ بہی ہمارے شریک ہونگے اور اس قوم نصارا سے عوض اون زیادتیونکا لینگے جو مذہب پاک پر اونسے عائد ہوئی ہین اور کسی چیز سے اس امر متبرک مین دریغ نکرینگے فقط

اشتہار مندرجہ بالا مین مضامین محررہ ذیل بعبارت صاف درج ہین اوّل یہ کہ مسلمانان ہندوستان کو محل خطر ایمان بباعث مذہبی اور فریبانہ حرکات انگلشیہ دربارۂ تغلب و تصرف ملک سمجھنا چاہیے دوم یہ کہ جو جنگ شاہ ایران شروع کرتا ہے وہ مذہب کیواسطے ہے اسواسطے تمام مسلمانان مسلم الایمان کو چاہیے کہ مسلح ہوکر واسطے حفاظت دین محمدی کے مستعد اور آمادہ ہوکر براہ خدا نصارا کو ہلاک از ہستی و نابود کردین سوم یہ کہ واسطے جانے ہندوستان کے اور مدد کرنے باایمان ساکنین ولایت مذکور کے افواج آراستہ اور مقرر ہوئی ہے چہارم یہ کہ شراکت کی استدعا اور کلیہ فساد کی درخواست ہر ایک رئیس و غریب پیر و جوان سے کی گیی ہے پنجم یہ کہ تمام باایمان آدمیونکو اطلاع دیجاتی ہے کہ یہ جنگ صرف بعوض رخنہ و تخلل کے جو از دست انگلشیہ دین متین محمدی مین واقع ہوئی ہین قائم کی گیی ہے

پس ہمارے نزدیک مضامین مذکورہ بالا کچہ نکچہ واسطہ اس مفسدہ عظیم سے کہ اب فرو ہوگیا ہے رکھتے ہین

مشہور ہے کہ شراکت شاہ معزول اودہ کی بہی اکثر کاغذ سے جو اوسکے قیامگاہ سے برآمد ہوئے اور جنپر اوسکے دستخط موجود ہین پائی جاتی ہے فوراً بعد از تسلط سرکار انگلشیہ بملک اودہ جو بماہ مارچ ۱۸۵۶ء عیسوی وقوع مین آیا تہا شاہ معزول نے رسم رسل و رسائل ساتہ شاہ دہلی کے شروع کیا اور لکہا کہ تمام فوج ہندوستانی جو ملازم سرکار ہین انکو ترغیب اس امر کی دیجاوے کہ وہ تمام یک تن ہوکر ایک روز جو بعد ازین قرار پاوے یکبار فساد شروع کرکے اپنے افسران انگریزی اور دیگر انگریزونکو اور ہندوستان زاد عیسائیونکو جو اونکے ہاتہ لگین قتل کرین اور تمام راجہا و رئیسان ہندوستانی کو صلاے عام واسطے شامل ہونیکے دین اور بعد از قتل کرنے یا بہگا دینے فوج گورہ کے تمام ممالک ہند و مسلمین کو جو قبل از آمدن قوم غربی اور مردود فرنگیونکے قبضہ اقتدار اولیاے شاہنشاہی مین تہین دوبارہ تسلط شاہنشاہ دہلی مین کردین اور اول قدم جو شاہ معزول نے اس جادہ مفسدہ پر رکہا تہا وہ یہ تہا کہ جو دو رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۱۹ اور ۳۴ اوس زمانے مین مقام لکہنؤ مین قیام پذیر تہین اونکو ترغیب اس امر کی دے اور بروقت تبدیلی معمولی افواج ۱۸۵۵ء و ۱۸۵۶ء یہ دونو رجمنٹ لکہنؤ سے تبدیل ہوکر ایک تو برہام پور اور دوسری بارکپور کو روانہ ہوئی مگر تخم فساد جو اونکی زمین دل مین بویا گیا تہا اونکے ساتہ مقامات مذکورہ مین پہونچا اور درمیان ۱۸۵۷ء کے سپاہیان رجمنٹہاے مذکور خصوصاً سپاہیان رجمنٹ ۳۴ در پے ترغیب سرکشی بدیگر رجمنٹہا رہے اور ہر ایک رجمنٹ ہندوستانی سے خط کتابت اس امر مین کرتے رہنے اور فہمایش کرتے رہے کہ حمایت اور پاسداری اپنے قدیم بادشاہون کی بہتر ہے اور سبب نارضامندی کا اسطور پر بیان کیا کہ اونکے اکثر حقوق بباعث تسلط سرکار کے ملک اودہ پر اور بسبب بہرتی ہونے اکثر اقوام سکہہ و پنجابی فوج انگلشیہ مین فروگذاشت ہوگیے اور آیندہ کو زیادہ تر قباحت ہوگی کیونکہ جو فائدہ خدمت سرکار مین ابتک اونکو حاصل ہوتا تہا وہ اب سکہہ وغیرہ کو ملیگا اور تلقین کرتے رہے کہ یہ وقت ہے جو بادشاہان و رئیسان ہند اپنی حق رسی کے واسطے جو مدت مدید سے بباعث غلبہ انگلشیہ کے معرض تلف مین آگیا تہا مستعد ہون اور سپاہ کو لازم ہی کہ اپنی قدیم بادشاہونکی رفاقت کرین اور ان اغیار عیارونکی صحبت سے فراغت حاصل کرین

اشتہار فارسی کا جو کہتے ہین کہ شہر دہلی مین برآمد ہوا تہا اوسمین درج تہا کہ جو تدبیر واسطے سلح بندی و قتل عام کل سفید رویون کے بنظر دوبارہ قائم کرنے خاندان تیموریہ شہر دہلی مین کی گئی ہی اوسمین شرکت اہل اسلام کی ہوئی ہوگی اور اونہون نے کوشش بلیغ بیچ بونے تخم ناخوشی و نارضامندی کا بیچ مزرعہ دل فوج ہندوستانی کے کی ہوگی

کیا عجب ہی کہ سخنان مذکورہ بالا سبب اس مفسدہ کا ہوئے ہون مگر ہمارے خیال مین یہ آتا ہی کہ اشتہار شاہ ایران نے تمام ملک کے

پختہ مسلمانون کے دل مین خلل ڈالکر اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ جس تدبیر سے ہو سکے حکومت سابق جو سالہا سال سے انکے حیطۂ اختیار اور اقتدار سے باہر ہو گئی ہے حاصل کرین امر نیز برآن اتفاقی جو حادثہ مدراس اور بمبئی مین ظاہر ہوئی تھی اوس سے بھی پایا جاتا ہے کہ محض رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اودہ مطلب اصلی اور علت غائی اس فساد کی نہ تھی اور یہ رای پایہ صدق کو اسطرح سے بھی پہونچتی ہے کہ جب خبر سرکشی کی ملک اطراف مین پہونچی تھی تو عالم اور موذن شہر مذکور کے درباب صداقت اور راستی اس عزم سرکشی کے مساجد وغیرہ مین بیان کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالی برکت اس مہم سرکشان کو بخشے

ایک اخبار اخبارات بمبئی مین سے مخبر ہے کہ اضلاع شمالی و مغربی مین پوربیہ یعنی ساکنین مشرق اصل ترغیب دہندہ و برانگیختہ کنندۂ فساد ہین دیگر اطراف مین گفتگو یہ ہے کہ ہندو بیچارہ باختیار مسلمین ہین جب چاہا اونسے خدمت لی اور جب چاہا علحدہ کر دیا مگر اسبات کا تحقیق کرنا مشکل ہے یہ تو ظاہر ہے کہ ہندو بھی بدرجہ مساوی شریک مفسدہ تھے اور اونہون نے بھی ہمراہ مسلمانونکی سرکشی کی تھی ہرچند چند عرصہ تک علامات دلسوزی سرکار اونسے ظہور مین آئے تھے مگر یہ مدین مراد اختیار کی گئی تھی کہ آئندہ کو زیادہ تر قباحت سرکار انگلشیہ کو اس اعتبار سے لاحق ہو مختلف اقوام مقامات چھاونی وغیرہ جہان فساد شروع ہوا مجرد سننے خبر مفسدہ کے مستعد بدنظمی ہوئے مگر انکی حرکات یہ نہین کہ صرف خلقت اور آبادی کو لوٹتی تھے اور مفسدہ بخیال عام عورات اور اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ بنیاد عیسائیونکی برکندہ ہو آدمی بسبب نفرت شہرو نہین بدین ارادہ جاتی تھے کہ انتظام سرکار مین کسی طرح خلل انداز ہون اور ہندوستانی سپاہیون کے دل بجانب فساد مائل کرین اور سرکشی نے نہایت جلد پھیل کر ملک کو تباہ کیا تدابیر اور تراکیب جو مفسدین اس فساد کے برپا کرنے مین عمل مین لائے ہین وہ اونسے زیادہ بدنما و قبیح ہین جو کبھی کسی آدم وحوش سیرت و بہائم سرشت سے کہ جنکا نام بھی زمرۂ انسان مین لینا بیجا ہے وقوع مین آئے ہون مگر موید اِن سرکشی نے دربارۂ وقت مناسب اور درباب قوم جسکے خلاف اونہون نے فساد کیا تھا دھوکا کھایا اونکو جوش خام خیالی بلکہ جنون سے ترغیب سرکشی ہوئی ہے اور یہ امر انکی تدبیر حصول مطلب اور حالات تعجب آمیز سے اور اونہون نے راست نیتی اور راست کرداری کے خلاف ہے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو اونکو سالہا سال صحبت ایسے داناؤنکی رہی ہے جنکی نیت ہمیشہ مصروف اسکی تھی کہ ان لوگونمین بھی دانائی اور علم اثر پذیر ہو اوسنے ایک قدم بھی جہالت اصلی اور وحشت ذاتی سے اونکو بالاتر نہین کیا ایک پردہ خفا اب تک اس واقعہ قبیحہ مین حائل ہے مگر عرصۂ قلیل مین بصرف ان عرصہ ہنگامہ کو طاقت بے نہایت جو اہل انگلستان کی ہے معلوم ہوگی اور سوائے بربادی کے اور کچھ اونکے نصیب نہوگا بہت جلد اون لوگونکو بالتحقیق واضح ہوگا کہ اونکی جد وجہد ایسی تھی کہ جیسے طاقت سحر سے کسی جسم بیجان مین پیچ و تاب پیدا ہوتا ہے مگر یہ اونکے خیال خام مین نگذرا کہ آسیب اور اسرار سحر جو انکو خوف دیتے ہین اور نزدیک حکما و فضلا کے اونکا اثر کچھ بھی نہین ہوتا معاودت طاقت و تسلط انگلشیہ ایسا یقینی امر ہے جیسے شکستہائے متواترہ جو مفسدین کو بخلاف ہماری افواج کے نصیب ہوئی ہین جو کچھ کہ نقص اور کمی سرکار کی تھی قطع نظر اوسکے اب بتحقیق ظاہر ہے کہ کیا امر مناسب وقت سرکار کے ہے اب وہ طاقت اور قوت سرکار جلدی کام مین آویگی جس سے واضح ہوگا کہ اسباب حفاظت رعایا بخلاف حملہائے مردمان مفسد اور سامان دوبارہ قائم کرنے حکومت سرکار بقاعدہ مستحکم تر از سابق سرکار کے پاس مستعد کافی و موجود ہے

علامات مفسدہ

بتاریخ ۲۴ جنوری چھاونی رانی گنج مین آگ لگی اور بعد از دو یا تین راتونکے بنگلہ سارجنٹ میجر صاحب کا بھی وہی حال ہوا اور بتاریخ ۲۵ ماہ مذکور دفتر تار برقی بمقام بارک پور بھی آتش دیدہ ہوا اور اسیطرح بادشاہ ناری نے جائزہ اسباب اکثر مقامات اضلاع شمالی و مغربی کا لینا شروع کیا

بماہ فروری ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو نزدیک اہل انگلستان کے اوسوقت مین حقیر اور ہیچ تھا مراد اس امر سے انقسام نان یعنی چپاتی ہے اوسوقت مین دریافت ہوا تھا کہ چوکیداران اضلاع مابین فرخ آباد اور گورگانوہ اور بابدا تقسیم نان گندمی ہمہ تن مصروف ہین اور بعد دینے روٹیونکے رسید انکی پٹواری دیہ سے بعد تصدیق تھانہ طلب کرتے ہین

طریق تقسیم نان کا یہ تھا کہ چوکیدار دیہ دو روٹیان لیکر اپنے قریب کے گانو مین جاتا تھا اور وہ روٹیان وہان کے چوکیدار کو دیکر کہتا تھا کہ چھہ روٹیان اور بناکر چوکیداران دیہات قرب و جوار کو دو دو فی نفر دیکر یہی طریق تقسیم بہ بات آیندہ سمجھا دینا اور ہر ایک چوکیدار دو نان اونمین سے اپنے پاس موجود رکھتا تھا کہ اگر کوئی شخص یا حاکم وقت طلب کرے تو پیش کیجاوین اور یہ ہدایت فوراً تعمیل کی گیی تھی اور روٹیان دیہ بدیہ تقسیم ہوئین

ایک چٹھی مورخہ صاحب مجسٹریٹ بہادر گورگانوہ جسمین طریق انقسام نان وطرز تعمیل ہدایت درج ہے ذیل مین لکھے جاتے ہے

ترجمہ چٹھی بطور رمز وکنایہ

مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ ایک امر درمیان اکثر دیہات اس ضلع کے واقع ہوا ہے جسکی غرض کچھ اب تک ظاہر نہین ہوئی چوکیداران دیہات ضلع ہذا کو بعض بعض شہراہین کچھ روٹیان گندم کی واسطے تقسیم کرنے تمام ضلع کے ملی ہین

نان مذکور اسطرح پر تقسیم ہوتی ہین کہ ایک چوکیدار بہ وقت وصول نان مذکور کے پانچ یا چھہ اور ویسی ہی روٹیان بناکر تقسیم کرتا ہے اور اسیطرح روٹیان دیہ بدیہ پہونچ گیی ہین اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہے کہ گانون گانون یہ روٹیان تقسیم ہوگیین آج یہ روٹیان دیہات ضلع گورگانوہ مین بھی تقسیم ہوگئین اور لوگون کو یہ خیال ہے کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہین

دستخط ڈبلیو فورڈ مجسٹریٹ

پرچہ اخبار جو اضلاع شمالی و مغربی مین بہت معتبر ہے اوسمین درباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل مسخرانہ درج تھا

ہمارے ناظرین اخبار کو قصہ اوس نامعلوم سوار کا یاد ہوگا جو ہمراہ وبائے ہیضہ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا مشتہر ہوا تھا ویسا ہی کوئی شخص شاید اب پھر ان اضلاع مین آنے والا ہے جہان بنظر گندہ ہونے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہے اگر ہمکو درباب انتظام ملک کے کچھ شک ہوتا یا ضعف پایا جاتا تو شاید لوگونکو توجہ بجانب اندفاع اس شعلہ بدبختی کے بعوض ان گرم روٹیونکے ہوتی مگر اب اگر کچھ تحقیقات درباب اصلیت اس امر کے گو کچھ اور قدرے حال اس واقعہ کا زبانی خوش آئند گویونکے واضح بھی ہو تو بھی باعث استعجاب و استغراب ہوگا جیسے شہر لندن مین ڈیوک اف یورک سے براہ تھی ودوڑ ہوک کریٹ ریزر سٹریٹ تک ہوا تھا

قریب تین ہفتہ بعد از وصول ہونے نانہاے مذکور کے ضلع دہلی مین یعنی تاریخ پنجم ماہ مارچ تک جمیع اضلاع قرب و جوار دہلی و لکھنو و دیگر مقامات اودھ مین پھیل کر روہیلکھنڈ بلکہ تمام اضلاع مین جنکو اپر انڈیا کہتے ہین پہنچ گئے تھین ظاہر ہے کہ کوئی امر بہتر اس سے واسطے شامل کرنے تمام مسلمانونکے ایک خاص امر مین اور حسب دلخواہ عمل مین لانے اوس امر کے نہین معلوم ہوتا

بعد ازین مقدمہ کارتوس درپیش ہوا جسکو اصل باعث اس فساد کا کہتے ہین ایک بیان تو اوس حال کا جسکے باعث شبہ سپاہیونکی دلمین پیدا ہوا

یہ ہے کہ حسب ہدایت واسطے استعمال کرنے رایفل کے جو ایک نئے وضع کی بہت دور رس بندوق ہے بمقام کلکتہ مین پہنچی تو حاکم بالادست نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ کے دیا بنگالی مذکور نے اوس مقام تک ترجمہ خوب کیا کہ جہان بیان کارتوس کے بنانے کا تھا اور اس جگہ پہونچکر متامل ہوا گویا اوسکے دل مین خود بخود کچھ وہم پیدا ہوا وجہ کیا کہ جس چیز سے کارتوس کو چکنا کرنا لکھا تھا وہ ایک لفظ انگریزی مین ایسا تھا کہ جسکے معنی چربی گاو دیتے اور عرفاً معنی چربی بز وغیرہ کے بھی اوس سے لیتے ہین اس شبہ سے بنگالی مذکور نے اوس حاکم بالادست سے جسنے ہدایت ترجمہ کی واسطے دی تھی استفسار اسم چربی کا کیا حاکم ممدوح نے اوسکو اصل معنی لفظ سمجھا کر حکم دیا کہ ہندی زبان مین اس چیز کو جو کہتے ہین وہ درج کرنا چاہیے چنانچہ مترجم نے بعد تامل بلا لحاظ موقع معنی تحت لفظی لکھکر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت اس امر کی ہوگیی کہ کارتوس ایسے چیز سے چکنے کئے جاتے ہین کہ جسکو ہندو و مسلمان کوئی منہہ مین نہین لیتا اور بسرعت برق یہ خبر تمام روے زمین مین شہرت پذیر ہوئی

ایک اخبار اخبارات کلکتہ مین سے درباب اس مقدمہ کارتوس کے اس طرح پر بیان طراز ہے اور یہ روایت بھی اوسیقدر درست و قرین قیاس معلوم ہوتی ہے جسقدر بیان مسبوق الذکر صحیح اور درست ہے

کہ جب سرکار نے استعمال انفیلڈ رایفل کا اس ملک مین قرار دیا تو واسطے طیاری کارتوس کے جو موافق اوسکی نال کے ہون ٹھیکہ دار مقرر کیے بلکہ انگلستان مین سُنا ہے کہ ایسے کارتوس بچربی گاو طیار ہوتے ہین مگر اس ملک ہندوستان مین بوقت ٹھیکہ دینے کے کوئی شے مجرب کا قرار دینا مناسب تصور ہوا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی راے پر منحصر کیا گیا تھا الغرض مقام دمدم مین ان کارتوسونکا طیار ہونا مقرر ہوا اور ایک تعلیم گاہ بھی مقام مذکور مین واسطے تعلیم سپاہیونکے بیچ قواعد اس رایفل کے قرار دی گئی اور ہنوز سپاہیون نے مشق سر کرنے رایفل مذکورہ بالا کی شروع بھی نہین کی تھی کہ ایکروز ایک خلاصی جو کارخانہ طیاری کارتوس مین ملازم تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا برہمن تھا اور تعلیم گاہ کارتوس مین فن رایفل سیکھتا تھا ملا سپاہی مذکور کے ہاتھ مین ایک لوٹا تھا اور خلاصی مذکور نے اوس سے تھوڑا پانی پینے کو مانگا سپاہی نے انکار کیا کیونکہ وہ خلاصی مذکور کی ذات سے واقف تھا خلاصی نے بجواب اوسکے کہا کہ ذات کیا پوچھتے ہو چند روز مین تمہاری بھی ذات باقی نرہیگی کیونکہ جو کارتوس تمکو ملینگے اور تم اونکو بوقت سر کرنے رایفل کے دانت سے کاٹوگے اوسمین چربی گاو و خوک کی لگائی گیی ہے بس یہی گمان سپاہیونکے دلمین جاگیر ہوا اور یہ خیال اونکے مخیلہ مین آیا کہ جو کارتوس آیندہ اونکو ملینگے اونکے مذہب کو خراب کرینگے اور طرفہ یہ اوسی وقت اُسکی خاطر مین شک اس امر کا واقع ہوا کہ حاکمونکا ارادہ اونکے عیسائی کرنیکا مصمم ہوا غالب کہ اور امور بھی حسب موقع مؤید اس گمان مین متحقق کے ہوئے ہونگے الغرض یہ دونو ظن قوی کہ اونکے دہرم و ایمان بگاڑنے کا اور اونکو عیسائی کرنے کا ارادہ سرکار کا ہے اونکے دلون مین تمکن ہوگیے اور ایسے خیالات کا گذرنا تعجبات سے نہین کیونکہ کارتوس جو اونکے واسطے طیار ہوتے تھے چکنے تھے اور اون سپاہیونکو اپنے دہرم ایمان کا بڑا پاس تھا اور یہ شہرت جو چند سپاہیون مین ہوئی تھی اور جا بجا اور جگہ بجگہ منتشر ہوئی تھی یہ بھی کچھ خلاف واقع نہ تھی کیونکہ بیان پر ہم یہ بھی گمان کرتے ہین کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھا بے اطلاع سرکار کچھ چربی گاو بھی طیاری کارتوس مین لگائی تھی اور جو جوش طبائع سپاہ سے آیندہ ظہور مین آیا اوسکا نتیجہ جو ہوا وہ سب پر ظاہر ہے اور اس جگہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہین کہ سرکار نے جب خیالات فاسدہ عوام گوش زد فرمائے تو فوراً ہر ایک کارخانے مین جہان کارتوس اس قسم کے طیار ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کارتوس مذکور سپاہ کو نہ دیے جاوین اور ہم قسمیہ بیان کرتے ہین کہ احاطہ بنگالہ مین ایک بھی اس قسم کا کارتوس سپاہ کو نہین دیا گیا اور وہ کارتوس جنکے بارہ مین اکثر مقامات مین اسقدر تکرارات لاطائل عمل مین آئین بطرح سے

ویسی ہی ہین جیسے اب تک سپاہی استعمال کرتے ہین اور وہ کارتوس جو انفیلڈ رایفل مین چلتی ہین وہ سپاہیون نے خود تیل اور گھی سے چکنی کرکے بنائے ہین

تا آخر ماہ جنوری سرکار کو یہ خبر پہونچی کہ چند سپاہیونکو تعلیم گاہ مین مشق قواعد رایفل کرتے ہین عذر استعمال کرنے کارتوس مجرب کا ہوگا اس خبر کے استماع فرماتے ہی احکام جاری ہوئے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارتوس مجرب نہ دئے جاوین اور در راستی یہ ہے کہ ایک بھی کارتوس مجرب کسی سپاہ ہندوستانی کو نہین دیا گیا

بنظر رفع عذر وقطع حجت حکام مہتمم تعلیم گاہہاے علاوہ کو حکم ہوا تھا کہ کوئی اور شے بے علت بجاے چربی کے خرید کرکے سپاہیان تعلیم گاہ کو اجازت دین کہ وہ خود کارتوسون پر لگاوین اور نیز ایک ترکیب قواعد کی ایسی پیدا کی گئی تھی کہ جس سے کارتوس کا سرا منہہ مین نہین دینا پڑتا تھا اور بعوض دانت لگانے کے وہ کٹ جاتا تھا مگر بعد رفع ہونے حجت چربی کے شبہات دربارۂ کاغذ کارتوس کے بہ نزدیک سپاہ تعلیم گاہ کے پیدا ہوئے زیرا کہ کاغذ ان کارتوسونکا نسبت کاغذ اور کارتوسونکے باریک تھا اور بباعث تنگ ہونے دہان رایفل ضرورتاً کاغذ باریک بنایا گیا تھا مگر وہ چکنا نہ تھا اور کوئی چیز عذر انگیز او حیلہ آمیز اوسمین نہ تھی بلکہ مثل کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال مین تھا یہی ویسی ہی اجزا سے ترکیب پاکر طیار ہوا تھا مگر یہ درست ہے کہ کارتوس بنادیق سابق اس ملک ہند کے بنتے تھے اور اوسکا کاغذ دس بارہ برس سے مقام سیرام پور مین طیار ہوتا تھا گو اوسکے رنگ مین بھی ہے اکثر اتفاقیہ تفاوت ہوتا تھا مگر بنظر خفیف ہونے معاملہ کے کسیکے دل مین گمان بد بسبب اس اختلاف کے عائد نہین ہوتا تھا اور یہ وہ کاغذ ہے جسکی نسبت ۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے عذر پیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہے جو اونکو دیا گیا تھا اور یہ خیال عوام غلط ہے کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور کارتوس کسی رجمنٹ کو دیا گیا تھا صرف اختلاف لون کو جو سابق بھی اکثر واقع ہوتا تھا وجہ شبہ قرار دیکر بیان کیا کہ اس کاغذ مین کچھ فی ہے مگر واقعی مین یہ امر نہین تھا سوائے تبدل لون کے یہ کاغذ ویسا ہی ہے اور اوسی اجزا سے طیار ہوا ہے جس سے کاغذ سابق بنتا تھا جو اب تک استعمال مین ہے

۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے جو مقام برہام پور مین قیام پذیر تھی اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارتوس مذکورہ بالا کی اس مقام تک پہنچ چکی تھی

بتاریخ ۲۶ ماہ فروری اس رجمنٹ کو حکم ہوا کہ فی نفر پندرہ عدد کارتوس خالی لیکر دوسرے روز پریڈ پر حاضر ہو کیونکہ اسیقدر کارتوس خالی مقام مذکور مین موجود تھے اور یہ کارتوس وہ تھے جو ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور مین پیشتر ۱۹ رجمنٹ کی قیام پذیر تھی بنائے تھے اور بروقت تبدیلی رجمنٹ مذکور کے اسیقدر بچ رہے تھے اور یہ وہی کارتوس تھے جنکو رنگروٹ نو ملازم متعلقہ رجمنٹ ۱۹ اس تاریخ تک استعمال مین لاتے تھے

جب کہ تمام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تھا چھاونی مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ سپاہ بسبب دو رنگ ہونے کاغذ کے کچھ عذر اوسکے لینے مین درپیش کرتے ہین اور جب حوالدار نے واسطے دینے ٹوپیونکے سبکو طلب کیا تو تمامی سپاہ نے متفق اللفظ بیان کیا کہ ہم کو کارتوس مین شبہ ہے

بعد ازین سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بخدمت میجر جنرل صاحب بہادر کمانیر کلکتہ ڈوژن گذرانی کہ عرصہ زیادہ از دو ماہ گذرتا ہے کہ ہمنے مختلف اقوال درباب طیاری کارتوس کے بمقام کلکتہ سنے اور یہ مشہور ہے کہ اوسمین ایسا کاغذ لگا ہے جو چربی گاو و خوک سے

چکنا یا گیا ہے اور یہ بھی ہماری سماعت مین آیا ہے کہ ارادہ سرکار کا یہ ہے کہ زبردستی کارتوس مذکور سپاہ سے کٹواوینگے ایسے خیالات سے ہمکو خوف اپنے مذہب اور دہرم کا ہے اور اونہون نے یہ بھی بیان کیا کہ جو تسلی کرنیل صاحب بہادر نے دی ہے کہ یہ امر کبھی ظہور مین نہ آویگا اوس سے ہمکو اطمینان بھی ہو گیا ہے مگر اوسکے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ بتاریخ ۲۶ فروری ہمنے کارتوس دو قسم کے دیکھے اور ایک قسم کے چکنے بھی تھے ہمین خیال ہمنے اونکے لینے سے عذر کیا تھا

صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سُنا تو چہاونی مین جاکر تمام ہندوستانی افسران سپاہ کو بولاکر فہمایش کی کہ ان کارتوسون مین کچھ نقص نہین ہے اور یہ کارتوس وہ ہین جو رجمنٹ یہان چہوڑ گیی ہے صاحب ممدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع کر دیوین کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کارتوس اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کریگا اور جو اوسوقت عذر یا انکار کریگا اوسکی کورٹ مین تحقیقات ہوگی اور حسب تجویز سزا دیجاوے گی یہ گفتگو بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب درمیان آئی تھی

درمیان دس اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو مستعد ہوئی اور بیلون پر زبردستی گر کر دروازہ توڑ کر تمام ساز و سامان اپنا لیکر اپنے مقامات چہاونی مین معہ اسلحہ واپس چلی گیی

باستماع اس واردات کے کرنیل مچل صاحب نے حکم واسطے طلبی رسالہ یازدہم اور توپ کے صادر کیا جب رسالہ قریب رجمنٹ کے پونہچا سپاہ ۱۹ رجمنٹ اپنی چہاونی سے شور و غل مچاتی ہوئی باہر آئی اور بیلون کے پاس جاکر اونہون نے بنادیق بہرنی شروع کین اور جب کرنیل مچل صاحب اور دیگر صاحبان رجمنٹ نزدیک سپاہ کے پونہچے تو یہ آواز اونکی گوش زد ہوئی کہ صاحب آگے نہ بڑھو ورنہ سپاہ گولی مارے گی

افسران ہندوستانی تمام جمع ہوئے اور کرنیل مچل صاحب بہادر نے سپاہ کی طرف متوجہ ہوکر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علحدہ کرکے سپاہ سے ہتیار لے لو سپاہ نے اول تو کچھ تامل کیا مگر بعد ازان سب ہتیار رکہ اپنی چہاونی مین چلے گیے

یہ علامات عظیم مفسدے کے تہین جو بتاریخ ۲۶ فروری بمقام برہام پور ظہور مین آئی تہین

باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان عذر و انکار کے اور اس سرکشی خلاف ورزی احکام کے اور اس کلیۃً شکستگی آئین جنگی کے اور اس کلیۃً اظہار عزم فساد کے رائے ایک اخبار نویس کلکتہ کی یہ تہی کہ یہ طریق مجرمونکا صرف حجت طفلانہ ہے اور کچھ دانستہ اور سنگین امر نہین مگر اخبار نویس مذکور کو یاد نہین کہ سلاح جنگی اگر اطفال کے ہاتہ مین بہی ہون تو بہی مضرت رسان ہوتے ہین اور شاید اونکے نزدیک قتل عام تمام افسران انگلشیہ اور عیسائیان ہندوستان کا ایک امر سنگین نہوگا جو ایسی بدنظمی کو بازیچہ طفلان کہتے ہین

اب چونکہ برہام پور مین فوج گورہ موجود نہ تہی اسواسطے یہ امر بعید از دانائی معلوم ہوا کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی اور سختی کرنیکا اور اونکی سرکشی مٹانیکا دیا جاوے کیونکہ درصورت اونکے نافرمانی کے نتیجہ ہاے قبیح تر متصور تہے بدین خیال تجاویز اطفاے نائرہ فساد کے بچشم پوشی و فروگذاشت منجانب حکام عمل مین آئین اور وہ یہ تہین کہ شہرت اس امر کی دی گیی کہ حکم کاٹنے کارتوسون کا منسوخ ہوا اور سپاہیونکو روپیہ دیا گیا کہ روغن زرد خرید کرکے بجاے چربی کے کارتوس مین لگا دین اور استعمال اوس کاغذ کا بہی جسمین گمان و شبہ مراقع تہا معطل رکہا گیا اور دیگر تدابیر عمل مین آئین جنسے ثابت ہوتا تہا کہ سرکار کا ہرگز یہ ارادہ نہین کہ تمام ہندوستانی سپاہ کا ایمان بدل دین

بعد ازین ۱۹ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ وہ بارک پور کو کوچ کرے اور رجمنٹ مذکور مقام مسطور مین تاریخ ۳۱ ماہ مارچ داخل ہو گئی گو بتاریخ ۲۷ فروری کو تجویز سزا و تحریر حکم نسبت اس رجمنٹ کے باجلاس کونسل قرار پا چکا تھا اور بعد وارد ہونے رجمنٹ کے حکم برطرفی صادر ہوا اور اس حکم کی تعمیل کرنے مین کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نہوا اور ہر ایک سامان قوت نمائی اور زبردستی کا درصورت نافرمانی و عذر سپاہ کے کہ یہ دونو امر ناامیدی روزگار آیندہ سے پیدا ہوتے ہین مہیا کیا گیا تھا اور سنگینہاے دو رجمنٹہاے شاہی اور نیز رسالہ گورنر مقیم ناگپور سے جو بروقت پر موجود تھی حکام کو گمان قوی تھا کہ باحقوق سابق جو تنزل پر تھی ترقی پذیر ہوتی اور ایک رسالہ توپخانہ مندراس نے جسکی چندان ضرورت مقام دمدم مین نہ تھی اس سامان کو اور بھی رونق دی اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ ایک فوج تو ابھی مردانہ طریق پر مستعد ہے اور دوسری ایسی قسم کی نے یہ کورنمکی ظاہر کی اور نیز یہ بھی اس سے واضح ہے کہ سرکار نے کسقدر سامان احتیاطاً بگمان ضرورت بھی موجود رکھا ہے اور کسقدر استغنا اور بے ہراسی افسران سرکاری کے دلمین قائم ہے اور ارادہ نواب گورنر جنرل بہادر موجودگی رسالہ گورنری سے ظاہر ہے اور اس موقع پر تدبیر مفصلہ ذیل بروی کار آئی تھی فوج سرکار بصورت سہ اضلاع مربع قائم کی گئی تھی بجانب راست تو رسالہ گورنری اور وسط مین ۵۳ رجمنٹ شاہی توپخانہ مندراس چند اتواپ کلان دمدم اور ۸۴ رجمنٹ شاہی اور بجانب چپ دو دم گرانڈیل اور ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی بعد ازاں بندوبست کے سپاہ مجرم کو چھاونی مین سے باہر لا کر اور ایک ضلع مربع کورہ بالا کے روبرو سے لیجا کر وسط مین قائم کیا اور جنرل ہیرسی صاحب نے حکم برطرفی سنایا ہتھیار سب نے رکھدیے اور نشان گرا دیے اور نام و نشان ۱۹ رجمنٹ کا باقی نرہا جو ساز و سامان سپاہ گری کا تھا وہ اونسے لے لیا تا کہ مجرمونکو معلوم ہو کہ اونکی غلطی سے کسقدر حقارت عاید حال اونکے ہوئی مگر وردی اونسے نہ لی گو وہ چیز اونسے لی تھی کہ جسکے رکھنے کے لائق وہ نہ باقی رہے تھے بعد ازین دو گھنٹہ مین اونکی تنخواہ تقسیم کرکے اونکو گرد ایک ضلع مربع مذکور پھرا کر بطرف پلتہ گھاٹ روانہ کیا اب رسالہ گورنری اونکے گرداگرد ہوا اور اسی ہیئت مجموعی سے اونکو بارکپور سے گھاٹ مذکور تک پہنچا کر اور تین جہاز دخانی پر سوار کروا کر پار دریاے ہوگلی کے کر دیا بروقت رخصت جنرل ہیرسی صاحب نے ایک نصیحت بزبان اردو مین پڑھ کر سب مجمع کو رخصت کیا ترجمہ اوسکا یہ ہے

ای افسران و سپاہ ہندوستانی بگوش ہوش سنو تم جس سرکار کے نوکر تھے وہ منصف ہے اب بھی اگر تم اپنی عرضی مجھے دو تو مین ہمراہ اوسکے نواب گورنر جنرل بہادر گذراننے پر راضی و مستعد ہون ہر چند مین تمکو کوئی توقع قوی نہین دے سکتا مگر مین بسمع مبارک نواب محتشم الیہ گذرانکے عرض کرونگا کہ تم عذر خواہ و از کردہ پشیمان ہو مین ہمیشہ تمھارا بکمال خیر اور دوست رہا ہون اور تمنے بھی کوئی امر خلاف وضع بعد از تاریخ ۲۶ ماہ فروری جب تم دشمنونکے ورغلانے سے مستعد بفساد ہوئے تھے اور اونکے شامل ہو کر اپنے افسرونسے بمقابلہ پیش آئے تھے جسکے عوض تمہارے ہتھیار چھین لیے گئے تمسے ظہور مین نہین آیا اسی سبب سے سرکار بر سر رحم ہے ہر چند سزا تمکو ملی مگر کچھ زیادتی تمپر نہین ہوئی دیکھو تمکو مدد دی جائیگا حکم ہوا ہے جس سے جہان تم جاؤ گے تمہارے ظاہری نام مین کچھ فرق نہین آئے گا گو یہ مصیبت برطرفی تمپر عائد ہوئی ہے اور چونکہ راستہ مین بہرام پور سے یہان تک تمنے کوئی امر خلاف حکم نہین کیا اسواسطے از طرف سرکار تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ کہ صرف کرایہ سواری و باربرداری مع اجرت جہاز تمہارا اور تمہارے عیال و اطفال و اثقال و احمال کا ہوگا سرکار اپنی دریا دلی سے ادا کر دیگی اور تمسے اس باب مین مزاحمت نہوگی اس امر سے ظاہر ہے کہ جو سرکار منصف اور زبردست ہوتی ہے وہ بحالت غضب بھی خودداری ہاتھ سے نہ دیکر اور اپنے تئین اختیار سے باہر نکرکے ایسی ترکیب کرتی ہے کہ جسکی وجہ سے رحم اوپر ضعفا کے کیا جاوے

تمکو ایک ایک حبہ جو تمہارا برآمد ہوا دیا گیا اور تمکو لازم ہے کہ اپنا حساب کتاب رجمنٹ کے دوکانداروںسے فیصلہ کر لو — وردی جو بال [illegible]

مطابق آئین وردی کے جو بروقت برطرفی سپاہی کے عمل مین آتی ہے سرکار کو واپس دو تمہارے ساتھ پانچ کمپنیان ۸۴ رجمنٹ شاہی کے اور رسالہ گورنری پلٹا گھاٹ تک جاوینگی اور وہان سے تمکو جہاز ہاے دخانی پر سوار کرکے تا بمقام گھیرتی پونہچا دینگے تمام تمہارے افسران ولایتی تمہارے ہمراہ چلینگے اور تمہارے واسطے خیمے روانہ ہو چکے ہین ڈاکٹران ولایتی اور ہندوستانی اور عملہ اسپتال جو متعلق تمہاری رجمنٹ کے تھے وہ سب تمہارے ہمراہ ہونگے کیونکہ ہمنے سُنا ہے کہ وباے ہیضہ تمہاری رجمنٹ مین شروع ہو گئی ہے اور بیمارونکی تیمارداری بہت ضرور ہے اسواسطے کہ جو سرکار منصف ہوتی ہے وہ معاوضہ جو نہین ہوتی بلکہ رعیت پرور ہوتی ہے اور تمہارا اقیام ایک یا دو روز تک مقام گھیرتی مین ہوگا جہان تمام تمہارے حساب و کتاب کا فیصلہ معرفت تمہارے افسرونکے ہوگا بعد ازان تمہارا کوچ مقام مذکور سے چنسرا تک جو بفاصلہ شش میل کے ہے ہوگا اور مقام چنسرا سے تمکو اجازت دیجاویگی کہ جہان تمہارا دل چاہے وہان جاو جسکی طبیعت مین آوے وہ اپنے گھر جاکر اون دیوتاؤنکی پرستش کرے جو اونکے آبا و اجداد کرتے آئے ہین اور جو برہمن یا کوئی اور ہندو چاہے وہ جگناتھ جی کے درشن کرے یا گیا جی مین یا کسی اور معبدگاہ مین جسکو وہ بزرگ سمجھتا ہو جاوے اور اسیطرحسے ہم بطلان اس شہرت خلاف واقع اور بے بنیاد کا کرتے ہین جو عوام مین مشہور ہو گئی ہے کہ سرکار کو دست اندازی کرنے تمہاری ذات مین اور تخلل ڈالنا تمہارے مذاہب مین منظور ہے

بعد از سماعت کرنے تقریر مندرجہ بالا کے سب سپاہیون نے کرنیل ہیرسی صاحب کو دعا دی کہ اللہ تعالی تمکو خوش رکھے اور عمر تمہاری دراز ہو اور متفقیہ بیان کیا کہ جہان کہین ہمکو سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ملینگے ہم اونسے اسکا عوض ضرور لینگے جو اونہون نے ہماری اور ہمارے عیال و اطفال کی روٹی چھنوادی ہے جرنیل صاحب نے بھی بجواب اسکے اونکو کہا کہ خدا تمکو جلدی اپنے گھرونمین پونہچاوے اور اونکو سمجھایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ سرکار تمہاری درخواست عفو جرائم کی سماعت فرماوین تو تمکو لازم ہے کہ اقرار اس امر کا کرو کہ رستہ مین جسطرح فوج آئینی بانتظام اور انضباط کوچ کرتی ہے اوسیطرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پر زیادتی نکروگے تمام سپاہ مذکور نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کبھی نام اور نمبر اپنی قدیم رجمنٹ کا بدنام نکرینگے اور سرکار کو ثابت ہوجاویگا کہ ہم احسان فراموش نہین ہین

لیکن ارادہ فاسد سپاہیان بارکپور کا بجاے فرو ہونیکے اور زیادہ ہوا بلکہ بعزم قتل اجیٹنٹ صاحب اور سارجن میجر صاحب ۳۴ رجمنٹ کے شعلہ ور ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رجمنٹ مذکور مین سے منگل پانڈے سپاہی نے کہ قوم کا برہمن تھا اپنی بندوق پُر کرکے اور ایک ہاتھ مین تلوار اور دوسرے مین بندوق لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور نعرہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گورہ لوگونکا آگیا ہے اور یہ صدا کرتا ہوا ۳۴ رجمنٹ کے گارد کیطرف سے آگے بڑھا اس اثنا مین سارجن میجر صاحب نے ارادہ اوسکے روکنے کا کیا مگر بغلولہ تفنگ مجروح شدید ہوئے جب یہ خبر لفٹننٹ با صاحب اجیٹنٹ کو پونہچی وہ پریڈ پر آئے اور پستول بجانب سپاہی سر کیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے اسپ سواری صاحب کو گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعد ازان منگل پانڈے پریڈ کے بیچ مین گیا اور وہان دوبارہ اپنی بندوق کو پُر کرکے اور ٹوپی چڑھاکر ایک ہاتھ مین شمشیر خون آلود اور دوسرے مین بندوق لیے ہوئے باین ارادہ آمادہ ہو کر پس و پیش گشت کنان ہوا کہ جو افسر یا سپاہی وغیرہ بارادہ گرفتاری اسکے آگے آوے اوسکو مجروح یا مقتول کرے معاینہ اس حال کے جب کسینے گارڈ ۳۴ رجمنٹ مین سے یا افسرونمین سے پیش قدمی نکی تو میجر جنرل ہیرسی صاحب ہمراہی کپتان ہیرسی صاحب متعلق ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی جو اونکے مصاحب تھے اور بالاتفاق لفٹننٹ انیڈرو ہیرسی متعلق ۷۰ رجمنٹ ہندوستانی جو دونون جنرل صاحب کے صاحبزادے تھے سوار ہو کر پریڈ پر تشریف لیگئے اور کپتان راس صاحب سے جو اسسٹنٹ اجیٹنٹ جنرل تھے اور اوسیوقت مقام پریڈ پر نمودار ہوئے تھے استفسار حال کیا کوئی صاحب حاضر نہین ہین

جواب طراز ہوئے کہ وہ آدمی یعنی منگل پانڈی دیکھو پس و پیش گشت کر رہا ہے اور اوسکی بندوق بھری ہے

باستماع اس کلمہ کے جرنیل صاحب نے فرمایا کیا یہان کوئی گارد نہین ہے جو اوسے گرفتار کرے یا اوسکو مثال سگ دیوانہ قتل کو پہونچاوے اسکا جواب یہ ملا کہ گارد والے نہین جاتے اسپر جرنیل صاحب نے اپنا پستول خانہ زین سے نکالکر اور دونو صاحبزادگان اور اس صاحب کو ہمراہ لیکر قدم آگے رکہا اور جمعدار اور گارد والونکو حکم دیا کہ ساتھ آوین

جمعدار مذکور نے بجواب کچھ عرض کی مگر جرنیل صاحب نے ہنوز اوسکی عرض سماعت نفرمائی تہی کہ مکرر حکم ہمراہی صادر فرمایا ہم گارد والے اپنی جگہ سے نہ سرکے بعد دید اس حال کے جرنیل صاحب نے بآواز غضبناک سہ کرر حکم ہمراہی دیا اب تو جمعدار نے دست بستہ کرکے عرض کی کہ سپاہی اپنی بندوق پہ ٹوپی چڑہاتے ہین بعد چڑہانے ٹوپی کے گارد والے جرنیل صاحب کے پیچہے ہوکر بطرف منگل پانڈی سپاہی کے روانہ ہوئے جب قریب بفاصلہ پچاس یا ساٹھ قدم سپاہی مذکور سے پونہچے کپتان ہیرسی صاحب نے جو بجانب چپ گارد مذکور کے تہے جرنیل صاحب سے کہا کہ وہ آدمی زانو پر بیٹھکر آپکی طرف نشانہ تاک رہا ہے

جرنیل صاحب نے بجواب فرمایا کہ اوسے مارنے دو اگر مین مارا جاؤنگا تو تم اوسکو گرفتار کرکے بکنارہ اجل پونہچا دینا اسی اثنا مین سپاہی مذکور نے بندوق فیر کی اور تمام گارد والے و دیگر سپاہی باستثنا ایک سپاہی کے کہ ذات کا سکہ تہا اور ایک اور سپاہی کے زمین سے لگ گئے اور چلائے کہ اوسنے خودکشی کی اور یک مرتبہ سب اوسکے گرد جا کہڑے ہوئے اس سکہ نے اوسکے پیچہے سے تلوار خون آلود جسے سپاہی مجروح نے ٹیکا تہا نکالی اوسکا کپڑا جو گرد گردن کے تہا وہ جل رہا تہا جرنیل صاحب نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ اوسکو منطفی کرے اور اوسنے تعمیل حکم کی ایک زخم کلان پہلوی چپ سے گردن اور شانہ تک کہلا ہوا تہا اور خون بشدت اوسمین سے جاری تہا اور سپاہی مذکور حالت نزع مین پیچ و تاب کہا رہا تہا اکثر افسران ولایتی اب جمع ہو گئے تہے اور جرنیل صاحب نے بخیال اسکے کہ سپاہی مذکور مر گیا ہوگا نشست کیٹی صادر فرمایا اور آپ بطرف چہاونی ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی جسمین اکثر سپاہی ارادہ فاسد رکہتے تہے تشریف لے گیے اور زبانی فہمایش اور اطمینان اونکی کی کیونکہ منگل پانڈے اونسے یہ کہہ آیا تہا کہ اہل انگلستان اونکی ذات لینے آئے ہین

بعد ازین جرنیل صاحب ۳۴ رجمنٹ مین گیے جہان اژدہام بکثرت تہا اور اونکو بہی فہمایش کی گروہ مذکور نے ظاہر کیا کہ منگل پانڈی دیوانہ تہا باستماع اس جواب کے جرنیل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوانہ تہا تو تمکو لازم تہا کہ تم اوسکو بہر نہج گرفتار کرتے یا مثل سگ دیوانہ قتل کرتے بعدہ جرنیل صاحب نے اونکی اس امر سے بہی اطمینان کلی فرمائے کہ سپاہ گورہ اونکی مزاحمت کو نہین آتی ہے بعد از قیل و قال جرنیل صاحب معہ ہر دو صاحبزادونکے اپنی کوٹہی پر واپس تشریف لیگیے

ڈاکٹر ہچنسن صاحب نے بسر موقع منگل پانڈے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہین ہے پس سپاہی مجروح کو اسپتال مین روانہ کیا اور ایک پہرہ اوسکے اوپر تعینات فرمایا اور دست و پا اوسکے زنجیر مین کیے

بروز دوم نوزدہ نفر سپاہیان ۳۴ رجمنٹ بباعث انکار جو اونہون نے واسطے جانے کلکتہ کے کیا مقید ہوکر بیچ گارد سپاہیان ۷۰ رجمنٹ کے محبوس کیے گیے مگر وہ سپاہی جسنے لفٹنٹ باصاحب پر گولی چلائی تہی اور محبوس تہا کسی ترکیب سے فراری ہو گیا جمعدار گارد جسنے اپنے پہرے مین منگل پانڈے کے رکہنے سے انکار کیا تہا وہ بہی قید کیا گیا اور یہ بہی مشہور ہے کہ جب یہ جمعدار کلکتہ سے بارکپور مین آیا تہا تو اوسنے اپنی کمپنی کے آدمیونکو بہکایا تہا کہ تم کارتوس لینے سے انکار کرنا اور چہاونی اپنی پست بنانا

حالات مرقومہ صدر کو ہم مفسدہ پرداز مین شامل کر سکتے ہین کیونکہ ہرچند صرف ارادہ فساد کا حرکات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے مگر اونمین شبہ نہین کہ مفسد قتل اور غارتگری پر بہی مستعد اور آمادہ ہوتے اگر اونکے حیز اختیار اور احاطہ امکان مین ہوتا مگر یہ امور تو اونکے دست قدرت سے بالفعل باہر تھے اسواسطے وہ اظہار ناراضامندی پر جس سے ارادہ فساد تراوش پاتا تہا مکتفی ہوئے ہر ایک خاص و عام پر بخوبی روشن ہے کہ جب سپاہیان بارکپور کو حکم ہوا تہا کہ وہ خود کارتوس چکنائی سے بہیگے وغیرہ طیار کرین تو اونہون نے انکار کیا تہا اور تخم فساد کا فوراً تمام سپاہ بارکپور و دیگر مقامات ہندستان کے مزرع دلونمین بویا تہا اور بوقت شب اکثر سپاہ جمع ہو کر گفتگو درباب برپا کرنے فساد کے کرتے تھے بلکہ مقام بارکپور مین ایک پنچایت قرار پائی تہی اور اوسمین یہ تجویز ہوئی تہی کہ کلکتہ سے بہی سپاہ آکر شامل ہو کر اسمین تجویز کرین کہ کسطرح فساد عام برپا ہوا اور کسطرح بشرط امکان قلعہ کلکتہ پر قبضہ سپاہ ہو جاوے یہ تجویز اونکی بہی ایسی ہی بیہودہ تہی کہ جیسا اونکا ارادہ فساد شرارت آمیز تہا مگر بعد ازین اپنے موقع پر ظاہر ہوگا کہ فی الحقیقت ارادہ اونکا تہا کہ فساد برپا کرین

جتنے عرصہ تک کہ سپاہ بارکپور حالت سرکشی مین مبتلا تھے تمامی سپاہ ہندوستانی مقیم کلکتہ اونکے حال اور خیال کو مستوجب رحم تصور کرتے تھے اور چند سپاہی اونمین سے بباعث اظہار علامات گستاخی و ترش روئی گرفتار بہی ہوگیے تھے

اس موقع پر یہ ذکر بہی خارج از محل نہوگا کہ ہندوستانیونکے مخیلہ مین ایک خیال بے سروپا متمکن ہو گیا تہا اور ایسی جلدی شہرت پذیر ہوا تہا جیسے ہر ایک امر دروغ مشتہر ہو جاتا ہے اور وہ یہ تہا کہ نواب گورنر جنرل بہادر حال یعنی لورڈ کیننگ صاحب بہادر اس امر کا بیڑہ اوٹہا کر ہندوستان مین تشریف لائے ہین کہ ہندوستانیونکو مذہب عیسائی مین داخل کرینگے اور نواب محتشم الیہ نے سرکار گورنمنٹ سے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ قبل از مراجعت بولایت اس امر اہم کو عرصہ تین سال مین سرانجام فرماوینگے اور افواہ عام ہے کہ یہی باعث ناخوشی و ناراضامندی سپاہ ملک ہند کا ہوا ہے مگر بمثال دیگر بواعث مثل کارتوس وغیرہ یہ بہی ایک عذر و حیلہ بے بنیاد ہے

منگل پانڈے جسکا ذکر پیشتر آچکا ہے بتاریخ ہشتم اپریل سنہ حال بجرم معلومہ پہانسی دیا گیا اور مقدمہ جمعدار ایشری سنگہ کا بتاریخ دہم ماہ مذکور کورٹ مین واسطے تحقیقات کے سپرد ہو کر بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور اوسکی نسبت بہی حکم پہانسی صادر ہوا اور اوسی روز سزاے پہانسی عمل مین آئی جرائم جو نسبت جمعدار مذکور کے پایۂ ثبوت کو پوہنچے ہوے تھے

اول بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء جب جمعدار مذکور بارکپور مین تہا اور کمان گارڈ رجمنٹ کی اوسکے سپرد تہی اوسنے کوشش بلیغ بلکہ کچھ ارادہ بہی واسطے فرو کرنے فساد منگل پانڈے سپاہی کمپنی نمبر ۵ رجمنٹ مذکور کے عمل مین نہ لایا جب سپاہی مذکور بوقت سہ پہر تاریخ مذکور اپنے مکان سے نکل کر متصل اور روبرو گارڈ مذکور کے مسلح با بندوق و شمشیر استادہ ہوا اور وہان پر سپاہیان رجمنٹ کو ترغیب دی اور بہکایا کہ آنکر اوسکے شامل ہون اور مقابلہ حکام ذیحق کا کرین اور وہان پر سپاہی مذکور نے بندوق بجانب سارجن میجر ہیوسن صاحب اور لفٹنٹ باف صاحب متعلق ۳۴ رجمنٹ کے سر کے اور اوسی مقام پر دونو صاحبونکو زخم شمشیر مجروح کیا تب بہی جمعدار مذکور نے کوئی تدبیر یا کوشش واسطے گرفتاری سپاہی مذکور کے یا دربارہ امداد لفٹنٹ باف صاحب اور میجر ہیوسن صاحب کے نکی اور سواے ازین جمعدار مذکور نے دیگر سپاہیان گارڈ کو اعانت کرنے صاحبان ممدوحین سے منع کیا بلکہ سد راہ اس امر مین ہوا

دوم جب کمان افسر نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ ساتہ گارڈ کے جاکر منگل پانڈے کو گرفتار کرے اوسنے تعمیل حکم نکی اور نافرمانبرداری سے پیش آیا یہ امر قبل از وقوع جرائم مسبوق الذکر واقع ہوا تہا اور اوسوقت کرنیل ویلر صاحب نے جو کمان افسر ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کے تھے

یہ حکم اوسکو دیا تہا جسکی متابعت اوسنے نہین کی تہی

قطع نظر ان جرائم کے بروقت تحقیقات مقدمہ مذکورہ بالا اظہار ہوا کہ جمعدار مذکور قبل از وقوع واقعہ مسبوق الذکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوا تہا یعنی اوسنے بنظر برانگیختہ کرنے فساد کے اپنی کمپنی کے سپاہیونکو یہ کہا تہا کہ جو کوئی کارتوس میرے روبرو لاویگا مین اوسکا سر تراش ڈالونگا اور اوسنے سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کو اطلاع دی تہی کہ واسطے برپا کرنے فساد عام کے بروز تہوار ہولی مستعد اور آمادہ رہین اور اوسنے یہ بہی شہرت دی تہی کہ مینے اپنے مکان پر پنچایت کی تہی اور اوسمین دو صوبے حوالدار اور ایک نایک اور ایک لیس نایک ۳۴ رجمنٹ شامل تہے اور پنچایت مذکور مین تجویز ہوئی ہے کہ جمیع سپاہیان ہندوستانی بخلاف سرکار سرکشی کرینگے فقط بروقت اطلاع یابی اس امر کے دو صوبے حوالدار وغیرہ مذکورہ بالا اور ایک جمعدار متعلق ۷۰ رجمنٹ ہندوستانی گرفتار ہوئے

بروقت پہانسی کے ایشری سنگہ جمعدار نے چند کلمہ بآواز بلند اپنے شرکا یعنی سپاہیان مفسدین کو کہے مضمون کلمات جمعدار مذکور واسطے اطلاع کے ذیل مین درج کیے جاتے ہین

سپاہیون سنو کیا مین کہتا ہون مینے ایسی سرکار نیک و منصف سے دغا کی اور اس گناہ کبیرہ کے عوض مجکو سزا ملتی ہے مجہے اب پہانسی ہوگی اور مین مستوجب اس سزا کا ہون سپاہیون تم اطاعت اپنے افسر فرنگی کرو تمہارے افسر حق شناس اور منصف ہین اور اگر نکروگے تو تم بہی میری طرح پہانسی پاؤگے سپاہیون تم اپنے افسر فرنگی فرمان برداری کرو اور بگوش دل سنو اور بہ تہ دل مانو کیا وہ تمکو کہتے ہین اور کسی بیہودہ گو اور دغل باز کے کہنے پر مت جاؤ مینے ناصحان مذکور کا کہنا مانا اور دیکہو کس نتیجہ کو مین پونہچا اب مین دعا مانگتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب بہادر اور جلیل القدر عمدہ داران سرکار کو اور جرنیلونکو اور دیگر صاحب لوگون کو جو یہان موجود ہین خدا برکت دے سیتارام سیتارام سیتارام

بنظر اسکے کہ تخلل بیچ بیان واردات مذکورہ بالا واقع ہو مضمون مندرجہ ذیل اپنے مقام مناسب پر درج نہوا اسواسطے اب واسطے آگہی ناظرین کے ثبت ہوتا ہے کہ بتاریخ دہم مارچ دو سپاہیان دوم گرانڈیل نے جنکا نام لودہی لال تواری اور بہادر سنگہ تہا ارادہ کیا تہا کہ گارڈ ٹکسال سے جو مقام کلکتہ مین ہے سازش کرین مگر سپاہیان مذکورین گرفتار ہوکر بحکم کورٹ چودہ چودہ برس کو قید ہوئے جرائم ذیل اونکی نسبت قرار دیے گیے تہے

اول بتاریخ دہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء قریب نواخت دہ گہنٹہ شب اپنے گارڈ سے جو قلعہ کلکتہ مین ٹون میجر صاحب کے تعینات تہا بغیر بدلی کیے نکلے اور بلا اجازت علیحدہ ہوکر چلے گیے اور بعد ازان دوسرے روز گرفتار ہوکر شامل قیدیان اپنے گارڈ مین آئے

دوم درانثای غیر حاضری گارڈ چنانکہ جرم اول مین ذکر ہوا ہے دونو باتفاق ٹکسال مین گیے اور وہان بیچ خان صوبہ دار کو جس کے تحت حکم گارڈ ٹکسال تہا ترغیب دینی شروع کی کہ آدہی شب باتفاق سپاہیان گارڈ قلعہ مین جاکر شامل مفسدہ و سازش جو بخلاف سرکار ہونے والی ہے ہووے

مقدمہ کارتوس رفتہ رفتہ تاآخر ماہ مارچ ملک پنجاب مین بہی پونہچ گیا یا ارادہ مفسدین کا ہوا کہ سپاہ سیالکوٹ کو بہی شامل فساد کرین اور اسی نظر کے کاغذ اس مضمون کا کلکتہ روانہ مقام مذکور کیا اور یہ کاغذ اوس لین یعنی جانب چہاونی سیالکوٹ سے برآمد ہوا جو ملحق مکان سلح خانہ تہا جس کو بزبان انگریزی مین ڈپو کہتے ہین مضمون اوسکا یہ تہا کہ تم بہی شامل دیگر برادران بارکپور بتعمیل حکم فسخ مذہب بمقابلہ پیش آؤ اور کچہ کار سرکار نکرو

جب تک تمکو اور اطلاع نہ پہونچے اور اسیطرح کا بہت سا مضمون درج تہا

کچہ احوال برملا فسادات کا بہی جو اوائل مین ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی نے درپردہ ظاہر کیا تہا اور جو تحریکات جمعدار ایشری پانڈے و باظہارات مختلف گواہان اثنائے تحقیقات مقدمہ جمعدار مذکور اور باجتماع پنچایت وغیرہ جو مذکورہ سابق بگوش حکام پہونچا تہا مگر کبہی مشتہر نہوا تہا بیان ہوچکا اب رائے حکام اس امر پر قرار پذیر ہوئی کہ اس رجمنٹ کو بہی برطرف کیا چاہیے

عجب شامت ایام اس نمبر کی رجمنٹ پر نازل ہوا کرتی ہے کہ سابق مین بہی ۱۸۴۴ء مین بوجہ انکار کرنے واسطے جانے ملک سندہ کے یہ رجمنٹ تمام و کمال برطرف ہوچکی تہی اور اوس ایام مین حکم جناب سپہ سالار بہادر کا بمضمون بنسبت اس رجمنٹ کے بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۸۴۴ء صادر ہوا تہا

دربارہ رجمنٹ نمبر ۳۴ کوئی وجہ تخفیف سزا و ترحم کی باقی نہین

بدنیتی ہر ایک ادنی و اعلی کے دل مین روز اول سے سمائی ہوئی ہے افسران انگریزی نے ہر طرح اونکو سمجہایا اور نیک و بد جتلایا اور پند و نصیحت کی مگر ان بیہودہ اور مفسدہ پردازونکے دل مین کوئی امر اثر پذیر نہوا اور جو دلیل یا وجہ مدد و معاون پیش کی اوسکا تردید اور اوسکی تشنیع بوجہ کامل کی گیی مگر وہ لوگ اپنی حجت اور خلاف ورزی سرکار سے باز نرہے لہذا اب کوئی امر سوائے اسکے باقی نہین کہ اس ۳۴ رجمنٹ کو وہ سزا ملے جسکے وہ مستحق ہے ایسا رویہ غیر متعارف و بدنام کنندۂ نام افواج بنگالہ جسکی یہ رجمنٹ مجرم قرار پائی ہے بغیر اتفاق اور سازش افسران ہندوستانی کے تجویز اور وقوع مین نہین آسکتا جسکی یہ دلیل قوی اور ہے کہ کسی نے افسران ہندوستانی مین سے دربارہ منع کرنے اور بعد ازان سزا دینے ان سپاہیونکے کوشش اور اعانت افسران ولایتی کی نہین کی لہذا جناب صاحب سپہ سالار بہادر کی رائے مین ہر ایک سپاہی مع افسر ہندوستانی اس ۳۴ رجمنٹ کا لائق ہتک کرنیکے ہے اور بنظر اس امر کے کہ انتظام اور نیکنامی باقیماندہ سپاہ کی جو صاحب محتشم الیہ کے زیر حکم ہین باقی رہے صاحب معزالیہ تدبیر داری خود و بتوقع اتفاق رائے و منظوری سرکار گورنمنٹ ہند حکم صادر فرماتے ہین کہ نمبر ۳۴ فہرست افواج سے حک کیا جاوے اور ہر ایک افسر ہندوستانی باجہ نواز اور سپاہی بنظر اسکے کہ کوئی اونمین سے لائق اعتبار خدمات سرکار اور قابل نام سپاہگری کے نہین ہے برطرف کیا جاوے اور اس حکم کی تعمیل اوس تاریخ سے ہوگی جس تاریخ حکم ہذا مقام میرٹہ مین مشتہر کیا جاویگا اور مقام مذکور کے تمام و کمال فوج کی روبرو سپاہیان رجمنٹ مذکور کو سنایا جاویگا اور سپاہیان مجرم کی سلاح اور وردی کہ یہ مال سرکار ہے اور اونکے لگانے اور پہننے کے قابل وہ نہین ہے لیکر اور اونکی تنخواہ اوس روز تک دام دام ادا کرکے بہرگونہ ندامت و بیحرمتی اونکو چہاونی سے بدر کرنا چاہیے

سپاہ تبدیل کنندہ نے برضا و رغبت خود پہر اس نمبر رجمنٹ کو ۱۸۴۷ء مین قرار دیا اور اب دس برس بعد یعنی بتاریخ ششم اپریل ۱۸۵۷ء کو سات کمپنیان اس رجمنٹ کی برخاست ہوئین اور سپاہیان برخاست شدہ کو دام دام حساب بیباق کرکے بلتا گہاٹ پہ لیجا کر رخصت کیا اور مضمون مندرجہ ذیل برگیڈیر جنرل ہیرسی صاحب نے بزبان مبارک سپاہ برخاست شدہ کو قبل از برخاستگی سنایا مضمون یہ ہے

بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ایک سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم بارکپور نے ایک بہری ہوئی بندوق اور ایک شمشیر برہنہ ہاتہ مین لیکر زمین پریڈ پر گیا اور بطور مفسدانہ و سرکشانہ اپنی رجمنٹ کے سپاہیون سے کہا کہ آکر بخلاف حکام اوسکا شامل ہون اور اوسنے اپنی رجمنٹ کے صاحب ایجوٹنٹ اور سارجنٹ میجر صاحب کو جو اوسکو منع کرنے کو پیش قدم ہوئے تہے مجروح شدید کیا اس آدمی کے

مقدمہ کی تحقیقات ہوکے اور سزاے پھانسی تجویز ہوکر اوسکو بجفای گلو قتل کیا ایسے موقع پر ایک جمعدار نے جو گارڈ رجمنٹ مذکور کے کمان پر تعینات تھا نافرمانی کو شیوہ اپنا کیا اور حسب الحکم سپاہی مذکورہ بالا کو گرفتار نکیا اسکی تحقیقات بھی کورٹ مین ہوئی اور یہہ بھی اوسیطرح مجرم ثابت ہوکر پھانسی دیا گیا مگر یہی دو شخص اوس موقع پر مجرم نہ تھی

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو نہایت افسوس ہے کہ رویہ وچلن ہندوستانی افسر اور سپاہ ۳۴ رجمنٹ کا اس موقع پر ایسا ثابت ہوا جس سے اعتبار اونکا فسخ ہوا اور نواب محتشم الیہ کو سزاے سخت اونکی نسبت تجویز فرمانی پڑی

سپاہی مفسد جسکا ذکر اوپر آیا ہے بے غل وغش زمین پریڈ پر روبرو تمام سپاہ کے پس وپیش قدم زن رہا اور اپنے افسران لائق کو سخت وسست کہتا رہا مگر کسی نے تجویز اوسکی مغلوبی کی نکی بلکہ جب اوسنے نشانہ باندھکر اپنے سارجن میجر کی طرف بندوق سر کی اوسوقت بھی کوئی مانع اوسکا نہوا اور بعد ازان بھی کسی نے اوسکو اس حرکت قبیحہ سے باز نرکھا جب اوسنے دوبارہ اپنی بندوق پُر کرکے ایجوٹنٹ کیطرف جو اوسکو سمجھانے آیا تھا سر کی اور اوسکے سواری کے گھوڑے کو زخمی کیا اور جب گھوڑا زخمی ہوکر گرا اوسوقت بھی کسی نے جو نزدیک تھے یا پریڈ پر موجود تھے ایجوٹنٹ صاحب کی مدد بھی نکی ہرچند یہ واردات دس قدم کے فاصلہ پر مقام گارڈ سے وقوع مین آئی تھی بلکہ جب ایجوٹنٹ صاحب آگے اور سپاہی مفسد کے دست بدست آویزش رہی اور سارجن میجر صاحب بھی حتی المقدور امداد ایجوٹنٹ صاحب کے کر رہے تھے سب سپاہی جو بے وردی تھے اور وہ جو وردی پہنے تھے سب گرد وپیش جمع ہوئے مگر کسی نے مدد نکی اور نہ سپاہی مذکور کو اس حرکت فاسد سے باز رکھا اور وردی والے سپاہی تو شامل فساد بھی ہوگئے اور سارجن میجر صاحب کو بندوق کے کندون سے مار مار کر زمین پر گرا دیا اور آپ بھی ضربات کندہ کم نکین

نواب گورنر جنرل بہادر کو نہایت افسوس ہے کہ وہ سپاہی جسنے یہ حرکت نامردانہ کی تھی گو شناخت بھی اوسکی بخوبی ہوگیی تھی مگر فراری ہوکر سزاے جرم سے محفوظ رہا

ہان مگر ایک سپاہی کمپنی گرانڈیل نے جسکا نام شیخ پلٹو تھا اور اب وہ عہدہ حوالداری پر مقرر ہوگیا ہے نقش اوّل اپنے ہمصحبتونکے رکھا اور بے تامل اطاعت حکام مین مستقل رہا اور بچانے لفٹنٹ صاحب مین مجروح بھی ہوا مگر اوسنے وہ کام کیئے جو بے ہتیار سپاہی کو ممکن تھا اور اوسکی خدمات محمول اوپر ایمانداری اور مردانہ شعاری کی ہوئین

جب ایجوٹنٹ صاحب مجروح وخستہ مقام واردات سے اپنے مقام قیام پر واپس آتے تھے تو سپاہی مذکور یعنی شیخ پلٹو چھاونی کے سامنے ہوکر گذرا اوسنے اور مجمع سپاہ کو بسخت ودرشت کلامی متکلم ہوکر کہا کہ لعنت تم پر ہے کہ تم نے اپنے افسر کو روبرو اپنی آنکھون کے مجروح ہونے دیا اور کچھ اعانت نکی سپاہیان مجمع نے کچھ جواب ندیا اور پشت دیکر چین بجبین ہوکر چلے گئے سپاہیان گارڈ مذکور نے جو اپنا کام مین پہلو تہی کی تھی عوض اوسکے جمعدار گارڈ کو پھانسی ہوئی اس گارڈ مین سے جسمین بیس سپاہی تھے چار سپاہی برخلاف مفسد تعمیل حکم مستعد ہوئے تھے مگر جمعدار نے اونکو منع کیا اور جب حاکم بالادست نے اونکو حکم ہمرہی دیا تو اکثر سپاہی جبراً اونکے ساتھ ہوئے

بنظر حالات مرقومہ بالا ودیگر وجوہ متعلقہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نزدیک یہ امر صاف اور روشن ہے کہ تمام کمپنیان ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم کلکتہ کے دلمین فساد غالب ہے اور یہی وجہ کہ اس جنگ وجدل مین جو عرصہ تک رہی تھی کوئی اپنی جگہ سے متحرک ہوا اور نہ کسی نے ارادہ فرو کرنے اس نائرہ فساد کا کیا اسی سبب سے تمام وکمال سپاہی مستوجب سزای مفسدین قرار پائے

اور نواب گورنر جنرل بہادر آیندہ اون پر اعتماد نہین رکہہ سکتے اور یہین لحاظ اونکو خدمت سرکار سے معزول فرماکر حکم دیتے ہین کہ آیندہ اونکو روزگار سرکار سے نہین ملیگا

لہذا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا یہ حکم ہے کہ ہندوستانی افسر اور سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان سکے جو بالفعل مقام بارکپور مین مقیم ہین برطرف ہوکر فوج بنگالہ سے برخاست کیے جاوین اور مردمان مفصلہ ذیل جنگی وفاداری وایمانداری وخدمات شائستہ جو اونسے اسوقت مین نسبت بحکام وانتظام سرکار ظہور مین آئے ہین اور نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو بپایہ صداقت کو پہونچے ہین حکم برخاستگی سے مستثنا کیے جاوین

صوبہ دار سویبر پانڈے — صوبہ دار میح خان — جمعدار دریاو سنگہ — حوالدار شیخ پلٹو — حوالدار گوربخش سنگہ — حوالدار جیوراکہن تواری

رام سہای لال سپاہی — صوبا سنگہ سپاہی — آتما سنگہ سپاہی — میہو لال سپاہی — شیو بخش تواری سپاہی علاوہ از آسامیان مذکورہ بالا وہ لوگ بہی اس حکم برخاستگی سے مستثنا ہونگے جو بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ چہاونی مین موجود نہ تہے یا اسپتال یا کسی اور سبب سے غیر حاضر تہے اور اونکی غیر حاضری بروز مذکورہ پایۂ ثبوت کو پہونچے گی مگر یہ استثنا نسبت افسران ہندوستانی سکے نہین ہے بلکہ کل افسر سوائے افسران مذکورہ بالا برخاست ہونگے

افواج ہند پر بخوبی روشن ہے کہ سرکار صرف افسرونکو ذمہ وار انتظام اور خوش وضعی وایمانداری سپاہ قرار دیتے ہین بلکہ ایک حکم اس مضمون کا احکام گورنری یعنی جنرل اورڈر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۵۶ع نمبر ۱۳۲ مین مشتہر کیا گیا تہا اور ہر ایک رجمنٹ کو یقین واثق سمجہنا چاہیے کہ یہی قاعدہ مدام مستدام بحکم وکاست عملدرآمد ہوگا

حکم برخاستگی چہاونی کلکتہ مین تعمیل ہوگا اور تمام رجمنٹہا جو دو منزلہ راہ تک مقیم ہونگے اس موقع پر طلب فرمائے جاوینگے اور اونکے روبرو تعمیل حکم مصدورہ بالا ہوگی

اس رجمنٹ کی پریڈ ہوگی اور ہر ایک معزول سپاہی اپنے اسلحہ دیکر تمام و کمال تنخواہ واجب الادا حاصل کرکے چہاونی سے باہر نکال دیا جاویگا اور اوسکے وردی بہی لے لی جاویگی

اول دفعات حکم مذکورہ بالا حاوی اون تین کمپنیوں اس ۳۴ رجمنٹ کے نہین ہے جو مقام چٹگانو مین مقیم ہین اور جنکے نسبت کچہ الزام شور و فساد کا عائد نہین ہوا ہے

اب ایک امر اور تنقیح طلب بہ نسبت نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل باقی رہا ہے اور وہ یہ ہے

وہ سپاہی جو اصل مفسد اس فساد ۲۹ ماہ مارچ کا تہا اوسنے اپنے رفیقوں سے یہ کہا تہا کہ ہماری مدد کرو کیونکہ ہمارا مذہب تقبل مین پڑا چاہتا ہے اور اب سرکار وہ کارتوس کٹوائے گی جسکے دانت سے کاٹنے مین زیان مذہب ہے اور جس تقریر سے اوسنے یہ مطلب ادا کیا تہا اوس سے معلوم ہوتا تہا کہ اکثر سپاہی اس خیال خام مین اوسکے شریک ہین

عرصہ چند روز کا گذرتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل سپاہیان بنگالہ کو سمجہا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کبہی اپنی سپاہ سے بجبر اور زبردستی کسی امر کی تعمیل کا جو اوسکے خلاف مذہب ہو آج تک حکم نہین دیا ہے اور ہم یقیناً بیان کرسکتے ہین کہ گورنمنٹ ممدوح کبہی ایسی حرکت نکرینگے اور نواب محتشم الیہ کو یقین واثق ہے کہ اوسکے اس وعدہ نے ہر ایک سپاہی سکے دل سے رفع شک

وخام خیالی کر دیا ہوگا

ہر چند اور لوگونکی نسبت فریب دہی اور بدگوئی غرض گویان گنجایش رکھتی ہین مگر افسران ہندوستانی اور سپاہیان ۳۴ رجمنٹ غدر فریب دہی و بدگوئی پیش نہین کر سکتے کیونکہ چند عرصہ قبل از وقوع واقعہ ۲۹ ماہ مارچ اون لوگونکو یہ امر بخوبی و بدفعات فہمایش کیا گیا تھا اول مرتبہ اونکے صاحب کمان افسر نے اونکے دل نشین کر دیا تہا کہ خطرۂ مذہب بیجا ہے اور بار ثانی میجر جنرل کمان افسر کل ضلع نے بہی یہی امر اونکے ذہن نشین کیا تہا اور یہ امر اونکو کلیۃً اور صراحتاً واضح کیا گیا تہا کہ جو کارتوس اونکو ملینگے اونمین کوئی شے خلاف اور منافی مذہب نہین ہے اگر بعد از فہمایش چندین وجوہ طمانیت آمیز بہی سپاہ ۳۴ رجمنٹ یا کوئی اور رجمنٹ کے سپاہی اپنے افسرون اور گورنمنٹ پر اعتبار نہین رکہینگے اور اسپر بہی شبہات بیجا اپنے دل مین قائم کرکے برخلافی اور نافرمان برداری اور فساد و بحث بے محل و بے بنیاد مستعد اور کمربستہ رہینگے تو قصور اونکا ہے اور سزا اونکے سرون پر کہیلے گی اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اونکو آگہی بخشتے ہین کہ سزا ایسے قصور کی بے تامل نہایت سخت ہوگی

یہ حکم ہر ایک رجمنٹ و رسالہ اور کمپنی ملازم سرکار کو پریڈ پر سنایا جاویگا اور بروقت وصول اس حکم کے ہر ایک صاحب کمان افسر اپنی ماتحت فوج کو پریڈ کرکے یہ حکم سناوینگے

اس مقام پر کہ بیان علامات مفسدہ پیش نظر ہے احوال مندرجہ ذیل بہی بے محل اور خارج از آہنگ متصور نہوا ایک ہندوستانی افسر سپاہ میرٹہ نے ایک حاکم اعلی سے بتکرار استفسار کیا کہ کیا سرکار نے حکم اسطرح کا جاری فرمایا ہے کہ استخوان گاو غلہ گندم کے ساتہ سائیدہ ہوکر شامل ارد گندم کے بازار مین فروخت ہوا کرین اور اس طرز تقریر سے ظاہر ہوتا تہا کہ یہ روایت اکثر سپاہ اور باشندگان کو یقینی تہی اب لازم آیا کہ کچہہ بیان باعث اس روایت کا کیا جاوے

بتاریخ ہشتم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء ایک بیوپاری بنام دلوالی سنگہ نے دو صد من آرد گندم آسیا ہاے ہولاسے کہ بفاصلہ پانچ کروہ مقام میرٹہ سے واقع ہے خرید کرکے براہ نہر گنگ شرقی کو روانہ کیا اور یہ آرد کانپور مین پہونچکر بازار مین کہلا اور نرخ ۱۶ سیر فی روپیہ دست بدست فروخت ہو گیا بعد ازین تا آخر ماہ مذکور بیوپاری مسطور نے اور دیگر بیوپاریان نے قریب آٹہ سو من آرد آسیا ہاے مختلفہ سے خرید کرکے مقام کانپور کو روانہ کیا اس آرد مین شک آمیزش کا پیدا ہوا کیونکہ نرخ اسکا ارزان تہا اور ارزانی آرد کی باعث گرانی خاطر آرد خوران ہوئی اور یہ تقریر میان آئی کہ گندم تو اٹہارہ سیر فروخت ہوتا ہے اور یہ آرد کہ فاصلہ سے آیا ہے کسوجہ سے ارزان بکتا ہے مگر یہ اصل مطلب نہ سوچے کہ بیوپاری نے خبر سنی تہی کہ دیگر بیوپاریان آرد خرید کرکے نیت روانگی مقام کانپور رکہتے ہین پس اوسنے یہ خیال کیا تہا کہ اگر اور مال آگیا تو کیا عجب ہے کہ اسکے فروخت مین یا نرخ مین کچہ فتور واقع ہو اس نظر سے اوسنے قبل ارزانی آٹہ سو من آرد دیگر کے اپنا مال نرخ ارزان فروخت کر دیا تہا الغرض ایک سپاہی نے جسنے خود تہوڑا آٹا خریدا تہا یہ شہرت دی کہ اس آٹے مین گاو اور خوک کی استخوان سائیدہ آمیز کیے ہین یہ شہرت رفتہ رفتہ ہر خاص و عام کے گوش زد ہوئی اور جو لوگ کہ ارادہ فساد کا دلمین رکہتے تہے اونہون نے اور اشتعالک دی غرض کہ اب اس آٹے کی خرید موقوف ہوئی ہر چند بیوپاری وغیرہ نے ہر طرح فہمایش کی کہ یہ شہرت بے اصل اور بے بنیاد ہے مگر چند روز کچہ فائدہ مترتب نہوا ایک منشی بنام کریم بخش جو گماشتہ کمسریٹ تہا خود مقام آسیا پر گیا اور تمام و کمال احوال دریافت کرکے خود تین روپیہ کا آٹا اپنے خرچ کیواسطے لایا بلکہ قریب سو نفر سپاہی بہی مختلف اوقات مین واسطے دریافت حال کے گئے اور آکر بیان کیا کہ اس آرد مین کسیطرح کی آمیزش نہین

اور یہ شہرت محض بے بنیاد ہے مگر سواے ازین اور کچہ فائدہ نہوا کہ کچہ اور آٹا اسی قسم کا بنرخ اٹھائیس سیر کے خرید کیا گیا اور دیگر رسد آسیا ہاے آبی بلکہ جو آرد باقیماندہ تہا وہ پڑا پڑا خراب ہوگیا دو ہزار من آٹا چکیون پہ موجود تہا مگر کسی نے نہ لیا کیونکہ بتاریخ دہم اپریل خرید و فروخت اس قسم کے آٹے کی یکدست موقوف ہوگیی

بعد ازین ارادہ فاسدہ سپاہ ہندوستانی کا جابجا مبسوط ہونا شروع ہوا اور اول ظہور اس ارادے کا بکثرت واردات آتش زنی مقام انبالہ مین بتاریخ ۲۶ اپریل نمایان ہوا یعنی ایک اسپتال سپاہ ہندوستانی مین بوقت نواخت آٹہ گہنٹہ شب آگ لگی اور تمام مکان خاک سیاہ ہوگیا مگر خوبی طالع سے یہ اسپتال خالی تہا اور ایک گہنٹہ بعد گودام شراب کسرٹ جو بفاصلہ ایک کروہ اسپتال آتش زدہ سے واقع تہا شعلہ ور ہوا اس گودام مین چار سو بیالیس پیپے شراب کے تہے جنکے سوخت ہونے سے علاوہ قیمت مکان گودام مذکور جو ایک جزو چہاونی گورہ کا تہا سولہ ہزار روپیہ کا نقصان سرکار ہوا شب دوم کو اور چند مقامات پر شرارہ ناری نے دست درازی کی اور چند روز مین متعدد عمارات مثال دل مفسدان جلکر خاک سیاہ ہوگییے مگر ہنوز یہ نہ معلوم ہوا کہ موجد اور مصدر اس امر ناخدا ترسی کے کون ہین لیکن گواہی چوکیداران گودام مذکور سے واضح ہوا کہ جب گودام مین آگ لگی تہی اوسکے بعد ایک سوار گودام مین سے طرف شہر انبالہ کے پاشنہ کوب گیا تہا

بتاریخ اٹھارہوین ماہ مذکورہ بالا جو رجمنٹ ہندوستانی مقیم چہاونی انبالہ تہین اونکو حکم ہوا کہ کارتوس نئے استعمال مین لادین مگر اونہون نے پوست کندہ جواب انکار یہ دیا اسی بدین لحاظ کہ کوئی امر صریح باعث فساد یا زیادتی منجانب سرکار واقع نہو سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ وہ کارتوس نئی قسم کے خود طیار کرلین اس موقع پہ لفظ صریح اسواسطے لکہا گیا کہ قبل ازین نواب گورنر جنرل بہادر نے بذات خود سپاہ بارکپور کو آگاہی بخشی تہی کہ نئے کارتوس مین کوئی شے منافی مذہب ہنود و مسلمین نہین ہے اور اب جو اونکو خود طیار کرنیکا حکم ہوا تو اس سے صراحت ماہیت کارتوس بخوبی معلوم ہوسکتی ہے اور اس حکم سے یہ بہی متصور تہا کہ جب سپاہ کو کل حال بے نقصی کارتوس معلوم ہوگا تو چہاونی بلاے آتش زدگی سے محفوظ رہے گی مگر سپاہ تو برملا برگشتہ ہوگیی تہی اور ایک دلیل قوی اونکی برخلافی سرکار سے یہ ہے کہ تمام قیمتی اسباب افسران ہندوستانی نے باندہ کر برآمدہ مین نکال رکہا تہا کہ جسوقت شعلہ آتش زدگی اونکی چہاونی مین مشتعل ہو فوراً اپنا اسباب لیکر راہی ہون

اب سرکشی دوسری جانب بہی رفتہ رفتہ نمودار ہوئی یعنی ہفتم رجمنٹ پیادگان اودہ نے سر شورش اوٹہایا اور ارادہ کیا کہ ۴۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو بہی شریک اپنا کرین بیان شورش رجمنٹ مذکور کا بمقام لکہنو ذیل مین درج ہوتا ہے

چند روز گذرتے ہین کہ سپاہ ریکروٹ یعنی نئی بہرتی نے کارتوس کے کاٹنے سے انکار کیا تہا مگر جب اونکے افسران ولایتی نے فہمایش کی تو وہ اس حرکت سے باز آگئے اور دوسرے روز بوقت پریڈ سب نے کارتوس لیے اور کاٹے اور افسران مذکورین نہایت خوش ہوکر باہم کلمۂ مبارکباد زبان پر لائے کیونکہ ایسی مہم مشکل پر ایسی آسانی سے غالب آئے تہے مگر افسوس کہ اونکی خوشی اور مبارکباد کی کچہ اصل نہ تہی کیونکہ بتاریخ یکم سپاہ مذکور نے دوبارہ غدر پیش کیا اور مقید گارڈ رجمنٹ مین ہوگئے مگر افسران ہندوستانی ان نوملازمون کی حرکات پر نفرین کرتے تہے اور بار بار افسران انگریزی کی طمانیت کرتے تہے کہ پرانے سپاہی سب امنی اور خالی از شبہات لاعلاج ہین بتاریخ دوم ماہ مئی صبح کو اکثر سپاہ رجمنٹ ودلتی ندسے کہ جہان وہ نوکری پر سکیزین مین تہے واپس آئے اور قبل ازانکے رخصت کرنیکے صاحب کمان افسر واٹس صاحب نے مناسب تصور فرماکر اونکو اطلاع کی کہ کیا نوملازم سپاہیون نے کیا تہا اور اونکی حرکت بیجا سے کیا سزا اونکو دی گیی اور بعد ازان سپاہ مذکور کو فہمایش کی کہ تم اپنے کام پہ مستعد رہنا اور کسیطرحکا عذر بیجا پیش نکرنا اور دیکہنا کسیطرحکا خلل

انتظام رجمنٹ مین واقع نہو تاکہ جو نیکنامی تمہاری رجمنٹ کی اتبک مشہور ہے اوسمین کچھ خلل واقع نہو اور نام سپاہگری کا بدنام نہو جاوے چنانچہ سپاہیان مذکور نے کلمات مندرجہ بالا بتوجہ تمام سُنے اور خاموش اپنی لین یعنی چھاونی کو رخصت ہو کر چلے گیے مگر اونکے بشرہ سے ایک صورت رعونت و زبون نظر پڑی اور اونکی حرکات سے ناخوشی تصور مین آئی جسکے ملاحظہ سے کپتان واسن صاحب نے مناسب سمجھا کہ برگیڈیر گری صاحب کو اطلاع ان حالات کی ضرور ہے مگر قبل ازینکہ صاحب موصوف برگیڈیر صاحب ممدوح کو اطلاع ان حالات کی دین تمام افسر ہندوستانی جمع ہو کر حاضر ہوئے اور صاحب موصوف کو بہر طور قسم اور قول سے تیقن کیا کہ ہمارے سپاہی سب خوش اور راضی ہین اور وہ سب کارتوس کاٹنے پر مستعد ہین بلکہ اس نہج سے صاحب کی خاطرنشان کی کہ ہم سب افسر اونکے اطمینان کیواسطے روبرو اپنی اپنی کمپنی کے یہ امر کرینگے تاکہ وہ سب پیروی ہماری کرین اور اونکو یقین کامل ہوجاوے کہ کارتوس مین کوئی شی منافی مذہب نہین ہے اور صاحب ممدوح کے بہر طور خاطر جمع کی کہ ہمارے قول و فعل کے سب سپاہی قدیم پیروی کرینگے اور صاحب کو اسپر آمادہ کر لیا کہ کچھ وقفہ دینے مین ہرج نہین ہے اور اطلاع دہی بالفعل موقوف رہی جب بوقت فراغت تین گھنٹہ سہ پہر صاحب نے کل رجمنٹ کو اس امر کی تعمیل کیواسطے طلب کیا تو سب حاضر آئے مگر بجاے ایفاے وعدہ و باستعجاب تمامی افسران انگریزی کسی افسر ہندوستانی نے کارتوس کو ہاتھ بھی نہین لگایا اور یہ کہا کہ ہمکو خوف ہے کہ سپاہ بعوض اس حرکت کے ہمکو جان سے تلف کر ڈالیگی افسران ولایتی نے کچھ اور فہمایش مناسب تصور نکرکے رجمنٹ کو رخصت کیا اور تمام سپاہ اپنی چھاونی مین بشور و غل داخل ہوئی گویا اونکے مقاصد دلی اور مطالب لابدی حاصل ہوئے اب تمام امور طشت ازبام ہو گیے اور اطلاع اس حال کی برگیڈیر گری صاحب کو کی گیی اور برگیڈیر صاحب کپتان بارلو صاحب برگیڈ میجر کو ہمراہ لیکر فوراً چھاونی ہفتم رجمنٹ مین تشریف لیگیے اور سب رجمنٹ کو جمع کرکے استفسار اس امر کا فرمایا کہ تم سب جو کارتوس اتبک استعمال کرتے ہو اونکو آیندہ بھی کاٹوگے یا نہین تمام و کمال سپاہیان رجمنٹ مذکور نے انکار صاف کیا باستماع جواب صاف برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ سپاہ مفسد کی نگرانی رہے اور خود واپس اپنے مقام پر تشریف لائے رات تو بامن و امان گذر گیی مگر صبح یعنی تیسری تاریخ کو قریب دس گھنٹہ بجے کے کمپنی گرانڈیل ہر ایک کمپنی کے پاس جاکر مبین ہوئی کہ تم اپنے اپنے اجیٹن اور کوارٹر ماسٹر سارجنٹ اور وردی حوالدار کو مار ڈالو عرصہ ایک یا دو گھنٹہ کا گذرا ہوگا کہ کچھ آدمی دوان دوان صاحب لوگونکے پاس آئے اور التماس کی کہ حضور جلدی مسلح ہو وین کیونکہ رجمنٹ اپنے ہتیار لینے کیواسطے دوڑ پڑی ہے افسران ولایتی یہ حال سُنکر فوراً بجانب چھاونی روانہ ہوئے وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ سپاہی بدحواس بھاگتے پھرتے ہین مگر جب سپاہیون نے اپنے افسران ولایتی کو دیکھا تو کچھ تو اپنی چھاونی مین چلے گیے اور بندوقین اپنی پوشیدہ کر لین اور اکثر سپاہی آکر مظہر خیرخواہی اور نمک حلالی ہوئے اور زیادہ برین یہ بھی اونھون نے کیا کہ اپنے افسرونکے گرد تلوارین لٹکائے ہوئے جمع ہو گئے اور اونکی حفاظت مین بخلاف اوس سپاہ کے جو زیادہ مفسدہ پرداز تھے مستعد اور آمادہ ہوئے اسی اثنا مین کہ صاحب کمان افسر سپاہ کو فہمایش اور نصیحت کر رہا تہا کہ تم سب علیحدہ ہوجاؤ اور اپنے جرم کو زیادہ سنگین نکرو ورنہ نتیجہ زبون از وہم و قیاس تمکو ملیگا اور نیز اونکو آگاہ کر رہا تہا کہ اگر اسطرح وہ لوگ بدنظمی و سوء انتظامی کے باعث ہونگے تو اونکے حق مین سواے سزاے شدید اور کچھ متصور نہین ہے اور ایسے ایسے کلمات نصائح آمیز اور سخنان تند و تیز سے اونکو منتشر بھی کر دیا تہا کہ تمام افسران ہندوستانی حاضر خدمت ہوکر عذر آور ہوئے مگر اس جانب تو یہ واقعہ ہولناک ہو رہا تہا اور ادہر اس رجمنٹ مفسد نے پیغام ۴۸ رجمنٹ کو مقام منڈیانون مین روانہ کیئے مگر سپاہ رجمنٹ ۴۸ نے پیغامبرونکو گرفتار کرکے حاضر حضور کرنیل پامر صاحب کمان افسر کے کیا اس حرکت سے

سواے کمال ایمانداری اور وفاداری سپاہ ۴۸ رجمنٹ کے اور کچھ ظاہر نہین ہوتا بعدہ خبر گرفتاری پیغامبران اظہار مفسدین کے گوش زد ہوئی ہوگی کیونکہ بوقت شام تمام سپاہ مفسدہ پرداز خاموش ہوکر اپنے اپنے مقام مین جا بیٹھی اور یہہ بھی اطلاع اونکو ہوئی ہوگی کہ یہان سامان منطفی کرنے نائرہ فساد کا مہیا ہو رہا ہے کیونکہ افسران ہندوستانی نے بعدازان آکر بیان کیا کہ سپاہی سب حاضر ہین اور کہتے ہین کہ جیسے کارتوس ہمکو ملینگے ہم اونکو کاٹین گے اِس امر کی اطلاع بھی برگیڈیر صاحب کو کی گیی مگر مناسب وقت نتھا کہ اور وقفہ امتحاناً دیا جاوے بلکہ فوراً سزاے اعمال دینی پر ضرور تھی اسواسطے قریب آٹھ بجے شب کے رجمنٹ ہفتم مکرر ریپٹ پر جمائی گیی اور فوراً بعدازان آواز سم ستوران و اسلحہ شجاعان نزدیک معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ رسالہ وغیرہ سب نزدیک آپونہچے تہوڑا عرصہ بھی نگذرا ہوگا کہ ہر طرح کی سپاہ موجود ہوئی اور بتفصیل ذیل میدان مین نصب کی گیی رسالہ ہشتم اور رسالہ گارڈ بجانب راست اور توپخانہ محاذی اونکے اور رجمنٹ ۸۴ پیادگان ہندوستانی اور چار کمپنی ۳۲ رجمنٹ گورہ سپاہ مفسدین کے سر پر قیام پذیر ہوئین مفسد تہوڑی دیر تو خاموش کہڑے رہے گویا عالم سکتے مین تھے مگر جب گولہ اندازون نے مہتابین روشن کین تو اونکے دیکھنے سے زہرۂ مفسدین نامرد آب ہوگیا اور زیادہ از نصف پا بگریز ہوئے اور جو اسباب اور اسلحہ اونکے تھے سب پھینک پھانک کر بھاگ نکلے صرف پارچہ جو اونکے جسم پر تھے وہی ساتھ لیگیے ہر چند اونکو روکا مگر کوئی نہ ٹہرا آخرکار رسالہ اونکے تعاقب مین گیا اور چند مفرورین کو گرفتار کر لائے اور وہ مفسد جو سکتے کے عالم مین تھے اور پیروی مفرورین اونسے نہوسکی اونہون نے حسب الحکم ہتیار سپرد سرکار کردیے اور بے عذر و حیلہ گرفتار ہو گئے اور پہرے سپاہ موجودہ مین سے چہاونی مفرورین پر مقرر ہوئے تاکہ حفاظت چہاونی و سرکاری اسباب وغیرہ کی کرین اور اسیطرح قبل از سر ہونے توپ شام کے ہفتم رجمنٹ پیادگان اودہ فہرست مفسدان و سرکشان مین شامل ہو گیی

جیسا سابق ذکر ہوچکا ہے ہفتم رجمنٹ اودہ نے ارادہ کیا کہ ۱۳ اور ۴۸ رجمنٹہاے ہندوستانی بھی شریک فساد ہو کر مفسدین مین شامل ہون مگر کتابت جو اسباب مین روانہ ہوئی تھی قدرے سپاہیان رجمنٹہاے مذکورین نے گرفتار کر کے روبروے افسران لائق کے گذرانی اور نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ ہفتم رجمنٹ اودہ برطرف کی گیی جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر کہ جو سزا دینے مین چُست تھے انعام بخشی مین بھی مستعد تھے یہہ تجویز ہوئی کہ اشخاص مستحقین کو انعام نمایان و خلعتہاے گرانبہا لائق علم و شان سرکار سے عطا ہون آٹھ آدمی ۴۸ رجمنٹ کے یعنی ایک صوبہ دار و ایک حوالدار میجر اور ایک سپاہی اور ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کا ایک سپاہی جو وفادار اور جانبدار سرکار رہے تھے انکی عزت افزائی اور شہرت نام کیواسطے سر ہنری صاحب بہادر ممدوح نے بتاریخ ۱۲ مئی ایک دربار قرار دیا تاکہ جلسہ عام مین وہ اشخاص مذکورہ بالا کا پایۂ منظوری و رضامندی سرکار حاصل کر کے باعث عزت اور حرمت وفادار سپاہیونکا ہو

صحن جو روبروے کوٹھی رزیڈنسی کے واقع تھا فرش قالین سے آراستہ کیا گیا اور تین جانب فرش کے کرسیان تا بین شائستہ لگائی گئین تاکہ ہندوستانی افسر اور دیگر اشخاص رجمنٹ جو ہمری مین تھے اوُنپر آکر بیٹھین اور برآمدہ مین جو وسیع اور رفیع تھا کرسیان اور پلنگ وغیرہ واسطے ملکی اور جنگی افسرونکے بچھائے گئے بوقت نواخت شش گہنٹہ شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے سبہی ہمراہی سکرتر صاحبان یعنی جی کوپر صاحب اور کپتان ہیز صاحب اور بااتفاق برگیڈیر ہینڈیسکوم صاحب اور برگیڈیر گری صاحب معہ اونکے رفقا و مصاحبین کے یعنی میجر مرٹ صاحب پی ماسٹر کپتان میک نیل صاحب مہتمم بازار کپتان جیمس صاحب ڈپٹی جرنیل کپتان بلرٹو صاحب برگیڈ میجر متعلق اودہ بے آئین فوج اور کپتان باردل صاحب برگیڈ میجر لکہنو اور ہمراہی کرنیل ہیورڈ صاحب کرنیل ماسٹر صاحب کرنیل

پامر صاحب اور کرنیل بہ دار صاحب اور میجر گال صاحب اور میجر باربنج صاحب تشریف فرما ہو کر رونق بخش کرسی ہوئے اور اونکی برابر کشتیون مین خلعتہاے گران بہا رکہے گیے قبل از عطا فرمانے خلعت کے جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے ایک نہایت سپاہیانہ و مردانہ اور فصیح اور بڑی کی گفتگو بزبان ہندوستانی بطرز خوب صاف آہستہ آہستہ روبروے ہندوستانی افسران و سپاہ موجودہ ادا کی ہر ایک فقرہ اور ہر ایک لفظ اوسکا موبراندام ہاے مردمان موجودہ استادہ کرتا تہا اور ہر ایک شخص نے بہ تہ دل اوسکو سُنا اور اوس پر کاربند ہوئے ہمکو نہایت افسوس ہے کہ اس گفتگو کا اس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو زبان انگریزی مین تحریر ہوئی تہی اور اوسوقت ضرورتاً زبان سنائی گئی تہی ترجمہ زبان اردو مین ہو کر ہر ایک رجمنٹ مقیم ہندوستان مین تقسیم ہوا مگر ہم اوسکا مضمون ذیل مین درج کرتے ہین

اے سپاہیون چند آدمی یہ شہرت سارے مین پہیلاتے ہین کہ خواہش سرکار اسطرح پر ہوئی ہے کہ مذاہب سپاہ مین خلل واقع ہو اور دست اندازی کیجاوے تم سب خوب واقف ہو کہ یہ امر دروغ محض ہے تمہارے بزرگ جانتے ہین اور تم بہی خود بخوبی آگہی رکہتے ہو کہ سو برس سے بلکہ زیادہ اس عرصہ سے تمہارے مذہب مین کبہی مزاحمت نہین ہوئی ہے اور منجملہ تمہارے وہ لوگ جنہون نے حالات پیشین پڑہا ہے اور جنہون نے تواریخ اس ملک کی دیکہی ہے اور وہ لوگ جو احوال بادشاہان سابق بزرگون سے سُنتے آئے ہین بخوبی واقف ہین کہ سابق مین عالمگیر نے اور حال مین حیدر علی نے ہزارہا ہندو مسلمان کرڈالے اور مندر خراب کیے و شوالے مسمار کرڈالے اور جو ٹہاکر خانگی پرستش کے تہے وہ بہی چہین لیے اور زمانہ حال کا احوال سنو کہ اکثر تم مین سے واقف ہین کہ رنجیت سنگہ نے مسلمانان پنجاب کو کبہی اذان دینے کی اجازت نہ دی اور بڑی بڑی عالیشان مساجد مین جنسے شہر لاہور کی رونق ہے اور تعمیر کرنے والونکی شان و شوکت اب تک اونسے ظاہر ہوتی ہے کبہی اوسکے وقت مین اذان نہوئی اور خاص لکہنو مین حال پیوستہ تک کوئی ہندو شوالہ تعمیر کرنے نہ پاتا تہا مگر یہ تمام معاملات دگرگون ہوگیے اب کوئی شخص ایسا نہین جو ہمارے ہندو اور مسلمان رعایا کے مذاہب مین خلل انداز ہو یا کسی طرح باعث تصغیر اور تحقیر کا ہو تم بچشم خود دیکہتے ہو اور بخوبی واقف ہو اسواسطے میری شہادت یا تقریر اس امر مین کچہ ضرور نہین تم یہ بہی خوب جانتے ہو کہ تمام دنیا مین کوئی اور سلطنت ایسی نہین کہ ہم پلہ و ہم پہلو سرکار انگلشیہ کے بیچ طاقت و دولت و آمدنی در روپیہ اور ملک کے سمجہی جاوے کوئی ایسا سمندر نہین ہے جسپر اس ملک کے صدہا جہاز نہین جاتے اور کوئی ملک ایسا نہین جسمین اوسکی سپاہ موجود نہین تم سب نے سُنا ہے کہ جنگ روس مین کیا ہوا اور کسطرح ہماری سپاہ بری اور بحری نے بخلاف ایسے ایک نہایت طاقتور قوم کے اور باوجود لاحق ہونے عوارض گوناگون اور شدائد و تکالیف موسم سخت کے اور باوصف کم ہونے سپاہ اور مسافت ہزارہا کوس کے اپنے ملک سے ہر ایک ہرج کو رفع کر کے اور تمام مقابلونکو دفع کر کے لڑائی مین فتحیاب ہوئے اور بتائید حضرت نام ملک کو روشن کیا اور دشمن قوی کو معاینہ ایسی فوج آراستہ و باسامان و شائستہ و جنگ آزمایان کہ جسکی ہمسری کوئی فوج کسی ملک کی نہین کرسکتی اور شکست دینے کا تو کیا ذکر ہے استعجاب اور استغراب مین ڈال دیا

اگر ضرورت ہو تو عرصہ چند ماہ مین ایک لاکہ فوج ولایت سے ہندوستان مین آسکتی ہے

ایسی سرکار کو کہ جیسے ہماری سرکار ہے ضرورت روباہ بازی کی نہین جو کچہ اوسکو کرنا ہوتا ہے مثال شیر برملا اور بزور ہو کرتی ہے اور خداے پاک سے اور کسی انسان سے پوشیدہ نہین کرتی اور ہر وقت مستعد اور آمادہ مقابلہ و شکست عزم و حملہ دشمنان بیرونی و اندرونی ملک کے رہتی ہے ہماری سرکار ہمیشہ اپنے ارادہ نیک و مستحسن پر قائم رہے گی اور اپنی رعایا و سپاہ کو اجازت

قائم رہنے اپنے مذہب بیا اور جاری رکھنے رسومات پرستش بطور بزرگان خود دیتی ہے اور آیندہ دینگے کوئی اور سرکار تمام دنیا مین اپنی سپاہ کی ایسی خاطرداری نہین کرتی جیسی سرکار کمپنی کرتی ہے اور ہر ایک گانو اور ہر ایک جماعت صداقت اس امر کی کرتے ہین

ہر جگہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری سپاہ کے قدیم سپاہی کسطرح بآرام تمام و بآسایش لاکلام بیٹھے پنشن کہاتے ہین جو پنشن اونکو بعوض وفاداری سرکار یا زخم اور یا شجاعت سے ملی ہے اور اپنے دوستو نمین و رشتہ دارونمین اور رفیقو نمین بیٹھکر اسطرح اپنی عمر پیرانہ سالی مین بآرام و خوشنودی و عزت کے بسر لیجاتے ہین کہ ہر ایک ہمسایہ اونکا ادب کرتا ہے اور سرکار اونکی عزت کرتی ہے

اور کس ملک مین تم ایسے حالات خوش و احوال دلکش دیکھتے ہو بس ہوش رکہو کہ کسی بیوقوفی یا نادانی سے یہ فوائد بے بہا ہاتہ سے نجاتے رہین

ہندوستان کے کسی قوم یا ضلع مین قحط سپاہی کا نہین جہان ہماری سرکار ایک سپاہی کی خواہش رکہتی ہے وہان پچاس سپاہی نوکری کے واسطے حاضر ہوجاتے ہین صرف ہفتہ گذشتہ مین اسی شہر لکہنو مین تین سو سپاہی کی درکار تہی اور تین ہزار آدمی خدمت کیواسطے حاضر ہو کر متمنی پرورش سرکار تہے سب سرکار ایسے وفادار اور مستعد آدمی کی پرورش اور پرداخت کرتے ہین اور بیوفا اور احسان فراموش کو سزاے قرار واقعی دیتے ہین کسی فوج نے روے زمین پر ایسی خدمات نمایان نہین کی ہین جیسی فوج بنگالہ نے کی ہین مین اونکی خدمات سے خوب واقف ہون اور یہ افسران شجاعت شعار یعنی برگیڈیر ہینڈسکوم صاحب اور برگیڈیر گری صاحب اور کرنیل ہیلیفورڈ صاحب اور کرنیل پامر صاحب اور اکثر افسران موجودہ جلسہ ہذا بہی خوب جانتے ہین جنکے باعث تمکو ہدایات فتحیابی بہم پہونچین اور جو تمہاری سرداری پر کہڑے ہو معرکہ جنگ آور ہو کر مجروح و خستہ ہوئے ہین اور جنکی نیکنامیان دال تمہاری شجاعت پر ہین اور جنکے بیانات فتحہاے تمہارہ سے تمہاری مردانگی اور انتظام اور دلاوری میدان حرب و وغا مین ظاہر اور آشکارا ہوتے ہین اکثر صاحب لوگ مانند میرے تمہارے ساتہ معمّر اور پیر ہوگیے ہین اور تمہارے ساتہ عہد شباب سے رہے ہین اور تمہارے ساتہ جنگہاے عظیم مین رہکر شریک خوف و تکالیف اور فتوح کے اور کوچ و مقام و جنگ و جدال مین ملک برہما سے کوہستان برف بامیان تک رہے ہین ہم سب تمہارے دوست ہین اور ہمارا اور تمہارا ایک ساحال ہے اگر تمہاری روسیاہی ہو تو ہماری پہلے ہوگی اور اگر تمہاری بےعزتی ہوگی تو کیا تمہارے ساتہ ہماری نہوگی اب بدکرداری اور بیوفائی چہوڑ دو اور فریب چند بے ایمان نمک حرامونکا مت کہاؤ ماہ گذشتہ مین بہت کچہ ہوچکا جس سے نیکنامی سپاہ بنگالہ کی ضائع ہوگیی یہ سپاہ ایسی تہی کہ جسنے چند سال خدمات مردانہ کرکے اب وہ نام پیدا کیا تہا کہ کوئی اور فوج میدان نیکنامی اور شہرت یابی مین گوی سبقت نہین لے گیی تہی اور جسنے دریاے ایراوتی سے دریاے سندہ تک جنگہاے عظیم بروے روزگار لاکر فتح ملک کیا تہا اور جسنے ملک جاوا اور ملک چین اور دریاے نیل مین اپنے انتظام اور طریق لاثانی اور کارہاے شجاعت سے تعریف اور آفرین ہر ایک ناظرین کارزار کی حاصل کی تہین مگر بہ خجلت تمام ہم بیان کرتے ہین کہ اب بخلاف اوسکے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ چند عرصہ گذرتا ہے کہ جب فوج جنگی ملک ایران مین فتح حاصل کرتی تہی چند رجمنٹہاے بنگالہ سے وہ امر صادر ہوا کہ جس سے اونکی نالیاقتی بیچ کار سرکار کے ثابت ہوئی اور اب ۱۹ رجمنٹ برطرف ہوگیی اور سات کمپنیان ۳۴ رجمنٹ کی بہی برخاست کی گئین انمین اکثر سپاہی مجرم اس امر کے تہے کہ وہ دوسرے کی شرارت اور سرکشی دیکہکر آمادہ ہوئے تہے اب تم ہوشیار ہوجاؤ بعد ازین کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر متوجہ بطرف سپاہیان وفادار اور نیک وضع کے ہو کر یہ فرمانے لگے کہ دیکہو صوبہ دار سیوک تواری کو اور حوالدار ہیرالال دوبے کو اور رام ناتہ دوبے کو جو سپاہی

۷۰ ہم رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ہین اور حسین بخش سپاہی ۴۳ رجمنٹ کو بہی دیکھو جسطرح انہون نے خدمات لائقہ کین ہین تین سپاہیان مذکورہ اولی نے ایک چٹھی سرکشان کی گرفتار کرکے تمام حال مفسدہ اپنے افسران بالادست کے گوش گزار کردیا اور تم خوب جانتے ہو کیا نتیجہ اوسکا ہوا اور ہفتم رجمنٹ بے آئین پیادگان اودہ پر کیا بلا نازل ہوئی زیادہ از پچاس نفر افسر و سپاہ رجمنٹ مذکور کے قید ہین اور تمام رجمنٹ منتظر حکم گورنمنٹ کی ہے دیکھو حسین بخش سپاہی ۴۳ رجمنٹ کو کہ کیسا وہ نیک آدمی ہے اور بتلاؤ تو کہ وہ نیک اور وفادار سپاہی ہے کہ نہین اوسنے تین مفسدونکو گرفتار کرکے حاضر کیا اور وہ اب قید مین منتظر اپنی سزاے اعمال کے ہین اور مین نے یہ آج تمکو اسواسطے جمع کیا ہے کہ تم دیکھو کسطرح انعام بجلدوے خدمات لائقہ و وفاداری سرکار ان آدمیونکو ملتا ہے جنہون نے کارہاے مذکورہ بالا کئے تم بہی بخوبی ترین وجہ واقف ہو منفسدہ شہود پر لائے ہین اور تم یہ بہی سمجھو کہ جو لوگ وفادار اور نمک حلال ہین اونکی ہمیشہ غور و پرداخت یہ بخشش انعام وغیرہ ہوگی سرکار انعام بخشنے مین مستعد اور سزا دینے مین چسپت ہے اور ہوشیار اور مشتاق اور شائق حفاظت رعایاے وفادار کی ہے مگر قائم اور مضبوط اور مستقل بہی اوپر بربادی اونکی بربادی سے ہے جو اوس سے خلاف ورزی کرتے ہین اور اوسکو ناراض کرکے آمادہ عوض ستانی کرتے ہین خوب سوچو کیا مینے کہا ہے اور خوب غور کرکے دیکھو کیا گذر چکا ہے اور مانو جو تمہارے بزرگ اور افسر جنہون نے قریب پچاس پچاس برس کے خدمت سرکار انجام دی ہے تمکو کہتے ہین اور یہ بہی یقین جانو کہ سرکار کی تم خدمت کرتے ہو وہ ایسی نہین کہ خفیہ یا درپردہ کوئی امر ایسا کرے جس سے تخلل کسی رعایا کے مذہب مین عائد ہو اور دیکھو کہ اوسنے اب تک ہر ایک شخص کو اجازت دی ہے کہ اپنی اپنی طریق بزرگان پرستش کیا کرین مگر جب یہ اجازت دی ہے تو اوسکے ساتہ یہ بہی سمجہنا چاہیے کہ جو امر تعلق بانتظام فوج ہے اوسکی تعمیل کروانے مین کوئی امر فروگذاشت نہین ہو سکتا اور اسیطرح وہ سخنان مفسدین پر گوش نہین رکہین گے اور اونکے عذرات بیجا سماعت نہین فرماوینگے اور اگر خدانخواستہ کوئی شخص کسی بیوقوف یا شریر آدمی کے ورغلانے مین آکر پیرو حرکات ۱۹ اور ۳۴ رجمنٹ کا ہوگا تو یاد رکھو کہ سرکار جو فی الحقیقت قوی تر اور مضبوط تر ہے اور آمادہ اور لائق سزا دہی کے ہے فوراً ایسی سزاے سخت دیگی کہ مدت ہاے دراز تک انسانونکے دل سے نہ بہولے گی اب سپاہیون مین بخوشی تمام منجانب سرکار اون لوگونکو انعام دیتا ہون جو بخدمات پسندیدہ و کارہاے حمیدہ مستحق حصول انعام ہوئے ہین آگے آؤ صوبہ دار سیوک تواری اور حوالدار اور سپاہیو تم بہی آؤ اور یہ انعامات جو سرکار کیطرف سے تمکو ملتے ہین تو سرکار بہت خوش ہے کہ تم سے وفادار سپاہی اوسکی خدمت مین موجود ہین ان پیش قبضونکو جو تمنے بآئین شائستہ و خدمات لائقہ وصول کی ہین قبول کرو اور خدا تمکو مدت دراز تک خدمات سرکار مین انکا زیب تن کرنا نصیب کرے

یہ روپیہ نقد اپنے عیال و رشتہ دارونکی واسطے لو اور یہ خلعت اپنے گہرونمین بروز ہاے سعید پہن کر تفاخر کیا کرو اور خدا کرے کہ تمہاری خدمات نمایان سے پیرو ہر ایک رجمنٹ مین پیدا ہون اور مجھے یقین ہے کہ ضرور اکثر سپاہی وغیرہ تمہاری پیروی ایسے کار نیک مین اختیار کرینگے

بعد از گفتگوی بالا جناب سرہنری صاحب بہادر نے اپنے ہاتہ سے انعام تقسیم کیے اور ہر ایک شخص سے جو مخلع بخلعت ہوا تہا دوستانہ ہاتہ ملائے

صوبہ دار سیوک تواری ۷۰ ہم رجمنٹ کو قبضہ خنجر مرصع کار نہایت تحفہ اور ایک جفت دوشالہ قیمتی اور ایک چوغہ زرکار اور چار تہان کامدانی کے عطا ہوئے

اور حوالدار میجر کو بہی خلعت حسب تفصیل بالا عنایت ہوا

اور رام ناتہ دوبے سپاہی ۳۴ رجمنٹ اور شیخ حسین سپاہی ۳۱ رجمنٹ کو کہ اب یہ شیخ حسین نایک ہو گیا ہے فی نفر ایک قبضہ شمشیر مرصع و ایک عمامہ قیمتی اور چند تہان پارچہ سفید مرحمت ہوے اور سوائے از پارچہ سفید مذکورہ بالا کے تین تین سو روپیے نقد بہی فی نفر عنایت ہوئے

شروع احوال فساد

باثناے اینحال کہ جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر اسطرح مفسدین کو سزا اور وفادارونکو انعام دیتے تہے وہ سرکشی جسکا مدت سے خوف تہا بمقام میرٹہ برپا ہوئی اور یہ مقام بباعث قیام توپخانہ و سپاہ گورہ بخیال عوام اسقدر مستحکم تہا کہ اوسمین گمان سرکشی بہی خارج از وہم و گمان بلکہ دیوانہ پن تہا

میرٹہ

بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل کرنیل اسمٹ صاحب کمانیر رسالہ سوم نے باین خیال کہ خوشنودی و رضاجوئی سپاہ اسمین متصور تہی حکم صادر فرمایا کہ رجمنٹ کے سوار پریڈ پر حاضر ہو کر طریق سر کرنے نئی بندوقونکا بغیر کاٹنے کارتوس کے دیکہین اور حوالدار میجر اور اوسکا اردلی جو بنگلہ صاحب پر موجود تہے اونکو صاحب نے دکہایا کہ کسطرح یہ عمل ہو سکتا تہا اور اردلی حوالدار میجر نے دو مرتبہ اوسی طرح نئی بندوق سر کی بوقت شب اس افسر کا خیمہ آتش زنی سے خاک ہو گیا اور اسپتال سواران جو متصل میگزین کے تہا اوسکا بہی یہی حال ہوا بوقت نواخت دہ گہنٹہ شب کرنیل سمتہ صاحب کو خبر پونہچی کہ کچہ سوار کارتوس لینے مین انکار کرتے ہین باستماع اینحال ایک افسر نے واسطے ملتوی رکہنے پریڈ کی عرض کی مگر بخیال اسکے کہ اس امر مین سبکی سرکار اور غلبہ سپاہ متصور ہے اور نیز بدین گمان کہ صبح تک سپاہ راستی پر آجاوے گی حکم التوا جاری نہوا الغرض صبح کو سپاہ پریڈ پر حاضر ہوئی اور حوالدار میجر نے ایک کارتوس سر کیا اور اونکو ترکیب سر کرنے کی بتلائی مگر منجملہ ۹۰ نفر سپاہ پانچ نے تو کارتوس لیے اور باقی نے انکار کیا تماشا یہ ہے کہ یہ کارتوس وہ تہے جنکا وہ ہمیشہ استعمال رکہتے تہے اور نئے کارتوس نہ تہے فوراً اطلاع اس امر کی کمان افسر مقام میرٹہ کو ہوئی اور ہشتاد و پنج نفر سپاہ جنہون نے انکار لینے کارتوس سے کیا تہا معطل ہو کر چہاونی مین بہیجے گئے تحقیقات مقدمہ کورٹ مین شروع ہوئی اور بتاریخ نہم ماہ مئی پریڈ تمام سپاہ گورہ و ہندوستانی جا کر مجرمونکو واسطے سنانے حکم سزا کے حاضر لائے اور روبرو تمام سپاہ کے اونکو پا بزنجیر کر کے حکم قید کا سنایا گیا حوالدار جسنے سپاہ کو لینے کارتوس سے منع کیا تہا اور وہ لوگ جو زیادہ تر مجرم تہے دس دس برس کو قید ہوئے اور مابقی پانچ پانچ برس کو محبوس ہوئے

تمام شب تاریخ نہم و صبح دہم مجرمونکے دوست سپاہ رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ اور نیز مردمان بازار کے پاس جا کر مشورہ کنج ہوئے کہ کیا تدبیر استخلاص مقیدین مین مستحسن ہے

شروع تجویز مقدمہ مذکورہ بالا سے ہر شب ایک یا دو مکان سرکاری نذر شعلہ ہوتے تہے مگر سوای آتش زدگی کے اور کوئی امر فساد انگیز تا شام یکشنبہ دہم ماہ مذکور وقوع مین نہین آیا تہا الا دہم کو ازحد جنگ و خونریزی کا بازار گرم ہوا جسکا بیان بچشم دیدہ ذیل مین درج ہوتا ہے اول بیان پادری سمتہ صاحب کا ہے جو مقام میرٹہ مین پادری تہے اور وہ یہ ہے کہ

بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ شام تک امن و امان تہا اور مین بگی مین سوار ہو کے گرجا گہر کو جو قریب ایک میل کے میرے مکان سے تہا

واسطے اداے نماز شام جاتا تہا کہ رستہ مین دو سپاہی گورہ ششصتم رجمنٹ شاہی کو کیا دیکھتا ہون کہ مجروح وخستہ وخون آلود بمدد چند رفیقون کے چلے آتے ہین بعد ازان جب مین گرجا گھر مین پونہچا تو دیکھا کہ بگیان اور گاڑیان بخوف وہراس تمام بھاگی جاتی ہین اور ایک گروہ مردم میرے قریب آئے اور مجھے جانب شہر اشارہ دیکھنے کا کیا مینے جو دیکھا تو ادہر سواے شعلہ اور دہوئین کے اور کچھ نظر نہ آتا تہا اور آواز بندوق سماعت مین آتی تہی اور غل وشور خلائق کا گوش زد ہوتا تہا پادری راٹن صاحب جو میرے شریک نماز تہے معہ اپنی میم صاحبہ کے اس اثنا مین آپونہچے مگر چونکہ کوئی شخص وہان نماز گزاری کو موجود نتہا ہم بہی واپس اپنے مکانونکے جانب روانہ ہوئے اب وقت قریب ۷ گہنٹہ شام کا تہا اور ہمنے دانستہ رستہ اور مقامات مجمع عام کو بچا کر راہ جانب رایفل اور توپخانہ کے اختیار کی اثناے راہ مین ایک پہرہ کے سپاہیون نے جو قریب آٹھ یا دس نفری کے توپخانہ پر تعینات تہے اور جسمین سے تین سپاہی بعد از ہمارے جانیکے مقام مذکور پر مقابلہ ایک افسر ولایتی جو اپنے سپاہیونکو ساتہ لیکر اونکے مقام پر قبضہ کرنیکو آیا تہا مارے گیے تہے ہمکو سلام کیا مین بخیریت اپنے مکان پر پونہچا مگر میرے ہمسایہ یعنی بگل صاحب معہ میم صاحبہ نے جو توپخانہ آپہی سے تعلق رکہتے ہین بیان کیا کہ سپاہی پہرہ برگیڈیر صاحب نے جو قریب تر اس مکان سے ہے تہوڑا عرصہ ہوا کہ ایک گولی سرکی تہی اور وہ میرے اور میم صاحبہ کے بیچ مین سے گذر گیی ہم اوسوقت دروازہ احاطہ پر کہڑے تہے بعد از سماعت اس حال کے ہم بالاتفاق بجانب برآمدہ مغربی گیے اور آواز آتش گولی کی سُنی جو نزدیک رستہ پر سر ہوئی تہی اور اوسکے بعد آواز ٹاپ اسپ کی دوڑتی بگی کان مین آئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان متعلقہ رسالہ سوم کے بیہ بگی تہی اور وہ بخرابی تمام پانچ سوارونکے ہاتہ سے مارا گیا اور ڈاکٹر کرسٹی صاحب جو تہوڑے عرصہ بعد صاحب مذکورہ بالا کے اپنی بگی مین آتا تہا مجروح وخستہ ہوا مگر اب تک زندہ ہے اور امید زیست رکہتا ہے اس اثنا مین فوج ولایتی یعنی ششم گارڈ ڈراگونز شاہی ایک رسالہ اور ایک توپخانہ بنگال حاطہ اور یکم ملیٹن شصتم رایفل شاہی چہاونی بیادگان ہندوستانی مین آپونہچی اور گراپ اور بندوقین سر ہونی شروع ہوئین مگر سپاہ سے زیادہ تو خرابی اور ظلم باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار نے کین اونہون نے کپتان میکڈونلڈ صاحب کی میم کا تہوڑی دور تعاقب کرکے زخمہاے شمشیر وغیرہ قیمہ کر ڈالا مگر شکر خدا کہ اوسکے بچہ ہاے خوردسال اسطرح بچ رہے کہ وہ آیا کے پاس تہے اور آیا اونکو اپنے ساتہ بچا کر لیگیی اور نیز اون لوگون نے چیمبر صاحب کی میم کو جو باغ مین خفیہ بیٹھی تہی کیونکہ اجیٹن صاحب خود چہاونی مین کار سرکار پہ گئے تہے قتل کیا اور اس بیرحمی سے مارا کہ اول تو میم صاحبہ کے کپڑے اونکے بدن پر جلاے اور بعد ازان گولی سے مار کر شمشیر سے جسم میم صاحبہ کا پارہ پارہ کیا قریب دس بجے کے پانچ سواران رسالہ سوم نے ایک بنگلے کو جو روبروے ہمارے بنگلے کے تہا آگ لگادی اور بعد ازان برگیڈیر صاحب کے کوٹہی جلانے کا ارادہ کیا مگر خوش نصیبی ہم لوگون کے سے اونسے آگ نلگی بعد از نواخت گیارہ گہنٹہ کے مضبوط پہرہ گورہ لوگونکے ہمارے مکانات کے گرد قائم کیے گیے اور سوار اور توپخانہ ولایتی گرداگرد گشت کرنے مین مشغول ہوئے مگر ساکنان دیہات قرب وجوار نے بازار آتش زنی تا صبح گرم رکہکر دست تطاول بحال ضعفا دراز کیا اور اس ہنگامہ مین نقصان جان ومال بہت ہوا وہ حصہ میرٹھ کا جہان سرکشی واقع ہوئی تہی وہان مکانات منہدم وسوختہ کے سواے اور کچھ نظر نہین آتا ہے چند باشندگان کی محافظت جان مین مسٹر گریتہڈ صاحب کمشنر قسمت میرٹھ اور اونکی میم صاحبہ مین ایک اعجاز ہوا تہا کوئی باغات مین اور کوئی مکانات خدمتگاران مین پوشیدہ ہو کر بچے اور کوئی لباس خدمتگارانہ زیب تن کر کے جان بسلامت لیگیے گو کہ سپاہ وغیرہ دشمنان جان اونکے عقب مین سرگرم خونریزی تہی الشب یکشنبہ یعنی شب مفسدہ جو انگریزی

قبل از آنے سپاہ گورہ میدان سرکشی مین جان بحق ہوئے تھے اونکی تفصیل ذیل مین لکہدی جاتی ہے

ٹرنگ صاحب مہتمم مدارس کپتان میکڈونلڈ صاحب بستم پیادگان ہندوستانی معہ میم صاحبہ کپتان سلر صاحب اور ٹیل صاحب اور ہینڈرسن صاحب متعلق رجمنٹ مذکور اور کرنیل فنس صاحب کمانیدار رجمنٹ پیادگان ہندوستانی اور چیمبر صاحب کی میم جنکا قاتل بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور گرفتار ہوکر بسزا یاب جفاے گلو ہوا اور جسم مجرم کا بآتش غضب سوختہ و خاکستر کیا گیا اور رسالہ سوم مین صاحبان مفصلہ ذیل مقتول ہوئے تھے فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان ڈاسن صاحب معہ میم صاحبہ منک نیب صاحب جو چند عرصہ سے شامل رسالہ ہوئے تھے اور لنبکد مل صاحب اور رائیڈنگ ماسٹر کی ایک دختر خورد سال اور سواے اسکے گورہ توپخانہ و ششم رائفل و عورات و اطفال گورہ و دیگر عیسائیان کی نسبت جو سکنہ مقام میرٹھ کے ہین جو جو حرکات خارج از انسانیت و مردمی بیچ قتل انگریزونکے وقوع مین آئے ہین قابل بیان نہین چنانچہ ایک اونمین سے جسکے بیان مین قلم کہ ایک نے خشک ہے اشک سیاہ روتا ہے یہ ہے کہ سارجن لو صاحب جو چہاونی سے بفاصلہ رہتے تھے اور ایک میم اور پانچ اطفال اونکے تھے شب یکشنبہ کو مجروح و مقتول ہوئے یہ تو معلوم نہین کہ وہ کسطرح زخمی ہوئے اور مارے گئے اور کیا اونکے اوپر گذرا مگر جب صبح روز دوم یعنی دوشنبہ کے صبح کو مردمان تعلیم گاہ جسکے وہ ملازم تھے اونکے تلاش مین نکلے تو بنگلہ سے بفاصلہ قریب چالیس قدم کے صاحب کی لاش نظر پڑی جسم کا یہ حال تہا کہ خدا دشمن کو بھی دیکہنا نصیب نکرے اور قریب چار گز کے فاصلہ پر اونکے ایک لڑکے کی لاش پڑی تہی مردمان مذکور جب بنگلے مین گئے تو وہان دو لڑکے صاحب مرحوم کے خستہ و مجروح مثل گوشت قیمہ زدہ پڑے تھے مگر حیات باقی تہی کہ وہ دم زندگی کا بہرتے تھے دونو لڑکونکو اوسی وقت ڈولی مین ڈالکر اسپتال کو روانہ کیا چنانچہ ایک اونمین سے جان بحق ہوا اور دوسرا ہنوز زندہ ہے اور ظن قوی ہے کہ وہ جان بر ہوگا اب اسکو اعجاز مسیحائی اور فضل الٰہی کہتے ہین کہ میم صاحب اور دو اطفال باقیماندہ جو اسقدر مجروح و خستہ ہو گئے تھے کہ کوئی جگہ اونکے جسم پر خالی از جراحت نہ تہی بعد از نصف شب کسیطرح افتان و خیزان با غلطان و پیچان اسپتال تک پہنچکر مثال اجسام بیجان زمین پر گر پڑے اوسی وقت معالجہ اونکا شروع ہوا اور باوجود اسقدر صعوبت اور تکالیف رنج و الم و محن و غم کے اب اونکو بہت افاقہ ہے اور چند روز مین صحت کلی نصیب ان بیکسونکو ہوگی

شروع سرکشی مین مفسدون نے اول ۸۵ نفر قیدیان سپاہی رہا کیے اور باقیماندہ قیدیان جو چودہ سو آدمی تھے وہ بھی بہاگ نکلے اور جیلخانہ کو آتش دیدی قیدیان پابزنجیر کپتان گیلووی صاحب کے حاطے مین گئے اور جو آہنگر اونکا ملازم تہا اوس سے سلسلہ قید کا شکست کروایا یعنی زنجیر ہاے آہنی جو اونکے افعال قبیحہ سے شرمگین ہوکر اونکے پابوس ہوئی تہین اور ہر وقت بصدا کرتی تہین کہ آیندہ ایسی حرکات سے باز رہو اپنے پاؤن سے جدا کین اور بخلاف حکام وقت آمادہ فساد ہوئے

لفٹنٹ جی جی الکفورڈ صاحب نے جو متعلق رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی اور جو مقام میرٹھ مین علاقہ انجنیری یعنی بارک ماسٹری کار رکہتے تھے عرصہ کثیر تک مفسدین سے لڑتے رہے اور خزانہ کو بچایا مگر آخر کار مفسدین نے مکان صاحب ممدوح کو آتش دی اب الکفورڈ صاحب باہر کوٹھی سے آئے اور اکثر مفسدین کو تہ تیغ بیدریغ کرکے خود زخمی ہوکر زمین پر گر پڑے اور جب تک مکان مین آگ روشن رہی بے حس و حرکت افتادہ رہے اور صاحب کے عیال و اطفال باغچہ مکان مین پوشیدہ تھے بعد ازین بافضال الٰہی اعانت غیبی اس معرکہ مہلکہ سے تمام خاندان نے نجات پائی اور اب زخمہاے صاحب ممدوح اندمال پذیر ہو گئے ہین اکثر ملازمان ہندوستانی نے اس ہنگامہ مین ایسا طریق اختیار کیا جس سے وہ لوگ مستوجب تحسین و آفرین کے ہوئے

برسالہ سوم باستثناے ہفتاد یا ہشتاد سواران کے اور تمام رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی شب یکشنبہ کو روانہ مقام دہلی ہوئے مگر رجمنٹ ۱۱ پیادگان ہندوستانی جو ہرگز شریک مفسدان نہین ہوئے تھے اور جنھون نے اپنے افسرونکو نہین مارا تہا اور نہ اونکے مکانات جلائے تھے بلکہ اکثر عورات اور بچگان صاحبان کی حفاظت کی تھی قریب میرٹھ کے مقیم رہے اور ایکسو بیس نفر سپاہ تو واپس آگیی مین اور یقین ہے کہ اور بہت سپاہی واپس آوینگے کیونکہ ایک اشتہار معافی جرائم کا جاری ہوکر اونکے پاس بھیجا گیا ہے

شب دوشنبہ اکثر سے از میم صاحبان و اطفال تعلیم گاہ توپخانہ مین جسکے گرد دیوار حصار تھی اور پہرہ وغیرہ مضبوطی تمام قائم کیے گیے تھے شب باش رہین اور شب مذکورہ مین کوئی امر فساد انگیز سرزد نہوا مگر بار بار بندوقین درمیان پہرہ والہ و بدمعاشان و دیہات و بازار چلتی رہین اور بتجویز میجر جنرل صاحب بہادر آئین جنگی ضلع میرٹھ مین جاری ہوا

اکثر صاحب لوگونکے پاس کوئی چیز سواے رخت بدن باقی نرہا خصوصاً پادری الفرید صاحب اور مسد لیبند صاحب کی میم کے پاس تو اسباب ایک حبہ کا بھی باقی نرہا پادری صاحب گرجا گھر مین نماز ادا کرتے تھے جب مفسدہ شروع ہوا اور صاحب عبادت گاہ سے دوان دوان چہاونی گورہ مین پونہچکر جان بسلامت لیگیے اور بدمعاش اونکے مکان مین جو اندرون شہر واقع تہا گیے اور تلاش ہر ایک گوشہ و کنارہ مکان مین کی مگر صاحب خوش طالعی سے اونکو دستیاب نہوئے الا مکان مذکور دست ستم بدکاران سے جلکر خاک سیاہ ہوگیا

گریٹ ہڈ صاحب کی میم کے بچنے مین اعجاز ہوا تہا جب مکان اونکا جلتا تہا تو وہ بام خانہ پر تہین مفسدونکو جب سے باہر کوٹھی کے نوکرون اور نوکران صاحب سے دریافت ہوا کہ صاحب اور میم صاحبہ دونو گہر مین نہین ہین اور اونکی تلاش یہان بیفائدہ ہے تو مفسد آگ لگا کر چلے گیے بعد جانے مفسدون کے میم صاحبہ اسطرح بام سے اوترکر مکان سوختہ مین سے نکل بہاگین کہ ایک بال کو بھی آسیب نہ پونہچا اور گریٹ ہڈ صاحب کے اتفاق مین تمام شب ایک درخت کے نیچے بسر کی

افسران و سہ بہاکاران طویلہ یا توپخانہ جسکو زبان انگریزی مین سٹنڈ کہتے ہین معہ اپنی عیال و اطفال کے بتاریخ ۱۳ ماہ مئی فرار ہوکر صبح روز دوم بلا مزاحمت وارد میرٹھ ہوئے نام افسران مذکورین ذیل مین مندرج ہوتا ہے کپتان ڈی اولی صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان کپتان ہرٹ صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان پیری صاحب ڈاکٹر اسپان سکالی صاحب نائب ڈاکٹر اور باقیماندہ باشندگان قوم عیسائی معہ قبائلان

چہ کمپنی سفرمینا کی بتاریخ ۱۴ ماہ مقام میرٹھ مین رورکی سے آئین اور جب اونکو حکم ہوا کہ سب اپنے ہتیار حسب الحکم جنرل صاحب کے سپرد کر دو تو سپاہ مذکور نے انکار کیا اور اپنے کمان افسر کپتان فریزر صاحب کو بغلولہ بندوق ہلاک کیا اور بہاگ کر میدان مین قیام پذیر ہوئے مگر توپخانہ اسپی اور گارد ڈریگون نے اونکا تعاقب کیا اور پچاس نفر سپاہ مفسدین قتل ہوئے اور اکثر گرفتار ہوئے بعد ازان سپاہ گرفتار شدہ نے ارادہ فرار کیا اور اس ارادہ مین ۹ نفر سپاہی اور مقتول ہوئے دو کمپنی نے ہتیار سپرد سرکار کر دیے اور میرٹھ مین مقیم رہین

ایک ہندوستانی کا بیان جو بخوبی اس معاملہ سے واقف تہا اسطرح پر ہے کہ بتاریخ نہم ماہ مئی قریب شام بوقت نواخت شش گہنٹہ کے جب صاحب لوگ گرجا گہر جاتے تھے سوار رسالہ سوم اپنے گہوڑون پر زین کرکے سوار ہوکر بطرف جیلخانہ روانہ ہوئے

اور بغیر شور و شغب کے درخواست واسطے رہائی اپنے ۸۵ نفر سواران کے کی اور اپنا مطلب حاصل کرکے واپس اپنی چھاونی مین چلے آئے مگر خانۂ زین سے باہر نہ آئے اور نہ اسلحہ اپنے جسم سے جدا کیے اسی اثنا مین رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ معہ اسلحہ شامل اونکی ہوگئی تمام افسران متعلقہ ہر سہ رجمنٹ پریڈ پر جمع ہوئے اور سپاہ کو فہمایش کرنے لگے مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور سب سپاہ نے ایک مرتبہ بندوقین سر کین اور اکثر افسرونکو ہلاک کیا اس عرصے مین خبر سرکشی کی میم ہاے مقیم میرٹھ کو پونہچی اور سب چھاونی گورہ کیطرف روانہ ہوئین اسمین سے میم صاحبان یعنی مسکہ ونلد صاحب اور چیمبر صاحب کی میم معہ عیال و اطفال کے بحالت خوار و زبون قتل کی گئین اور اونکی لاشین بجای زمین کے سپرد شعلۂ مکانات کی گئین مجرد فساد انگریزی افواج کے باشندگان صدر بازار و ساکنان دیہات قرب و جوار نے کمر غارتگری چست باندہ کر اور ہاتہ تظلم کا دراز کرکے اول تو قیدیان جیلخانہ کو جو قریب ۱۲۰۰ نفری کے تھے اور جنمین اکثر دائم الحبس تھے رہا کیا بعد ازان شہر میرٹھ کو لوٹنا شروع کیا مفسدین افواج نے بعد از قتل کرنے صاحب لوگونکے میم صاحبونکے اور اونکی اطفال کی جو سامنے آگئی بہت خرابی کی اور اپنی چھاونی کو جلا کر اور دیگر عمارات قرب و جوار و آنہ دسے نالہ جو درمیان چھاونی کے جاری ہے سوختہ و تاراج کرکے بطور کوچ سپاہ تین گروہ آگے پیچھے اور وسط مین قدرے سست کرکے بجانب دہلی روانہ ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ چھاونی میرٹھ مین سپاہ گورہ بکثرت تھی اور ہر طرح کا ساز و سامان حرب و وغا کا آمادہ و آراستہ تھا تسپر بہی تعاقب ان بدمعاشونکا نہوا اور یہ مفسد جنکا قلع و قمع رستہ ہی مین ہونا ممکن اور مناسب تھا بے مزاحمت و بے دغدغہ داخل شہر دہلی ہوئے

تیسرا بیان اس مفسدہ کا اسطرح پر ہے

تاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ وقت شام جب قدرے سپاہی گورہ واسطے ادا ے نماز کے گیے تھے رجمنٹ بستم پیادگان ہندوستانی نے فساد شروع کیا اور رجمنٹ ۱۱ کو واسطے شامل ہونیکے بلایا فوراً سپاہ رجمنٹ کرنیل فنس صاحب کے پاس جاکر خواہان اسلحہ ہوئے کرنیل صاحب نے اسلحہ عنایت نفرمائے اور ہمراہ اونکے پریڈ پر تشریف لیجا کر فہمایش سپاہ رجمنٹ بستم کی شروع کی مگر سپاہ مذکور نے بے تامل کرنیل صاحب کو گولی سے مار کر زمین پر گرا دیا افسران دیگر جو اوس ہنگامہ مین مقام پریڈ پر آئے سپاہ کے ہاتہ سے جان بر نہوئے رسالہ سوم نے جب یہ شور و غل سنا تو وہ بہی اپنی چھاونی سے باہر آئے اور شریک مفسدان ہوئے اب ہنگامہ آتش زنی اور قتل کا برپا ہوا اور کوئی انگریز بلا تمیز فرقہ و عمر یعنی بغیر لحاظ ذکور و اناث و طفل و جوان و پیر کے جو اونکے سامنے آگیا گویا موت کے سامنے آگیا تہا ایک گروہ مفسدان بطرف جیلخانہ گئے اور جو سپاہی رسالہ سوم ایک روز پیشتر باعث نہ لینے کارتوس کے قید ہوئے تھے اونکو رہا کرکے اپنے ساتھ لے آئے بعد ازین بدمعاشان صدر بازار شامل مفسدان ہوئے اور جو کچھ بر روے کار آیا نا دیدنی اور ناشنیدنی ہے کوئی بنگلہ واقعہ چھاونی ہندوستانی ویرانی اور سوختگی سے نہ بچا اور اکثر افسران ۲۰ رجمنٹ طعمۂ اجل ہوئے مگر افسران ۱۱ رجمنٹ کو اونکے سپاہیون نے حفاظت مین کیا اور اکثر اونمین سے اس ہنگامہ مین جان بر ہوئے

ایک تروپ توپخانہ اسپی اور ایک باٹری کا معہ تمام رائفل ششتم و سپاہ ڈراگون فوراً موقع فساد پر موجود ہوئے اور چند گولہ گرسپ اوس جانب کو راہی کیے جدہر سے آواز تفنگ آتی تہی مگر باعث تاریکی شب اصل مقام مفسدین کا معلوم نہوتا تہا کہ گولہ شست پر جاکر کارگر ہوتا

ایک تروپ ڈراگون کا بزودی ہر چہ تمامتر جانب جیلخانہ روانہ ہوا کیونکہ مخیلۂ حکام مین فوراً یہ خیال گذرا کہ سپاہ اول قیدیونکو رہا کریگی

مگر کم نصیبی دیکہنی چاہیے کہ تروپ مذکور کا راستہ گم ہو گیا اور وہ اوسوقت گردش کہا کر مقام جیلخانہ مین پونہچے کہ جب تمامی محبوسین فرار ہو چکے تہے

اور جب فوج گورہ چہاونی ہندوستانی مین وارد ہوئی تو سوائے شعلہ کے اور کچہ وہان نہ تہا اور نشان کسی مکان کا اوس جانب نہر کے باقی نہ رہا تہا ہندوستانی آدمیون نے اوس وقت تک فساد رکہا جب تک سپاہ رائفل نے گولہ رانی شروع نہین کی اور جب گولہ سپاہ گورہ سر ہوئے وہ تمام رو گردان ہو کر روبفرار ہوگئے اور سپاہ گورہ نے چند میل تک تعاقب کر کے حدود شہر سے فتنہ انگیزونکو باہر کر دیا

شب یازدہم مین کوئی امر فتنہ انگیز ترو قوع مین نہ آیا سوائے اسکے کہ طویلہ اسپان توپخانہ جو خالی تہا اوسمین شعلہ جاگیر رہا جسکے سبب بجای خرابی کے ایک فائدہ حاصل ہوا یعنی اوسکی روشنی سے واضح ہوا کہ چند گوجر شریک فساد تہے

ایک مصیبت زدہ اپنا حال اس طرح پر بیان کرتا ہے جس سے واضح ہے کہ وہ اور اوسکے عیال و اطفال کسطرح امداد الٰہی سے جان بسلامت لیگئے

قتل نادیدنی جو نتیجہ اس فساد کا مقام ہذا مین ہوا تہا اوسیقدر قبیح تہا جسقدر اتفاقیہ و خلاف توقع تہا میرا بنگلہ از بس کہ چہاونی سپاہ ہندوستانی مین واقعہ تہا اول لقمہ طعمہ شعلہ ہوا مین اور میرے عیال و اطفال کو دام شراب مین جو زنانہ خانہ مین تہا بہاگ کر پناہ گیر ہوئے اوس دامن مین ہمارے قدم رکہنے کی دیر تہی کہ مفسد داخل بنگلہ ہوئے اور جو اسباب وغیرہ اوسمین تہا اوسکو آگ لگا دی خدا کا بڑا رحیم و کریم ہے اوسنے مفسدین کو ایسی ہدایت کی کہ وہ نزدیک اوس مکان کے نہ آئے جسمین ہم تہے اور جو صرف پانچ قدم کے فاصلے پر بنگلے سے واقع تہا اور اوسکی کریمی پر نظر کرنی چاہیے کہ شعلہ بہی اوس مکان تک نہ پونہچا بعد چلے جانے مفسدین کے میرے نوکر ہمارے پاس آئے اور میرے بدن پر لباس خدمتگاران راست کر کے میری میم کو بطور آیا مجلی کیا اور ہمارے چہرے پر رنگ سیاہ کر کے ہمکو باغ مین لیگئے اور اپنے چارپایونکے نیچے ہمکو مخفی و متواری کیا تین مرتبہ مفسد میری تلاش مین آتے مگر خدمتگارون نے یہی کہا کہ صاحب تو بنگلہ مین جل گئے کہ اوس عرصہ مین میرے باغبان اور چوکیدار نے یہ مشورہ کیا کہ ابکی مرتبہ اگر مفسد آکر تلاش کرین تو صاحب کو مع میم صاحبہ حوالہ کر دینا چاہیے مگر شکر اوس حافظ حقیقی کا ادا کرنا چاہیے کہ فوج گورا اس اثنا مین آ پونہچی اور مین فوراً جا کر اونکی حفاظت مین پناہ گیر ہوا تمام میرا اسباب اور کواغذ وغیرہ جو تہے خراب و برباد ہوگئے اور ہر چیز جلکر خاک سیاہ ہوگئی میری گاڑیان وغیرہ نیم سوختہ و بیکار ہوگئین اور گہوڑے مفسد لیگئے کل نقصان میرا قریب آٹہ ہزار روپیہ کے ہوا جس شخص نے میرے بنگلے کو آگ لگائی تہی وہ بروز شنبہ گرفتار ہوا اور شناخت ہو کر پہانسی دیا گیا

بیانات مذکورہ بالا کے ساتہ ایک اور احوال ذیل مین درج کیا جاتا ہے جو ایک صاحب نے کہ افسران رجمنٹ لسٹم مین سے تہے دربارہ اپنی جان بچی اور حفاظت کے تحریر فرمایا ہے فی الحقیقۃ جان بسلامت لیجانا ایک تنہا آدمی کا ایسے موقع پر سے کہ درمیان مفسدین کے اور اونکو فہمایش بہی باز آنے حرکات فساد سے کرتا ہو اور ایسے وقت مین کہ جسوقت نائرہ فساد و شعلہ ور ہو کم از اعجاز نہین

بروز یکشنبہ تاریخ دہم ماہ مئی وقت ساڑہے پانچ بجے شام کے اکثر افسران رجمنٹ لسٹم بنگلہ کمان افسر مین یکجا بیٹہے تہے کہ لفٹنٹ ٹیل صاحب خبر لائے کہ چہاونی مین کچہ فساد ہو گیا ہے تمام افسران موجودہ چہاونی کو روانہ ہوئے اور وہان جا کر جو دیکہا کہ کچہ علامت فساد کی ظاہر نہ

اور کچھ شور و غل نہین اور سپاہی تمام خاموش ہین تو اونکو یہ خیال بھی نہ آیا کہ اپنے اپنے مقامات پر جا کر اسلحہ وغیرہ زیب تن کرین سپاہ نے افسران مذکورین سے یہ کہا کہ ہمنے سُنا ہے کہ سپاہ گورہ واسطے قبضہ کرنے میگزین رجمنٹ بستم کے آتی ہے افسران ممدوحین چھاونی مین پہرتے تھے اور سب کی تسلی اور اطمینان کیواسطے یہ کہتے تھے کہ جب تک تمسے کوئی امر ناشایستہ ظہور مین نہین آتا تمہارا میگزین تمہارے پاس رہیگا جب وہ قریب میگزین کے پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار بکثرت صدر بازار سے میگزین تک جمع ہین اور میگزین کے گرد تو ایک جم غفیر ہجوم آرہے ہے کپتان ٹیلر صاحب نے کمپنی گرانڈیل کو حکم دیا کہ بلا شلیک اوس گروہ کو منتشر کرین مگر کسی سپاہی نے اپنی جگہ سے حرکت نکی اور طنبورچی اور بگلچی والون نے جو قوم کے عیسائی تھے تعمیل حکم کی بعد از قریب پاؤ گھنٹہ کے جس عرصہ مین افسر لوگ سپاہ کو فہمایش کر رہے تھے اور اونکی طمانیت مین کوشش کر رہے تھے کیا دیکھتے ہین کہ اکثر سپاہی اپنی اپنی بندوق پر از غلولہ لیکر بہاگے جاتے ہین افسر بھی اونکے تعاقب مین گیے اور فہمایش کی کہ اپنی چھاونی مین آ جاؤ اس عرصہ مین ایک سوار رسالہ سوم کا پاشنہ کوب چھاونی مین گیا اور اسطرح پر زبان آور ہوا دیکھو انگریز لوگ آتے ہین اگر تمکو پاس سپاہگری کا ہے تو آؤ اور جو کچھ کرنا ہے یکمرتبہ کر لو بازاری آدمی بھی اونکے ساتھ متفق اللفظ ہوئے اب اکثر سپاہ کمپنی کمپنی کی باہر آئی اور افسران مذکورین نے ہرچند بہت فہمایش کی اور کچھ آدمیونکو باز بھی رکھا مگر اکثر سپاہی بطرف میگزین روانہ ہوئے وہان پہونچکر سب نے ہتھیار لے لیے اور ۱۱ رجمنٹ کے کرنیل فنس صاحب کو جو قریب میگزین کے آئے تھے بغلولہ تفنگ مقتول کیا اور کپتان میکڈونلد صاحب متعلق بستم رجمنٹ اور تریگر صاحب مہتمم مدارس کو بھی بعد ازان ہلاک کیا باقیماندہ افسرون نے جگہ چوک صدر بازار مین قائم رکہی اور فوج مفسدہ کو روکا گولیان چارونطرف سے مثال قطرات باران اونپر برستی تہین اس عرصہ مین کسی شخص نے اونکو خبر دی کہ افسران مذکورہ بالا ہلاکت کو پہونچ گئے اور اکثر سپاہیون نے اونسے کہا کہ تم اب یہان سے بچ جاؤ افسران موصوفین بافسوس تمام مقام مذکور سے روانہ ہوئے اور جب وہ چھاونی سے باہر آئے تو سپاہ اونکے تعاقب مین بہاگے یہ حال ملاحظہ کرکے افسران مذکورین بھی تیز قدم ہوئی مگر بعد ازان حرکات غصہ آمیز سپاہ کو نرم قدمی ملائم کیا اس حالت مین بھی افسران رجمنٹ بستم نے کوئی امر خلاف مردانگی یا سوے شجاعت نہین کیا یعنی لفٹنٹ ہمفری صاحب نے بعد از قتل ہونے تین افسرونکے ارادہ میگزین جانے کا کیا اور اثنائے راہ مین گیارہ گورے کہا کہ اونکا گھوڑا اگر کوئی اون افسرونمین سے گو کہ بے ہتیار تھے ایسا نہ تھا کہ جسنے تامل بیچ جادہ راستی پر لانے سپاہ مفسدہ کے نکیا ہو اور بصورت انحراف مفسدین مسلحہ جنکے پاس بنادیق تہا اور کسی ہوئی تہین بضربات مشت زمین پر گرا دیا ہو مگر چونکہ ہر ایک امر کا ایک وقت ہے اور کسی وقت جنگ کرنا اور کسی وقت گریز کرنا مصلحت وقت ہوتا ہے اب وقت گریز کا آ گیا تہا اور جان بسلامت لیجانا ہر ایک افسر رجمنٹ بستم کا بغیر تائید غیبی اور کم از اعجاز نہ تہا کیونکہ جب لفٹنٹ ہمفری صاحب کا گھوڑا جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے مارا گیا تو یہ صاحب زمین پر گرے اور اکثر سپاہ نے جو انسے چند قدم کے فاصلے پر تھے گولیان اونپر مارین مگر صاحب کو کوئی نہ لگی اور صاحب ممدوح وہان سے اوٹھکر بہاگے اور ایک مکان مین جو اسپتال کے احاطہ مین خدمتگارونکے واسطے بنا تہا جا کر مخفی ہو رہے کپتان ارل صاحب بگی پر سوار مع مفسدین اور بدمعاش غولونمین سے بہاگ نکلے اور گھوڑے یا بگی یا سوار کو کچھ آسیب نہ پہونچا کپتان لو اسن صاحب کی گردن پر ایک گولی لگی جسکے بعد وہ بھی بہاگے اور سپاہی اور بدمعاشان بازار اونکے تعاقب مین ہوئے مگر صاحب موصوف کوٹھی کیطرف بہاگتے ہوئے ایک بگی کے نزدیک پہونچے جو بہ تیزی تمام بہاگے جاتے تھے اور اوسپر سوار ہو کر جان بسلامت لیگیے کپتان ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ

میرٹھ

منڈرسن صاحب اور لفٹننٹ شولا ہیم صاحب اور لفٹننٹ نیپل صاحب اور لفٹننٹ ٹاملر صاحب اور ڈاکٹر اڈلی صاحب باتفاق [illegible] مسلح اور پا پیادہ چلے جدہر جاتے تھے گروہ کثیر مفسدین کا نظر پڑتا تھا ہر ایک گلی کوچہ جادہ و راستہ مکان و احاطہ ایک ہیئت مجموعی محشر کی نظر آتی تھی جس سے صورت ممات اور تباہی فرنگیان رونما تھی غرض کہ صاحبان موصوفین لڑتے ہوئے اور مفسدین مسلحہ کو بضربات شمشیر پس پا کرتے ہوئے کرنیل اسمٹ صاحب کی کوٹھی تک پونہچے اور وہاں جا کر مکانات خدمتگاران مین جو خالی پڑے تھے جا گزین ہوئے یہانسے لفٹننٹ منڈرسن صاحب اور لفٹننٹ نیپل صاحب اور کپتان ٹیل صاحب علیحدہ ہو کر دوسرے مکان مین گئے اور شناخت ہو کر منزل مقصود کو پونہچے اسطرح پر کہ جن مکانات مین یہ سب صاحب تھے اونمین بھی دست آتشین فساد دراز ہوا اور یہ سب شعلہ کو پا کوب کرتے ہوئے نکلے اس اثنا مین کپتان ٹیلر صاحب تو اوسی وقت گروہ مفسدین کے ہاتہ سے جان بحق ہوئے اور لفٹننٹ مل صاحب اور لفٹننٹ منڈرسن صاحب کے اوپر کوئی گولی پڑی مگر کوئی کارگر نہوئی کیونکہ اونکو اس سے زبون تر موت سے مرنا تھا جب یہ دونو صاحب اون گولیون سے بچ کر کسی طرف کو بھاگے تو اور مفسد روبرو ہوئے اور اونہون نے بزخمہائے شمشیر دونو صاحبونکو پارہ پارہ کرکے اسطرح کاٹا کہ کوئی عضو یا استخوان ثابت نرہا باقیماندہ تین صاحبون نے عہد کیا کہ لڑکر مرنا اچھا ہے اور لکڑیان ہاتہ مین لیکر ایک معبدگاہ مین جو کہ تیل صاحب کے احاطہ مین تعمیر تھا پناہ گیر ہوئے قدرت خدا اور برکت معبدگاہ سے اونکی نجات ہوئی یعنی تمام احاطہ مین وہی ایک مکان آسیب آتش و فتنہ سے بچا اور پانچ گھنٹہ تک یہ تینون صاحب وہان رہے بعد ازین اونکو خبر پونہچی کہ فوج گورہ آگئی یہ سنکر وہ وہانسے نکلے اور شامل فوج ہو کر اس قتل عام اور مرگ ناگہانی سے محفوظ رہے

یہ تمام قتل اور خونریزی اور تلف جانہائے بنی نوع جو اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہرگز واقع نہوتی اگر مفسد مقام دہلی تک پونہچنے اور راستے مین اونکا علاج قرار واقعی کرنا باعث موجود ہونے افواج گورہ بمقام میرٹھ کچھ مشکل نہ تھا یہ اظہر من الشمس ہے کہ [illegible] وقت شام باستماع خبر فساد جمع ہو کر منتظر حکم تعاقب مفسدان تھے مگر نصف گھنٹہ تک اونکو حکم نملا اور جب حکم ملا تو یہ ملا کہ آہستہ آہستہ بطور کوچ سوگواران قدم زن ہو اور تیز گامی کہ جسکو زبان انگریزی مین ڈبل کوچ کہتے ہین ہرگز نکرین بہ وقت وارد ہونے موقع فساد پر اور دیکھنے غدر اور خونریزی مفسدان کے نائرہ غضب شجاعان ولایتی کا جوش مین آیا اور وہ مستعد اس امر کے ہوئے کہ بزودی ہر چہ تمامتر تعاقب مفسدان کرکے خاک وجود سرکشان جسمین آتش فتنہ سے شعلہ ور ہو رہا تھا تندباد توپ و تفنگ رعد آہنگ اور آب شمشیر دلاوری و مردانگی سے فرو کرکے برباد دیوین مگر بخلاف مناسب وقت اونکے دل پرجوش سرد ہوگئے کیونکہ اونکو کوئی حکم مناسب نملا بلکہ زیادہ تر رنج اونکو اس امر سے ہوا کہ کوئی کار شجاعت و دلاوری اونسے نہ لیا گیا اور بہ تقدیر وہ لوگ ناظر حرکات مفسدان رہے مفسد ہندوستانی ہر چہار طرف روان اور دوان تھے اور شور و غل مچا رہے تھے اور بازار غارتگری اور آتش زنی اور قتل و خونریزی کا گرم کر رہے تھے اور ان شجاعان میدان صف آرائی کو حکم سر کرنے اتواب کا یا گرفتار کرنے مفسدین کا نہ دیا گیا زیادہ برین ایک امر یہ ہوا کہ بعد ازین دلاوران ولایتی کو حکم ہوا کہ واپس براستہ بخیمہ پر جا کر مقیم ہون اور اسطرح زیادہ از نصف چھاونی دست تطاول غارتگری سرکشان چھوڑ دے رحمت ہائے ہندوستانی نے بعد از صدور کرنے ہر ایک امر تعدی و ستم کے کوئی دقیقہ دقائق ایذا رسانی سے فرو گذاشت نکیا اور من بعد بقصد فیروزی روانہ مقام دہلی ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ تعاقب ایسے بدکردار نکا تا بحد دو چھاونی بھی نہوا گو مقام میرٹھ سے دور جنہائے ولایتی من کل الوجوہ آراستہ و پیراستہ موجود تھین جو یہ حادثات دیکھ کر پیچ و تاب کھا رہے تھے کہ کسطرح حکم ہو تو اون بدکردارونکو پاداش اعمال زشت کو

پونہچاوین مگر کوئی حرف مطلب دلی گوش نواز سماعت منتظران نہوا جو راستہ مفسدین نے پکڑا تہا وہبی معلوم ہوا اور یہی ظاہر تہا کہ ہر ایک صاحب ولایت زاجو دہلی مین مقیم ہے اونمین سے ایک بہی دست تظلم بدمعاشان جنگی سے جان بر نہوگا مگر تاہم کوئی امر اونکی حفاظت کا منصہ شہود پر نہ آیا درصورت ایسی فروگذاشت کے کچہ مقام تعجب اور استعجاب نہین جو فوج دہلی نے بفور وارد ہونے مفسدین میرٹہ کے شمولیت اونکی اختیار کی کیونکہ اونکو اور زیادہ تقویت اس خیال سے ہوئی ہوگی کہ خبر دہی سپاہ ہندوستانی نے جو میرٹہ مین تہی کیسا کارنامہ کیا اور باوصف موجود ہونے ایسی فوج کثیر گورہ جو اسقدر آراستہ اور پیراستہ تہی کہ جسکا ثانی ہندوستان کے کسی مقام پر یکجا نہ تہا اونکا ایک موے تن بہی آزار کش نہوا اور یہ بہی کچہ مقام تعجب نہین جو بعد ازین اور لوادید حالات مرقومہ بالا شہر دہلی ملجا و ماواے مفسدان و سرکشان ہوا

دہلی

بتاریخ ۱۱ مئی بتاریخ یکم اپریل یعنی قریب ایک مہینا گیارہ روز پیشتر وقوع اس بلوہ کے ایک اشتہار جامع مسجد مین اویزان کیا گیا تہا اوسکا مضمون یہ تہا کہ بتاریخ ۱۱ ماہ مئی دہلی لوٹی جاویگی اور بڑا کشت وخون ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ اوسوقت حکام نے کچہ توجہ اس جانب نکی اور جیسے اور امور اس قسم کے اوسوقت مین ہنسی مین ٹالے جاتے تہے یہ بہی اخبار نویسان اضلاع شمالی و مغربی نے ہنسی مین ٹال دیا تہا اور اسی سبب سے پہر کچہ خیال اسکا کسیکے دلمین نہ آیا جبتک کہ بتاریخ ۱۱ مئی ایک گروہ مفسدین میرٹہ کا جسمین کچہ سوار اور پیادہ تیسرے رسالہ اور جمعیتہاے ۲۰ و ۱۱ ہندوستانی کے تہے بجانب شہر دہلی رہ گرا ہوکر صبحی وقت ۸ بجے تاریخ مذکور کے پل کشتی سے عبور کرکے داخل شہر ہوئے جو کچہ بیان واقعی یا جو مفصل حال بعد داخل ہونے مفسدین مذکورین کے شہر مین ہمکو دستیاب ہوا وہ بذریعہ عرضی ایک منشی ملازم میر بحری سکنر صاحب کے حاصل ہوا اور بجنسہ ذیل مین تحریر کیا جاتا ہے

مضمون عرضی بروقت وارد ہونے اور پل کے سپاہیان مفسدین نے صندوق محصول میر بحر کو لوٹا اور ایک جمعیت سپاہ مذکور عبور دریا بذریعہ پل کرکے داخل شہر ہوئے اور پل پر ایک انگریز جو اونسے دوچار ہوا تہا مار ڈالا بعد عبور جمعیت مذکور کے ملاحان نے پل توڑ دیا اور سوار گہوڑون پر پار ہوکر براستہ دہلی دروازہ داخل شہر ہوئے اور سر سواری پاشنہ کوب انگوری باغ کو جو نیچے قلعہ کے ہے بایں ارادہ گیے کہ بڑے صاحب کو وہان قتل کرین

کوتوال شہر نے جب یہ خبر سنی فوراً سیمن فریزر صاحب کو اطلاع کی اور صاحب موصوف نے بزودی ہر چہ تمامتر حکم دیا کہ کاغذ دفتر شہر مین لیجاؤ اور خود بگی مین سوار ہوکر دونالی بہر کر اور دو سواران اردلی ہمراہ لیکر بجانب مفسدین روانہ ہوئے جب مفسدین نے صاحب ممدوح کو دیکہا تو اونکے درپے جان ہوئے اور صاحب موصوف نے ایک مفسد کو ایک گولی سے اور ایک سوار مفسد کو دوسری گولی سے مار کر بگی مین سے باہر کود پڑے اور براہ سمن برج قلعہ کے اندر جاکر دروازہ قلعہ بند کیا اور وہانسے لاہوری دروازہ قلعہ پر پہنچکر صوبہ دار گارد کو جو پہرہ پر تہے حکم بند کرنے دروازہ مذکور کا کیا اور صوبہ دار نے فوراً تعمیل حکم کی اس اثنا مین ایک سوار مفسد نے دروازہ پر آکر صوبہ دار سے کہا کہ دروازہ کہولو صوبہ دار نے پوچہا کہ تو کون ہے اوسنے جواب دیا کہ مین سوار رسالہ میرٹہ کا ہون پہر صوبہ دار نے کچہ تامل کرکے دریافت کیا کہ اور سپاہی کہان ہین تب اوسنے کہا کہ اور سپاہی انگوری باغ مین ہین صوبہ دار نے تب اوسکو کہا کہ جاؤ اونکو بہی لے آؤ تب مین دروازہ کہولونگا سوار یہ سنکر واپس گیا اور تہوڑے عرصہ مین سب کو لے آیا جب وہ سب دروازہ پر آئے تو صوبہ دار مذکور نے دروازہ کہولا

اور سب سپاہی داخل قلعہ ہوگیے

سمن فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار نے ہر چند صوبہ دار سے کہا کہ یہ کیا دغا بازی ہے اپنے سپاہیون سے کہو کہ بندوقیں بہرین (کیونکہ اگر زیادہ نہین تو ایک کمپنی کا گارڈ دروازہ قلعہ پر ہمیشہ رہتا ہے) مگر صوبہ دار نے کچہ نمانا اور صاحب کمشنر کو دشنام دہی کرکے کہا کہ یہانسے چلا جا جب فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب نے یہ حال دیکھا اور کلمات فحش سُنے تو وہ دونو وہانسے بہاگ کر طرف اندرون قلعہ چلے مگر رستہ مین سواران مفسد اونکے درپے ہوئے اور ایک نے ایک پستول طرف فریزر صاحب کے سر کیا جس سے اونکو زخم پونہچا اور وہ ایک دیوار کے سہارے کہڑے ہوگیے اس اثنا مین ایک اور مفسد آیا اور ایک ہی ضرب شمشیر سے اونکا سر تن سے جدا کر دیا ایک اور صاحب اس واردات جگرخون کن کو اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ایک شخص بچشم خود دیدہ یون بیان کرتا تہا کہ جب فریزر صاحب کو کسی سوار مفسد نے زخمی غلولہ تفنگ کیا تو اونہون نے دو مفسدونکو وہان مارا اور اپنی بگی پر سوار بہاگے گو زخم سے خون جاری تہا اور تکلیف جراحت کی بہت تہی لیکن تاہم اونمین طاقت بگی چلانے کی باقی تہی کہ اس عرصہ مین ایک مفسد آیا اور اوسنے صاحب کے سائیس کو تلوار دی اور کہا کہ تو صاحب کو مار ڈال سائیس نے تلوار لیکر ویسا ہی کیا اور صاحب کے سینہ پر ایسا تلوار کا ہاتہ مارا کہ دل پاش پاش ہوگیا فقط بعد ازین مفسدین نے رستہ مین کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کو بہی مجروح وہلاک کیا پہر وہ قلعہ کے دیوان عام شاہی مین پونہچے جہان اونہون نے دو میم صاحبون کو مارا وہ شاید جنگ صاحب اور گلفورد صاحب کی لڑکیان تہین ؟ اور وہان سے دریا گنج جاکر سب مکانونکو آگ لگا دی اس عرصہ مین ایک اور جمعیت مفسدونکی شہر مین داخل ہوئی اور آتے ہی بدمعاشان شہر کو کہا کہ تم شہر کو لوٹو اور ہمکو اسباب لوٹ کو ہاتہ لگانا حرام ہے سواران مفسد جو دریا گنج کو جلا رہے تہے اونہون نے وہان پانچ انگریز اور تین میمونکو مارا اور باقی عیسائی جتنے وہان تہے وہ سب بہاگ کر کوٹہی راجہ کشن گڈہ مین پناہ گیر ہوئے مفسد دریا گنج کو اسطرح تباہ وخاک سیاہ کرکے کوٹہی بنک مین گیے اور وہان اوسکو آگ لگا کر پانچ صاحبون کو قتل کیا اور وہانسے کوتوالی جاکر بدمعاشونکو کہا کہ شہر کو لوٹو یہ سنکر کوتوال بہاگ گیا اور اوسنے کوئی تدبیر بچانے مظلومان شہر کی نکی بعد ازان مفسدان کرنیل سکنر صاحب مرحوم کی کوٹہی پہ آئے مگر اوسکو نہ چہیڑا اور جتنے مکانات قرب وجوار گرجا گہر کے تہے اون سبکو آگ لگا دی اور جتنی میم اور صاحب لوگ اور اونکے بچے ملے سب کو مار ڈالا اسکے بعد پانچ نفر سوار پشنہ کوب چہاونی کو گیے اور جب نزدیک چہاونی کے پونہچے تو جتنے سپاہی وہان تہے اونہون نے اپنے افسرونکے بنگلونکو جلانا اور جو انگریز اونکو ملا اوسکو مارنا شروع کیا باقی سواران مفسد شہر مین میگزین کو گیے جب وہ نزدیک میگزین کے پونہچے تو چار افسر انگریز اور قریب ہزار آدمی شہر والے میگزین کے ساتہ اوڑ گئے دو رجمنٹ چہاونی دہلی نے کوتوالی مین شامل مفسدان ہوکر شہر کو لوٹنا شروع کیا اور دو رجمنٹ نزدیک لعل ڈگی روبروے قلعہ کے مقام پذیر ہوئین ایک گارد بدین خیال راجہ کشن گڈہ کی کوٹہی پہ گیا کہ اوسنے انگریزونکو پناہ دی ہی اور فی الحقیقت اوس کوٹہی مین ۳۲ بتیس انگریز میم اور اونکے بچونسے زیادہ پناہ گیر تہے وہان پونہچکر مفسدون نے اوسکو آگ لگا دی اور کوٹہی مذکور ایکدن اور ایک رات تک جلتی رہی مگر انگریز سب تہ خانہ مین محفوظ تہے روز دوم صبح کو مفسد دو توپین میگزین سے لائے اور تمام روز اونہون نے کوٹہی مذکور پر گولہ اندازی کی مگر کسیکو آسیب نہ پونہچا بعد ازین مفسدین نے ہر مقام شہر کو لوٹنا شروع کیا کوٹہی کرنیل سکنر صاحب مرحوم جسکو مفسدین پیشتر نے ہاتہ بہی نہ لگایا تہا بدمعاشان دہلی نے خوب لوٹا

بتاریخ ۱۳ مفسدین دوبارہ اون انگریزون پر حملہ آور ہوئے جو کوٹہی راجہ کشن گڈہ مین پناہ گیر تہے اس روز انگریزون نے بہی کوٹہی پر سے گولیان ماریں اور ۳۰ تیس نفر مفسدین کو مقتول کیا مگر جب اونکے پاس سامان حرب وغا کچہ باقی نہ رہا تو ۳۲ بتیس انگریز باہر آئے اور چار

تہ خانہ مین رہے اس عرصہ مین ولیعہد شاہی بہی وہان پونہچے اور مفسدین سے کہا کہ انکو ہمین دیدو ہم انکو اپنی حراست مین رکہکر انکی نگہبانی کرینگے مگر مفسدین نے کچہ خیال نہ کیا اور سبکو تہ تیغ کیا

مسٹر جورج سکنر صاحب اونکی میم معہ بال بچون کے قلعہ مین پناہ گیر تہی جاسوسون نے خبر دی اور مفسدین نے اونکو قلعہ سے کوتوالی مین لیجاکر بصد خواری ہلاک کیا ڈاکٹر چمن لال ہندوستانی ڈاکٹر کو شفاخانہ مین اور انگریزی ڈاکٹر صاحب کو جیلخانہ مین قتل کیا تین روز تک لاشین مقتولین کی بے گور و کفن پڑی رہین اور بروز چہارم مفسدین نے اونکو اوٹہوا کر دریا مین ڈلوا دیا

اب مفسدین نے بادشاہ سے درخواست کی کہ یا تو ہمکو دو مہینے کی تنخواہ دو اور یا ہمارا روزینہ مقرر کر دو یعنی رسد وغیرہ ہر روز دلوا دیا کرو بادشاہ نے سب مہاجنان شہر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اگر وہ درخواست سپاہ کی پوری نکر دینگے تو سب اپنی جانون سے ہاتہ دہو بیٹہین مہاجنون نے عرض کی کہ ہم مثل پر روز تک اونکو دال روٹی دے سکتے ہین اور اس سے زیادہ ہم مین مقدور نہین یہ سنکر مفسدین نے کہا کہ ہم لوگ تو مرنے پر کمر باندہکر بیٹہے ہین جو چند روز ہماری زندگی کے باقی ہین اونمین ہم دال روٹی کیونکر کہا وین بادشاہ نے یہ کلام استماع کر کے حکم دیا کہ چار آنہ روز تمکو ملا کرینگے

مفسدین نے اب دو توپین ہر ایک دروازہ شہر پر چڑہا دین اور ایکہزار من باروت میگزین چہاونی سے لا رکہی اور جتنا گولہ گولی وغیرہ میگزین شہر مین تہا اوسپر قبضہ کر لیا اس شور و شر سے رسد شہر مین آنے سے بند ہو گئی اور ہر شے گران ہو گئی یعنی آٹا ۱۳ سیر اور گندم ۱۸ سیر اور روغن زرد ۱ سیر بکنے لگا اور علی ہذا القیاس سب چیزین اسیطرح گران قیمت ہو گئین اور جتنے دیہاتی گرد نواح کے تہے سب اوٹہ کہڑے ہوئے اور سب نے لوٹنا شروع کیا بادشاہ نے رفع فساد کیواسطے پانچ دہات گوجران کو جلوا دیا جو کوٹہی کرنیل سکنر صاحب مرحوم کے بمقام ہانسی پور تہے وہ بہی لٹ گئے

بعد از لوٹنے دہلی کے دو ہزار سوار بمقام گوڑگانوہ کو گئے اور بمقام مذکور مین بازار آتش زنی گرم کر کے خزانہ کو لوٹا اور سات لاکہ چہ اسی ہزار روپیہ وہان سے اپنے ساتہ دہلی کو لے آئے اب مفسدین کے پاس نقد روپیہ خزانہ دہلی اور خزانہ گوڑگانوہ کا اکیس لاکہ چہ اسی ہزار روپیہ موجود ہے اور یہ روپیہ قلعہ مین زیر حراست سپاہ مفسد و سپاہ شاہی کے رکہا گیا ہے

اب بمقام دہلی مین تین رجمنٹ ہین ایک تو میرٹہ کی اور دو دہلی کی اور دو سو سوار موجود ہین اور باقی سپاہ مفسدین بطرف علی گڈہ اور آگرہ روانہ ہو گئی ہے مہین چند سیٹہ نے جو بڑا متمول اور مشہور سیٹہ ہے اپنی کوٹہی کو دست برد مفسدین سے بباعث ہر روز دعوت کرنے سپاہ مفسدین کے بچا رکہا ہے اور صرف یہی ایک کوٹہی والا ہے جسکو مفسدین نے نہین لوٹا

ایک افسر ۳۰ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کا اسطرح پر اپنی مصیبت کا حال جو اوسپر بباعث سرکشی دہلی کے پڑی تہی بیان کرتا ہے یہ صاحب اور افسران رجمنٹ مذکور سے جدا ہو کر بہ رہنمائی بخت سیاہ دو سواران مفسد سے دوچار ہوا اور اونہون نے اوسکو مجروح خفیف بہی کیا اور یہ صاحب ۲۰ تاریخ تک یعنی چہ دہ روز ویرانون اور جنگلون مین پہرتے پہرتے میرٹہ پونہچے اور اس عرصہ مین کیے مرتبہ غارتگرون کے ہاتہ سے بچے بیان یہ ہے کہ بتاریخ ۱۱ قریب ساڑہے دس بجے صبح کے ایک میرا نوکر بہاگتا ہوا میرے کمرے مین آیا اور اوسنے کہا کہ بڑی کہلبلی مچ رہی ہے اور لوگ کہتے ہین کہ تمام سپاہ ہندوستانی میرٹہ کی دہلی کے لینے کو آئی ہے یہ ہی اول خبر مفسدہ کی میرے پاس پونہچی تہی چونکہ میرا بنگلہ چہاونی مین تہا مین یہ خبر سنکر پیادہ بنگلہ انسلی کمر صاحب اجیٹنٹ ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی پر جاکر دیکہا کہ صاحب افسر

کمانڈنگ اور کرنیل نیوٹ صاحب دونو موجود ہین اونہون نے بہی یہی خبر کا تصدیق کیا اور کہا کہ ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مع دو ضرب توپ شہر مین بہیجی گیی ہے اور دو کمپنی ۳۸ و ۷۴ رجمنٹ کی پہاڑی پر جو درمیان چہاونی اور شہر کے واقع ہے قیام پذیر ہونگی اور باقی سپاہی رجمنٹہاے مذکور کی نہین بہیجی جاوینگی مگر اپنی چہاونی مین مستعد اور مسلح رہینگے ہنگام واپسی اپنے بنگلہ کے رستہ مین کپتان نکول صاحب سے جو میجر برگیڈ کا کام کرتے تہے میری ملاقات ہوئی مگر اونہون نے اتنا ہی بیان کیا کہ کچہ سواران مفسد نے جو قریب ایکسو پچاس نفر کے ہین پل کشتی کا قبضہ کر لیا ہے اور جب انگریز اونکو میرٹہ سے آتے ہوے ملا اوسکو قتل کیا

تہوڑے عرصہ کے بعد دونو توپ مذکورہ بالا میرے بنگلہ کے برابر سے بطرف شہر گئین اونکو دیکہکر مجہے اطمینان ہوا کہ ۵۴ رجمنٹ اور یہ دو توپ واسطے رفع کرنے مفسدین کے کافی ہونگی اور جو بعد ازین وقوع مین آیا اوسکا کبہی گمان بہی نہ تہا لیکن مین نے بنظر احتیاط اپنا زر نقد یعنی طلا بقچہ بند تالہ کسا اور حکم دیا کہ گاڑیکے گہوڑے طیار رکہو

قریب بارہ بجے دوپہر کے میرے نوکرون نے مجہے خبر دی کہ چہاونی دریاگنج کے نزدیک قلعہ کے سب جل رہی ہے اور نیز یہ بہی کہا کہ تیسری رجمنٹ کے صاحب اجیٹن اور صاحب کمانڈنگ چہاونی کو گیے ہین مین بہی سوار ہو کر گیا اور دیکہا کہ سپاہ کو سامان جنگ تقسیم ہو رہا ہے مین وہانسے اپنی کمپنی مین گیا اور سپاہیونسے گفتگو کرنے لگا وہ سب نمک حلال معلوم ہوتے تہے اور سب نے کہا کہ ہم کچہ اس فساد کے حال سے واقف نہین بلکہ بہت سے سپاہی ظاہر مین کمربندی سے ناخوش معلوم ہوتے تہے اور کہتے تہے کہ ابہی ہم شہر کی تعیناتی ہفت روزہ سے آئے ہین اور ابہی روٹی پانی بہی نہین کیا در جواب اسکے مین نے اونسے کہا کہ یہ فساد غالب کہ تہوڑے عرصے مین فرو ہو جاویگا کیونکہ ۵۴ رجمنٹ اور توپین واسطے سزا دہی مفسدین کے روانہ ہو چکی ہین مین نے یہ بہی اونسے کہا کہ مجہے یقین ہے تم سب اگر ضرورت پڑے تو لڑوگے اور اپنا حق نمک ادا کروگے در جواب اونہون نے مجہسے کہا کہ ہمنے سرکار کمپنی کا نمک کہایا ہے اور ہم بالکل مستعد لڑنے پر ہین اونمین سے ایک حوالدار نہایت شور و غل مچا کر اپنی صفائی ظاہر کرتا تہا مگر باحتیاط تمام اوسنے یہ کلمہ زبان سے نہ نکالا کہ ہم مفسدین سے لڑینگے یہی کہتا تہا کہ اگر کوئی غنیم راجہ بابو آویگا تو اوس سے لڑینگے

بعد عرصہ قلیل کے دو کمپنی یعنی نمبر ا و ۹ زیر حکم کپتان تیلر صاحب اور کپتان گارڈنر صاحب کی پہاڑی کو روانہ ہوئین کہ وہان جاکر مقیم رہین اونہون نے وقت روانگی ایسا شور و غل مچایا کہ بیان سے باہر ہے معلوم ہوتا تہا کہ اونکو کچہ خوشی ہے مگر اونکے کردار سے کچہ آثار مفسدانہ نظر نہین آتے تہے مین اپنے سپاہیون سے گفتگو مین مشغول رہا اور اونکے کلام یا طریقہ سے کوئی امر خلاف سرزد نہین ہوتا تہا اسے عرصہ مین خبر پہونچی کہ ۵۴ رجمنٹ نے بروقت پہونچنے اندر شہر کے انکار لڑنے سے کیا اور سواران رسالہ سوم سے اپنے افسرونکو کٹوا دیا اور کچہ اونکا مقابلہ نکیا اب مقدمہ بہت سنگین معلوم ہوا اور سپاہ کو حکم کوچ کا ہوا اور سب سپاہ و پلٹن توپخانہ پر جمائی گیی اور صاحب برگیدیر اور برگیڈ میجر صاحب دونو موجود تہے سپاہ کو حکم ہوا کہ کارتوس جنگی بہرین اونہون نے تعمیل حکم کی باجے والونکو بہی وردی اور سامان جنگ دیا گیا یہ بیان ہو ہی رہا تہا کہ کرنیل ریلی صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ڈولی مین وہان آئے اونکو بہت زخم لگے تہے اور کوارٹر گارڈ توپخانہ مین رکہے گیے مین نے بگوش خود سنا کہ وہ کسی افسر سے کہتے تہے کہ مجہے اپنے ہی سپاہیون نے سنگینین ماری ہین ڈاکٹر ستوارٹ صاحب جو فوج مقتولہ کے ڈاکٹر تہے وہ بہی شہر سے آئے اور اونہون نے بہی بیان [illegible] قتل افسران ۵۴ رجمنٹ کا کیا لہذا مشورہ ہر دست درمیان برگیدیر گریوس اور برگیڈ میجر اور کپتان ڈی تشیر صاحب توپخانہ و دیگر افسرون کے

یہ قرار پایا کہ جو توپ اور فوج موجود ہے وہ سب پہاڑی کے روبرو جا کر برج حمندہ کے پاس قایم ہوں اس مقام پر اتنا اور بیان کرنا چاہیے کہ زیادہ تر سپاہ ۵۴ رجمنٹ اور دو توپین زیر حکم میجر اسپیٹ صاحب کے واسطے اعانت گارد مقیم کشمیری دروازہ کے بھیجی گئی تھی اب جیسا مین پیشتر بیان کر چکا ہون باقیماندہ فوج پہاڑی پر جا کر مقیم ہوے اور دونون ضرب توپ برج کے سامنے اسطور پر لگائی گئین کہ اونکی زد راستے پر جو شہر کو جاتا تھا تھی جو سپاہی باقیماندہ ۳۸ رجمنٹ کے تھے اونہون نے بجانب راست برج مذکور کے ہتھیار لگا دیے تمام میم صاحبان اور اونکے بچے وغیرہ آکر برج مین جمع ہونے لگے اور تھوڑے عرصے کے بعد بہت سے باشندگان شہر بھی آ پہنچے اب خبرین قتل تمام انگریزونکی جو شہر مین سے تھے آنے لگین اور یہ بھی خبر لگی کہ جو سپاہی میگزین اور اور مقامون کے پہرے پر تھے اور جو تینون رجمنٹون کے تھے سب نے کار سرکار کرنے سے انکار کیا صاحب بریگیڈیر نے اب ایک چٹھی لکھکر معرفت شتر سوار کے میرٹھ کو روانہ کی اور دس بجے کے وقت حکم دیا کہ بذریعہ تار برقی خبر مفسدے کی انبالہ کو بھیجی جاوے صاحب ممدوح نے بعد ازین سب سپاہ کو جمع کیا اور اونسے دریافت کیا کہ سبب اونکی فریاد کا کیا ہے بعض سپاہ نے کچھ کچھ عذر لاطائل درباب ٹوپی کارتوس بیان کیے اسپر صاحب موصوف نے اونکو سمجھایا اور اونکو یقین دلایا کہ سرکار کا ارادہ ہرگز نہین کہ کسیطرح اونکے مذہب مین خلل انداز ہون اور اونکو کبھی ایسے کارتوس جنسے کچھ اونکو حرج واقع ہو دیے جاوین ایسی گفتگو ہوتی رہی مگر سپاہ ترشرو اور ناراض نظر پڑے مین اونکی نگاہونسے مطمئن نہ تھا وہ سب پہاڑی کے اوپر گرداگرد بیٹھے تھے مین بھی اونکے پاس گیا اور وہان بیٹھکر باتین کرنے لگا اونہون نے یہ خبر سنی کہ تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کے مارے گئے بہت تاسف کیا اور کہا ہمکو یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا مین نے اونسے پوچھا کہ تم ساتھ رہو گے یا نہ مجھے اور میرے عیال و اطفال کو بلکہ تمام انگریزونکو مارے جاتے ہوے دیکھو گے اکثر سپاہ نے یہ کہا کہ جہان تمہارا ایک قطرہ پسینا گریگا وہان ہمارا ایک قطرہ خون کا گریگا اور سب مجھسے وہ بلحاظ و ادب تمام پیش آتے رہے

اس مقام پہاڑی سے کہ بلند تھا ہم خوب اچھی طرح شہر کو دیکھ سکتے تھے اور وہان اب کئی مقامون پر آگ نظر آتی تھی بظاہر وہ مقامات انگریزون کے تھے قریب ساڑھے تین گھنٹہ بجے سہ پہر کے ہمنے دیکھا کہ بہت سا کچھ اوڑ گیا اور ہمنے بالیقین جانا کہ میگزین اوڑ گیا آواز اوڑنے کی بہت زور کی تھی اس سے ظاہر ہے کہ اوسمین بارود کم تھی

یہان اب یہ ہوا کہ جتنے سپاہی تھے سب اپنے ہتھیار لیے دوڑ پڑے جو اونہون نے پیل کر رکھے تھے اور غل مچا کر اور اشارات بیہودہ کرکے کہا کہ دوستو پیارے بھائی سپاہی کیونکہ گارد ۳۸ رجمنٹ کا اوسوقت میگزین پر متعینات تھا اوڑ گئے اور ہم شہر مین جاتے ہین لیکن اونکو اوسوقت روکا اور جانے نہ دیا آخر کار وہ پھر کچھ راضی ہوے اور ہتھیار کو پھر پیل کر رکھا مین اور افسرون کے ساتھ عین اونکے بیچ مین تھا اور مین نے اوسوقت تک کوئی لفظ بیہودہ اونکی زبان سے مین نے نہین سنا صرف ایک جوان سپاہی نے اتنا کہا تھا کہ تمہارا نمک پانی کھایا نہین جاتا

قبل اوڑنے میگزین کے ایک گاڑی شہر سے آئی تھی جسمین لاشین کپتان سمتھ اور کپتان بروز صاحبان و لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ واٹرفیلڈ صاحب کے تھین اور یہ سب صاحب متعلق ۵۴ رجمنٹ کے تھے لاشون پر میم صاحبون کے کپڑے پڑے ہوے تھے

بعد ازین آواز بندوقونکی از جانب چھاونی گوش زد ہوئی اور ادہر عرصہ قلیل کے بعد کپتان ٹیلر اور گارڈنر صاحب برج پر پہنچے تھوڑے سے سپاہی

اونکے ساتھ تہے کیونکہ جسوقت آواز اوڑنے میگزین کی آئی تہی اوسیوقت بہت سے سپاہی انکو چہوڑکر اپنی لین کی طرف چلے گئے تہے

برگیڈیر صاحب نے اون دونون توپونکو جو کپتان ڈی ٹسٹر صاحب کے توپخانہ کی تہین اور جو صبح کو شہر روانہ ہوئی تہین واپس منگایا تہا وقت واپسی ان دونون توپونکے سپاہیون نے وہ راستہ چہوڑکر جو برج مذکور کو جاتا تہا وہ راستہ اختیار کیا جو چہاونی کا تہا اونکو راستے مین تہوڑے سے سپاہی کپتان ٹیلر صاحب کی جماعت کے ملے جنہون نے کپتان صاحب کو چہوڑ دیا تہا اور فوراً توپونکا قبضہ کرکے کپتان ایلین صاحب کمانیر اور سارجنٹ کو بہگا دیا سپاہیان مذکور نے چند گولیان اونپر سر کین اور انکو لیطرف دریا بہگا دیا لفٹنٹ صاحب اور سارجنٹ صاحب یہ حال دیکہکر بہاگے اور اسی برج مین آئے میری دانست مین یہ بہی دونون صاحب اون صاحبون مین سے شہر مین گئے تہے اول یہان اوپہنچے تہے بعد ازین سپاہیان مذکور نے توپونکو پہیرا اور جانب شہر روانہ ہوئے چونکہ حملہ کرنا سپاہیونکا اوپر لفٹنٹ ایلین صاحب کے اور چہین لینا توپونکا برج سے معلوم نہین ہوتا تہا اسواسطے کپتان ڈی ٹسٹر صاحب نے جو توپونکو شہر کی جانب جاتے ہوئے دیکہا سوار ہوکر اونکی طرف باین ارادہ گئے کہ اونکو پہاڑی پر لاوین جسوقت سپاہیون نے اونکو آتے دیکہا اوسیوقت اونپر گولیان مارنا شروع کین اور صاحب کی سواری کا گہوڑا زخمی ہوگیا جب سپاہیان مذکور قریب شہر کے پہونچے تو اونہون نے ونی کلکٹر گرتہیڈ صاحب کو دیکہا اور اونپر بہی بارش گولیان شروع کی مگر یہ صاحب بہی بہاگ کر برج پر بسلامت آپہونچے

ہمنے بہت بندوقین اور سامان جنگ برج مین جمع کیا اور ہمکو امید قوی تہی کہ اگر توپخانہ نہ بگڑ جاویگا تو عہدہ داران انگریزی اور سارجنٹ اور دیگر عیسائی برج پر تا آنے مدد میرٹھ کے قایم رہ سکتے ہین مگر یہ نہ معلوم تہا کہ میرٹھ مین کیا ہوا

قریب شام بعد از مشورہ جنگی عہدہ داران کے یہ صلاح قرار پائی کہ میرٹھ کی طرف چلو اور تمام میم صاحبان اور وہ لوگ جو قابل لڑنے کے نہ تہے اونکو بگہیون پر سوار کرکے وزیر آباد کے گہاٹ سے جو قریب چہاونی کے ہے جمنا پار ہوکر روانہ ہون بگہیان اور دونون توپین کپتان ڈی ٹسٹر صاحب کی آگے بڑہین اور پیادہ اونکے پیچہے چلے سپاہی ہندوستانی جو ساتھ چلے مگر آہستہ اور نہایت بددلی سے بعد از اوترنے پہاڑی سے کے ہمنے دیکہا کہ بگہیان اور توپین کرنال کے راستے پر چلین اور راستہ وزیر آباد گہاٹ کا چہوڑ دیا مین اپنے سپاہیونکے ساتھ پیادہ چلتا تہا اسواسطے کہ میرا گہوڑا میرے ساتھ نہ تہا اور بہت سے افسر اور برگیڈیر اور برگیڈ میجر بہی میرے ساتھ تہے جب ہم قریب اپنی لین ۳۸ رجمنٹ کے پہونچے تو سب سپاہی سرخود ہوکر لین مین چلے گئے اور کسیطرح دلاسے یا دہمکاوٹ سے آگے نہ چلے سپاہی منتشر ہوکر اپنے اپنے جہپرون مین چلے گئے میرا بنگلہ بہی چونکہ نزدیک تہا مین بہی وہان گیا اور اپنے گہوڑیکو طیار پایا مین اوسپر سوار ہوکر لین مین گیا اور سپاہیون سے دریافت کیا کہ میرے ساتھ چلتے ہو مگر اونہون نے کچہ جواب نہ دیا بلکہ بظاہر معلوم ہوا کہ میرا بولنا بہی اونکو ناگوار تہا مگر اسوقت تک وہ سب خاموش رہتے تہے اور کوئی حرکت سختی یا تشدد کی اونسے ظہور مین نہین آئی تہی وہ سب چہوٹے چہوٹے گروہون مین علیحدہ علیحدہ جمع تہے صرف ایک سپاہی بدچلن معلوم ہوا ارالیقل کمپنی کا تہا اور جب مین نے اوس سے پوچہا کہ تمنے میم صاحبون کی بگہیان اور گاڑیان کرنال کی طرف جاتے ہوئے دیکہین اوسنے نہایت درشت اور سخت جواب دیا

بعد ازین مین کرنال کی طرف باین ارادہ چلا کہ گاڑیون سے ملون اور تہوڑی دور جاکر دونون توپین جو گاڑیونکے ساتھ گئی تہین ملین وہ دہلی کیطرف واپس آتی تہین کیونکہ گولہ اندازون نے کرنال جانے سے انکار کیا مین اسی مین اکثر افسران رجمنٹہای متخلف سے ملا وہ سب کرنال کی طرف بہاگے جاتے تہے اونہون نے متفق اللفظ سوای اسکے اور کچہ نہ کہا کہ اب کچہ باقی نہین اور کسیطرح جاے امن ڈہونڈہنی چاہیے اب وقت قریب شام کے تہا اور کچہ تاریکی ہونے لگی تہی فقط

بیان ذیل جو درباب حرکات ۵۴ رجمنٹ و دیگر رجمنٹہاے مقیم دہلی کے ہے ہمنے اوس کتاب سے جسکا نام ہسٹری آف دی میوٹنی ایت دہلی یعنی حالات مفسدہ دہلی ہے اور جو میرٹھ مین بغیر نام مولف کے چھپی ہے استنباط کیا ہے

جب خبر آمد مفسدان و حال قتل چند انگریزان و مسماری محصول خانہ میرٹھ و سوختگی چند عمارت کے چھاونی مین پونہچے تمام فوج کو حکم طیاری کا ہوا ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی جو قریب تر حکام شہر کے تہے اول طیار ہوئی جسمین کی چند کمپنیان زیر حکم کرنیل ریپلی صاحب کشمیری دروازہ پر واسطے روکنے مفسدین کے گئین اور دو کمپنیان زیر حکم میجر پٹرسن صاحب توپونکے ساتہ جانیکے واسطے کہڑی رہین کرنیل ریپلی صاحب بباعث ناواقفیت اصل ماہیت فساد کے اور قصد کیے کہ فساد صرف بازاریونکا ہے اپنی سپاہ کو خالی بندوقون کے ساتہ لیگیے اونکے خیال مین یہ تہا کہ اس فساد بازاری کو سنگینون سے فرو کر کے مفسدین کو منتشر کر دینگے یہ فوج جب شہر مین پونہچی ناگہان سامنے سے چند سواران مفسد نظر پڑے اور اونہون نے آتے ہی افسرون پر حملہ کیا اور سپاہ سے کہا کہ ہم تم سے کچہ نہین کہتے چونکہ افسرونکو اس فساد کا اتنا گمان بہی نہ تہا وہ سب آگے فوج کے تہے اور اسیواسطے وار مفسدین کا اول اون پر ہوا اور گولیان کاربائین اور پستولونکی اونکے اوپر پڑنے لگین کرنیل ریپلی صاحب کو اول تو گولی لگی اور بعد ازان مفسدین نے کئی زخم شمشیر کے اونکو مارے اور دو تین عہدہ دار اور بہی گولیونسے زخمی ہوئے افسرون نے سپاہ سے ہر چند کہا کہ ہمکو بچاؤ مگر اونہون نے اپنی بندوقین پر نکین اور نہ کوشش مفسدین کے بہگا دینے مین کی بلکہ بخلاف اسکے چند دغاباز سپاہیون نے کرنیل ریپلی صاحب کے کئی زخم سنگین کے لگائے اسی ہنگامہ مین کپتان والیس صاحب جو اوس ہفتہ کے واسطے گارد شہر پر تعینات تہے مقام فساد پر آ پونہچے اور چونکہ کمانڈر گارد شہر کے تہے جو گارد کہ ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مین سے تہین اسیواسطے حکم سپاہیان گارد کو دیا کہ طیار ہو کر مقابلہ مفسدین کا کرین اور چونکہ اونکی بندوقین بہری تہین اسلیے حکم فیر کرنیکا دیا ان بدذاتون نے انکار صاف اتباع حکم سے کیا اور ہر چند صاحب موصوف نے نصیحتاً و تنبیہاً کہا اونہون نے کچہ خیال نکیا اور در جواب سواے طعنہ آمیز اشارات و حرکات کے اور کچہ اونسے حاصل نہوا آخر کار اونہون نے صاف بزبان مفسدانہ بیان کیا کہ ہم اون لوگونکے واسطے کچہ نہین کرینگے جنہون نے ارادہ ہمارے مذہب کے بدلوانے کا کیا تہا اور چاہتے تہے کہ ہماری ذات دونو ہندو اور مسلمان کی بگڑ جاوے غرض کہ اونہون نے اور بہت سے الزام غلط سرکار کو لگائے اور کہا کہ اب ہم اوسکا بدلہ لینگے اس عرصہ قلیل مین پانچ افسر ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے یعنی کرنیل ریپلی صاحب زخمی شدید ہو کر اور کپتان اسمتہ اور کپتان بروا اور لفٹنٹ ایڈورڈز اور لفٹنٹ واٹرفیلڈ اور کوارٹر ماسٹر رجمنٹ بہی مارے گئے مگر گمان یہ ہے کہ ان صاحب کو شہر والون نے جو شامل مفسدین ہو گئے تہے مارا اور لفٹنٹ ہلیہ صاحب کو بہی اونہون ہی نے زخمی کیا ایک سپاہی ۵۴ رجمنٹ مذکور کا بہی زخمی ہوا اوسکے بازو پر زخم گولی کا آیا اس حالت بلوہ مین جب سرکشون نے دیکہا کہ سپاہ نے اونکا مقابلہ نکیا وہ طرف کشمیری دروازہ کے چلے جہان ایک چہوٹا سا مورچہ بنا ہوا تہا اور اوس مین مقام گارد کا بنا ہوا ہے اور اوسکے آگے سائبان اور صحن ہے مگر خوش نصیبی ہماری سے توپخانہ زیر حکم لفٹنٹ ولسن صاحب اور دو کمپنیان ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی وہان آ پونہچین اور سواران مفسدین اور بدمعاشان شہر کو پہر شہر مین ہٹا دیا

خبر اس بیجا اور بدذات طریق ۵۴ اور ۳۸ رجمنٹ کی قریب گیارہ گہنٹہ بجے کے چہاونی مین پونہچی اسکے سنتے ہی سپاہیان ۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کو جمع کیا تو اونمین سے قریب ایکسو پچاس نفر سپاہی موجود تہی اور باقی مقامات مختلفہ چہاونی مین اول ہی تقسیم

اور تعینات ہو چکی تہی یہ باقیماندہ سپاہی معہ دو توپونکے واسطے اعانت کے زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے شہر مین بہیجی گیے

یہان ایک اور حرکت بیحیائی سپاہیان ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ظاہر ہوئی یعنی کپتان ڈی تشیر صاحب کی توپین اور ایک حصہ ۳۸ اور ۷۴ رجمنٹ کا ریٹ طلب ہوا اور برگیڈیر صاحب نے ہر ایک کمان افسر سے کہا کہ وہ اپنے سپاہیونکا ارادہ اسطرح پہ دریافت کرین کہ اونسے بلا کر کہین کہ حاضر ہو کر بطور والنٹیر یعنی از طرف خود درخواست دیکر شامل ہون تاکہ معلوم ہو کہ وہ وفا قائم ہین یا نہین جب ایسا ہی عمل مین آیا تو تمام سپاہیان میجر ایبٹ صاحب حسب الطلب حاضر آئے مگر ایک تنفس بہی ۳۸ رجمنٹ کا اپنے مقام سے تل بہر نہ سرکا ۷۴ رجمنٹ کے سپاہیون کو جو حاضر آئے تہے حکم بہرنے بندوقونکا دیا گیا اور اونہون نے بے تامل تعمیل حکم کی اور شہر کیطرف با انتظام تمام روانہ ہوکر تہوڑی دیر بعد دوپہر کے کشمیری دروازے پر پہونچے مگر وقت گذر چکا تہا یعنی مفسدین وہان سے چلے گیے تہے اسواسطے اونکے سواے اسکے اور کچھ فائدہ نہوا کہ وہ وہان جاکر قیام پذیر ہوئے

اب مفسدین کہین نظر نہین آتے تہے اور نہ کسینے بتلایا کہ کہان گیے بہت سے سپاہی ۵۴ رجمنٹ کے بہی غایب تہے صرف دو کمپنیان اونکے زیر حکم میجر پٹرسن صاحب کی وہان موجود تہین

عرصہ قلیل کے بعد لاشین افسرون مقتولین کی چہاونی مین گاڑی پر ڈال کر بہیجی گیین اونپر میم صاحبونکی گون وغیرہ پڑی تہی

جب ۷۴ رجمنٹ شہر کو چلی گیی تہی تو کپتان دی تشیر صاحب معہ دو توپونکے پیچھے رہ گیے اور اونہون نے چاہا کہ آگے بڑہ کر اوس مقام وسطی پر قائم ہون جسکے ایک جانب پختہ سڑک چہاونی کی تہی اور دوسری جانب رستہ پہاڑی کا تہا وقت تمام صاحب موصوف نے ۳۸ رجمنٹ کو واسطے گہیرنے راستے کے بہیجا اونکی غرض یہ تہی کہ کپتان دی تشیر صاحب کی توپونکا قبضہ کرلین اور کپتان صاحب حکمت عملی سے سپاہیان رجمنٹ مذکور کو اپنے توپونکے گرد جمع ہونے دیتے تہے مگر تاہم تمام روز چار یا پانچ سپاہی اونکے ہر وقت گرد گولہ اندازان اتواب مذکور کے رہے

قریب بارہ بجے دن کے برج جہنڈہ والہ میم صاحبون اور انگریزی سوداگرون و دیگر عیسائیون سے بہر گیا اور تمام مکان غل و شور سے پر تہا اور کوئی شخص ایسا نہ تہا کہ کسیطرح کی ہدایت یا انتظام اوس انبوہ مین کرتا یا اوس شور و غل کو دور کرتا اس موقع پر سارجنٹ لالی کپتان دی تشیر صاحب کو خبر دی کہ اوسکے ایک بالنسری توازنے ۳۸ رجمنٹ کے سپاہیون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ایک بہی آواز گولہ توپ کی ہوئی تو سب سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے پہر جاوینگے اور سب انگریزونکو قتل کرینگے

مگر وقت گذرتا جاتا تہا اور شہر مین آگ ہی آگ نظر آتی تہی

قریب تین بجے کے شہر مین ایک آواز بڑی چیز کی اوڑنے کی ہوئی یہ آواز میگزین کی اوڑنے کی تہی سپاہیون نے جب دیکہا کہ کیا ہوا تو کہا کیا بڑا آدمی جرنیل ہے ہمارے آدمیونکو اسطرح مارتا ہے کپتان دی تشیر صاحب نے پہر برگیڈیر صاحب سے کہا کہ جو دو توپین تحت حکم میجر ایبٹ صاحب کشمیری دروازے کو گیی ہین اونکو پہر بلوالو اور صاحب برگیڈیر صاحب نے اسی بموجب حکم دیا کہ وہ زیر حکم لفٹنٹ الیبی صاحب کے واپس آوین تہوڑے عرصہ کے بعد حکم گیا کہ میجر ایبٹ صاحب ۷۴ رجمنٹ کو واپس لیتے آوین عرصہ دواجی کے بعد دو توپین زیر حکم لفٹنٹ الیبی صاحب کے بڑی راستے پر نظر پڑین گویا چہاونی کو پہر جاتی تہین یہ دیکہکر کپتان ڈی تشیر صاحب نے بیوگل دیا کہ وہ آکر شامل اونکے مقام پر ہون مگر وہ نہ پہرین تو کپتان صاحب موصوف نے یہ خیال کیا

کہ شاید اونھون نے آواز بیوگل کی سنی نہین اس اثنا مین آ پہنچا کہ قریب ایک گروہ ۳۸ رجمنٹ کے توپخانہ پر پہنچا اور اونکے پونچتے ہی آواز پے در پے بندوقونکی گوش زد ہوئی اور فوراً توپین شہر کیطرف جاتی ہوئی نظر آئین کپتان ڈی ٹیشٹ صاحب یہ دیکھکر کہ [illegible] توپونکی طرف گئے کہ اونکو جاکر لے آوین جب قریب گولہ کی زد کے پونہچے تو اونھون نے حکم دیا کہ دستے طرف ہوکر جلدی ہمارے پاس آؤ اب اونکو معلوم ہوا کہ سبب توپونکی شہر کیطرف جانیکا کیا تھا اکثر سپاہیون ۳۸ رجمنٹ نے اپنی بندوقین اونکی طرف کین اور اونکو تولا یہ حال دیکھکر کپتان صاحب نے اپنا گھوڑا پھیرا کہ برج کو واپس جاوین اس عرصہ مین چند گولیان اونکے اوپر آئین تین اونمین سے صاحب کے گھوڑے کو لگین اور تین خالی گئین گھوڑیکو زخم کاری لگے مگر اسقدر طاقت اوسمین باقی تھی کہ وہ صاحب کو برج تک لے گیا اور وہان پہونچکر زمین پہ گر کر مر گیا دونو توپین اور سپاہیان ۳۸ رجمنٹ طرف کشمیری دروازے کے چلے گئے

ہنگام وارد ہونے لفٹنٹ ولوبے صاحب کے مین گارد مقام کشمیری دروازہ مین میجر ایبٹ صاحب نے ایک کمپنی ۷۴ رجمنٹ کو روانہ کیا کہ جاکر دریافت کرین آیا مفسد از راہ شق جو دیوار میگزین مین واقع ہوئی تھی پیش قدمی کرتے ہین یا نہین مگر اوس مقام پر اون لوگونکی ایسی خدمت ہوئی تھی کہ وہ خوف جان سے وہان ایکدم نہ ٹھیرے تھے اور سب بجانب شہر فرار ہو گیے تھے

اب وقت قریب تین بجے کا تھا اور کچہ نشان مفسدین کا کشمیری دروازے پر نمایان نہ تھا اس اثنا مین چھاونی سے حکم آیا کہ دونو توپین زیر حکم لفٹنٹ ایسلیبی صاحب واپس چھاونی کو بھیجی جاوین حسب الحکم اونکو حکم واپسی دیا گیا بزودی بمقام مذکور پر پونہچین میجر ایبٹ صاحب نے اب یہ ارادہ کیا کہ جو میم صاحب بمقام مین گارد مین پناہ گیر تھین اونکو روانہ چھاونی کرین اور یہین خیال حکم دیا کہ اون کی گاڑی طیار ہو آوے

بعد از عرصہ بعید کے وہی دونو توپین جو زیر حکم لفٹنٹ ایسلیبے صاحب کے چھاونی کو واپس روانہ ہوئین تہین بمقام کشمیری دروازہ پہ پھر آئین مگر لفٹنٹ صاحب اور گولہ انداز اونکے ہمراہ نہ تھے دراببون نے آکر بیان کیا کہ گولہ انداز چھوڑکر بھاگ گیے اور [illegible] اونکے چھاونی بجانب کے ہمراہ توپونکے اکثر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے اندر کشمیری دروازہ کے تین تین چار چار ملکر آ گئے قریب ساڑھے چار بجے کے حکم برگیڈیر صاحب کا اس مضمون سے بنام میجر ایبٹ صاحب صادر ہوا کہ جتنے سپاہی ۷۴ رجمنٹ کے اونکے ہمراہ مین گارد مین ہون اونکو لیکے جلدی مقام چھاونی مین آجاوین جب یہ حکم میجر ایبٹ صاحب کے پاس پونہچا تو میجر پیٹرسن صاحب اور صاحب ڈپٹی کلکٹر نے بیان کیا کہ ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارد سے جانا مناسب نہین کیونکہ میجر پیٹرسن صاحب کی راے مین بغیر سپاہیان رجمنٹ مذکور قیام مقام مذکور متعذر تھا اور صاحب ڈپٹی کلکٹر کی راے مین طریق ۵۴ رجمنٹ کا اونکے اوضاع و اطوار سے مشتبہ تھا پس اس صورت مین مقام ۷۴ رجمنٹ کا بمقام مین گارد بہت مناسب بلکہ انسب ہے مگر میجر ایبٹ صاحب نے بجواب کہا کہ چونکہ خاص حکم اونکے نام صادر ہوا ہے اوسکی متابعت اونکو واجب اور لازم ہے پھر صاحب ڈپٹی کلکٹر نے میجر صاحب سے درخواست کی کہ آپ حکم کی تعمیل مین کچھ توقف فرماییے اور مین چھاونی جاکر برگیڈیر صاحب کو ضرورت قیام ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارد عیان کرتا ہون اور یہ کہکر سوار ہوئے تھوڑے عرصے بعد توپین چھاونی سے بغیر گولنداز ونکے کشمیری دروازے پر آئین اور جب میجر صاحب نے اونسے پوچھا کہ تم بجاے جانے چھاونی کے واپس یہان کیون آئے تو دراببون نے جوابات لاطائل و پوچ اسطرح یہ دیے کہ گولنداز توپین چھوڑکر بھاگ گیے یہ سنکر میجر صاحب نے اونکو حکم دیا کہ ہمارے ساتھ چھاونی چلو اور چونکہ بہت سی میمین وہان موجود تھین میجر صاحب نے

خیال کیا کہ اونکو بھی چھاونی لیجانا سہل ہوگا اور سبکو ایک پٹی توپ کے خالی کرواکر اوسپر سوار کروادیا کیونکہ اونکی ابھی گاڑی جسکے واسطے اول حکم آنیکا ہوا تھا اسوقت تک نہین پونہچی تھی چونکہ اب صاحب ڈپٹی کلکٹر کو گئے ہوئے ایک عرصہ ہوا تھا کہ وہ واپس نہین آئے میجر صاحب نے زیادہ توقف تعمیل حکم بریگیڈیر صاحب مین مناسب نہ سمجھا اور سوائے ازین گارد کے حوالدار نے اونسے کہا کہ اونسنے کچھ آوازین بندوقونکی چھاونی کی جانب سنین اور اب صاحب کو مناسب ہے کہ زیادہ توقف یہان نکرین درینصورت میجر صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنی رجمنٹ کو چھاونی مین لیجاوین اور افسران رجمنٹ مذکور کو حکم طیاری کا دیکر کوچ بولا اور توپخانہ کو حکم ہمرہی دیا قریب ۳ سپاہی آئین ۷۴ رجمنٹ کے میجر صاحب کے ہمراہ ہوکر بجانب چھاونی روانہ ہوئے قریب سو قدم دروازہ سے باہر ہوئے ہونگے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ دروازے مین گھس گئے اور دروازہ بند کرلیا اب توپخانہ بھی اندر ہی رہا اور دروازہ بند کرتے ہی سپاہیان مذکورین نے اون عہدہ دارون پر جو باہر نہ نکل سکتے تھے بندوقین فیر کرنی شروع کین کپتان گوردن صاحب ۷۴ رجمنٹ کے اول مارے گئے ایک سپاہی ۳۸ رجمنٹ نے اونکو پیچھے سے گولی ماری اور وہ فوراً گر مرگئے بعد اونکے لفٹنٹ ریولی صاحب اوسی رجمنٹ کے زخمی شدید ہوئے مگر اونہون نے گرتے گرتے اپنی دونالی کی دونو گولیان بجانب گروہ مفسدین سر کین اور بعد ازین جان بحق تسلیم کی انساین اوسلٹن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ نے جب یہ حال دیکھا تو وہ وہانسے بھاگے اور دیوار مین گارد پر چڑھکر خندق مین کود پڑے اور دوسری طرف پر چڑھکر جنگل کی راہ سے چھاونی کا رستہ لیا صاحب ممدوح کو رستہ مین میجر پٹرسن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ملے جو ہمراہ ۷۴ رجمنٹ کے دروازے سے نکل گئے تھے بلکہ اونکو ایک اونکے سپاہی نے بقصد مدد دست زبردستی نکال دیا تھا یہ دونو صاحب مقام پہاڑی پر جہان برج جھنڈے کا ہی قریب چھ بجے کے پونہچے میجر ایبٹ صاحب نے آواز بنادیق اندرون دروازہ کشمیری سنکر اپنے سپاہیونکی طرف پھر کر پوچھا کہ وہ کیا ہی جو سپاہی کہ اونکے نزدیک تھے اونہون نے جواب دیا کہ ۳۸ رجمنٹ والے اپنے افسرونکو مار رہے ہین یہ سنکر میجر صاحب نے حکم دیا کہ واپس چلکر عہدہ دارونکی کمک کرو مگر کسینے نہ مانا اور تمام خوش آمد اور چاپلوسی میجر صاحب کی بیفائدہ تھی صرف یہ جواب تھا کہ ہمنے تمکو بچالیا اور ہم سے وہان جاکر کچھ نہوگا بلکہ تمکو بھی وہان کھو بیٹھینگے اور تم تو ہمنے اون حرامزادونسے اب تک بچالیا ہی یہ کہکر سب سپاہی گرد میجر صاحب کے آگئے اور اونکو زبردستی چھاونی ۷۴ رجمنٹ مین لے گئے معلوم ہوتا ہی کہ اس عرصہ مین مفسدین کشمیری دروازہ اون افسرون اور میمون پر بے سروپا فیر کرتے تھے جو وہان اندر دروازے کے رہ گئے تھے لفٹنٹ سمتھ صاحب چار سپاہیان ۳۸ رجمنٹ سے بچکر آخرکار ایک سپاہی سے گلزار سنگھ کے ہاتھ سے مارے گئے مشہور ہے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے اس شخص کو اس امر قبیح کے واسطے یعنی قتل سمتھ صاحب کی بابت اسواسطے پسند کیا تھا کہ اس شخص کو صاحب موصوف نے حسب تجویز کورٹ مارشل بباعث غفلت بکار سرکار عہدہ سے گھٹا دیا تھا اور لفٹنٹ ہیورن صاحب کی ایک زخم زانو پر آیا تھا اور فورسٹ صاحب کی نیم کو شانے پہ ایک گولی لگی تھی مابقی تمام عہدہ دار اور میم صاحبان برج کے اوپر چڑھ گئے تھے اب بفضل خدا و حکم ربانی سے مفسدین نے سرکرنا بنادیق کا موقوف کرکے بارادہ لوٹ جانب خزانہ روانہ ہوئے مگر چلتے چلتے تمام توپونکو بجانب اون بیکسونکے سر کیا اور ہر چند فاصلہ قریب ۳۰ گز کا تھا مگر فضل خدا سے کسیکو اونمین سے آسیب نہ پونہچا اور گولی اوپر دیوار کے ہوکر باہر چلی گئی آن اون صاحبونکو فرصت ملی تو یہ سب خندق مین اوترکر اوسپار جاکر کوٹھی مٹکلف صاحب مین پونہچے وہان خرابی طالع سے صاحب موصوف

کے واسطے کھانا طیار تھا یہ سب وہان بیٹھ گیے اور بعد فاقہ کشی تمام روز اونہون نے کھانا کھایا اور دیگر عہدہ داران وغیرہ سے جنکو صبح سے کچھ نہ ملا تھا اور نہ آیندہ کچھ توقع ملنے کی تھی بہر حال بہتر رہے

میجر ایبٹ صاحب قریب شام کے اپنی رجمنٹ کے مقام کوارٹر گارڈ مین گیے اب وہان اونکے سپاہیون نے صلاح کرنی شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا رکہیے اسی مشورہ مین ایک حوالدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہان سے چلے جاوین تو بہتر ہی تہوڑے اونہین سے چہاونی مین گیے کہ صاحب کیواسطے گہوڑا سواریکا لاوین اور سبنے بعجز و الحاح یہ کہا کہ تم یہانسے چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیان ۳۸ رجمنٹ یہ سن لینگے کہ تم یہان مخفی ہو تو وہ آنکر تمکو مار ڈالینگے اور اوسوقت ہم سے کچھ نہوگا اور نہ ہم آپکو بچا سکینگے اس عرصہ مین بہت سی گاڑیان و بگیان بجانب کرنال بہاگتی نظر پڑین یہ دیکہکر سپاہیون نے کہا دیکہو صاحب سب افسر و میم صاحبان بجانب کرنال بہاگے جاتے ہین تم بہی اونکے ساتھ چلے جاؤ اس عرصہ مین میجر ایبٹ صاحب کمان کی گاڑی جسمین اونکے سب عیال و اطفال بیٹھے تھے نظر پڑی اور ہرچند کوچوان کو آوازین دین اور ٹھہرنے کو کہا مگر وہ بیدین کہ شاید مفسد اس بہانے سے اوسکو ٹھہرالیتے ہون نہ ٹہیرا اور چلا گیا اسی اثنا مین کپتان ہاکی صاحب بسواری گہوڑہ وہان پہنچے اور میجر صاحب کو اپنے پیچہے سوار کرکے لیچلے اور اون دو توپون تک پونہچا دیا جو بجانب کرنال جاتی تہین ایک توپ کے پیہیے پر میجر صاحب سوار ہوئے اور باتفاق انسائن اولٹن صاحب چار میل تک گیے مگر آگے جانے کو دراہیون نے انکار کیا اور کسیطرح بطمع انعام یا خوف سزا دغابازی و بے ایمانی سے کے راضی آگے جانے کو نہوئے اور ان دونو صاحبونکو رستہ پر اوتار دیا خدا کی قدرت سے کپتان ڈلبیس صاحب بسواری بگی اونکے پاس آ پونہچے اور دونو صاحبونکو اپنے ساتھ سوار کرکے روانہ ہوگیے اکثر گاڑی و بگی وغیرہ جو اول مرتبہ فرار ہوکر چہاونی سے نکل گئین اور بریگیڈیر گریوز صاحب اور کپتان نکول صاحب اور کپتان ٹیلر صاحب معہ عیال و اطفال اس گروہ مین تہے اور اکثر میم صاحبان تہین سب سیدہے کرنال کو پونہچ گیے اور تمام رستہ مین صرف ایک جگہہ قریب چالیس میل دہلی سے کہ وہان ڈاک بنگلہ ہے واسطے کہانا کہانیکے ٹھہرے تہے مگر کرنیل نیوٹ صاحب اور جو اونکے ساتھ مین بہاگ نکلے تہے گیے اور میدانون مین سرگردان رہے آخرکار رسالہ سوم زیر حکم لفٹنٹ گف صاحب و لفٹنٹ میک کنزی صاحب نے اونکو بہی حفاظت مین لیا اور اس گروہ مین کرنیل نیوٹ صاحب لفٹنٹ پیر ڈکر صاحب اور لفٹنٹ کیمبل صاحب تینو ۳۸ رجمنٹ کے اور لفٹنٹ ولسن صاحب توپخانہ والا اور لفٹنٹ سالکیلڈ صاحب انجنیر لفٹنٹ وائی بارٹ صاحب ۵۴ رجمنٹ کے لفٹنٹ جی فورسٹ صاحب میگزین والا اور فورسٹ صاحب کی میم معہ تین لڑکیونکے اور فریزر صاحب کی میم شامل تہی یہ سب صاحب تنگ گزار ایک صاحب کوہن نامے سکے ہین جو ہرچند پور مین رہتے ہین اور رشتہ دار ڈیوس صاحب کے جنکو شمرو کی بیگم نے اپنا لڑکا قرار دیا تہا ہین کوہن صاحب موصوف نے ان سب صاحبونکی بڑی مہمان نوازی کی اور اپنی حفاظت مین رکہا اور بجلدوے اس کارنمایان کے سرکار سے مستحق پرورش کے ہین صاحبان مفصلۂ الذیل بمقام پانپت بوقت نو بجنے دو گہنٹہ صبح بتاریخ ۱۲ مئی کو پہنچے کپتان ولسن صاحب معہ میم صاحبہ کپتان ہاکی صاحب اور انسائن ہلٹن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کپتان ڈی ٹشیر صاحب توپخانہ والا معہ میم صاحبہ و میم صاحبہ نچسین صاحبہ اور مرفی صاحب کلکٹر کشتم معہ والدہ صاحبہ اور ہیلی صاحب معہ میم صاحبہ و اطفال یہ سب صاحب بامن و امان تا بمقام ملیسنی پونہچے جہان لنبردار نے اونکی بڑی مہمانداری کی اور اس لمبردار نے جو صاحب اوسکے

گانو کے جانب آنکلا اوسکی بڑی خاطرداری و تواضع کی اس مقام مین ان سب صاحبون نے کھانا کھایا اور قریب دو بجے بعد دوپہر کے بجانب میرٹھ روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب مقام مذکور مین پونہچ گیے

ایک اور گروہ جسمین لفٹنٹ ہوزیبل اید چکیٹن صاحب اور لفٹنٹ ہالسیلوپ صاحب اور لفٹنٹ انجلو صاحب معہ لفٹنٹ ڈلوبی صاحب کے تھے بظاہر دیہاتیونکے ہاتہ سے مارے گیے کیونکہ اب تک کوئی نشان اونکا معلوم نہین ہوتا

لفٹنٹ ڈلوبی صاحب اور لفٹنٹ فورسٹ صاحب اور لفٹنٹ رینر صاحب و دیگر صاحبان نے میگزین واقعہ اندرون شہر کو بہادرانہ بہت عرصہ تک بچایا مگر جب دیکھا کہ بباعث دغابازی اشخاص اندرون میگزین و بکثرت اجماع مفسدان بیرون میگزین حفاظت و قبضہ مقام مذکور کا ناممکن ہے تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹھ صاحب تھے میگزین کو آگ لگا کے اوڑا دیا اور اوس ہنگامہ مین چند صاحب بہاگ نکلے لفٹنٹ فورسٹ صاحب کی چٹھی سے حال محافظت میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہے

بتاریخ ۱۱ ماہ مئی درمیان سات اور آٹھ بجے صبح کے سر تہیو فلس مٹکف صاحب میرے مکان پر آئے اور مجھسے کہا کہ میگزین مین چلکر دو توپین نکلوا کر پل پر بہیجدو تا کہ مفسد عبور دریا نکرنے پاوین مین اونکے ہمراہ ہوا اور میگزین مین آکر دیکھا تو لفٹنٹ ڈلوبی صاحب اور لفٹنٹ رینر صاحب معہ کنڈکٹر بکلی صاحب شا صاحب سکلی صاحب اور ایکٹنگ سب کنڈکٹر کرو صاحب اور سارجنٹ اڈورڈ صاحب اور سٹوارٹ صاحب معہ عملہ ہندوستانی وہان موجود ہین سر تہیو فلس صاحب اپنی بگی سے اوترے اور مین اور لفٹنٹ ڈلوبی صاحب دونو اونکے ساتہ اوس برج پر گیے جو دریا کیطرف تہا اور جہان صاف پل نظر آتا تہا وہان پونہچکر دیکھا کہ مفسد پل پر سے عبور کر رہے ہین اور یہ جانب پل کا یعنی جانب دہلی قبضہ سواران مفسدین مین ہے یہ حال دیکہکر سر تہیو فلس مٹکف صاحب لفٹنٹ ڈلوبی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شہر پناہ کو دیکھنے گیے کہ آیا وہ بند ہوگیا ہے یا در آمد مفسدین کے واسطے کہلا ہے مگر یہ امر کچھ ضرور نہ تہا کیونکہ مفسدونکو تو دروازے کھل گیے تہے اور وہ شادان و فرحان دروازہ ہاے قلعہ مین داخل ہوکر بادشاہی مکانات تک پونہچ گیے تہے جب لفٹنٹ ڈلوبی صاحب واپس آئے تو اونہون نے دروازے میگزین کے بند کرکے تیغے کروا دیے اور ہر ایک تدبیر ممکن الوقوع واسطے حفاظت کے عمل مین آئی اندر دروازے کے دو توپین چہ پنی دو چند گراب دیکر باہتمام ایکٹنگ سب کنڈکٹر کرو صاحب سارجنٹ سٹوارٹ صاحب موصوفین کے رکھی گئین اور ان صاحبونکے ہاتہ مین بتیان شیدین گئین اونکو یہ حکم ہوا کہ اگر قصد توڑنے دروازے کا اور اندر آنے کا کیا جاوے تو دونو توپونکو ایکساتہ دکہا کر آپ اوس مقام پر اندر چلے آوین جہان لفٹنٹ ڈلوبی صاحب اور مین دونو مقیم تہے بڑا دروازہ میگزین کا بھی اسیطرح دو توپون سے مضبوط کیا گیا تہا اور اندر اوسکے گوکھرو بچھا دیے گیے تہے اور بنظر زیادہ تر حفاظت کے اور دو توپین اسطرح پر قائم کی گئین تہین کہ اونکا گولہ دروازے پر اور ایک برج پر جو نزدیک تہا پونہچتا تہا درمیان فاصلہ ساٹہ گز دروازے سے روبرو دفتر اور سامنے دونون راستے کے تین چہ پنی اور ایک غبارہ ۲۴ پنی اسطرح پر قائم کیا گیا تہا کہ وہ جدہر چاہین اودہر کر مکانات متصلہ کی حفاظت کرسکے جب اسطرح سب توپین اور غبارہ قائم ہوئے تو اونہین دو چند گراب دیے گیے بعد ازین یہ تدبیر ہوئی کہ سب ہندوستانی عملہ کو ہتہیار دیے جاوین اور جب اونکو دینے لگے تو اونہون نے نہایت ناخوشی سے لیے اور اونکے چہرہ سے گہبراہت نہین پائی گیی بلکہ سرکشی اور سینہ زوری کیونکہ جو حکم اون کو صاحبان

سے ملا اونھون نے اوسکی تعمیل نکی خصوصاً عملہ اہل اسلام تو بالکل منحرف معلوم ہوتے تھے بعد از اس تدبیر کے کنڈکٹر بکلی صاحب اور بکلی صاحب اور سارجنٹ استوارٹ صاحب نے ایک شتابہ لگایا اور اونکو یہ حکم تھا کہ جب لفٹنٹ ولوبی صاحب کے حکم سے کنڈکٹر بکلی صاحب اپنی ٹوپی سر پر سے اوٹھاوین اوسیوقت اوسکو آگ دیدیوا اور بکلی صاحب نے یہ شتابہ اوڑایا مگر اوسوقت کہ جب ایک ایک گولہ غبارہ کا چل چکا تھا اس عرصہ مین گارد قلعہ سے آیا اور قبضہ میگزین کا بنام شاہ دہلی طلب کیا مگر اسکا کچہ جواب یہانسے ندیا گیا

فوراً بعد اسکے صوبہ دار گارد میگزین نے لفٹنٹ ولوبی صاحب کو اور مجکو خبر دی کہ شاہ دہلی نے مفسدین کو کہلا بھیجا ہے کہ ہم زینہ بھیجتے ہین تاکہ وہ لوگ زینہ لگاکر دیوار ہاے میگزین پر چڑھ آوین اور تھوڑے عرصہ کے بعد زینہ بھی آ پہنچے اور جب دیوار پر زینہ لگائے گیے تو ہندوستانی عملہ والے سب دیوار و نیز چڑھ کر زینہ ہاے مذکور کے ذریعے سے باہر اوتر گیے اور کثرت مفسدین کی دیوار و نیز نظر آئی ہمنے جب تک گولہ گولی باقی رہا خوب گراب اون پر ماری اور اونکا نقصان بھی بہت ہوا مگر وہ بکثرت تھے اور قبل از بھاگ جانیکے ہندوستانی عملے نے توزدان زنجک پوشیدہ کر رکھی تھی اور ایک شخص اونہین سے کریم بخش نامے دربان خاص گروہ مفسدین سے ملا تھا کیونکہ وہ مفسدین بیرونی سے متکلم ہوتا تھا اور اندر کے حال کی سب خبر اونکو دیتا لفٹنٹ ولوبی صاحب اس شخص کی حرکات سے ایسے تنگ ہوگیے تھے کہ اونھون نے مجکو حکم دیا تھا کہ اگر ایکبی یہ شخص دروازیکے پاس جاوے تو اوسکو گولی مار دو

لفٹنٹ رینر صاحب نے ہمراہ دیگر صاحبونکی سب کچہ کیا جو واسطے حفاظت میگزین کے ضرور اور ممکن تھا کنڈکٹر بکلی صاحب نے تمام اتواب مذکورہ بالا کو صرف باعانت میرے کم از کم چار چار فیر فی توپ سر کیے اور اس مضبوطی اور درست اوسان سے یہ امر کیا کہ گویا اپنی پریڈ پر کام دے رہے تھے ہرچند از جانب مفسدین کہ ۴۰ یا ۵۰ گز کے فاصلہ پر تھے بارش گولیون کی ہورہی تھی جب سب گولی چل چکی تو کنڈکٹر بکلی صاحب کے ایک گولی بازو پر کہنی سے اوپر لگی اور یہ گولی بعد ازین نکال لی گئی اور تھوڑے عرصے کے بعد مجھے بھی دو گولیان بازو سے چپ پر لگین کہ اوسوقت مین بیکار ہوگیا بعد از اسقدر جنگ ہوتے ہنگامہ کے لفٹنٹ ویولبی صاحب نے حکم اوڑا دینے میگزین کا دیا اور کنڈکٹر بکلی صاحب نے فوراً اوسکی تعمیل کی اور تمام شتابونکو آگ دکھادی جب میگزین اوڑا تو ہم بچ گیے ہرچند کوئی بے آسیب نہ رہا تھا وہ اون استونسے جو دروازے وغیرہ مین اوڑنے میگزین سے ہوگیے تھے دریا کی جانب باہر آئے لفٹنٹ ولوبی اور مین جان سلامت ایک کشمیری دروازے تک پہنچے اور مین نہین کہہ سکتا کہ اونکو کیا ہوا لفٹنٹ رینر صاحب اور کنڈکٹر بکلی صاحب بھی جان سلامت میگزین سے باہر بھاگ گیے تھے اور سارجنٹ موئل صاحب تو بوقت نو بجنت ۱۱ گھنٹہ اور جب وہ واسطے حفاظت میگزین اور اعانت میگزین والے آتے تھے مفسدونکے ہاتھ سے مارے گیے تھے

اب اس قصہ رنج افزا کے ختم کرنیکے لیے ہم چٹھی ایک افسر ۷۴ رجمنٹ کی جو رجمنٹ صرف تمام کمپو سے دہلی مین ثابت قائم رہی تھی بطور شہادت درج کرتے ہین

بصبح دوشنبہ تاریخ ۱۱ مئی تمام فوج دہلی کو حکم پریڈ کرنیکا اور پریڈ واسطے سنانے تجویز کورٹ مارشل کے جو درباب سواران رسالہ سوم کے پڑہی جاتی اور فہمائش کیجاتی صادر ہوا تھا چنانچہ سب پریڈ پر جمع ہوئے اور بعد

پریڈ بدستور قدیم اپنی اپنی چھاونی کو گئی قریب نو بجے کے کرنیل ریلی صاحب کمنڈنگ ۵۴ رجمنٹ آئے تا کہ اپنی رجمنٹ کو معہ دونو توپونکے ہمراہ لیجا کر پل دریا پر جاوین اور چند معتبرین رسالہ سوم کو جو آنے والے تھے اونکو عبور دریا کرنے نہ دین تمام رجمنٹ کو رہ فوراً باہر آئی اور دس منٹ کے عرصے مین طیار ہو کر بخوشی تمام روانہ ہوئے جب مین پریڈ پر پہونچا تو کرنیل صاحب نے مجھے حکم دیا کہ اپنی کمپنی یعنی نہم اور کمپنی اول کو لیکر اور توپخانہ مین جاکر اون دونو توپونکے جو روانہ ہونے والی تھین ساتھ رہین چونکہ کپتان ڈی تیشیر صاحب کا بنگلہ راستے مین تہا مین اونکے پاس گیا اور اونسے احوال روانگی افواج مذکور دریافت کیا کپتان صاحب ممدوح نے بجواب کہا کہ ایک لمحہ مین طیار ہونگے اور تم جاکر صدر بازار مین اونکی انتظار کرو دونو جلدی وہان پونہچین گی مین بموجب اونکے کہنے کے صدر بازار مین جاکر ٹہرا اگر آدہے گھنٹے سے زیادہ گذرا اور کپتان توپونکا نظر نہ آیا ناچار ہو کر مین نے لفٹنٹ وائی بارٹ صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ وہ جاکر دریافت حال درنگ و تساہل کا کرین اور مین اپنی کمپنیان لیکر طرف شہر کے جاتا ہون تا کہ وقت رایگان نجاوے لفٹنٹ وائی بارٹ صاحب اوس وقت وہان پونہچے جب توپین باہر آتی تھین اور میرے پاس اوس وقت پونہچین جب مین نصف راستے سے زیادہ طے کرچکا تھا جب مین قریب سو گز کے نزدیک مین گارد کے پونہچا تو کپتان ولس صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ میرے پاس آئے اور مجھسے جلد روانہ ہونیکو کہا کیونکہ مفسد وہان آگئے تھے اور اونہون نے تمام افسران ۷۴ رجمنٹ کو قتل کیا تھا یہ سنکر مین نے حکم دیا کہ دونو توپین اور سب بندوقین فوراً بہری جاوین اس عرصہ مین مین نے دیکھا کہ کرنیل صاحب مجروح و خستہ مین گارد سے بامداد فلانے میجر ۵۴ رجمنٹ کے چلے آتے ہین اور فلانے میجر نے اونکو ایک پالکی گاڑی مین سوار کروا دیا چونکہ ہر دو کمپنی نے بندوقین طیار کرلین تھین مین اونکو لیکر تبلاش مفسدان بجانب مین گارد روانہ ہوا مگر وہان کوئی مفسد اوسوقت نہ تہا اور نہ کوئی سپاہی ہشتم کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا جو مجھسے پہلے وہان آئے تھے موجود تہا یہ حال دیکھکر مین نے دونو توپین اوس دروازہ شہر پر قائم کین جو برو برو وے شہر تہا اور پہرے جا بجا مقرر کر دیے ہین اس مقام پر یہ بھی بیان کرتا ہون کہ کپتان ولس صاحب نے مجھسے کہا تہا کہ جو پہرے مین گارد پر تہا جسمین پچاس نفر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے تھے اونہون نے چند گز کے فاصلہ پر سے کھڑے ہو کر دیکھا کہ کرنیل ریلی صاحب کو مجروح و خستہ کیا اور کسی نے اونکی مدد نکی گو کپتان ولس صاحب نے سب تدبیر سے اونکو ترغیب اعانت کی دی تہی اور کرنیل ریلی صاحب بھی خود بیان کرتے تھے کہ مجھے ایک اپنی رجمنٹ کے سپاہی نے سنگین سے مجروح کیا یہ جو ہو سو ہو مگر یہ امر بظاہر ہے کہ اونہون نے کچھ تدبیر واسطے روکنے مفسدین کے قتل و مجروحی افسران سے نکی اسواسطے کہ ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب بھی بیان کرتے ہین کہ صاحب موصوف نے اونکو سواران مفسدین سے بلکہ دست بوسی کرتے ہوئے دیکھا تہا

الغرض جو کوئی مفسد نظر نہ آیا تو ہمنے تلاش لاشہاے افسران مقتولین شروع کی اور اونکو جا بجا پڑا ہوا میدان مین رو برو وے گرجا گھر و دیگر مکانات متصلہ کے پایا اور سب کو صحن مکان مین گارد مین جمع کیا لاشہاے افسران مفصلۂ ذیل کی دستیاب ہوئین کپتان اسمتھ صاحب کپتان بروس صاحب لفٹنٹ ایڈورڈ صاحب اور لفٹنٹ واٹرفیلڈ صاحب اور ڈاکٹر ڈوپنگ صاحب اور بیبن صاحب یعنی لفٹنٹ شلی صاحب اور لفٹنٹ اوس بورن صاحب اور انساین انجلو صاحب

بہاگ گیے تھے اور بعد ازین بسلامت ہمارے ساتھ آملے مگر انمین سے بہی لفٹنٹ تار صاحب کو ایک سخت زخم سر پر آیا تہا
جو صاحب کہتے تھے کہ شہر والون نے مارا تہا اب شہر والون نے لوٹنا کرجاگہر اور دیگر کوٹھی ہاے صاحبان شروع کیا اور ہر ایک
مقام کو خوب لوٹا میم صاحبان بمشکل مین گارڈ تک جان بسلامت لیگئین قطع نظر امور مذکورہ بالا کے اور سب طرح اسوقت تک
یعنی دو یا تین بجے تک شہر مین امن وامان رہا الا بعد ازین آواز توپ منجانب میگزین بسماعت مین آئی مین یہ بیان کرنا بہول گیا
کہ بوقت نواخت ایک گہنٹہ بعد دوپہر کے ۳۸ رجمنٹ زیر حکم میجر ایبٹ صاحب ہمسے آملی تہی بعد گذرنے عرصہ قریب ایک گہنٹہ
کے میگزین کے اوڑنیکی آواز آئی مگر ہم جتنے صاحب لوگ مین گارڈ مین تھے ہمکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کسنے اوڑایا اور کیونکر اوڑا جب تک
کہ لفٹنٹ دلوبی صاحب نے جو میگزین سے بہاگ کر ہمارے پاس پونہچے تھے آکر بیان کیا کہ مین نے اور سارجنٹ لوگون نے
اوسکو بالقصد اوڑایا اور اوس وقت تک نہ اوڑایا جب تک کہ اوسکا بچانا ممکن تہا مگر جب شاہ دہلی نے زینہ ہاے جنگی بہیجے اور
وہ ہر طرف دیوارون پر قائم ہو کر مفسدین اندر تک پونہچ گیے اور خلاصی وغیرہ ہمسے منحرف ہو کر استعانت مفسدین مین مشغول ہو
تو ناچار ہمنے اوسکو اوڑا دیا اور یہ تدبیر ہمنے اول ہی کر رکہی تہی کہ بہت سے باروت جمع کرکے شتابی اوسمین لگا رکہے تھے
پس جب ہمنے دیکہا کہ اب محافظت میگزین کی غیر ممکن ہے اور مفسد بہی بہت سے اندر آچکے ہین اوسوقت اون شتابونکو ہمنے
آگ دی اور یہ معلوم نہین کہ کتنے آدمی اوسمین مرے مگر مین بمشکل بچکر بہاگ نکلا ہون اور صاحب موصوف کے چہرے سے بہی عیان
تہا کہ سواے فضل خدا کے اور کوئی صورت اونکے بچنیکی نہ تہی مگر باروت کے صدمے سے تمام چہرہ اونکا سیاہ ہو گیا تہا

اس روز تمام دن کوئی حکم صاحب برگیڈیر کے پاس سے ہمارے پاس نہین آیا ہر چند ہمنے کیے مرتبہ حکم کے واسطے آدمی
بہیجے مگر ایک مرتبہ بہی صاحب موصوف اور نہ اونکے برگیڈ میجر صاحب ادہر دیکہنے تک آسکے کہ یہان کیا ہو رہا تہا گو اس مین
شک نہین کہ اونکو یہان آنا ضرور تہا صاحب موصوف نے البتہ دو ضرب توپ تو ہماری اعانت کو بہیجی تہین مگر پہر واپس منگالین تہین
ڈاکٹر وڈ صاحب ۳۸ رجمنٹ کو بروقت اونکے واپس جانیکے مین گارڈ سے جہان وہ زخمیونکے علاج کے واسطے آئے تھے ایک سپاہی
توپخانہ نے زخمی شدید کیا اونکے چہرے پر زخم سخت لگایا قریب پانچ بجے شام کے ایک حکم اس مضمون کا آیا کہ ایک دیگ یا ایک گل
رجمنٹ ۵۴ یہ مجہے بخوبی یاد نہین جو زیر کمان میجر ایبٹ کے تھے برج جہنڈے والا پر جو پہاڑی پر ہے اور جہان ۳۸ رجمنٹ طیار کہڑی
ہے آجاوے فوراً جب سپاہی طیار ہوئے اور منتظر حکم کوچ کے کہڑے تھے کہ بعض سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر جو صحن مین
موجود تھے گولیان مارنی شروع کین مین اتفاقاً متصل دروازہ کشمیری کے تہا اور مینے دیکہا کہ ایک افسر زخمی ہو کر زمین پر گرا
اسمین ایک سپاہی میری اپنی رجمنٹ کا میرے پاس آیا اور میرے شانے پر ہاتہ رکہکر مجہے باہر دروازے کے دہکا دیکر نکال دیا
اور یہ کہا کہ اگر ایک لحظہ بہی یہان ٹہیروگے تو تم بہی اسیطرح مارے جاؤگے جونہین مین باہر آتا تہا کہ ایک اور افسر ۵۴ رجمنٹ کا
میرے ساتہ ہوا اور ہمنے سپاہی ساتہ لیکر رستہ چہوڑ کر احاطہ ہاے بنگلہ ہا کی راہ سے برج جہنڈے والہ کی راہ لی اور وہان پونہچکر
برگیڈیر صاحب اور اور صاحب لوگونکو سب حال جو مین گارڈ مین واقع ہوا تہا کہا اس مقام پر تمام میم لوگ چہاونی اور سول لائین
معہ اکثر عہدہ داران موجود تہین اور جب یہ حال سنکر عزم فرار بالجزم ہوا تو اژدہام اور کثرت گاڑی اور بگی اور پالکی گاڑی وغیرہ سبکے
قابل دیکہنے کے تہی یہ سب بجانب کرنال روانہ ہوئین مگر جب اوس مقام پر پونہچین جہان سے رستہ میرٹہ کو جاتا تہا چند سواران

بجانب مقام مذکور روانہ ہوئین سابق اس سے یہ بھی بیان کرنا لازم تھا کہ قریب گیارہ بجے کے ایک سپاہی لائٹ کمپنی ۷۴ رجمنٹ کا میرے پاس آکر بیان طراز ہوا کہ مجکو رجمنٹ والون نے اسواسطے آپکے پاس بھیجا ہے کہ آپ اونکو جہان حکم دین وہ وہان جادین مین یہ سنکر متعجب ہوا اور مین نے اوس سے دریافت کیا کہ رجمنٹ کہان ہے اوسنے کہا کہ سبزی منڈی مین ہے یہ سبزی منڈی قطعے ایک شہر آباد بازار بجانب جنوب چھاونی کے ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ رجمنٹ وہان کسواسطے اور کیونکر گئی تب اوسنے جواب دیا کہ جسوقت مفسدین نے اس دن پر حملہ کیا تو سب سپاہی متفرق ہوکر بھاگ گئے اور تمام شہر مین پھر کر اب بازار مذکور مین جمع ہوئے ہین یہ سنکر مین نے حکم دیا کہ رجمنٹ کو جا کر کہو کہ سب میرے پاس چلے آوین یہ سنکر وہ گیا اور سب سپاہی جب مع اسلحہ مع نشان جھنڈہ وغیرہ حاضر ہوئے بعد ازین حوالدار میجر نے آکر مجھسے کہا کہ تمام رجمنٹ مین سواران رسالہ سوم ہمراہ سپاہیون کے تھے اور ترغیب اونکے ساتھ شامل ہونے کی دیتے رہے ہے مگر سپاہیون نے انکار کیا یہانتک تو حال چشم دیدہ مینے بیان کیا مگر جب مین مین گارد سے چلا آیا تو جو حال بعد ازان وہان واقع ہوا وہ از روے چٹھی ایک صاحب کے جو میرے بعد وہان موجود تھے اور سب صاحبونکے ساتھ وہانسے بھاگ گئے تھے درج کیا جاتا ہے کہ جب سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے اسدن بڑ ہولہ بازی شروع کی تو سب افسر صاحب بھاگ کر براہ بدر رو جو اندر کمرے مین گارد کے تھی پناہ گیر ہوئے مگر وہان پونہچنے تک تین صاحب لوگ یعنی کپتان گاردن صاحب اور لفٹنٹ سمتھ صاحب اور لفٹنٹ ریولی صاحب یہ تینون ۷۴ رجمنٹ کے تھے مارے گئے اور لفٹنٹ اوسبورن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ایک زخم گولی کا ٹانگ پر آیا مگر یہ صاحب سب کے ساتھ مقام مذکور پر پونہچے اور وہان اپنی ٹانگ کے زخم کو باندہ کر خندق مین کود پڑے اور صحیح و سلامت تہ خندق تک پونہچے اور صاحب بھی اونکے پیچھے کودنے کو طیار ہوئے تھے کہ آواز گریہ و زاری میم صاحبان جو کمرہ مین گارد مین تھین گوش زد ہوئی یہ سنکر سب صاحب کچھ پروا گولیون کی نکر کر جو شال باران اوپر برستی تھین کمرہ مذکور مین واپس گئے اور سب میم صاحبونکو وہانسے نکال لائے اور سب صاحبون نے اپنی اپنی رومال لیکر اور سبکو یکجا باندہ کر ہر ایک میم صاحب کو علیحدہ علیحدہ اون رومالونکے ذریعہ سے جو مثل رسن کے بن گئے تھے خندق مین اوتار دیا اور بعد اونکے آپ بھی خندق مین اوتر کر دوسری جانب چڑہ کر اون ہی رومالونکے ذریعے سے تمام میم صاحبون کو دوسری جانب کھینچ لیا وہانسے وہ سب بجانب دریا روانہ ہوئے مگر ہر قدم پر یہ خیال تھا کہ اب مفسد آئے اور اب ہمکو مار ڈالا مگر مگر نہایت تعجب کا یہ امر ہے کہ مفسدین نے اونکی پیروی نکی اور نہ اونکو اوسوقت بھی مارا جب وہ خندق مین اوترے اور اوسکی دوسری جانب چڑہے کیونکہ اس فرودی اور بالا آمدگی میم صاحبان مین آدہے گہنٹے سے زیادہ عرصہ لگا ہوگا الغرض یہ سب صاحب لوگ اور میم صاحبان سلامت آزوے دریا پونہچے اور وہانسے روانہ ہو کر بصد خوف جان بعد سرگردانی و فاقہ کشی ہفت روزہ ایک دہ مین پونہچے جو صرف بارہ میل دہلی سے فاصلے پر تھا اور جہان کے نمبردار نے اقرار روانہ کرنے چٹھی کا بمقام میرٹھ کیا فوراً چٹھی لکھکر روانہ کی گئی اور تیسرے دن کچھ فوج آئی اور سب قافلے کو بحفاظت میرٹھ لے گئی لفٹنٹ ٹیلر صاحب اور انسناین انجلو صاحب بھی مین گارد سے بھاگ گئے تھے مگر کسی گانوین مارے گئے

بعد از قتل انگریزان مفسدین نے ایک شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور اپنے چوکی پہرے سب دروازون پر اور کوتوالی مین نصب کیے تو پین چار طرف قلعہ کے چڑہائی گئین اور خزانہ قلعہ مین رکھا گیا کیونکہ مفسدین کا یہ ارادہ تھا کہ اگر انگریز حملہ کرین گے

تو وہ اس مقام کو دم اخیر تک نچھوڑینگے

جو ظلم اور زیادتی مفسدین نے نسبت باشندگان شہر کین وہ اوس مقدار سے کم نہ تہین جس مقدار سے توقع تہی شہر دہلی ہمیشہ سے دولتمند مشہور ہے اور مفسدین بہی اس حال کو خوب جانتے تہے

ایک ہندوستانی احوال اوس ایام کا جس عرصہ تک وہ شہر مین تہا یعنی ۱۱ مئی سے ۲۳ جون تک کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ اونہون نے یعنی مفسدین نے ہر ایک دولتمند گہر اور دکان کو شہر مین لوٹا اونہون نے ہر ایک گہوڑا جو کسی باشندہ شہر کے طویلے مین تہا چہین لیا اونہون نے اکثر دوکانداروں کو بوجہ طلب کرنے قیمت واجبی اشیاء کے جان سے ہلاک کیا اونہون نے بزرگ آدمیون سے بدزبانی کی گارد پل دریا سے جس نے ہر ایک مسافر صادر و وارد کو لوٹا

جس روز سے کہ مین داخل شہر ہوا اور جس روز تک کہ وہانسے روانہ ہوا یعنی تواریخ مذکورہ بالا مین مین نے کبہی سارا بازار کہلا نہین دیکہا صرف دو چار بقالونکی دوکانین باسباب خوردنی کہلا کرتی تہین دوکاندار اور باشندگان شہر نہایت افسوس واسطے برباد جانے امن و امان کے کرتے ہین اور مفسدین کو صبح سے شام تک بددعا دیا کرتے ہین مفلس اور اہل حرفہ کی نوبت فاقہ کشی کی پہونچی اور عورات بیوہ اپنے اپنے مکانونمین رویا کرتی ہین

نامی اور مشہور ملازمان انگریزی نے اپنے مکانونسے نکلنا موقوف کردیا ہے

ایک کوتوال ہر روز نیا مقرر ہوتا ہے سپاہیون نے شہر مین جہان روپیہ تہا وہانسے لوٹ کر لے لیا اور یہ سب روپیہ سپاہیونکے ابہی پاس ہے اسمین سے ایک حبہ بہی خزانہ شاہی مین داخل نہین ہوا اسی سبب سے چار یا پانچ رجمنٹ کے فی سپاہی کے پاس ہزار ہزار روپیہ ہوگیا تہا یہان تک کہ اوسکے بوجہ سے وہ لوگ بمشکل حرکت کرسکتے تہے اس باعث سے اونہون نے اوسکی مہرین بدلوالین مہاجنون نے نرخ مہر کا یہان تک بڑہا دیا کہ جو مہر سولہ روپیہ زر کی تہی اوسکے چوبیس اور پچیس روپیے کر دیے اور چونکہ سپاہیون نے مہاجنونکو اول مین لوٹا تہا اونہون نے اب سپاہیونکو اسطرح لوٹنا شروع کیا اور یہان تک لوٹا کہ مہر ہاے مسی بجاے طلائی کے اونکے ہاتہ فروخت کین

جن رجمنٹ کو کچہہ لوٹ ہاتہ نہین لگی وہ اون دولتمند سپاہیون پر رشک لیجاتے ہین اور چونکہ سپاہیان متمول لڑائی پر بلکہ صرف میدان جنگ تک جانے کو راضی نہین ہوتے اس بہانے سے وہ لوگ انکو بہت سخت سست کہتے ہین میرے نزدیک اونمین آپسمین کسی روز خوب لڑائی ہوگی بلکہ مینے کئی مرتبہ ہنگام قیام بمقام دہلی خود سنا کہ دولتمند اور غریب سپاہیونمین لڑائی ہونیوالی ہے

ایک رجمنٹ علی گڈہ سے اور ایکسو پچاس سوار مین پوری سے اور تہوڑے سے بے سلاح سپاہی آگرہ سے اور ایک رجمنٹ اور دوسو سوار ہانسی اور حصار سے اور تہوڑے سے بے سلاح سپاہی انبالہ سے اور دو سو سوار اور دو کمپنی نظامت کی متہرا سے ششم رسالہ لائٹ اور دو رجمنٹ جلندہر سے اور دو رجمنٹ اور توپخانہ نصیر آباد سے میرے روبرو دہلی پہونچے اور شامل مفسدان ہوگئے

مین اب بیان کرتا ہون کہ کس کس خزانہ کا روپیہ خزانہ شاہی مین مفسدین نے لاکر داخل کیا یعنی خزانہ متہرا و نگر تحصیل سرکار متصل پل ہنڈن خزانہ روہتک خزانہ علی گڈہ خزانہ ہانسی خزانہ متہرا خزانہ ہسرو کی گڈہی اور خزانہ مرسیلی اسمین سے بادشاہ فی سپاہی پیدل چار آنہ اور فی سوار ایکروپیہ فی یوم دیتے ہین مجہے یہ نہین معلوم کہ کسقدر روپیہ خزانہ ہاے مذکورہ بالا سے پہنچے

لایا گیا مگر یہ معلوم ہی کہ تبارِیخ ۱۷م جون ایک لاکہ اور اونیس ہزار روپیہ خزانہ شاہی مین موجود تہا

شہزادہ ہا افواج شاہی کے افسر مقرر ہوئے ہین ان عیشی بندون پر مجہے رحم آتا ہے بعضے وقت عین تابش آفتاب کے اونکو شہر سے باہر جانا پڑتا ہے اونکے دل آوازہاے توپ و تفنگ سے دہڑکتے ہین اوسپر مشکل یہ ہے کہ وہ نابلد آئین حکمرانی فوج سے ہین اور اونکے سپاہی اونکی ناواقفی پر قہقہہ مارتے ہین اور بعض وقت اونکی بدنظمی کے باعث اونسے بدزبانی کرتی ہین بادشاہ شیرینی واسطے فوج کے میدان کارزار مین بہیجتے ہین مگر اون تک نہین پونہچتی کیونکہ سپاہیان متعینہ دروازہ ہاے شہر اوسکو بطور اسباب دشمن لوٹ لیتے ہین شجاعت افواج شاہی ہرطرح قابل تعریف کے ہے وہ فی الحقیقت نہایت دانا ہین جب کبہی وہ چاہتے ہین کہ میدان جنگ سے واپس آوین وہ پارچہ ہاے کہنہ اپنی ٹانگون پر باندہ کر بہ بہانۂ زخم شہر کے اندر لنگ کنان ہاے وہوی کرتے ہوئے دوستونکو ہمراہ لیکر چلے آتے ہین

تاریخ سی ام جون وقت شب بمقام پل ہنڈن مفسدین بالکل بدحواس ہوگیے تہے اکثرون نے اونمین سے اپنی بندوقین اور تلوارین کو زمین ڈال دی تہین اور منتشر ہوکر بجانب دیہات و جنگل فراری ہوگیے تہے کیونکہ اونکو یقین تہا کہ سپاہ مظفر انگلشیہ اونکے تعاقب مین چلی آتی ہے اگر افواج انگریزی اونکے تعاقب مین آتی تو اوسی شب شہر دہلی پر قبضہ ہوجاتا زیرا کہ سپاہیان مذکورین دوسرے روز شہر مین واپس آئے اور اکثر اونمین سے مفقود الخبر ہوگیے اونکو راستے مین گوجرون نے خوب لوٹا حتی کہ جب وہ شہر مین داخل ہوئے تو کسیکے پاس ایک حبہ بہی باقی نہ تہا

اطاعت حکم بادشاہ شاذ و نادر ہوتی ہے اور حکم شاہزادگان کو کوئی بہی نہین مانتا

سپاہی ہرگز اپنی رجمنٹ کے میوگل کو نہین مانتے اور اپنے افسرونکی نافرمانی کرتے ہین اور اپنے کار متعلقہ مین تغافل کرتے ہین اونکی کبہی گنتی نہین ہوتی اور وہ کبہی اپنی وردی نہین پہنتے رئیس و بیگمات و شاہزادگان اپنے ایام خوش سابقہ کا حسرت کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ مفسدونکا آنا گویا بدبختی کا آنا ہے شاہزادگان زبان سپاہ کی فہم نہین رکہتے اور بغیر ایک مترجم یا تعبیر کنندہ کے اونسے گفتگو نہین کرسکتے

سیل کے گولون نے اکثر مکانات شہر کو منہدم کردیا ہے اور قلعہ مین جو تخت سنگ مرمر دیوان خاص مین تہا وہ پارہ پارہ ہوگیا بادشاہ سلامت بہت گہبراتے ہین جب کوئی گولہ قلعہ مین جاکر پہٹتا ہے اور شاہزادے اوسکے ٹکڑے لاکر شاہ کو دکہاتے ہین بانیجہ اکثر خاندان شاہی نے بخوف بود و باش قلعہ کو ترک کردیا

مدرسۂ دہلی روز اول لوٹا گیا تہا اور انگریزی کتابین ابتک گلی و کوچہ مین پڑی ہین

جو انگریزی زبان بولتا ہے اوسکو سپاہی مارتے ہین اور قید کرتے ہین

تاریخ ۱۱ مئی کو میگزین اوڑا تہا اور اوسکے سبب مکانات متصلہ کو نہایت گزند پہنچا اور قریب پانچ سو آدمی جو کوچہ ہاے مختلفہ متصلہ مین آمد و رفت کرتے تہے اوسکے صدمے سے مرگیے اور گولیان اسقدر مکانات باشندگان مین گرین کہ بعضے لڑکون نے آدہ سیر اور بعضون نے سیر بہر اپنی مکانون کے صحن مین چنین بعد ازین مفسد معہ کمینہ باشندگان شہر اندر احاطہ میگزین کے گیے اور ساز و سامان و اسلحہ و ٹوپی بنادیق خوب لوٹی لوٹ میگزین کی تین۳ دن تک رہی

اور ہر ایک سپاہی نے تین تین چار چار بندوقین اور اسقدر تلوار اور سنگینین لین جسقدر وہ لے سکا خلاصیون نے اپنے گہر میگزین سمیت نفیس اوزار اور اسلحہ اور ٹوپی بنادیق سی بہر لیا اور بعد ازان بتدریج اونکو بنرخ دو سیر فی روپیہ فروخت کیا چادرہاے مسی بنرخ تین سیر فی روپیہ فروخت ہو لیے ہین اور ان دنون نہایت بڑی قیمت بندوق کی آٹہ آنہ ہے مگر کوئی شخص خوف سے خرید نہین کرتا اور اچہی انگریزی کیپ چار آنہ پر بہی گران ہی اور ایک آنہ واسطے سنگین کے بڑی قیمت متصور ہی

توڑدان اور پیٹی اس کثرت سے ہین کہ اونکے لوٹنے والونکو بہنگام فروخت ایک حبہ بہی نہین ملتا

جو بارود مجنون کے ٹیلے مین تہی اوسمین سے قریب نصف کے تو گوجر اور باشندگان شہر لوٹ لے گیے اور باقی شہر مین آ گیے

کتابچہ ہاے مذکورہ بالا مین ذکر بطور سرسری فراریان شہر کا جنکی جانبری مین کار اعجاز ہوا ہے کیا گیا ہے اب ہم چند صاحبونکا حال لکہتے ہین جنکی مصیبت اور خوف نظیر نہین رکہتا

اوپر یہی ذکر ہو چکا ہے کہ کسقدر شجاعت و مردانگی کنڈکٹر بکلی صاحب اور دیگر صاحبون نے بروقت حملہ مفسدان میگزین مین بوقوع کار لائی ہے اب چٹہی مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا کہ بکلی صاحب پر بعد اونکے بہاگنے کے اور بعد اوڑنے میگزین کے کیا واقعہ ہوا

اول میگزین سے نکلتے ہی صاحب موصوف نے روبرٹ صاحب کی میم کو معہ اونکے طفل چہار سالہ کے عبور دریا کرادیا اور اب وہ دونون یعنی میم صاحبہ و طفلک میرٹہ مین صحیح موجود ہین اسمین دقت یہ ہی کہ صاحب کے ایک ہاتہ مین تو البتہ زخم میگزین کے لڑائی مین آیا تہا کہ وہ ہاتہ بیکار ہو گیا تہا اور صرف ایک ہاتہ باقی تہا جسکے ذریعہ سے دو آدمیونکو دریا پار کرانا ان ہی صاحب کا کام تہا اور آدمی کیسے کہ ایک تو میم صاحبہ اور دوسرا ایک طفل چہار سالہ الغرض جب صاحب موصوف مقام میرٹہ مین پونہچے تو اونکو واسطے علاج کے اسپتال مین لے گیے کیونکہ اونکے جسم پر کئی زخم تہے ایک تو وہ تہا جو ہاتہ پر میگزین مین آیا تہا اور پانچ چہہ زخم بعد عبور دریا اونکے جسم پر اسطرح لگے تہے کہ جب اونہون نے عبور دریا کیا تو مفسدین نے اونکو گہیر لیا اور سواے قمیض کے اور جو کچہہ پارچہ وغیرہ اونکے جسم پر تہے سب چہین لیے گیے تہے اور اونکو کئی زخم مارکر بدانست خود مردہ زمین پر چہوڑ گیے تہے مگر قدرت خدا کہ وہ اسپر بہی زندہ رہے بعد ازان آوارہ گردی بارہ دن کے صاحب موصوف معہ لفٹنٹ رینر صاحب اور اونکے عیال و اطفال کے میرٹہ مین پونہچے تہے اور رینر صاحب سے وہ بظاہر دوسرے دن مل گیے تہے اور اوس حالت مین ملے تہے کہ رینر صاحب وغیرہ کے پاس بہی جو کچہہ تہا سب مفسدین نے چہین لیا تہا اور اونکو گہیر رکہا تہا رینر صاحب اور اونکی میم صاحبہ مجہسے بیان کرتے تہے کہ اگر اوس شخص یعنی راقم خبر کی شجاعت دلیرانہ طریق کا واسطہ درمیان نہوتا تو وہ کبہی صحیح و سالم مقام میرٹہ تک نہ پونہچتے کیونکہ اونہنے کئی مرتبہ بخوف و خطر اپنا سر زمین پر رکہدیا اور ایک نے مفسدین سے اونکے سر پر پیر رکہا کہ اوسکو تن سے جدا کرے مگر جب اونہون نے یہ کہا کہ مین اپنے سر کو اس نیت سے قربان کرتا ہون کہ تم بعد اوتارنے میرا سر لینے کے عورات کو نکی بے پردگی اور بے ستری نکرنا تو مفسدین کو رحم آیا اور انہنے

میرٹہ کا نام مگر اس سے زیادہ اور کیا شجاعت کا کام ہے کہ وہ اسپتال مین صرف چند روز تہا کہ بعد اوسکے برگیڈیر ولسن صاحب بطرف دہلی روانہ ہونے کو تہے کہ یہ صاحب بہی برگیڈیر صاحب کے پاس پہنچے اور درخواست کی کہ مجہے بہی ہمراہ لے چلو مگر بباعث زخمی ہونیکے کہ اب تک ہرے تہے برگیڈیر صاحب نے منظور نکیا تاہم ہمنے سُنا کہ صرف وہ دو دن اسپتال مین تہے اور بروز دہم ہمراہ توپخانہ و سامان جنگ جو واسطے فوج میرٹہ کے روانہ ہونے والا تہا روانہ ہوئے اور اوسکے ساتہ مقام پل ہنڈن پر پہنچکر ہمراہ فوج کے داخل چہاونی دہلی ہوئے اور تا تاریخ ۱۷ ماہ جون فوج کے ساتہ رہے اس عرصے مین تین مرتبہ اونکو نوبت سرسام کی ہوئی دو مرتبہ تو راستے مین اور ایکمرتبہ مورچال چہاونی پر جہان وہ کار ضروریہ مین مشغول تہے سبب اس مرتبہ سرسام کی نوبت ہونیکا یہ تہا کہ اول تو جسم نقیہ دوم ہر وقت آفتاب مین کارہاے سخت کا انجام دینا القصہ تاریخ مذکور اونکو واپس میرٹہ روانہ کیا مگر اسمین اونکی مرضی نہ تہی گو رہتے وہان چہاونی مین مقیم رہکر کارہاے سخت کرنے سے اونکی جان کا خوف تہا اب سُنا ہے صاحب موصوف کو بہت آرام ہے اب ہم پوچہتے ہین کہ اس شخص کے واسطے کیا کرنا واجب ہے اس شخص نے چہبیس ۲۶ سال خدمت سرکار کی ہے اور اس چہبیس برس کے عرصہ مین سترہ برس آرڈننس یعنی میگزین کا کام کیا اور جو کچہہ مال و اسباب تہا وہ سب برباد گیا زیادہ تر رقت کا مقام یہ ہے کہ اونکی میم صاحبہ اور تین اطفال بہی اسی مین ضائع ہوئے فقط

ڈاکٹر ایس ایچ بٹسن صاحب بنیل ۲۵ پچیس روز ہندوستانیون مین سرگردان تہے اور ہر طرحکی صعوبات و بیعزتی اونہون نے اس عرصے مین اوٹہائی اور تین چار مرتبہ یہ حال ہوا تہا کہ وہ اپنے تئین قریب المرگ تصور کرتے تہے اونکا اپنا بیان صعوبات اور خوفونکا جو اونپر بحالت فرار مین طاری ہوئے تہے ذیل مین درج ہوتے ہین متوجہ و اشتیاق تمام پڑہے جاوینگے

تمام میم صاحبان برج پہاڑی واقع دہلی مین جمع تہین اور جب کہ خوف ظاہر ہوگیا مین برگیڈیر گریوس صاحب کی خدمت مین جو اوسوقت کماندیر فوج دہلی تہے گیا اور جاکر کہا کہ مین چٹہی لیکر میرٹہ جاونگا اگر چٹہی بطلب کمک دو فوج گورہ تحریر ہو برگیڈیر گریوس صاحب نے فوراً چٹہی لکہکر میرے حوالے کر دی اور مین اپنی میم سے اور تین لڑکیون سے اور دیگر میم صاحبان سے رخصت ہوکر اپنے بنگلے پر گیا اور لباس فقیرانہ بدل کر چہرہ اور ہاتہ اور پاونکو رنگ دیا اور روانہ ہوا شہر مین ہوتا ہوا پل جمن تک پہنچا مگر وہان کیا دیکہتا ہون کہ پل شکستہ ہوگیا ہے ناچار وہانسے واپس بطرف چہاونی اس نیت سے آیا کہ گذر واقعہ مقام متصل میگزین بارود چہاونی سے عبور دریا کیا جاوے مگر اس عرصہ مین سواران رسالہ سوم چہاونی مین پہنچ گیے تہے اور گوجر اور جاٹ و باشندہ چہاونی لوٹنے کو جوق جوق چلے آتے تہے اور بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگ چکی تہی یہ حال دیکہکر مین مایوس پہنچنے میرٹہ کا ہوا اور براہ میدان پریڈ آگے بڑہا اس اثنا مین دو سپاہیون نے میرے اوپر گولی چلائی مگر مین بچ گیا اور اوس باغ تک پہنچا تہا جو متصل شہر کے واقع ہے کہ گانون والون نے مجہے گرفتار کرکے سب کپڑے میرے چہین لیے وہانسے برہنہ مادرزاد بطرف کرنال اس خیال سے روانہ ہوا کہ شاید کوئی صاحب یا میم جو اوس طرف کو روانہ ہوئے ہین راستے مین ملے مگر مین ایک میل بہی نگیا تہا کہ دو سپاہی نمودار ہوئے جنہون نے اور صاحبونکا تعاقب کیا تہا مگر اونکے ہاتہ کوئی نہ لگا تہا وہ میرے پاس پہنچے اور شمشیرہاے برہنہ ہاتہ مین لیکر کہنے لگے کہ فرنگی ہے مار دو مین اونکے سامنے بلجاجت تمام گڑگڑایا اور چونکہ مین مذہب اسلام سے اور زبان ہندی سے واقف تہا مین نے تو بعین اونکے پیغمبر محمد کی

کرنی شروع کین اور کہا کہ اگر وہ یقین کرتے ہین کہ امام مہدی واسطے انصاف کرنیکے بموجب کردار لوگونکے دنیا مین پیدا ہونگے تو وہ مجھے بیگناہ نہ مارین اور دیگر مسائل مذہبی و اخلاق اونکو کہے تاہم اونمین سے ایک نے ایک وار شمشیر کا مجھپہ کیا مگر مین زمین پر گر پڑنے سے اوسسے بچ گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اونکی تلوارین پھر مجھ تک نہ پہنچین میرے کلمات عجز آمیز نے کچھ اونکے دلون مین اثر کیا اور اونہون نے مجھے پھر نہ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو بنام آنحضرت امان نہ مانگتا تو تو بھی شامل اور کافرونکے پہنچتا مین بہت اب گھبرایا اور کھڑے رہنے کی بھی طاقت مجھ مین باقی نہ تھی مگر چونکہ چلنا ضرور تھا ناچار مین وہانسے آگے روانہ ہوا قریب ایک میل اور چلا ہونگا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ میری طرف بھاگ کر آئے اور مجھے دیکھکر کہنے لگے یہ فرنگی ہے کافر کو مار ڈالو اور میری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم فرنگیون نے یہ چاہا تھا کہ ہم سب لوگونکو کرسٹان کرین یہ کہکر مجھے کشان کشان ایک گانو مین لے گئے جو قریب ایک میل کے یا کچھ زیادہ فاصلے پر راستے سے تھا اور میرے بازو پشت پر باندھ دیے بعد ازان ایک نے اونمین سے کہا کرم بخش جاؤ اور اپنی تلوار لے آؤ ہم اس کافر کا سر کاٹین گے کرم بخش گیا اور جب تک وہ تلوار لیکر آوے اور میری دریاے ہمیشگی مین ڈوبنے کی تدبیر کرے کہ آواز گانو والونکی آئی کہ دھاڑے دھاڑے یہ سنکر جتنے مسلمان میرے پاس تھے سب اپنی اپنی فکر کرنے لگے وہ اودھر گئے اور مین قابو پاکر بے تحاشا راستے کی جانب بھاگا اور اسطرح ان سب بے رحمونسے نجات پائی اور راستے پر آکر بجانب کرنال روان اور دوان ہوا راستے مین پھر مجھے چند آہنگرون نے جو میگزین دہلی مین ملازم تھے گھیر لیا مگر ایک نے پہچانکر مجھے کہا کہ صاحب خوف نکرو اور میرے ساتھ گانو مین چلو مین آپکے کھانے پینے کی فکر وہان کرونگا اور اگر تم آگے جاوگے تو بیشک اون مسلمانونکے ہاتھ سے جو گانو سے بارادہ لوٹنے اور مار ڈالنے فرنگیونکے باہر گئے ہین مارے جاؤگے مین اون آہنگرونکے ساتھ اونکے گھر مین گیا اور اونہون نے فی الحقیقت میری نہایت خاطرداری اور تواضع کی پہننے کو مجھے دہوتی لنگی پہنیکو دی اور پہننے ٹوپی اور پینے دودہ پینیکو اور روٹی کھانیکو دی غرض کہ یہان سے مینے سمجھا کہ کچھ انفاس زندگی باقی ہین مگر ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ مجھسے بولا بھی نہین جاتا تھا اونہون نے مجھے ایک چارپائی بھی دی اور مین اوس پر لیٹ گیا مگر نیند نہ آتی تھی پیشتر اون آدمیون سے کہا کہ مین ڈاکٹر ہون یہ سنکر وہ اور میری خاطر زیادہ کرنے لگے دوسری صبح کو چودہری گانو نے مجھے بلوایا اور تمام گانو والے فرنگی ڈاکٹر کے دیکھنے کو جمع ہوئے ہرچند مین تھکا ماندا تھا مگر جو گانو والے مجھسے پوچھتے تھے اوسکا جواب شافی مین اونکو دیتا تھا اور جب اونہون نے یہ دیکھا کہ مین اونکے مذہب اور رسوم سے آگہی کلی رکھتا ہون وہ ازحد خیال میرے زندہ رہنے کا کرنے لگے اور یہ بھی برملا کہتے تھے کہ وہ مجکو حتی المقدور بچاوینگے مین اسی گانو مین رہتا تھا اور مینے سنا کہ ڈاکٹر ڈوڈ صاحب ۶۰ رجمنٹ کے کسی گانو مین جو بفاصلہ ۱۰ میل کے ہے اور نام دسمبع پور ہے موجود ہین اور ایک آدمی نے اوس گانو سے میرے پاس آکر کہا کہ ایک صاحب ممدوح ڈاکٹر ڈوڈ صاحب نامے میرے گانو مین ہین اور اونکو کچھ ادویہ مطلوب ہین اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتے ہو ازراہ مہربانی تبلاؤ کیا اونکو دیا جاوے مین نے ایک نسخہ لکھدیا مگر مجھے معلوم نہین کہ دوا اونکے پاس پہونچی یا نہین مین اسی گانو مین مقیم تھا کہ کرنیل ریلی صاحب کی خبر مجھ تک پہونچی کہ صاحب موصوف مجروح وخستہ شفاخانے کے قریب جو متصل میدان پریڈ کے واقع ہے پڑے ہین یہ سنکر مینے گانو والون سے کہا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہین اگر تم اونکے واسطے کھانا پانی لیجاؤگے تو سرکار تمکو عوض اس خدمت کے انعام بہت سا دیگی گانو والے اونکے پاس سات روز تک کھانا لیگئے

مگر جب مین اس گانوسے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد مین نے سُنا کہ کرنیل صاحب موصوف کو کسی سپاہی نے برنجانے سے پاس قتل کیا چند روز مجھے موضع بادری مین قیام پذیر ہوئے گذرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ اور انبالہ اور کلکتے مین تھے سب قتل ہوگیے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گہر یا گانو مین رکھے گا تو وہ قتل اور اوسکا گانو ویران کیا جاویگا یہ اشتہار سُنکر موضع بادری والے گہبرائے اور اونہون نے مجکو بوقت شب گانو سے نکال کر ایک مقام پر جہان کچہ درخت انبہ کے تھے چہوڑ آئے اور وہان مین شب و روز تنہا رہتا تہا شب کو کوئی نکوئی گانو والہ میرے پاس آکر مجھے کہانا اور پانی دیجاتا تہا ایسے نازک وقت مین جو کچہ مجہپر گذرتا تہا بیان سے باہر ہے مین تمام دن آفتاب مین اور شدت گرمی مین رہتا تہا اور شب تنہائی مین گذرتی تہی اور شغال وغیرہ گرد آکر چلایا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہے یا مین جانتا ہون جو جو شدائد مین نے اوٹھائے بعد از گذرنے پانچ دن کے ان درختون سے مجھے پہر گانو مین لے گیے اور وہان ایک کوٹہ مین جسمین بہوسہ تہا پوشیدہ کر رکہا مین اس مقام مین ۴۸ گہنٹے تہا اور جو گرمی اسمین معلوم ہوتی تہی اور دل خفا ہوتا تھا اوسکا بیان زبان سے ادا نہین ہوسکتا مین نہین کہہ سکتا کہ کونسی مصیبت زیادہ سخت ہے تنہائی مقام درختہائے انبہ اور یا کوٹہ بہوسہ اب ایک اور خبر مشتہر ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیونکے مقرر ہوئے ہین اور وہ ہر ایک گانو مین جاکر تلاش کرین اب مصلحت یہ قرار پائی کہ مین ایک فقیر جوگی کے ساتہ موضع بادری سے روانہ ہون اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہان تم کہو گے وہان مین تمکو لیجاؤنگا مگر یہان تمہارا قیام آیندہ اچہا نہین مین اوسیوقت روانہ ہوکر مقام پرسوہہ مین گیا اور وہان تمام شب بسر کی اس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گہر مین جاکر رنگے اور مجکو بالا اور اچہہ کے پہننے کو دیے تاکہ فقیر جوگی کی اور میری صورت مین کچہ فرق نرہے بعد از درستی سب سامان فقیرانہ کے اوسکے ساتہ مین نے بہی پہیری شروع کی وہ میرے تین سکے گانو مین لیگیا اور کہین مجھے کشمیری اور کہین داد پنتی اور جوگی فقیر بتلایا ہر ایک گانو مین کہ ہمارا گذر ہوا وہانکے باشندون نے کچہ نہ کچہ مجہسے پوچہا اور مین جو اونکا جوتش یعنی نجوم وغیرہ علوم جانتا تہا جو جسنے پوچہا اوسکا جواب شافی اوسکو دیا اس سبب سے اور بہی زیادہ میری خاطر ہونی لگی اب کوئی پیسہ مجھے دیتا ہے اور کوئی کہانا میرے واسطے لاتا ہے جتنے ہندو تھے وہ سب فرنگیونکے حال پر رحم کرتے تھے مگر جتنے مسلمان تھے وہ سب خون کے پیاسے تھے وہانسے روانہ ہوکر ایک اور گانو مین پونہچے وہان سیوک داس مہنت فقیر کبیری رہتا تہا اوسکے پاس گیے مین اوسکے مذہب کی باتونسے بہی واقف تہا اور کچہ کبت جو اوسکے سامنے پڑہے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہوا مین نے اوس سے بوقت دریافت بیان کیا کہ مین کشمیری ہون مگر اوسکو یقین نہ آیا اور اوسنے کہا کہ کشمیری کرنجی آنکہون والا اور یہ بہی کہا کہ تمہاری زبان اور اوضاع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہین مگر تمہارے کرنجی آنکہین تمکو چہپنے نہین دیتین تم بالتحقیق فرنگی ہو مین نے بہی صاف ظاہر کر دیا کہ ہان مین ہون مگر جونکہ اقوال کبیر مین نے اوسکے روبرو پڑہے تھے اور قول و قسم کری وہ بطور سابق مجہسے مہربانی پیش آتا تہا مین اسی فقیر کے مکان مین تہا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس چٹہیان واسطے فوج انبالہ کے جو بالفعل مقام رائی مین مقیم ہے موجود ہین مین وہان یہ چٹہیان لیجاؤنگا اوسنے مجکو نہ سمجہا کہ یہ بہی فرنگی ہے مگر مین نے اوس سے کہا کہ مین ڈاکٹر صاحب ہون اور چاہتا ہون کہ میری چٹہی صاحب کمان افسر فوج مذکور کے پاس لیجا اوسنے اقرار لیجانے کا کیا اور مین نے اوسکو چٹہی لکہدی

اور درخواست اعانت کی کی اور سن آدمی کی چٹھی مگر ایکدن بہر انتظار رہا اور جب اوسکا کچہ جواب نہ آیا اور نہ کچہ کمک آئی تو مینے یہ مصلحت سمجہی کہ اب میرٹھ کا چلنا مناسب ہے جو فقیر کہ مجکو وہان تک لے گیا تہا اوسنے اقرار میرٹھ جانیکا بہی میرے ساتہ کیا اور اکثر آدمی اسگانوکے میرے ساتہ تا بمقام ہرچند پور گئے جہان ایک زمیندار مسمی فرانسس کوہن صاحب کہ سابق مین تحصیلدار سرکاری بہی رہ چکے تہے یہ بزرگ آدمی از حد مہربانی سے میرے ساتہ پیش آیا اور مجکو چٹہیات کرنیل ہوٹ صاحب کی اور کپتان سالکیلنڈ صاحب کی اور لفٹنٹ ہولانشٹ صاحب کی اور مارشل صاحب سوداگر دہلی کی اور اکثر صاحب لوگونکی دکہائین ازمین درج تہا کہ کوہن صاحب نے اونکی بڑی خاطر داری اور تواضع کی ہے اور اونکو بحفاظت تا بمقام میرٹھ پونہچا دیا ہے یہانسے مینے تجویز روانہ ہونیکی مقام مذکور کی کی کہ اس عرصے مین ایک چٹہی میرے نام موضع کیکرا سے اس مضمون سے آئی کہ سو سوار راجہ جیند کی بسرگردگی کپتان بیک انڈرو صاحب کے مقام کیکرا مین میرے منتظر ہین اور وہ مجہے تا بمقام رائی کہ مقام کیمپ ہے پونہچا دینگے کوہن صاحب نے مجہے اپنی گاڑی مین سوار کروا کر روانہ موضع مذکور کا کیا یہان پونہچکر کپتان بیک انڈرو صاحب اور لفٹنٹ سمہ صاحب کو کہ وہ دونو صاحب میری رجمنٹ کے تہے دیکہکر مجہے خوشی ہوئی اور جان مین جان آئی مین پچیس دن تک دیہات اور باغون اور ویرانون مین سرگردان پہرا تہا اور اگر مجہے زبان ہندوستانی اسقدر خوبی اور صفائی سے نہ آتی ہوتی تو مین بہی ضرور کہین نہ کہین قتل کیا جاتا زبان ہندی مین ایسی بولتا ہون جیسے زبان انگریزی اور مین اپنی جان بری اس مہلکہ عظیم سے کار اعجاز و نتیجہ فضل الٰہی سمجہتا ہون مگر جو صعوبات و تکالیف مین نے اوٹہائے ہین اونکا بیان مجہسے نہین ہوسکتا فقط

ایک اور گروہ افسران و میم صاحبان جو بجانب میرٹھ روانہ ہوا تہا وہ اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہین اول حال طریق مفسدانہ افواج دہلی بیان کرکے باقیماندہ حال اسطرح درج کرتے ہین

یہ ارادہ چہاونی والونکا تہا کہ برج جہنڈہ والہ پر قائم ہوکر مقابلہ مفسدان کیا جاوے مگر اب یہ امر بیکار مقصود سمجہکر ارادہ فرار پیش نہاد خاطر قرار پایا اور جب روانگی شروع ہوئی تو سپاہی ۳۸ رجمنٹ اور ۷۴ رجمنٹ کے بہی فوراً مقام مذکورہ بالا سے روانہ ہوگئے اور تہوڑے سے سپاہی افسرونکے اور جہنڈہ کے پاس باقی رہے میم صاحبان اور گاڑی وغیرہ بجانب کرنال روانہ ہوئین افسرونکو بعضے بعضے اونکے سپاہیون اور خدمتگارون نے فوراً بہاگ جانیکی صلاح دی بلکہ جبراً اونکو وہانسے بہگایا کیونکہ مقام مذکور پر بہی مفسدان شہر سے آنے والے تہے یہ وقت شام کا تہا اور تاریکی شب زمین پر طاری ہوچکی تہی کہ بندوقین اونکے گرداگرد سر ہونی شروع ہوئین اور اکثر بنگلہ ہاے چہاونی مین آگ لگی اور اوسکی روشنی دور دور تک پونہچی اب کوئی امید بہتری سواے فرار کے باقی نرہی اور جو افسر کہ وہان باقی تہے اونہون نے بہی اپنی کوشش درباب دوبارہ قائم کرنے انتظام سپاہ کے بیفائدہ تصور کرکے جگہ چہوڑ دی جو ہر لحظہ اونکے واسطے زیادہ تر نقصان دہندہ ہوتے جاتے تہے اور سرگردان ہوئے کبہی کہیت کی زمین پر دراز ہوجاتے تہے کہ شاید نیند آوے اور بعض وقت جانکا خوف کہا کر اوٹہ بیٹہتے تہے غرض اسطرح رات کاٹی صبح کو سپاہی مفسد اونکے گرد و پیش مین نظر آئے مگر سپاہیونکو اونکا مقام معلوم نہوا ناچار وہانسے سپاہی اور آگے تلاش مین بڑہے افسران مذکورین نیک خدمتی گانووالہاے قرب وجوار کی نہایت مشکور ہوئے کہ کسینے کہانا اونکو دیا اور کسینے اونکو اپنے پاس مخفی رکہا دشمنون جو صاحب شب بہر جدا تہے وہ آن ملے اور جو شب بہر ساتہ تہے وہ جدا ہوگئے گانووالون نے اون صاحبونکی حفاظت کا

ذمہ اونہون نے کیا تہا ایک نالہ دریاے جمن سے جو پایاب تہا عبور کروا کر جنگل مین تخمیناً ایک مقام محفوظ مین رکہا اور وقت سہ پہر اکر اونکو خبر دی کہ ایک اور گروہ صاحبونکا جنمین میم صاحبان بہی ہین اونکے مقام سے کسی جگہ نزدیک مقیم ہین یہ وہ لوگ تہے جو مین گارڈ کشمیری دروازہ سے فرار ہو گیے تہے اور جب مین گارڈ مذکور مین امن نظر نہ آیا تہا تو تمام میم صاحبونکو بہی توپ پر سوار کرا کر چہاونی کیجانب روانہ کیا تہا اور راستے مین مفسدین نے اونکو لوٹ کر گولیاں بندوق اونپر مارنی شروع کین تہین اور بعد ازان یہ لوگ خندق مین اوتر کر اور دوسرے جانب سے چڑہ کر فراری ہو گئے تہے اور اونمین ایک میم صاحب کے شانے پر گولی کا زخم بہی آیا تہا الغرض وہانسے فراری ہو کر تمام شب اس گروہ نے بہی شامل گروہ مسبوق الذکر کاٹی تہی اور کئی مرتبہ سپاہیون کے ہاتہ سے مشکل بچے تہے اور بعضے وقت تو ایسا ہوا تہا کہ سپاہیان مفسدین اونکی تلاش مین گولی کے زد تک پہونچ گئے تہے مگر قدرت خدا کہ اونکے پنجے مین یہ نہ آئے

یہ دونو گروہ یکجا ہو کر ملاقات ہمدگر سے تسکین پذیر ہوئے اور بباعث زیادہ ہونے نفری کے اپنی طاقت پر اطمینان کچہ حاصل کر کے روانہ آیندہ ہوئے وہ دو یا تین میل تک کنارہ جمن پر راہی رہے بعد ازان ایک نالہ دریاے مذکور پر پہنچے جس سے عبور مشکل ہوا کیونکہ وہ گردن تک عمیق تہا اور زور بہی پانی کا ایسا تہا کہ پیر اوکہڑ جاتے تہے بلکہ کچہ فاصلہ تک وہ سب بہتے بہتے چلے گئے اور بمشکل قدم قائم کر کے دوسرے کنارہ نالہ مذکور تک جان بسلامت پہنچے

اب شام ہو گئی تہی اور رات کو بباعث عبور دریا بہت شدائد سہا سے دوسری صبح پہر گانووالے اونکے دوست بنے اور اونکو ایک مقام پر جہان درخت بہت تہے لیجا کر متواری کیا مگر تہوڑے عرصے بعد اونکو اطلاع دی کہ وہان رہنا مناسب نہین کیونکہ گروہ ہاے سواران اونکے درپے ہین یہانسے چلکر وہ لوگ ایک گروہ گوجران کے ہاتہون گرفتار ہوئے جنکے ارادہ فاسد جلد ہی ظاہر ہو گئے مگر چونکہ سب صاحبونکی بندوق وغیرہ پانی مین تر اور بیکار ہو گئی تہی اسلیے مقابلہ گوجران بیہودہ اور ناممکن متصور ہوا گوجران مذکورین نے ایسا شور وغل مچایا کہ جس سے وحشت پیدا ہوا اور بسختی وبیہودگی سب ہتہیار اور دیگر اسباب چہین اور لوٹ کر بلکہ اونکے پارچہ پوشیدنی بہی جو اونکے جسم پر تہے اوتروا کر اونکو چہوڑ دیا یہ گوجر تو اونکی جان بہی نہ چہوڑتے مگر کسی فقیر نے فہمایش کر کے اور اونکی شفاعت کر کے اونکی جان بچائی تہی اسطرح برہنہ جسم سواے مقامات مستورہ کے آفتاب اور گرم ہوا مین جلتے بہنتے چلتے چلتے شام کی اور آفتاب وگرمی ہوا سے بہی اونکو امان ملا وہان ایک گانو پر پہونچا تہا اوسمین جا کر کسی فقیر کے تکیہ پر جا پڑے وہان وہ سب صاحب تین دن رہے اور اسکے محافظونکے ہاتہ سے اونہون نے بہت آرام پایا اونہون نے بہت سی مدارات اور خاطر داری اون صاحبونکی کی یہانتک کہ جراح بہی اونہون نے اونکے زخمونکے صاف کرنیکے واسطے بہم پہنچایا اور جو دوائی وغیرہ گانو مین مل سکتی تہی سب اونکے واسطے مہیا اور موجود کی گئی اس گانو سے وہ ایک اور گانو مین حسب خواہش ایک زمیندار کے جو پیدائش سے جین تہا اور جسنے اونکی خبر پائی تہی لیجائے گئی وہان اونکو یہانسے زیادہ آرام ملا وہان اونکو مکان رہنے کو کہانا اور کپڑا سب اچہی طرح سے ملا اس شب کو اور زیادہ اطمینان ہوا کیونکہ ایک رسالہ سواران میرٹہ سے سو جواب چٹہی جو اون صاحبون نے مقام فرودگاہ سابق سے روانہ کیے تہے اونکے پاس آیا زمیندار مذکور نے اونکو سواریان کر دین اور آٹہوین روز بعد فرار مقام دہلی سے وہ صاحب دوبارہ انگریزی

صورتون مین اور مہربان دوستون مین بمقام میرٹھ پہونچ گیے فقط

ڈاکٹر بالفور صاحب اپنے دہلی سے فرار ہونیکا مختصر حال اسطرح پر بیان کرتے ہین

بعد ازین کہ فرار ہونا قرار پایا لیباس صاحب نے اپنی ڈاگ کارٹ یعنی بگی بکس دار جسکے اوپر پٹ وغیرہ کچھ نہین ہوتا ہے مجھے سواری کر دی اور مین نے اپنی ہمشیرہ مس ہتشبہ کو اپنے ساتہ اوسپر بٹھایا اور راستے مین سے لفٹنٹ طامس صاحب انجنیر اور میم ٹامسن صاحب کو معہ کپتان فریزر صاحب کے بچے کے جو میم صاحبہ کی گود مین تہا اوٹہا کر اپنے پاس اوسی بگی مین جگہ دی ہم سب طرف کرنال کے روانہ ہوئے بعد از روانگی کے لفٹنٹ طامس صاحب نے کہا کہ بہتر یہ ہوگا کہ نہر کو پار ہو کر اوسکے دوسرے مین جو اوس راہ سے آتا ہے چلین اور وہان پونہچکر جدہر صلاح قرار پاویگی روانہ ہونگے ہمنے ایسا ہی کیا اور چہوٹے تہانے تک پونہچے دوسرے روز صبح کو ہم صلاح ہی روانگی کی کر رہے تہے کہ نمبرداران موضع اور یہ جو قوم کے جاٹ ہین ہمارے پاس آکر گویا ہوئے کہ ہمنے قتل جو دہلی مین ہوا ہے سُنا اور ہم تم سب کو اگر مرضی ہو تو امن گاہ مین رکہین مین نے سب کو صلاح دی کہ اس امر کو قبول کرنا مناسب ہے اور وقت شب ہم سب اونکے ساتہ گانو مین گیے وہان اونہون نے ہمکو چار یا پانچ دن رکہا اور ہر طرح سے ہماری خاطر داری اور تواضع از حد کی اور آخر کار جب کسی فوج سرکاری کے خبر آمد بطرف دہلی نہ سُنی تو اونہون نے ہمکو صلاح دی کہ کنارے کنارے نہر کے چل کر کرنال جانا مناسب ہے اونہون نے ہماری حفاظت کی اور رستہ بتلایا اور جو گانو والے کہ مفسد ہو گئے تہے اونسے بندوبست ہماری حفاظت کا کیا اور ہر طرح خاطر داری مین مشغول رہے اور ایسی خدمت ہم لوگون کی کی کہ مجہے اندیشہ اس امر کا ہے کہ ہم اوسکا عوض بالفعل اونکو کچھ نہ دے سکینگے ہم تاریخ ۲۰ کو کرنال مین با من و امان پونہچ گیے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ امر سنکر بہت خوش ہونگے کہ یہ ملک جسمین سے ہم نے گذر کیا تہا اوسمین زیادہ تر آدمی ہمارے یعنی سرکار کے جان نثار تہے اور نہایت بلوے مین بہی وفادار رہے اور سرکشی اور مفسدہ صرف قوم گوجر مین جو متصل سڑک کلان کے رہتے ہین مستولی تہا فقط

ایک میم صاحبہ جنکا ذکر ڈاکٹر بالفور صاحب کی چٹہی مین مندرج ہے اپنے حال فرار ہونیکو اسطرح پر بیان کرتی ہین

بروز دوشنبہ تاریخ ۱۱ مہ قریب نواخت آٹہ گہنٹے کے بعد از ادائے نماز صبح مین ایک دوست کی ملاقات کو جو میگزین کے پاس رہتے تہے گئی جب اول یہ خبر سنی کہ مفسد لوگ میرٹہ سے آتے ہین تو مجہے اور دیگر میم صاحبونکو یہ صلاح دی گئی کہ ہم سب میگزین مین جا کر پناہ گیر ہوون مین وہان نگئی اور اپنی والدہ کے گہر مین جو متصل تہا گئی اور اونکو اس امر کی اطلاع دی اور نوکرونسے یہ کہا کہ اس امر کی خبر لیکر ہمکو اطلاع دو مگر اوسوقت اون سب نے یہ کہا کہ یہان کچھ اندیشہ نہین اور کوئی خرابی یہان نہین ہو سکتی کیونکہ شہر دہلی کی بہت ہوشیاری سے خبرداری ہوتی ہے اور کئی میم صاحبان وہان آکر جمع ہوئین قریب نصف گہنٹہ گذرا ہوگا کہ نوکرون نے غل کیا کہ مفسد آگیے اور مکانات لوٹتے ہین اور گرجا گہر تک پونہچ گیے چونکہ گرجا گہر ہمارے حاطہ کوٹہی سے نزدیک تہا اب بہاگنا بہی ناممکن ہوا اور ہمارے نوکرون نے ہمکو یہ صلاح دی کہ ایک مکان ملازمان مین جا کر سب مخفی ہو رہین ہمنے فوراً ایسا ہی کیا فوراً بعد ہمارے مخفی ہونیکے دو سوار اندر حاطے کے آئے اور اوس مکان کے نزدیک آکر جہان ہم پوشیدہ تہین کہڑے ہوے اور نوکرونسے دریافت کیا کہ صاحب لوگ اور میم لوگ کہان ہین اپنی جان کا

کچھ خوف نکرو ہم تم مین سے کسیکو ایذا نہین پونہچا وینگے لیکن ہمارا ارادہ ہے کہ سب عیسائیونکو جو دہلی مین ہین قتل کرین تو کرودن نے
کہا کہ سب بہاگ گیے ہمکو معلوم نہین کہ کہان گیے مگر کسی جگہ امن مین گیے ہونگے اور اگر تمکو گمان ہو کہ کوئی بنگلے مین ہوگا تو تم
خود جاکر تلاش کرلو اس جواب سے سوارونکی اطمینان اور تسلی ہوئی اور وہ وہان سے باہر جاکر ہرطرف تلاش انگریزان مین مشغول
ہوئے تہوڑے عرصے کے بعد چند سپاہی ۵۴ رجمنٹ کے اندر حاطے کے آئے اور اونکو ہمارا مکان مخفی ہونیکا معلوم ہوگیا
یہ دریافت کرکے وہ خوب ہنسے اور مضحکہ کرنے لگے بندوقین ہمکو دکہائین اور کہا کہ ہم تمکو مارڈالینگے ہمنے بالحاح اور خوشامد کہا
کہ ہمکو نہ مار ڈالو اسپر اونہون نے کہا کہ باہر آؤ اور ہمارے ساتہ چلو پہر دیکہنا کہ کیا ہم کرینگے ہم سب باہر نکلین اور اونکے ساتہ ہولین وہ
ہمکو مین گارد مین جہان وہ رہتے تہے لیگئے اور وہان ہمکو لاشہاے افسران دکہائین جو زمین پر پڑی تہین اور ہنسکر ہماری
طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ دیکہو یہ سب صاحب اسواسطے مارے گیے کہ کمانڈر انچیف صاحب نے ارادہ ہماری ذات
خراب کرنیکا نئے کارتوسون سے کیا تہا

بعد ازین افسرون نے جو گارد پر تہے جب دیکہا کہ میم لوگ نیچے سپاہیونکی لین کے پاس کہڑے ہین وہ جلدی دوڑکر ہمارے
پاس آئے اور سپاہیونکو ہٹاکر ہمسے کہا کہ اوپر ہمارے مکان پر جاؤ بیٹہو ہم سب وہان گئین وہان پونہچکر ہم نے دیکہا
کہ اکثر افسر موجود ہین اور ہم مقام مذکور مین تواخت دس گہنٹے سے تین بجے تک نہایت تکلیف آب وخور مین رہین

میجر ایبٹ صاحب نے جو ایک افسران موجودہ مین سے تہے برج جہنڈہ والہ پر کہلا بہیجا کہ دو گاڑیان توپ کی بہیجا دو
کہ اون پر سب میم لوگونکو سوار کرکے اپنے سپاہیونکی کمپنی کے حفاظت مین برج مذکور تک پونہچادین زیرا کہ مقام حال مین امنیت
کا بہروسا نہین اور مقام برج اسکی نسبت مامن تہا یہ گاڑیان تو آئین مگر انکے ساتہ تو مین بہی آئین ایک گروہ سپاہیان
۳۸ رجمنٹ کا ہمراہ تہا میجر ایبٹ صاحب نے ہم سبکو اون پر سوار کرکے آپ اپنی کمپنی لیکر آگے بڑہے اور حکم دیا کہ گاڑیان مذکور
اوسکے ساتہ آوین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ جب تک میجر صاحب دروازہ کشمیری سے باہر گیے تب تک خاموش کہڑے
رہے اور اونکے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور ہم سے کہا کہ اگر تم ابہی ان پر سے نہین اوترتین تو ہم تم سبکو مارڈالینگے
سب نے اونکا کہنا مانا اور پہیون پر سے کود پڑین مگر میری ہمشیرہ کو دشکی کیونکہ اوسکی گود مین لڑکا تہا اور اوسنے اون سپاہیون
سے کہا کہ ذرا صبر کرو مین کسیکو دون تو اسپر سے اوترون مگر جب اونہون نے دوبارہ اوترنے کو کہا تو اوسنے لڑکے کو
میری گود مین ڈالدیا اور آپ پہیے پر سے کود پڑی اس عرصہ مین ایک ڈرامر ۵۴ رجمنٹ نے میرا بازو پکڑا اور مجہسے کہا
کہ اگر زندگی کی کچہ قدر ہے تو میرے ساتہ چل یہ کہکے مجہے زبردستی ایک کہڑکی کی راہ سے لیجاکر صدر بازار مین لے گیا
راستے مین مین نے بندوقونکی آواز سنی اور دریافت کیا کہ سپاہی افسران مغرورین کو مارتے آتے ہین اور دیکہا کہ بہتونکے
تعاقب مین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ بہاگے جاتے تہے اور چند افسر قتل بہی ہوگیے تہے میرا ہمراہی مجہے کپتان برو صاحب
کے بنگلے پر لے گیا اور وہان مجہسے کہا کہ اسمین ایک میم ہے وہ تمہاری خبرداری کریگی بعدازان معلوم ہوا کہ وہ بہی برج
جہنڈہ والہ پر چلی گئین ہین اور مینے اوس سے کہا کہ مجہے بہی وہان پونہچا دے اکثر سپاہی مجہے دیکہکر ہنستے تہے اور ایک
نے اون مین سے میرے پاس آکر کہا کہ چلو مین تمکو بحفاظت وہان پونہچادونگا اور اوسنے ایسا ہی کیا مین کوئی دس منٹ

برج پر ٹھہری تہی کہ صلاح بہاگنے کی مصمم ہوئی تمام سپاہی اب مفسد ہو گئے تہے اور کوئی اونمین سے اپنے افسر کا حکم نہ مانتا تہا بس جسکو جدہر رستہ ملا وہ اودہر چلا گیا ڈاکٹر بالفور صاحب نے از راہ مہربانی مجہپر رحم کیا اور اپنی گاڑی پر سبکے جگہ دی ہم بعجلتی جلد ممکن تہا شہر کو چہوڑ کر بہاگے اور کنارے کنارے نہر کے ۲۰ میل جاکر ایک گھنٹہ مقام کیا اور پہر وہانسے روانہ ہوکر ایک چوکی پر جو ۱۰ میل اوس مقام سے تہی پہونچے اور باقی رات میدان مین کاٹی ایک ٹھیکہ دار نہر کا گانو متصلہ سے ہمارے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ مینے سُنا ہے تم سب دہلی سے بہاگ کر آئے ہو مگر مین تمہاری حفاظت کرونگا

صبح کو اس شخص نے آکر اور ہمکو دور لیجا کر ایک باغ مین رکہا جو اوسکے گانو کے پاس تہا اور کہا کہ دنکو یہان رہا کرو اور شب کو بخوف غارتگرونکے ہمکو اپنے مکان مین لیجاتا تہا وہان ہم کوٹھے پر یعنی مکان مذکور کی چہت پر رات بسر کرتے تہے اور چند روز اسیطرح ہم وہان رہے آخر کار دیہاتیان ہمسایہ نے اوس سے کہا کہ تجکو انہون نے بہت روپیہ دیا ہوگا ورنہ تو کیون اسقدر اونکی خاطر کرتا ہے بس اگر ہمکو بہی تو اوسمین سے حصہ دیگا تو بہتر ورنہ ہم شب کو آکر ان سبکو مار ڈالینگے یہ حال دیکہکر ہمارے محافظ نے ہم سے کہا کہ اب بہتر یہ ہے کہ تم سیدہے کرنال چلے جاؤ وہان سننے مین آتا ہے کہ کچھ فوج سرکاری آگئی ہے اور وہ واسطے حفاظت راستے کے ہمارے ساتہ مقام مذکور تک گیا ہم مقام مذکور مین بروز چہارم پہونچے اور کمانڈر انچیف صاحب نے بعوض اس خدمت اور محنت کے اوس شخص کو ایکہزار روپیہ انعام دیا

جو لڑکا مین گود مین لائی تہی وہ دو روز مین مر گیا اور مین نے یہ خبر بہی سُنی کہ میری والدہ بہی اوسی روز بباعث سختی اور محنت کے جانبر نہوئی اور مر گئی

وہ گروہ جسکو ہمنے پیچہے چہوڑا تہا اور جسمین میری ہمشیرہ تہی اونکے تعاقب مین مفسد گیے تہے مگر وہ سب بفضل خدا اس اعجاز سے بچے کہ کبہی جہاڑیون مین پوشیدہ ہو رہتے تہے اور کبہی اون ہی جہاڑیون مین بیٹہے بیٹہے اور لیٹے لیٹے چلتے تہے اور خار ہاے درخت جو اونکے جسمون مین ہر جگہ چبہتے تہے اونسے خون جاری ہوگیا تہا فقط

ڈاکٹر ووڈ صاحب کی میم نے بہی اپنی سختیون کا حال جو اونہون نے اور دیگر صاحبان نے جو اونکے ہمراہ تہے دہلی سے کرنال تک اوٹہائین تہین مشتہر کیا ہے

ڈاکٹر ووڈ صاحب زخمی ہو گئے اور مین پیادہ پا اونکے ملنے کو دوڑی قبل ازین مین نے اونکو کہلا بہیجا تہا کہ برج پہاڑی پر جو مقام محفوظ تہا آجاوین بل صاحب کی میم جو تمام سختیون مین میرے شریک تہی ایک دوست کی مہربانی سے اوسکو بگی پر جگہ ملی اور مین بہی اونکے ساتہ سوار ہوئی اور جب مین ڈاکٹر ووڈ صاحب کے پاس پہونچی تو وہان ایک اسپتال کی ڈولی رکہی ہوئی تہی مین نے یہ خیال کہ ڈولی مین صاحب اچہی طرح سفر کرینگے بہ نسبت کسی اور سواری کے اونکو ڈولی مذکور مین سوار کراکر اپنے ساتہ لیا تہوڑے دور ہم گئے تہے کہ کہارون نے ڈولی رکہدی اور انکار آگے جانے سے کیا یہانسے اونکو بگی گاڑی مین جو اونکے ساتہ آئی تہی سوار کرکے روانہ کرنال کیا اور میجر پیٹرسن صاحب اور بل صاحب کو یہانسے رخصت کیا اب ہم دو میم سب سے پیچہے میدان پریٹ سے گذرین تین مرتبہ راستے مین ڈاکٹر ووڈ صاحب کی سواری بدلنی پڑی اور اسمین عرصہ لگ گیا اور دو میم صاحبون اور صاحب لوگونسے ہم پیچہے رہ گئے اور اون سب کے بعد دہلی

روانہ ہوئے ہم صرف دس میل طے کرچکے تھے کہ دیہاتی ہمارے پاس آئے اور اونہون نے چاہا کہ ہمکو روکین اسی عرصہ مین ایک سائیس نے ہمارے پاس آکر کہا کہ اگر تم آگے جاؤ گے تو مارے جاؤ گے کیونکہ دیہاتی راستے پر تمہارے انتظار مین کھڑے ہین یہان بھی ہمکو مشکل نظر آتی تھی کیونکہ ہمارے گھوڑے اونہون نے پکڑ لیے تھے اور شمشیر برہنہ شاید ہمارے سائیس کے سر پر آگئے تھے القصہ ہم اوسنے تو بچ گیے مگر اب ارادہ یہ کیا کہ کمپنی باغ کو واپس چلین اور وہان دوسرے روز تک اپنے تئین مستعد اور ہوشیار رکھین یہ ہی ہمنے کیا اور مالیون نے اقرار کیا کہ ہم تمکو پناہ دینگے بہت عرصہ کے بعد ایک گروہ چالیس یا پچاس آدمیون کا لاٹھیان لیکر ہمارے پاس آیا اور اونہون نے کہا کہ جو کچھہ تمہارے پاس ہے وہ دیدو انکا مقابلہ بیفائدہ تھا کیونکہ ہم دو عورتین بیکس تھین اور وہ ایک گروہ وحشیون کا اور ڈاکٹر ووڈ صاحب کے ایسا زخم شدید لگا تھا کہ وہ نہ اوٹھہ سکتے تھے اور نہ بات کرسکتے تھے اب ہمارے پاس یعنی بیل صاحب کے میم کے پاس اور میرے پاس ایک ایک صندوق زیور وجواہرات وغیرہ کا تھا جسکے بچانے کی توقع مین ہم اپنے ساتھ لے آئین تھین اور سوائے اوسکے میرے پاس سو روپیہ نقد بھی تھے ہماری یہ توقع ناحق تھی کیونکہ اونہون نے سب ہم سے چھین لیا اور سوائے اوسکے بیل صاحب کی میم کا چوغا اور ٹوپی اور میری پوشاک اور دو چادرون کو بھی لین اور ہماری سواری کی بگی بھی توڑ ڈالی اور گھوڑون پر سوار ہوکر اپنی راہ لی انکے بعد پھر کئی مرتبہ اکثر گروہ غارت گران آئے اور اوسوقت تک اونہون نے ہمکو نہ چھوڑا جب تک اونہون نے خوب نہ دیکھ لیا کہ ہم فقیر ہوگیے تھے اور ہمارے پاس ایک حبہ کا اسباب باقی نہ رہا تھا اور یقین کرنا کہ یہ لوگ جو ہمکو لوٹنے آئے تھے اونمین سے ایک کے ہاتھ مین دستانہ **حلوائی** تھے قریب ایک بجے بعد نصف شب کے مین اور بیل صاحب کی میم ڈاکٹر صاحب کو ایک درخت کے نیچے چھوڑ کر تلاش کسی موضع کے باغ سے باہر نکلین بعد از بڑی کوشش اور ترغیب کے ایک زمیندار ہمکو اپنے ساتھ لے گیا اور ہمکو مکان رہنے کو دیا اور دودہ اور روٹی کھانے کو دی اور اوس روز شام کو ہم وہانسے روانہ بجانب کرنال ہوے اسیطرح رات رات کو ہم سات میل بدقت طے کرتے تھے کیونکہ ایک زخمی آدمی کو بھی ساتھ لیجانا پڑتا تھا اور گانوگانو لوگون سے کھانا مانگ کر کھاتے تھے اور خالی زمین پر سوتے تھے بعض بعض جگہ ہم پر لوگ مہربانی کرتے تھے مگر اکثر مقامون پر طعنہ اور نامہربانیان ہر طرح کی ہوتی تھین یہانتک کہ سایہ مین بھی وقت تمازت آفتاب کوئی بیٹھنے نہین دیتا تھا اسطرح ہمنے چھہ دن کاٹے اون مین سے تین دن تو آفتاب مین کسی درخت یا پل کے نیچے رہتے تھے ہر وقت خوف جان کا تھا اور پانی بھی سیر نہ آتا تھا مگر اس خبر سے البتہ ایک گونہ تشفی ہوتی تھی کہ ہم سواران بادشاہ کے ہاتھوسے ہرگز نہ بچین گے بروز ششم ہم مقام بالگدہ مین وارد ہوئے یہ ویرانی تنگلادیوکی کا ہی اس مقام پر ہماری خاطرداری اور مدارات رانی صاحبہ نے بخوبی کی اور کہا کہ ہم تمہاری حفاظت کرینگے مگر بروز دوم تمام توقعات برباد ہوگئین کیونکہ رانی کے اپنے آدمی اوسکے اس مراعات سے جو ہمارے نسبت ہوئی تھی ناراض ہوگئے اور اونہون نے اوسکو دھمکایا کہ اگر تم انکو یہانسے روانہ نکروگی تو ہم سب تمہارا موضع لوٹ لینگے یہ نہایت افسوس کی بات ہمارے واسطے تھی مگر کچھ چارہ نہ تھا اور یہ تجویز مقرر ہوئی کہ رات کو یہانسے روانہ ہونا چاہیے اس عرصہ مین ایک اور صورت اطمینان کی نظر آئی یعنی اتفاقاً میرٹن صاحب مجروح اور مردن مین چپاتی پٹری باندہی ہوا اور لنگی باندہی وہان وارد ہوئے اور اوسنے دو گھنٹے کے بعد بیل صاحب بھی صحیح اور تندرست

آ پہونچے کیونکہ یہ صاحب تمام رستہ ہمارا پتا لگاتے ہوئے چلے آتے تھے اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ ملاقات ہرچند مقتضیات سے تھی مگر اسمین رنج بھی زیادہ ہوا کہ ہم سے ذی رتبہ آدمیونکے پاس کچھ باقی نہ رہا ہو اور ہم ہندوستانی کپڑون مین بسر کرین قبل از غروب آفتاب ہم وہانسے نکالے گیے اور رستہ سڑک چھوڑکر دو تین گانو طے کیے اور اس تردد مین اسقدر تھک گیے تھے اور ماندے ہوگیے تھے کہ ہمنے ایک زمیندار سے بلجاجت و سماجت کہا کہ ہمکو کہین بیٹھنے دو اور کچھ کھانے کو لادو کل یہانسے چلے جاوینگے اس زمیندار نے ہماری بڑی خاطر کی کھانا بھی بافراط لایا اور چارپائیان سونے کو دیں دوسرے روز چار بجے صبح ہم وہانسے روانہ ہوئے ایک گانو والے نے ایک چارپائی اور کہار میرے شوہر کے واسطے دیے اور اسی سبب سے اوس روز ہمنے بیس میل قبل از شام طے کیے میری جوتی گھس گیی تھی مسز مرسن صاحب کی بھی اوڑ گیی تھی اور مین گرم ریگ پر اور خار دار میدانون مین برہنہ پا چلتی تھی الغرض ہم تھانہ کسولی سے قریب پہونچے اور یہان ہمارے ساتھ نہایت مہربانی اور رعایت ہوئی ایک آدمی نے ہم پر رحم کھا کر ہمارے واسطے نہایت مزیدار کڑہی پکائی دوسری صبح کو ہماری سواری کے واسطے دو گھوڑے ایک ٹٹو اور ایک گدہا تحصیل کسولی تک جانیکو دیا جہان پہونچکے ہمنے اپنے تئین محفوظ سمجھا دوسرے روز لشکر ہمارے واسطے کرنال سے آئی اور سپاہی مہاراجہ پٹیالہ کے ہماری حفاظت کے واسطے اونکے ساتھ تھے ہم سب وہانسے روانہ ہوئے اور بتاریخ ۲۰ ماہ میی کرنال مین پہونچے اس مقام مین پہونچکر ہم رگہی صاحب کے مکان پر گیے اور راستی تو یہ ہے کہ اس صاحب نے ہم فقیرونکے اور پناہ گزینونکے ساتھ ایسا سلوک کیا جو اصل عیسائی کو واجب اور لازم ہے ان صاحب سے ہمکو ہر طرحکا آرام و آسایش ملا اور ہم کبھی اونکا احسان نہ بھولینگے ان صاحب کے ساتھ ہم زیادہ ایک ہفتے سے رہے اور بعد ازین پھر اپنا سفر ملک تریز مین شروع کیا یعنی کرنال سے انبالے گیے اور انبالے سے ڈاک کارت پر سوار ہوکر کالکا پہونچے راستے مین اکثر گاڑی پر سے اوترکر خود گاڑی کو گرم ریت مین کھینچنا پڑتا تھا ہمنے ڈاکٹر وود صاحب کے زخم کو گیارہ دن تک خود باندھا اور زخم ایسا خراب تھا کہ جبڑے دانت کے گولی سے اوڑ گیے تھے اور گیارہ روز کے بعد ایک ڈاکٹر صاحب نے اوسکا ملاحظہ کیا ہماری مفروری نہایت خراب تھی ہمنے بڑی سختیان اوٹھائین اور طعنہ ہاے سخت و کریہ بلکہ خارج از آدمیت سہنے پڑے ہمارا اسباب سب دربست لٹ گیا اور بیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس بہت چیزین بیش بہا جواہرات کی تھین کچھ اونمین سے دوستون نے بطور تحفہ دی تھین اور کچھ ہمنے آپ خریدی تھین لیکن اون نالائق غارتگرون نے کچھ اسکا خیال نکیا ہمنے پانی کے طرف سے بھی نہایت مصیبت اوٹھائی ہمکو پیاس بہت لگتی تھی اور جب پانی ہمارے پاس سے ختم ہو جاتا تھا تو جھیلونکا پانی جو کنارہ رستہ پر ہوتا تھا گو میلا اور کرم دار ہوتا تھا ہم سب بخوشی اوسے پیتے تھے اور کوونمین سے بھی پانی کھینچکر ہرچند کھارا ہوتا تھا پی لیتے تھے

یہان پر یہ بھی مین کہتی ہون کہ اول مین تو نیل بیلی صاحب کی ڈولی ہم سے آگے آگے جاتی تھی لیکن کہان رکھدی گیی ہمکو معلوم نہین مین جانتی ہون کہ ایسا ہوتا کہ ہم اونکو بھی کوشش کرکے اپنے ساتھ لاتے مگر ہماری قدرت سے یہ امر باہر تھا اگر ممکن ہوتا تو ہم ہرگز اونکو قتل ہونیکو تنہا نچھوڑتے

موہن لال جسنے کابل مین بہی سرکار کی خدمت کی تہی دہلی مین موجود تہا جب یہان فساد شروع ہوا اور نیل سے بچکر ولی داد خان کے پاس پناہ گیر ہوا مگر ولی داد خان نے اوسکو قلعہ بالاگڈہ مین قید رکہا قلعہ مذکور مین وہ ۲۴ روز قید رہا بعد ازان وہانسے بہاگ کر آخرکار اول ہفتہ ماہ اگست مین بمقام میرٹہ پونہچا وہ اپنا حال اسطرح ایک چٹہی مین جو اوس نے ہاجسن صاحب کے بیٹے کے نام لکہی تہی بیان کرتا ہے

ہاجسن صاحب بروز یکشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ مئی بوقت حاضری مقام دہلی مین وارد ہوئے اور ہم دونو ملاقات ہمدیگر سے بہت خوش ہوئے اور تدبیر روانہ کرنے چہتونکی جو مینے واسطے راجہ صاحب کے خریدے تہے کی بوقت شام مین اونکو اپنی گاڑی مین سوار کرکے واکر عمارات عالیشان شہر کی دیکہنے کیواسطے لیگیا ہمنے رات بخوشی تمام بسر کی تمہاری اور ہیری کے تعلیم کے باب مین اکثر ذکر رہا اور یہ بہی ذکر ہوتا رہا کہ وہ باوجود صغر سنی کے کس خوبی سے اپنے دفتر کا کام بمقام سررشتہ سرانجام کرتا تہا

منحوس صبح ۱۱ ماہ مئی کی نمودار ہوئی یکشنبہ کی صبح تک سب طرح امن و امان شہر مین تہا اور کوئی علامت فساد کی معلوم نہین ہوتی تہی اور کلکتہ کی اخبار بہی ہمارے پاس آئی یکایک یہ خبر وحشت اثر سنکر حالت یاس طاری ہوئی کہ مفسد میرٹہ کے یہان آپونہچے اور اونہون نے بیرحمی حرکات قتل و غارتگری و سوختگی مکانات عیسائیان وغیرہ شروع کیا بعد از ورود سواران رجمنٹ ہاے پیادہ بہی آپونہچے اور فوج دہلی نے شامل ہوکر کار قتل کو بخوبی سرانجام کیا جب مجہے وہ دن یاد آتا ہے میرے جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے

قریب دو بجے دن کے چار سپاہی معہ بندوقونکے میرے دروازے کے روبرو آکر کہڑے ہوئے گو دروازہ بند تہا مگر چونکہ اونکو بدمعاشان شہر نے ترغیب دی تہی اونہون نے بدزبانی و لاحن کہنا شروع کیا اور کہا کہ یہ مکان ایک عیسائی کا ہے اور کل ایک صاحب اس مکان مین آکر فروکش ہوئے ہین ہم مالک مکان کو اور اوس صاحب نووارد کو دونو کو مارڈالینگے ہمارے نوکرون نے اور محلہ والون نے کہا کہ یہ گہر کسی عیسائی کا نہین اور نہ اسمین کوئی صاحب آکر فروکش ہوا ہے بعد از بہت خوش آمد اور عاجزی کے اور دینے کچہ روپئے کے جو شیر خان نے اونکو دیا اوس روز تو حرامزادے چلے گیے

جس وقت تک کہ یہ سب تکرار ہوتی تہی اور وہ لوگ چلے نہ گیے تہے تمہارے والد اور مین دونو ایک مکان تنگ و تار مین جسمین ہمیشہ سوختنی رکہی جاتی تہی پوشیدہ بیٹہے رہے

تاریکی شب مین ہاجسن صاحب کو اپنے مونکے گہر مینے اس خیال سے بہیجدیا کہ اگر وہ سپاہی دوبارہ آوین اور مکان کے اندر چلے آوین تو صاحب کو وہان نہ پاوین

بتاریخ ۱۲ ماہ مذکور بدمعاشان شہر سے میرا کل حال اور تعلق بسرکار سنکر مفسدین بجماعت کثیر آئے اور قریب جوار کے دوکانونکو لوٹ کر میرے گہر مین بہی زبردستی گہس آئے اور سب اسباب لوٹ لیا اور مجہکو گرفتار کرکے چونکہ شہر والونسے سب حال سن چکے تہے کہنے لگے کہ انگلستان جانے سے تو ہندو نہین رہا اور اپنی لڑکی یعنی دختر کو واسطے تعلیم کے ولایت بہیجنے

اور ہاجسن صاحب یعنی تمہارے باپ کی رشتہ داری سے تو مسلمان بھی نہین اور تو مخبر سرکار ہے اور اس کام کے واسطے تجھے ایک بڑی پنشن ملتی ہے اسواسطے ہم تجھکو مار ڈالینگے اور ایک نے نال بندوق کی میرے سینے پر رکھی اور مستعد بقتل ہوا مگر گریہ وزاری عورات خانہ اور عاجزی ہندو و مسلمانان ہمسایہ و تفہیم کوتوال شہر جو اتفاقاً اوسوقت ادہر سے گذر جاتا تھا اونہون نے میرا مار ڈالنا ملتوی رکھا اور کہا اول خوب تحقیقات کر کے تجھکو مارینگے

اس واردات کے بعد مین مخفی ہو گیا اور کبھی کہین اور کبھی کہین رہنے لگا ہاجسن صاحب بھی میرے عمو کے گھر سے بری خالہ کے مکان مین گئے اور وہان چند روز رہے اب اونکے وہان مخفی رہنے کا شک لوگونکو ہوا اور ہاجسن صاحب اور ہم سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ قسمت آزمائی کیجیے اور یہانسے بھاگ چلیئے تو بہتر اس سے ہی کہ یہان گھر مین ہی گرفتار ہو کر قتل ہو جیئے یہ خیال کر کے اونہون نے تبدیل لباس کیا اور آٹھ بجے رات کے صاحب باین ارادہ وہانسے روانہ ہوئے کہ لاہوری دروازے کیسطرح باہر ہو کر روانہ کرنال ہو جیئے مگر اونکا ہمرہی بیان کرتا ہے کہ بنحوست طالع سے مفسدین نے اونکی اطوار اور رفتار سے پہچان کر گرفتار کر لیا ہنگام گفتگو اونکے تکلم سے بھی پایا گیا کہ وہ صاحب بلباس ہندوستانی ہین آخر کار ہاجسن صاحب نے قبول کیا کہ وہ کون تھے یعنی عیسائی تھے اور کسواسطے اور کسکے پاس آئے تھے صاحب نے میرا نام بھی لے دیا

الغرض صاحب کو تو وہین قتل کیا اور اب در پے میری تلاش کے ہوئے چند میرے دوستون نے پانصد روپیہ دینے کا اقرار کر کے خضر سلطان کہ ایک شاہزادگان مفسدین سے تھا پادشاہ احسان فراموش سے درباب میرے شہر سے جانیکے ہمراہ ولیداد خان تعلقہ دار مالاگڈھ جو مقام قریب دو میل شہر بلند شہر سے واقع ہے اور جہان سیٹ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ فرمان فرما تھے اجازت حاصل کی خان مذکور پنشن خوار و نمکحلال رعیت سرکار مین سے تھا اور تاریخ ۱۰ جون کو فرمان بردار صاحب کلکٹر رہا ایک پالکی مین پوشیدہ سوار ہو کر ہمراہ پالکیان زنانہ سواری خان مذکور مین شہر سے باہر نکلا خان مذکور نے شہر دہلی مین مجھسے اقرار کیا تھا کہ وہ مجھکو مقام آگرے مین پہونچا دیگا اور ہمیشہ خیر خواہ سرکار رہے گا مگر بوقت شنیدن خرابی ہمارے انتظام کی جو چند مقامون مین واقع ہوئی تھی بیوقوف خود بھی منحرف ہو گیا اور مجھکو بطور قیدیان اس ارادہ سے اپنے پاس رکھا کہ اگر فوج انگریزی اوسپر حملہ آور ہو گی تو وہ مجھکو قتل کر کے خود فراری ہو جاویگا

اگرچہ مین نہایت متاسف اور مغموم تھا مگر ہر وقت اسی تجویز مین رہتا تھا کہ کسیطرح اس دغاباز کی قید سے رہائی ہو خفیہ مین نے راو گلاب سنگھ کو جو ایک متمول اور بڑا تعلقہ دار کوچیر کا اور خیر خواہ سرکار اور دوست معتمد مذکور کا تھا لکھا کہ وہ ولیداد خان کو لکھکر مجھے اپنے پاس طلب کر لیوے راو مذکور نے ازراہ مہربانی اپنے دیوان کو دغاباز مذکور کے پاس بھیجا کہ وہ ازراہ عنایت مجھکو اوسکے حوالے کر دیوے مگر اوسنے اسکو منظور نکیا

بعد ازین مین نے ایک اپنے دوست کو آگرے مین لکھا کہ قریب بیس نفر سپاہی ملازم رکھکر مقام مالاگڈھ مین آوے اور مجھکو خفیہ قید مین سے نکال لیجاوے مگر اوسکے پاس اوسوقت روپیہ موجود نہ تھا اور نہ اوسکو سپاہی میسر آسکے اسواسطے اوس سے بھی کچھ میری اعانت نہوئی

اب کوئی تدبیر باقی نرہی تھی صرف فضل آلہی پر نظر تھی کہ جسنے اسوقت تک حفاظت جان کی تھی بتاریخ ۲۹ جولائی گھوڑے سے شجاعان فوج ولایتی یعنی گورہ میرٹھ سے آئے اور مفسدہ مذکور کی فوجکو بمقام ہاپوڑ شکست دی اس شکست سے اسقدر پریشانی و خوف و اندیشہ قلعہ مین پیدا ہوا کہ سبکے حواس باختہ ہوئے اور مین صبحی بتاریخ ۳۰ ماہ مذکور قیدخانہ سے نکلکر بمقام بلند شہر جو نزدیک دریای گنگ کے ہے واقعہ ہے پونہچا

چند روز کے بعد سپیٹ صاحب نے جنکی ملاقات بلند شہر مین مجھسے ہوئی تھی میرے فراری ہوکر بمقام مذکور مین وارد ہونیکی خبر سنکر صاحب موصوف اور ڈنلوپ صاحب کلکٹر میرٹھ نے ایک چٹھی بلطف آمیز لکھکر کچھ سوار ولسن صاحب کے رسالے کے میرے لینے کو بھیجے مقام میرٹھ مین ولیم صاحب نے کہ نہایت خلیق اور رحم ہین مجھپر بڑی مہربانی رکھی اور ازحد میری خاطرداری کی بموجب اونکے فرمانیکے مین نے اونکو ایک نقشہ قلعہ بالاگڈہ کا اور حال مفسدین کا جو وہان گذرتا تھا لکھکر حوالہ کیا

ایک میم خاندان سکندر صاحب مین سے لباس ہندوستانی پہن کر میرٹھ کو چلے گیے تھے اور بتاریخ ۴ ستمبر مقام مذکور مین پونہچے تھے وہ اسطور پر حال مفسدہ دہلی تحریر کرتے ہین کہ بروز فساد جو عیسائی دریا گنج مین رہتے تھے ایک مکان کی کوٹھے پر سب جمع ہوئے اور تین یا چار دن تک مقام مذکور مین قائم رہے جب سپاہیون نے دیکھا کہ بندوق سے وہ اوس مقام سے نہین اوتر سکتے تب وہ ایک توپ توہی لائے اور اوسکے ایک گولے سے سب کنڈکٹر شل صاحب نے جان بحق تسلیم کی جسقدر عرصے تک کہ یہ لوگ کوٹھے پر رہے اونکے پاس کچھ کہانا پینا نہ پونہچا اور غریب معصوم بچے جوع و عطش سے گریان و نالان رہا کرتے تھے ان کم بخت نالائقون نے اونکو کہا کہ اگر تم نیچے آؤ تو ہم تمکو کہانا پینا سب کچھ دینگے اور جب وہ ناچار نیچے اوترے تو فوراً اشارۂ قتل کیا اور سب معصومونکو ذبح کرڈالا اور تھوڑے عرصے کے بعد قتل عام شروع ہوا جو لوگ کہ وہان قتل ہوئے اونمین سے چند صاحبونکا نام ذیل مین درج ہوتا ہے

تین صاحب کنڈکٹر سیگز مین معہ عیال و اطفال اور میم پرالیس صاحب کے معہ عیال و اطفال اور میم پرالیس صاحب کی معہ دو دختران و دو نواسہ اور کنڈکٹر بیجلی صاحب کی میم اور اطفال اکمی بیلی صاحب کی میم اور دو بچہ اور آلیوس صاحب کی میم اور ریپس صاحب کی لڑکیان اور نواسہ وغیرہ

کرڈ صاحب مصور جو فراری تھے اپنا حال سفر چہ ہفتہ کا جس عرصہ مین وہ دہلی سے آگرے تک پونہچے تھے اسطور پر تحریر کرتے ہین

مین جی محیل صاحب انجنیر ریلوے یعنی سڑک آہنی اور رای ریچ سینس صاحب اور کمنگ صاحب متعلق سڑک مذکور کے جو بڑے مہربان اور مہمان نواز ہین بنگلے مین رہتا تھا جو دو میل بجانب جنوب شہر دہلی کے واقع تھا

قریب نو بجے صبح کے ہمنے خبر فساد کی سنی دس بجے دو گھوڑے سوار ونکے بغیر سوار اور جنکے زین کے قبوز مین ایک پستول سر ہو چکا تھا ہمارے دروازے پر آگئے بارہ بجے بنک گھر کو لوٹا اور پانچ صاحب وہان قتل ہوئے بنگلے شہر دہانی تمام روز جب تک ہمنے شہر چھوڑا جلتی رہے قریب ڈیڑہ بجے بعد دوپہر کے خبرین آلیسی متوحش مشہور ہوئین کہ ہمنے

احتیاط کو عین شجاعت تولد دیگر چیزوں اسباب جو ضروری تھا الگ کر کے بابو کو حکم دیا کہ نوکرون کو اوسکے ساتھ روانہ کر دے اور بعد ازان قریب دو بجے کے ہم خود بھی وہانسے روانہ ہوئے اور آہستہ آہستہ سڑک آہنی کے کنارے کنارے سے چلے اور چند چند قدم اون ڈیڑھ سو سوارونسے جو مقبرۂ ہمایون پر واسطے گرفتاری مفرورین کے مقیم تھے بچکر آگے بڑھے اور چونکہ تار برقی قلی وغیرہ وہان کام کرتے تھے کسی مفسد نے ہمکو نہ دیکھا جب ہم ٹیلر صاحب کے بنگلے پر پونہچے تو معلوم ہوا صاحب موصوف اوسی وقت وہانسے چلے گئے تھے تھوڑی دیر ہم اوس بنگلے مین رکے رہے اور وہانسے ہمنے میگزین کا اوڑنا دیکھا بعد ازان بنگلے سے روانہ ہوکر چار میل پر ٹیلر صاحب کو جا پکڑا اور وہان جو بنگلہ تھا اوسمین بکس کرکے کھانا کھایا اور پھر روانہ ہوکر فریدآباد مین جو چھ میل بنگلہ مذکور سے تھا وارد ہوئے یہان ہمنے مقام کیا چاء پی اور ہوشیار رہے نصف شب کو راجہ بلب گڈہ وہان آیا اور آکر ہمسے کہنے لگا کہ پچاس سوار تمہاری تلاش مین آتے ہین بہتر ہے کہ تم لباس اپنے خدمتگارونکا پہن لو اور جلدی میرے قلعہ مین آجاؤ مین تمہاری حفاظت کرونگا یہ کہکر آپ اپنے قلعہ کو چلا گیا تاکہ وہان کچھ فساد برپا نہو راجہ نے بلب گڈہ پہونچکر ایک سوار بھیجا کہ ہمکو لیجاوے مگر وہ تھوڑی دیر باہر ٹھہر کر واپس چلا گیا اور ہم بھی قلعہ مین پہنچے فوراً راجہ نے ہمکو ایک مکان مین مخفی کر رکھا ہمارے وہان پونہچنے ہی کی دیر تھی کہ پچاس سوار بھی آپہنچے مگر اونکو راجہ کے آدمیون نے کہا کہ صاحب لوگ تو آگے بڑھ گیے وہ یہ سنکر آگے کو روانہ ہوئے اور ہم وہانسے ایک نیند لیکر سواری رتھ ایک گانو کو روانہ ہوئے جو قریب چھ میل کے فاصلے پر تھا اور ہمارے ساتھ راجہ کا سالار واسطے حفاظت راہ کے متعین ہوا تھا اس گانو مین تا پانچ دن ایک مکان کے کوٹھے پر چھوٹے سے مکان مین جسمین ایک دریچہ اور ایک ہی دروازہ تھا رہے بعد پانچ روز کے وہانسے بھی بسواری شتر مع سالار راجہ صاحب بلب گڈہ بہمراہی معتمد راجہ صاحب بطرف متھرا روانہ ہوئے اور راستے مین ہر ایک گانو سے بچتے بچتے چلے جب تک ایک گانو مین پونہچے جسکا نام اردان تھا اور اوس گانو مین شتربان ہمکو سیدھا لیگیا مگر اوسکا راستہ ایک جگہ سے بند ہو گیا تھا اسواسطے ہم اوس راستے سے واپس آئے چار تو بامن و امان باہر آئے مگر دو شتر معہ بین صاحب کے پیچھے رہ گیا ہم اونکے انتظار مین باہر ٹھہرے رہے اور گانو والے سب ہمارے گرد و پیش مسلح کھڑے تھے اس عرصہ مین دو آواز بندوق کی گوش زد ہوئی سنتے ہی ہم سب وہانسے بھاگے شتر اولین جسپر مچل صاحب سوار تھے وہ تو اچھی طرح باہر نکل گیا اور دوسرا جسپر سنیپر صاحب تھے وہ گر پڑا اور اوسکی نکیل ٹوٹ گئی اور وہ بھاگ گیا اور تیسرا بھی کنگ صاحب کو لیکر گر پڑا اور بھاگ گیا اور ہمارا بھی زمین پر گرا اور پھر اوٹھ نسکا اور جو کوئی اوسکے قریب جاتا تھا اوسکو کاٹنے کو دوڑتا تھا اسواسطے لاچار اوسکو وہین چھوڑنا پڑا اسنیپر صاحب اور کنگ صاحب تو راستہ چھوڑ کر بھاگے اور ٹیلر صاحب اور مین راستے پر بھاگتے تھے کہ ہمکو مفسدین نے آن لیا اور مارنا شروع کیا چونکہ صبح ہونی والی تھی ہم مفسدین کے مقابلہ پر آمادہ ہوئے اونہون نے ہمکو گھیر لیا ٹیلر صاحب نے اونسے مصالحت کی اور مفسدین نے کہا کہ اگر تم اپنی بندوقین دیدو تو ہم تمکو تکلیف نہ دینگے اس اقرار پر ہمنے اپنی بندوقین حوالہ کردین لیکن یہ معاملہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک نے میرے شانے پر ایک صدمہ چوب پونہچایا مین نے بھی پھر کر اپنے رائفل کا کندہ اوسکو جڑا جب ہم اپنی بندوقین دے چکے تھے اور بجانب گانو واپس آتے تھے کہ ٹیلر صاحب نے اپنا پستول اوس آدمی سے چھین کر جسکو اونہون نے دیا تھا واپس راستے کی راہ لی اس اثنا مین

ایک شخص نے میرے سر پر ایک تلوار ماری مین نے ہاتہ اوٹہا کر کہا بس جو ڈیڑ سو روپیہ میرے پاس ہے وہ مین دے دیتا ہون اور مین نے دیدیے اور اوسکے تقسیم کرنے مین اونمین تکرار ہوئی مین نے جو پیچہے دیکہا تو تیلر صاحب اوسیوقت میری نظر سے غائب ہوئے مگر کوئی اونکے تعاقب مین نہ تہا اس اثنا مین ایک شخص دوڑ کر آیا اور اوسنے میرے سر پر ایک تلوار بڑے زور سے ماری جسکے صدمے سے مین زمین پر گر پڑا مگر تلوار کُند تہی اور زخم مجہے نہ آیا زمین پر گر کر مین نے بہانہ مرجانیکا کیا اور سینے کے بل زمین پر پڑا رہا اب وہ میری کپڑے پوشاک پاپوش چرٹ بکس وغیرہ کی بابت آپسمین تکرار کرنے لگے اور میرے چرٹ بکس مین تیس روپیے بہی تہے وہ بہی ایک نے کہا مین لون اور دوسرے نے کہا مین لون بعد از تقسیم اسباب مذکور وہ سب میرے گرد و پیش کہڑے ہوئے اور تہوڑے عرصہ تک کچہ بطور مرثیہ میرے اوپر گانے لگے اور کبہی کبہی کوئی ایک لات بہی مجہے مار دیتا تہا ایک نے بدین خیال کہ دیکہیں مر گیا یا ابہی زندہ ہے میری گردن پر پاؤن رکہا اور اوسکو اوٹہا کر زمین پر پٹک مارا مگر مین نے بہی ایسا دم سادہا تہا کہ اونکو کچہ معلوم نہوا اور جیسے کوئی پتہر ہوتا ہے اوسطرح کا میرا جسم ہو گیا اوسی شخص نے پہر میری گردن کے نیچے پیر ڈالکر مجہے سیدہا کیا اور جب مجہے معلوم ہوا کہ کسی نے ہاتہ میرے دل پر رکہا مین نے دم لینا بند کیا اور جب تک وہ ہاتہ میرے دل پر تہا اوسوقت تک مینے دم نہ لیا اب کچہ غل و شور سا ہوا مگر مین صاف مطلب اوسکا سمجہ نسکا تہوڑے عرصہ بعد جو مین نے ایک آنکہ کہولی تو کوئی نظر نہ پڑا تو مین اوٹہا مگر بباعث سیلان خون کے نہایت کمزور ہو گیا تہا اور بمشکل چل سکتا تہا الغرض افتان و خیزان مین ادہر تہا کہ ایک گروہ مسلح آدمیونکا نظر آیا کہ آپسمین کچہ گفتگو کر رہے تہے مجہے دیکہکر اونہون نے اشارے سے کہا کہ یہانسے چلا جا اور ایک اونمین سے میرے پاس آیا اور بہ استدعا میری ایک گہٹے پر لیگیا وہان مین نے پانی پیا اور اوسی آدمی نے ایک راستہ کہ خالی از خار و خس تہا بتلایا کہ میرے پیرونکو جو برہنہ تہے گزند نہ پہونچے اور میرے ساتہ چلا اوسنے کہا کہ اپنے کپڑے جو تمام خون آلود ہو رہے تہے مجہے دو کہ مین اونکو دہو کر لادون اس حیلے سے اوسنے میری کرتی وغیرہ اور فتوحی جسمین عقیق کے بوتام تہے اور زنجیر طلائی لگی ہوئی تہی اوتروالی اور چاہا کہ مجہے مارے مگر مین نے اوسکے ذہن نشین کر دیا کہ اگرچہ مین زخمی ہون مگر دو کا مار سکتا ہون یعنی اوسکو زمین پر گرا کر مین آگے بڑہا مگر بباعث تابش آفتاب کے مجہ مین تاب باقی نرہی تہی مین نے قمیض ہندوستانی کپڑونکے نیچے سے نکال کر اپنے سر پر رکہی اور اسطرح ایک یا دو میل چلا تہا کہ دو یا تین آدمی لٹہ لیے ہوئے میرے پاس آئے اور مجہے دہمکانے لگے مین نے اونسے صاف کہدیا کہ اگر تم مجہے مار ڈالو گے تو تمکو کچہ نہین ملیگا اسواسطے کہ میرے پاس ایک کوڑی بہی نہین ہے لیکن اگر تم مجکو بلب گڈہ پہونچا دوگے تو مین تمکو سو روپیہ دونگا اور اگر آگرے لیجاؤگے تو تین سو روپیہ دونگا اونہون نے مجہے تہوڑا پانی پلایا اور چہوڑ دیا بعد ازان ایک آدمی ہیبت وحشت ناک کہیتونمین سے دوڑتا اور غل مچاتا میری جانب آیا مین اوسے دیکہکر کہڑا ہوا اوسنے میرے پاس آکر قمیض جو میرے سر پر تہی اوتار لی اور مجہے مارنے کو تہا کہ مین نے ہاتہ اوٹہا کر کہا کہ میرے پاس کچہ نہین ہے ہان اگر بلب گڈہ تک کے سو روپیہ اور آگرے تک لیجانے کے تین سو روپیہ دے سکتا ہون اوسکو اسبات کا یقین نہ آیا کہ راجہ بلب گڈہ ہمارا دوست ہے اس عرصہ مین دو گانو والے اور آئے اور اونہون نے آکر کہا کہ دو صاحب لوگ آگے گئے ہین اور دوسرا گانو جو یہانسے قریب ہے اوسمین فروکش ہین

اونہون نے مجھے پانی بھی پلایا اور دیہ مذکور مین بھی پونہچایا وہان کیا دیکھتا ہون کہ سنپر صاحب اور کنگ صاحب دونو موجود ہین اور بفضل الٰہی سے اونکو کوئی مفسد بھی راستے مین نہین ملا تہا اور نہ اونکو کسیطرح کا آسیب پونہچا تہا سنپر صاحب نے از راہ مہربانی میرے زخم دہوئے ہر دو صاحبان موصوفین نے نمبر دار دیہ سے اقرار کیا تہا کہ اگر ہمکو آگرے پونہچا دوگے تو ہم فی صاحب پانچ سو روپے دینگے بعد از قیل و قال بسیار نمبردار نے انکار کیا مگر اونکی بندوقین اور تین سو روپے جو اونکے پاس تھے چھین لیے اوسیوقت ہمارے پاس ایک چٹھی مچل صاحب کی پونہچی اونہون نے ہمکو طلب کیا تہا اور لکھا تہا کہ حامل چٹھی کے ساتھ چلے آؤ کہ یہ گانو خیر خواہ سرکار کا ہے بر وقت استفسار معلوم ہوا کہ دیہ مذکور دو کوس ہمارے مقر سے تہا ہم روانہ ہو کر صاحب موصوف کے پاس پونہچے وہان ہم سب شام تک مقیم رہے ہمارے رہبر نے اب ہمکو صلاح دی کہ یہان سے روانہ ہو کر دوسرے گانو مین جو چہ میل فاصلے پر ہے جانا بہتر ہے کیونکہ گانو مذکور ایک کلان دیہ ہے اور اوسکے باشندگان ہماری حفاظت بھی کر سکتے ہین اوسکے کہنے بموجب ہم وہان گئے اور آٹھ یا نو روز تک وہان مقیم رہے مگر اس اثنا مین اکثر سپاہیون نے اوس دیہ والونکو دہمکایا کہ اونکے گانو پر حملہ آور ہونگے مگر اونہون نے کچھ خیال نہ کیا لیکن ہمکو بالتحقیق یقین ہوا کہ اگر ہم اوس دیہ خرد مین مقیم رہتے تو بیشک سب قتل ہوتے ہمکو اب زیادہ تشفی ہوئی کہ فورڈ صاحب مجسٹریٹ گورگانوہ نے مقام ہوڈل سے پیش گار و فوج بہرت پور کا ہماری حفاظت اور ہمرہی کیواسطے بہیجا اور ہم نے صاحب موصوف کے پاس پہونچکر نہایت آرام پایا ہم وہان بہت روز مقیم رہے اور ہر روز انتظار آمد خبر فتح دہلی کی رہتی تہی کہ اس عرصے مین مقام متہرا مین بھی فساد ہو گیا اور جو سپاہی ہمارے ساتھ تھے اونہون نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اونہون نے بھی فساد شروع کیا اور ہمکو کہا کہ یہان سے چلے جاؤ بعد ازین ہم ہارڈی صاحب کے ہمراہ ہو کر بامن و امان بتاریخ ۲۶ جون ہوڈل سے آگرے مین پونہچے

مچل صاحب نے قبل از روانگی مقام ہوڈل سے دو سو روپے اور گھوڑے سوار سکے راجہ بلب گڈہ سے لیے تھے اور ان گھوڑونمین بحساب فی سوار ایک گھوڑا کم تہا مگر تاہم فی الحقیقت بڑی رعایت راجہ صاحب نے کی تہی

بتاریخ ۱۹ ماہ اگست ایک میم صاحب یعنی لیسن صاحب کی میم کیمپ مین روبرو سے شہر دہلی کے آئے اونکے ہمراہ ایک غازی باشندہ مقام سوات تہا گو شہر سے دو غازی اونکے ساتھ چلے تھے اونمین سے ایک تو مفسدونکے ہاتھ گرفتار ہو گیا اور دوسرا ساتھ پونہچا الیسن صاحب کی میم بہیئت و بلباس طفل افغان فراری ہوئین تہین اور میم صاحبہ دہلی مین شروع فساد ۱۱ مئی یعنی تین مہینے سے زیادہ سے قید مین تہین اونکا ایک بچہ اونکی گود مین گولی سے جان بحق ہوا تہا اور ایک گولی میم صاحبہ کو بھی لگی تہی بعد زخمی ہو سکنے دونو غازیان مذکورہ بالا نے اونکی حفاظت کی تہی

ایک شب پیشتر میم صاحبہ کے شامل کیمپ ہونے سے وہ کسی تدبیر سے اجمیری دروازے کے باہر نکلکر گھاس مین شب بھر پوشیدہ رہین وقت صبح اونہون نے ایک کو غازیونمین سے بہیجا کہ جا کر دیکھے کہ فوج انگریزان سبزی منڈی مین ہین یا نہین وہ دیکھ گیا اور سب حال میم صاحبہ سے اوسنے واپس آکر بیان کیا تمام حال استماع کرکے میم صاحبہ وہان سے روانہ ہوئین اور جتنا تیز قدم چل سکین قدم زن ہوئین سنگتریان دشمن نے ایک غازی کو تو گولی سے مار دیا اور میم صاحبہ اور غازی باقیماندہ کے

تعاقب مین بہی چلے مگر جب ہماری گولی کے ٹپے پر پہونچے تو مفسدین تعاقب کنندگان نے وہان سے آگے قدم نہ رکہا اور میم صاحبہ معہ غازی مذکور کے بمقام سبزی منڈی پہونچی میم صاحبہ نے زانو پر گر کر سجدۂ شکر بدرگاہ پروردگار ادا کیا

میم صاحبہ عجب ذلیل خستہ حال تہین اور اکثر ہمارے سپاہیون نے اونکے حال زار کو دیکہکے بے اختیار رو دیا اونکے کولے پر ایک زخم تہا اور اونکا انگشت بالکل گہس گیا تہا کیونکہ قید مین اونکی انگوٹہے رسی سے باندہ کر اونکو ایک جگہ باندہ رکہا تہا ہمارے سپاہیون نے اونکی تواضعات گرسنگی کری کوئی پانی لایا اور کوئی رم شراب کوئی روٹی لایا اور کوئی گوشت مگر میم صاحبہ نے بباعث ضعف بدنی کچہ نہ کہایا اور نہ پیا تہوڑے عرصے تک اکثر سپاہی اونکے گرد رہے اور اکثر سوالات کرتے رہے یہان تک کہ اونکو دق کر دیا مگر میم صاحبہ نے سب کا جواب مجمل طور پر دیا آخرکار کپتان بیلی صاحب وارد ہوئے اور ایک ڈولی منگوا کر میم صاحبہ کو اوسمین سوار کیا اور بحفاظت پہرہ اونکو کیمپ مین روانہ کیا وہان اونکو ایک خیمہ علیحدہ ملا اور جتنی چیزین ضروریات کی تہین سب مہیا ہوئین بروقت فرار ہونیکے شہر سے اونکے پاس ایک پورانا میلا کپڑا تہا جو اونہون نے اپنے جسم کے گرد لپیٹ رکہا تہا اور ایک ٹکڑا اور تہا جو اونکے سر پر لپٹا ہوا تہا اونکے ہاتہون مین دستانے تہے اور پیرون مین پورانا ہندوستانی جوتا تہا درحقیقت وہ اس سے زیادہ بری حالت مین نہین ہو سکتین تہین جسمین وہ آپ تہین

جیمس مورلی صاحب جو بسبب خدمت اور استعانت ایک ادنی ملازم کے جو ہندوستانی تہا جان بسلامت لیگیے تہے اسطرح اپنا حال زار جس سے بڑا تعجب پیدا ہوتا ہے بیان کرتے ہین

مین اور میرا دوست ولیم کلارک صاحب دونو ایک مکان دو منزلہ واقع بازار کشمیری دروازہ مین رہتے تہے ہم دونو کی شادی بہی ہو گئی تہی اور میرے تین بچے بہی تہے اور کلارک صاحب کا ایک لیکن کلارک صاحب کی میم کو قریب ہی ایک اور ہونے والا تہا تاریخ ١١ ماہ مئی قریب نواخت نو گہنٹے کے مین طیار دفتر جانیکو تہا کہ ایک بڑا شور بازار مین ہوا اُس مین ایک میرا نوکر آیا اور اوس نے کہا کہ چند رجمنٹ اپنے ولایتی افسرونکو قتل کرکے میرٹہ سے یہان شہر مین آئی ہین ہماری کچہ سمجہ مین نہ آیا کہ کیا کرنا چاہیے اور مین نے اپنی بگی واپس بہیجدی ہم دو یا تین گہنٹے مکان پر اور بہی ٹہیرے ایک اور نوکر نے آکر کہا کہ بدمعاشان شہر جمع ہو کر انگریزونکو مارتے ہین یہ سنکر میری بی بی اور لڑکون نے رونا شروع کیا کچہ نوکر ہمارے دروازے پر جاکر کہڑے ہوئے اور ایک نے اونمین سے کہا کہ چلو میرے مکان مین پوشیدہ چہپ ہو مگر میرا ارادہ یہ تہا کہ باہر جاکر دیکہون تو کیا ہو رہا ہے پس ایک موٹی چوبدستی ہاتہ مین لیکر مین گلی مین گیا مگر وہان کوئی نظر نہ پڑا مین اور آگے بڑہا وہان تک بہی کوئی نہ تہا آخر اوس گلی کو طے کرکے دوسرے کوچے مین گیا جو بجانب راست تہا اوسمین بہی کوئی آدمی موجود نہ تہا صرف ایک معمر آدمی ایک دوکان کے دروازے پر بیٹہا تہا مین تہوڑی دیر تک ٹہیرا تو بجانب راست ایک انبوہ آدمیونکا نظر آیا مگر سب بہت دور تہے اور سوائے غل و شور کے اور کچہ سمجہ مین نہ آتا تہا بخیال اسکے کہ وہ میرے مکان پر آوینگے مین وہان ہی تہوڑی دیر کہڑا رہا اور اونکو دیکہتا رہا آخرکار مین نے ایک شور پشت کی جانب سے سنا اور پیچہے پہر کر جو دیکہا تو ایک گروہ آدمیونکا میرے دروازے کے اندر جاتا تہا اونہون نے مجہے باہر کوچے مین دیکہکر چند آدمیونکو میری طرف روانہ کیا یہ حال دیکہکر مین فوراً دوسری گلی مین بجانب چپ گیا جہانسے ایک رستہ میرے مکان کیطرف

بہی جاتا تہا مگر کئے چلکر کہا کہ اوس راستے مین ایک دروازے پر چند عورات اور ایک یا دو آدمی کہڑے تہے مگر اونہون نے مجھے دیکھکر کچھ نہ کہا وہانسے بہی مین آگے کو بہاگا تہوڑی دور آگے گیا تہا کہ دو آدمی ایک اور گلی مین سے بہاگتے ہوئے نکلے اور میری طرف کو یہ کہتے ہوئے آئے کہ مار فرنگی کو اونمین سے ایک کے ہاتہ مین تلوار تہی اور دوسرے کے لاٹہی جب وہ نزدیک آئے تو مین بہی ٹہرا اور مین نے ایک ایسا سونٹا اوس تلوار والے آدمی کے سر مارا کہ وہ زمین پر گر گیا دوسرے نے لاٹہی میرے سر پر ماری مگر مین نے سر جہکا لیا اور لاٹہی میرے شانہ کو چہوتی ہوئی چلی گئی مین نے اپنی لاٹہی جو پہر آئی تو اوسکے زانو پر اس زور سے لگی کہ وہ چیخ کر زمین پر بیٹہ گیا اس عرصہ مین لوگ وہان جمع ہونے لگے اور مین وہانسے بہی آگے کو روان ہوکر ایک نجار کی دوکان پر پونہچا وہان گاڑیان بہت سی کہڑی تہین اور ایک چہت گاڑی کا شکستہ زمین پر ترچہا پڑا تہا اوسمین جگہ میرے لائق کافی تہی اور مین اوسمین گہس بیٹہا اس عرصہ مین مینے سنا کہ چار پانچ آدمی یہ کہتے ہوئے اودہر سے گذرے کہ ادہر ہی کو گیا مین مارے خوف کے دم بہر اچہی طرح نہین لیتا تہا تہوڑے عرصہ بعد اونکے جانیکے پہر وہان کچہ نہ تہا اور کوئی آدمی اودہر سے نہین گذرا اب مجہے خیال اپنے عیال و اطفال کا یعنی ایک صاحب اور اونکی بی بی اور بچونکا آیا مین نے اپنے دلمین کہا کیا وہ سب قتل ہوئے اور اس خیال کے آتے ہی مینے کہا کہ جو ہو سو ہو اونکے پاس تک یعنی گہر مین جانا چاہیے اور اس خیال نے مجہے مثل دیوانہ بنا دیا ان ہی توہمات مین تہا کہ دوبارہ اوس رستہ پر شور و غل پیدا ہوا ایک انبوہ کثیر غل و شور مچاتا ہوا اودہر سے گذرا اور وہ لوگ انگریزونکو گالیان دیتے جاتے تہے اس اثنا مین دو تین عورات گہر سے باہر نکلکر نزدیک اوس چہت کے آ کہڑی ہوئین اور ایک بچہ اونکے ساتہ تہا وہ اوسکے نیچے جہانکنے لگا تب مینے اونکو نیچے پرسے کہا کہ اندر جاکر دروازہ بند کرلو مین وہان ایک عرصہ تک چہپا رہا کیونکہ یہ بازار بہت چلتا تہا اور مین نے سوچا کہ اسمین ہر جگہ آدمی ملینگے بعد ازین دوبارہ مجہے خیال اپنے عیال و اطفال کا آیا اور اب مین نے یہ کہا کہ کچہ ہی ہو اب تو ضرور گہر جانا چاہیے یہ کہکر مین باہر آیا اور ذرا کہڑا ہی ہوا تہا کہ ایک عورت نے پوکارا کہ کون ہے مگر مین نے کچہ جواب نہ دیا اور مین وہانسے روانہ ہوا یہ گلی وسط شہر مین واقع نہ تہی بلکہ قریب فصیل شہر کے تہی اور اوسمین بقال و بنیے وغیرہ نہین رہتے تہے مگر بابو بنگالی رہتے تہے تمام بدمعاش اب شہر کو لوٹنے گئے ہوئے تہے مین اس رستہ مین صرف ایک یا دو آدمیونسے ملا اور وہ مجہے جانتے تہے اونہون نے کہا کہ اپنے تئین بچاؤ آخر الامر مین اپنے مکان کی پشت تک جہان ایک باغ واقع تہا پونہچا اور ایک کہڑکی مین سے اندر گیا اب قریب چار بجے کا وقت تہا کیونکہ تمام دن مین اوس چہت کے نیچے رہا تہا مین نے وہان ہی توپون کی آوازین سنین تہین اور ایک بڑا زلزلہ سا بہی آیا تہا جو بعد ازان معلوم ہوا تہا کہ باعث میگزین کے اوڑنے کا تہا جیسا پیشتر ذکر ہو چکا ہے مین اپنے باغ کے اندر آیا اور ہر شے کو مثال مردہ خاموش پایا اور جب مین مکان کے نزدیک پونہچا تو گرد اوسکے کرسیان و گلاس اور کاسہائے شکستہ و کتب وغیرہ افتادہ تہین اور چند دست بقچہ پوشاک کے جل رہے تہے مین اول اودہر گیا جہان نوکر وغیرہ رہتے تہے مگر اوسمین کوئی آدمی نظر نہ آیا مگر گاؤخانے کی جانب سے کچہ ایسی آواز سی آئی جیسے کوئی روتا ہو وہان جو مین گیا تو دیکہا کہ ہمارا قدیم دہوبی جسنے بیس برس میرے والد کی خدمت کی تہی پڑا ہے مین نے اوسکا نام لیکر آواز دی تب اوسنے آنکہ کہولی اور مجہے دیکہکر رو رو کر کہنے لگا اے صاحب اونہون نے اون سب کو قتل کیا اونہون نے اون سب کو مار ڈالا ایک

سنتے ہی مجھپر حالت غشی طاری ہوئی اور مین بیٹھ گیا دہوبی سے مین نے کچھہ پانی پینے کو مانگا اوسنے اپنے گھر سے مجھے لا دیا بعد پانی پینے کے مین نے اوس سے پوچھا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا اول تو وہ خوب رویا بعد ازان اوسنے کہا کہ اے صاحب جب تم چلے گیے تو دونو میم صاحبا اور بچے یکجا مخوف بیٹھہ رہے تھے کیونکہ گلی اور کوچے مین شور بہت ہوتا تھا اور آوازین بندوق کی بہی آتی تھین یہ حال دیکھکر کلارک صاحب نے اپنی بندوق شکاری نکالی اور اوسکو بھرا مین نے اونسے پوچھا کہ اگر کہو تو دروازہ بند کرون اونہون نے بجواب کہا نہین ہمکو کچھ اندیشہ نہین ہے اسکے بعد ایک انبوہ کثیر لاٹھیان اور تلوارین اور برچھیان لیے ہوئے اندر حاطے کے آئے کلارک صاحب زینہ پر کھڑے ہوئے اور اونہون نے اونسے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو اور کیا چاہتے ہو اون آدمیون نے اونکو سواے دشنام کے اور کچھ جواب سوال کا نہ دیا اور کہا کہ ہم ہر ایک فرنگی کو مارینگے صاحب یہ سنکر اندر چلے گیے اور دروازہ بند کیا اونکے پیچھے وہ سب آدمی بہی اندر گھس گیے تو ہمسب بہاگ گیے صرف مین یہان رہا جب وہ سب اندر گھس آئے تو کلارک صاحب نے کہا یہ سب چیز موجود ہے لیجاو مگر ہمکو نہ مارو اونہون نے تب صاحب کو دشنام دیکے اور اونکی میم کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ تمہاری میم ہے اور خوب ہنسے اب اونہون نے سب اسباب کو توڑنا اور لوٹنا شروع کیا ہماری میم صاحب نے تینون بچونکو لیکر غسل خانے جاکر دروازہ بند کر لیا تہا کلارک صاحب آکر میرے پیچھے بندوق لیکر کھڑے ہو گیے جب اونہون نے بندوق دیکھی تو کہا کہ یہ ہمکو دیدو اور ایک شخص اونمین سے میم صاحب کے پاس گیا اور اونکے سینے کو چہوکر کچھ کچھ فحش بکنے لگا کلارک صاحب یہ دیکھکر چلائے کہ او سور اور اوسکو گولی سے مار دیا اور دوسرے کو دوسری گولی سے زخمی کرکے بندوق کی نال سے اونکو مارنے لگے یہ دیکھکر مین نے جانا کہ اب یہ لوگ سبکو مار ڈالینگے اور مین بہاگ کر غسلخانے کی طرف گیا کہ میم صاحب کو نکال لیجاؤن مگر وہان بہی بہت آدمی موجود تہے اونہون نے مجھے مارا اور کہا کہ یہانسے بہاگ جا نہین تو ہم تجکو بہی مار ڈالینگے مین ناچار باغ مین جاکر ایک درخت کی اوٹ مین جا بیٹھا وہانسے اول مین نے بڑا شور و غل سنا بعد ازان دیکھا کہ وہ لوگ اسباب نکال کر چارونطرف پہینک پہینک کر توڑتے تہے اور دروازے کے شیشے بہی توڑ ڈالے بعد ازین اونہون نے کہا کہ اب چلو لوٹین اور وہ سب یہانسے چلے گیے یہ سنکر مجکو تہوڑی دیر تو سُن کا عالم رہا پہر مین نے اوٹھکر دہوبی سے کہا کہ چلو اندر چلین اور مکان مین جاکر باہر کے کمرے مین دیکھا کہ اکثر چیزین ٹوٹی پڑی ہین میزونکو کلہاڑیونسے توڑا تہا اور سب چیزین فرش پر بکھری پڑی تہین جام اور جیلی کے ڈہیر لگے ہوئے تہے بسکٹ تمام پہیلے پڑے تہے اور بوتلین برانڈی وغیرہ شراب کی جو توڑی تہین تو اونکی بو تمام مین پہیلی ہوئی تہی

یہ ذرا ذرا حال میرے دل پر نقش ہے وہ اندیشہ جو بدتر دیکھنے کا ہر اک شخص کو ایسے موقع پر ہوتا ہے اوسی اندیشے سے مین اسی کمرے مین بہت دیر تک رہا اور ادہر اودہر دیکہتا رہا آخر کار دلکو مضبوط کرکے دوسرے کمرے مین گیا وہان جو حال ہوا تہا اوسکے دیکھنے کو فی الحقیقت دل بہت مضبوط کرنا چاہیے تہا وہان جاتے ہی سامنے جو نظر پڑے تو کلارک صاحب کا بیٹا ہوا ایک میخ سے لٹکا ہوا نظر آیا اوسکا سر نیچے لٹکتا تہا اور اوس سے جو خون دیوار پر جاری تہی اور نیچے اوسکے ایک چشمہ خون کا ہو رہا تہا افسوس کہ یہ قتل اونہون نے ماں کے سامنے کیا ہوگا یہ دیکھکر مین نے اپنی آنکھین بند کر لین اور لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا جب دوبارہ مین نے چشم وا کین تو اوس سے زیادہ نا دیدنی دیکہنا پڑا یعنی کلارک صاحب اور اونکی میم دونو پہلو بہ پہلو میرے

پڑے تھے یہ حال تفصیلسے بیان نہین ہو سکتا اور مین بیان نکرونگا کیونکہ مین سابق ذکر کرچکا ہون کہ کلارک صاحب کی میم کو قریب ولادت ہونے والی تھی

مین چیخنے کی آواز سنکر تیسرے کمرے مین گیا اور وہان دیکھا کہ دہوبی مذکور ہاتھ ملکر رو رہا ہے وہ دروازہ غسلخانے پر کھڑا تھا مین دوڑکر دروازے تک گیا مگر غسلخانے مین نجاسکا کیونکہ وہان وہ حال تھا کہ دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہو مجھسے تو اسکا خیال بھی نہین ہو سکتا کہ مین شال میم صاحبہ کلارک صاحب اپنی میم کو دیکھون مین وہان بحواس ہوکر دونو ہاتھ زانو پر رکھکر بیٹھ گیا مجھے اوسوقت رونا بھی نہ آیا اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک پہاڑ میرے دل پر قائم ہے جو اشک کو آنکھونسے آنے نہین دیتا مجھے معلوم نہین کہ کتنے دیر مین وہان بیٹھا رہا آخرش دہوبی نے آکر کہا کہ اوپر آدمی آتے جاتے ہین اور اب یہان رہنا مناسب وقت نہین اور وہی مجھے اوٹھاکر اپنے گھر مین لیگیا اب قریب شام کا وقت تھا اور تاریکی ہو گئی تھی گمان میرا آیا کہ اب ہمارے نوکر واپس اپنے اپنے گھر مین آوینگے مگر مجھے کسیکا اعتبار نرہا تھا دہوبی نے مجھسے کہا کہ آج رات کو مین تمکو اپنے بھائی کے گھر لیجاونگا جو دوسری طرف شہر مین رہتا ہے اور ایسی تجویز کرونگا کہ تم بھی کسیطرح شہر سے باہر پہونچو پہر تم ہم کو نکل چلینگے مین اوسکے گھر کے اندر جاکر لیٹ رہا اور وہ باہر مکان کے بیٹھا رہا تھوڑا عرصہ بھی نہین گذرا تھا کہ ایک گروہ بدمعاشونکا جلدی سے اندر آیا وہ خوب ہنسے اور چلائے بعد ازان ایک گلی کی راہ سے جو متصل اس مکانکے تھی باہر چلے گئے مین نے خود سنا کہ ایک نے اونمین سے یہ کہا کہ کیا تماشا ہے اب میرے نوکر بھی واپس آئے اور آپسمین ذکر واقعہ مذکورہ بالا کا کرنے لگے اور مجھے اسکی نہایت خوشی ہے کہ اونہون نے مجھے بھی مقتولونمین تصور کیا ایک نے اونمین سے کہا کہ میم صاحب اور بچونکا مارنا نہایت قبیح امر ہوا اب روزگار کہان ملیگا مگر دوسرے نے اوسے فوراً جواب دیا کہ وہ لوگ کافر تھے اب شاہ دہلی ہر ایک کی پرورش کرینگے بعد از نصف شب کے مین آہستگی باغ مین گیا اور دہوبن کی کرتی پہن کر اور چادر اوڑھکر باہر نکلا اور مقام مقررہ پر پہونچکر دہوبی سے ملا وہ مجھے ساتھ لیکر اپنے بھائی کے گھر گیا ہر جگہ راستے مین نہایت کھلبلی مچ رہی تھی اور بجانب میگزین ایک تیز شعلہ نمودار تھا اور باہر فصیل کے بندوقین چل رہین تہین جب ہم قریب اوسکے بھائی کے مکانکے پہونچے تو دہوبی نے کہا کہ تم چپ چاپ ایک گوشہ مین ٹھیرو مین اندر جاکر دیکھون کہ کون کون ہین یہ امر میرے واسطے باعث خوش طالعی ہوا کیونکہ بعد ازان معلوم ہوا کہ دہوبی کا بھائی بہت خوش تھا کہ اب ہمارے سب کپڑے اوسکے پاس رہینگے اور وہ ہرگز ہمارے بچانیکی تجویز نکرتا بلکہ ہمارے قتل پر آمادہ تھا مین اوس گوشہ مین بہت دیر تک ٹھیرا رہا اور آدمی اکثر اودہر آتے جاتے تھے اگر اونکو ذرا بھی معلوم ہوتا کہ ایک فرنگی اونکے قریب موجود ہے تو خدا جانے کیا ذلتین اوٹھانی پڑتین مین تمامی عمر شہر مین رہا ہون مگر تاہم مجھے خوف تھا کہ کوئی اون وارد و صادرین سے مجھسے ہمکلام نہو اور میری چادر کے بے ترکیب اوڑہنے سے مجھے شناخت نکرلین اس ششوپنج مین مین تھوڑی دیر بیٹھا رہا اب صبح ہونے لگی اور اس خیال سے کہ اب روز روشن ہوگا تو سب دیکھینگے اور پردہ کھل جاویگا اور زیادہ اندیشہ دلمین پیدا ہوا لیکن آخرکار دہوبی نکلا اور اسکے آگے آگے ایک رنگا کپڑو نکالا ہوا تھا وہ میری طرف نہ آیا بلکہ سامنے کو دوسرے کوچہ مین چلا یہ دیکھکر مجھے افسوس ہوا کہ دیکھو یہ بھی مجھے چھوڑکر جاتا ہے خیر جو میری قسمت مین ہوگا وہ ہوگا لیکن جب اوسکی خدمتگزاری اور ایمانداری کا

خیال آیا تو دل نے کہا کہ یہ اسواسطے ادہر نہین آیا کہ اوسکو میری جانب خیال نہو اسی سبب مین اوسوقت وہان بیٹہا رہا جبتک دہوبی تہوڑی دور چلا گیا بعد ازان مین اوٹہا اور اوسکے پیچہے ہو لیا وہ آگے آگے جاتا تہا اور مین کچہ فاصلے پر پیچہے پیچہے تہا جب تک اوس کوچہ سے نکلے باہر ہوئے جسمین اوسکا بہائی رہتا تہا بعد ازان اوسنے ٹہر کر مجہے اشارا کیا مین اوسکے پاس گیا تب اوسنے کہا کہ اوسکا بہائی سب بے ایمان ہے وہ کبہی تمکو نہ بچاتا اور مین اس بہانے سے اب نکل آیا ہون کہ ایسے وقت شہر مین رہنا مناسب نہین جب اسطرحکا فساد برپا ہوا اور مین اپنے گانو جاؤنگا یہان نہ رہونگا ہم دونو دروازہ شہر کے باہر نکلے اور کسینے ہمکو نہ روکا ہم براہ سڑک قریب تین میل کے گئے تہے کہ دہوبی نے یہ صلاح دی کہ اب کرنال جانا مناسب ہے کرنال کا راستہ وہانسے دور تہا اور ہمکو قریب سارے شہر کا چکر کرکے وہان پونہچنا تہا الغرض ہم اودہر کو روانہ ہوئے اور راستہ مین اکثر آدمی وارد و صادر ملے مگر کسینے ہم سے کچہ نہ کہا ہم آہستہ آہستہ روان تہے اور قریب شام کے کرنال کے راستے پر پونہچے یہان اور ہی معاملہ تہا یہان جو لوگ جاتے آتے تہے اونکے تلاشی لیجاتے تہے کچہ مال لوٹ کا نہ لیجاتے ہون ایک گروہ مفسدین نے ہمکو گہیرا اور کہا کہ یہ بوڑہا آدمی بڑا ہوشیار ہے مال لیے جاتا ہے دہوبی نے بے تامل اوس سے کہا کہ میرا بوجہ دیکہلو جب اونہون نے اوسکو دیکہا اور اوسمین کچہ نہ پایا ہمکو چہوڑ دیا مین نے اب دہوبی سے کہا کہ آیندہ اگر کوئی گروہ مفسدان سے ملے تو اول ہی کہنا چاہیے کہ جاؤ فرنگیونکو لوٹو اور یہ واقعہ جو ہوا ہے اوسکا ذکر ہنسی اور مذاق سے کرنا چاہیے اور اوسنے آیندہ ایسا ہی کیا جسکے سبب کسینے ہمپر کچہ شبہ نکیا دوسرے روز ہم بہت صبح یعنی تہوڑے عرصہ بعد نصف شب کے روانہ ہوئے اور تاریکی شب مین مین بیل پر سوار ہو کر منزل طے کرتا تہا روز سوم ہم ایک چہوٹے سے شوالہ ہندوان کے نزدیک ٹہرے ہم ایک پیپل کے درخت تلے نیچے بیٹہے اور ایک گوشائین آکر تالاب پر جو بڑا متصل تہا ٹہرا دہوبی کچہ کہانا لانے گیا اور مین یہان ہوائے سرد جو چل رہی تہی سو گیا جب دہوبی کہانا لیکر آیا تو اوسنے مجہے جگایا اور اوس گوشائین نے کہا کہ مین جانتا ہون یہ فرنگی ہے ہمنے یہ سنکر اوسکی خوشآمد کی اور کہا کہ ہمپر رحم کرو گوشائین نے کہا جاؤ مین کسیکو تکلیف نہین دیتا ہون اب مین ان پارچہ زنانہ سے تنگ آیا تہا اور درحقیقت مجہے شرم بہی زنانہ بہیس سے آتی تہی اور مین نے یہ خیال بہی کیا کہ دہلی سے اتنے فاصلے پر اب کون تکلیف دیگا ان خیالات سے مین نے تبدیل لباس کیا یعنی پارچہ زنانہ چہوڑکر لباس مردانہ شالکا ذرا ان پہن لیا اکثر گانو والے ہمکو طعنہ اور دشنام دیتے تہے اور ہماری ہنسی اوڑاتے تہے مگر کسینے ہمکو تکلیف جسمانی نہین دی راستے مین مینے دیکہا کہ ایک انگریزن کی لاش قیمہ کی ہوئی میدان مین پڑی ہے اور جب مین نے دیکہا کہ ایک گدہ بولتا ہوا اوسکی طرف اوڑکر جاتا ہے مجہے نہایت رنج ہوا اوسکے پاس لاش ایک انگریزی کی نظر پڑی جو بظاہر قریب سولہ برس کے سن کا تہا اوسکے معائنہ سے معلوم ہوتا تہا کہ اوسکو لاٹہیون سے مارا تہا مین نے اوسکو وہان دفن کیا مگر قبر اوسکی برائے نام تہی یعنی تہوڑی سی ریگ ادہر اودہر سرکا کر اوسکی لاش وہان رکہکر وہی ریگ پہر اوسپر ڈالکر اوسکو دبا دیا تہا افسوس صد افسوس راستہ مین مین نے سنا کہ چند صاحب لوگ آگے جاتے ہین اور چاہا کہ اونسے جا ملون مگر اونکے پاس تک پونہچ نہ سکا قبل ازاس فساد کے میری ٹانگ مین درد تہا اور اب جو گرمی اور مٹی مین چلنا پڑا تو وہ اور زیادہ ہوگیا تہا اکثر مجہسے چلا نہ جاتا تہا تو مین پیر کہسیٹکر رکہتا تہا مگر چلنا ضرور تہا اگر ایسا موقع نہوتا تو کبہی مین ایسی تکلیف گوارا نکرتا مگر خیال حفاظت جان ایسا قوی ہوتا ہے کہ کوئی امر سخت اور تکلیف دہ

مگر اوسکے آگے وہ سختی اور تکلیف کچھ معلوم نہین ہوتی اور انسان اوسکے واسطے سب کچھ گوارا کرتا ہی

بست و ششم بعد روانگی مقام دہلی سے مین کرنال مین پہونچا وہان مجھے ایک نیک سیرت ملا اور چونکہ اندیشہ و فکر و خطرہ جان اب رفع ہوگیا کچھ مجھے ہوش آنے لگا اور جب ہوش آیا تو بیماری بخار نے منہہ دکھایا نوبت لب بام پہونچی اب مجھے کچھ کچھ افاقہ ہونا شروع ہوا ہے فقط

اب غور اور خیال کرنیکا مقام ہے کہ زمانہ سلف سے اب تک جتنے فساد اور واقعہ گذرے ہین کب ایسا ہوا ہے کہ بچہ غیر رسیدہ رحم مادر سے نکالا گیا ہو کب بچہ ہاے انگریزان چلاتے ہوئے اور تڑپتے ہوئے تلوارونکی نوک پر فخریہ اوٹھا کر بازارونمین پھراے گئے تھے کب عورات انگریزان چاندنی چوک دہلی مین روبروے ہزارہا آدمیونکے برہنہ اور بصد ذلت و خواری بیگناہ قتل کی گئین تھین کب عورات انگریزان تختون پر زندہ میخ ماری گئین تھین یا زندہ جلائی گئین تھین تمام ان قبیح اور ناشایستہ حرکات و ظلم و تعدی سے نیک سیرتی اور نیک کرداری ہندوستانیونکی ظاہر ہوتی ہے القصہ تمامی مفرورین دہلی کسی نہ کسی طرح کی حفاظت تلطف آمیز یا سوے مہمان نوازی کا بیان کر سکتے ہین ایک فقیر بتاریخ ۱۲ ماہ مئی میرٹھ مین آیا ایک بچہ انگریز کا اوسکے پاس تھا جو اوسنے دریاے جمن مین سے ڈوبتا ہوا نکالا تھا میرٹھ آنے تک راستے مین کئی جگہ اوسکو باعث اوس بچہ کے مار پڑی اور تکالیف ہوئین مگر اوسنے اوسکو بچایا اور ہزار طور سے اپنے ہی پاس رکھا میرٹھ مین آکر جب حکام کو حوالے کیا تو اوسکو روپیہ بالعوض حفاظت کے دینے لگے اوسنے انکار کیا کہ مین نہ لونگا مگر یہ درخواست کی کہ ایک چاہ اوسکے نام سے کندہ کروا دو جسکے سبب یہ امر یادگار رہیگا

حالات معرکہ دہلی مفصل ہین جو بآخر کتاب ہذا ثبت ہوا ہے تحریر کیا گیا اسواسطے مکرر اس مقام پر لکھنا تحصیل حاصل متصور ہوا

کانپور

تمام واقعات قتل بلکہ اوسکو ذبح کہنا چاہیے جو پچھلے ہنگامہ مین اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہین جو قتل کانپور مین نانا بٹھور والے نے کیا سب سے زیادہ نادیدنی تھا سات سو پچاس نفری مین سے جو ایک مہینا پیشتر خوب مضبوط اور جوان تھے صرف دو چار آدمی یہ قصہ پر غصہ کہنے کو باقی رہے ہے لفٹنٹ ڈلافوسی صاحب اور لفٹنٹ طامس صاحب ۵۳ رجمنٹ کے اور انساین بروں صاحب ۵۶ رجمنٹ اور دو سپاہی صرف اس قتل عام سے جان بسلامت لے گئے تھے تین مرد اور چار عورتین اور بہی سنا ہے کہ بچکر الہ آباد پہونچے تھے مگر اونکا نام سننے مین نہین آیا یہ لوگ اوس قتل سے بچ رہے تھے جو دریا پر ہوا تھا اور کانپور مین اوسوقت تک مخفی رہے ہے جب تک جنرل ہیولک صاحب کی فوج مقام مذکور مین پہونچی

یہان کچھ بیان نانا مذکور کا کرنا چاہیے یہ نانا مشہور بنام نانا دہوندو پنتھ وہ شخص ہے جسکو باجی راو پیشواے معزول پونا والے نے اپنا لڑکا بنایا تھا پیشواے مذکور سرکار کا پنشن خوار تھا اور بماہ دسمبر ۱۸۵۱ء مر گیا پیشواے مرحوم کی پنشن تعدادی آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ نانا کو نہین ملی اور یہی شاید باعث اوسکے انحراف کا اسوقت مین ہوا ہو مگر قبل ازین یہ شخص بہت مانوس انگریزون سے معلوم ہوتا تھا اور اکثر اونسے بتواضع پیش آتا تہا یہ شخص بٹھور مین جو دس میل بجانب غرب کانپور کے واقع ہے بود و باش رکھتا تہا اور اس ضلع مین پیشواے مرحوم کی جائداد پر قابض اور متصرف تھا اس شخص کو سرکار نے اجازت پانچسو سوار و پیادہ اور تین ضرب توپ کی دی گئی تھی

اور یہ فوج درحقیقت حکومت سرکاری سے خارج تھی نانا کو کل اختیار اس فوج کا تھا فقط

اب پھر کانپور کا حال شروع ہوا کانپور مقام چھاونی افواج اور بڑا وسیع مقام قریب پانچ میل طول مین بجانب راست دریائے گنگ کے واقع ہے اور اگرچہ سابق مین یہان فوج گورہ بہت رہتی تھی مگر اب بہت کم ہو گئی تھی ہنگام فساد فوج گورہ معہ کمک جو اونکو بھیجی تھی حسب تفصیل ذیل تھی ایک کمپنی توپخانہ کی ۵۹ نفر سپاہی اور چھ ضرب توپ فوج پیادہ ساٹھ نفر ۸۴ رجمنٹ شاہی اور ستر نفر ۳۲ رجمنٹ شاہی کے معہ بیمار و بیکار اور ۵۵ نفر اول مدراس فیوزلیر کی اور فوج ہندوستانی مین سے ۲ دوم رجمنٹ سواران غیر آئین اور اول و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ پیادگان اور گولنداز متعلقہ باٹری کے تھے اور جنرل سر ہیو ویلر صاحب کمانیر اس فوج کے تھے ماسوا گورہ مذکورہ بالا عیسائی اور ولایت زاد انگریز اس چھاونی مین بکثرت رہتے تھے اکثر اونمین کے متعلق بدفاتر ملکی و سٹرک آہنی و نہر وغیرہ کی تھی اور میم تمام سپاہیان گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی جو لکھنؤ مین مقیم تھے رہتی تھین بدین لحاظ اسمین شک نہین کہ ایک نفری عیسائیونکی یعنی باشندگان یورپ کے سب مرد و زن و بچہ سات سو پچاس سے کم نہو گی

خبر فساد میرٹھ و دہلی اس مقام مین بتاریخ ۱۴ ماہ مئی کو پونہچی اور اگرچہ بے اعتباری جو کم و زیادہ حالت بنگالہ مین ہو گئی تھی کانپور مین بھی معلوم ہوتی تھی خصوصاً منجانب توپخانہ و اول رجمنٹ ہندوستانی جو سالہا سال سے یکجا رہتے تھے اور اونکے ارادہ فاسد برملا معلوم ہوتے تھے مگر کوئی تدبیر اوسکی انسداد کی سوائے اسکے عمل مین نہ آئی کہ توپخانہ بارک گورہ مین بھیجا گیا تھا اور اوسکے لیجانے کی وجہ بھی یہ ہوئی کہ بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور وقت شب چھاونی ہندوستان مین آگ لگی آگ کے خوف سے توپخانے کو وہان بھیجدیا تھا اب میم لوگ اور سوداگر چھاونی بھی آکر بارک مین پناہ گیر ہوئے ایک کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی لکھنؤ سے وارد ہوئی اور سب افسرونکو حکم ہوا کہ اپنی اپنی رجمنٹ کی چھاونیونمین شب باش ہوا کرین زیادہ تر سبب اندیشے کا کانپور مین یہ ہوا تھا کہ ایک خبر تمام شہر مین مشہور ہو گئی تھی کہ بتاریخ ۲۳ ماہ مئی وہ کارتوس تقسیم ہونگے جنکی اتنی شہرت ہے اور یہ بھی مشہور ہو گیا تھا کہ توپخانے والون نے صاف کہدیا ہے کہ ہم بخلاف اونکے جو کارتوس مذکور لینے مین انکار کرینگے اپنی توپین ستہ نکرینگے اس سبب سے زیادہ تر اندیشہ لوگون مین غالب تھا یہانتک کہ بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور کہ روز مبارک سالگرہ ملکہ معظمہ بھی سلامی معمولی بھی فیر کرنی مناسب متصور نہوئی

نانا مذکور والے نے ظاہر کیا کہ وقت فساد مین نگہبانی خزانہ کرونگا اور اسلیے صاحب کلکٹر بہادر کی صلاح سے بتاریخ ۲۶ ماہ مئی اونسے دو توپین اور دو سو نجیب لاکر خزانے پر تعینات کیے گو وہان ایک کمپنی ۵۳ رجمنٹ ہندوستانی کا بھی گارد موجود رہا اور دوم رسالہ اودہ زیر حکم لفٹنٹ باربر صاحب متعلقہ ۳۰ رجمنٹ چھاونی مین تعینات ہوئے کہ وہان گشت کیا کرین اور پہرے مقرر کرین

چند روز بعد طریقہ اودہ رسالہ مین بھی کچھ شبہ پایا گیا اسواسطے رسالہ مذکور کو روانہ فتحگڈہ کیا اور اونکی ہمراہی مین کپتان ہیس صاحب متعلقہ ۶۲ رجمنٹ جو سکتر لشکری سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودہ تھے اور کپتان کیری صاحب متعلقہ ۱۷ رجمنٹ گئے اور ایک یا دو روز بعد اونکے لفٹنٹ عیش صاحب نصف باٹری توپخانہ اسپی لیکر روانہ مقام مذکور کے ہوئے دو چار منزل پونہچکے سواران رسالہ نے فساد شروع کرکے کپتان ہیس صاحب کو قتل کیا چند سکہ جو رجمنٹ مین تھے بطرف کانپور روانہ ہوئے اور راستہ مین سے لفٹنٹ عیش صاحب کی باٹری سے ملکر صاحب موصوف کو بھی واپس اپنے ساتھ لائے کپتان کیری صاحب بھی

رسالہ سے بچکر بہاگ نکلے جنرل ویلر صاحب نے سب حال سنکر سکہونکو رخصت کیا مورچال بارکہالی ۳۲ رجمنٹ شاہی کی ڈیوٹین باندہنی شروع کیے اور ہر ایک انگریز کو حکم ہوا کہ بارکہائی مذکور مین آکر رہا کرین

تاریخ ۲ جون اول کمک جسمین دو کمپنی ۸۴ رجمنٹ شاہی کی اور ۵۰ نفر سپاہی گورہ مدراس فیوزلیر کی پونہچی ایک کمپنی رجمنٹ مذکورۂ بالا کی معہ اوس کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی کے جو چند روز پیشتر آئی تہی روانہ لکہنو کی گئی

تاریخ ۴ جون رسد وغیرہ ایک مہینے کی اور ایک لاکہ روپیہ مورچال مین جمع ہوا لیکن تاہم نو لاکہ روپیہ خزانہ مین جمع تہا اور کچہ تدبیر اوسکے لیجانیکی یا سامان جنگ و ذخیرہ وغیرہ جو کثرت اوڑ ڈنیس اور میگزین مین پڑا تہا عمل مین نہ آئی اس واردات کا یہان بیان کرنا اسواسطے پر ضرور ہے کہ معلوم ہو کہ صرف نانا پر ہی کل اعتماد نہ کہا گیا تہا بلکہ جو حال کہ گذرتا تہا اوسکا بہی کچہ خیال نکیا گیا تہا عہدہ داران رسالہ دوم و رجمنٹہاے اول و ۵۶ کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چہاونی مین شب باشی کیا کرین

تاریخ ششم ماہ مذکور بوقت نواخت دو گہنٹہ صبح فساد شروع ہوا اور رسالہ دوم اور رجمنٹ اول نے اپنی اپنی چہاونی چہوڑکر باہم فساد شروع کیا مگر اپنے اپنے افسرونکو جو اوائل شروع ہنگامہ سنکر اپنی اپنی چہاونی مین آگیے تہے نہ مارا

مفسد اول خزانہ اور میگزین پر گئے جو سول لائن مین بجانب غرب شہر واقع تہے اور ان دونو مقامونکو بے مقابلہ گارد متعینہ کے قبضہ حاصل کیا من بعد وہ جیلخانے مین گئے اور سب قیدیونکو رہا کر دیا اور تمام مکانات دفاتر سرکاری کو جلا دیا بعدہ بجانب کلیانپور جو کانپور سے اول منزل بطرف دہلی ہے روانہ ہوئے اور مقام مذکور مین پونہچکر قیام کیا قبل از دوپہر رجمنٹہاے ۵۳ و ۵۶ بہی مقام مذکور مین جاکر شامل اونکے ہوئی

یہ قابو پاکر نانا نے بہت سا خزانہ اپنے قبضے مین کرکے اور مقام مفسدان مین جاکر اونکو ترغیب دی کہ واپس کانپور چلکر تمام مکانات منہدم کر دو اور کل افسران سپاہ اور باشندہ عیسائی انگریزونکو قتل کر دو بعد اوسکے دہلی یا لکہنؤ چلینگے اور کچہ سپاہ واسطے قبضے مین رکہنے شہر اور ضلع کے کانپور مین چہوڑ دینگے

بموجب اوسکی صلاح کے کاربند ہوکر اور اپنے تئین اوسکے ماتحت گردانکر اوسی شام کو مفسد واپس کانپور مین آئے اور نانا نے بے تامل جنرل ویلر صاحب کو کہلا بہیجا کہ اب مین تمسے لڑنے آیا ہون جو لوگ کہ کچہ لائق تہے اونکو دہمکا کر اور ہر ایک شے جو اونکو ملی اوسکو لوٹ کر اور ہر ایک انگریز جو اونکے ہاتہ لگا اوسکو مار کر نانا نے اپنے پیغام کی صداقت اسطرح پر کی کہ دو اپنی توپین اور دو کلان توپین جو وہ میگزین مین لایا تہا سامنے ویلر صاحب کے کیمپ کے قائم کین اور گولہ رانی دس بجے صبح کے تاریخ ۷ جون سے شروع ہوئی

اس مقام پر بدین نظر کہ حال محصورین کا بخوبی ظاہر ہو مختصر بیان اس امر کا بہت ضرور ہے کہ جنرل ویلر صاحب نے کیسی خراب اور بے موقع جگہ پسند کی تہی اور تدابیر اوسکی حفاظت کی کیسی غیر مکتفی تہین

ڈپو ۳۲ رجمنٹ شاہی کا جسمین بیمار اور بیکار آدمی اور عورات اور لڑکے رجمنٹ مذکور کے تہے ایک وسیع میدان مین دو بارکین شرقی کنارہ شہر پر تہین یہ بارکین یکمنزلہ تہین اور فی بارک ایک کمپنی یعنی سو سپاہیونکے رہنیکے لائق تہی ایک ان مین سے سرپوش تہی اور دوسری کہلی ہوئی مگر دونو کے آگے برآمدہ بنا ہوا تہا دیوارین خشتی ایک و نیم فٹ چوڑی تہین گرد ایک کو اہیول مکانات ملازمین

پر ایک بارک سے متعلق تہی

گرد ان بارکونکے ایک خندق کہودی تہی اور اوسی خندق سے باہر کی جانب بطور فصیل یا دیوار کے ڈالی گئی تہی جو قریب پانچ فٹ بلند ہوتی تہی مگر یہان اسطرح پڑے تہے کہ گولی بہی اوس سے نہ رکے اور اسیطرح صاف میدان دونو طرف توپونکے واسطے رکہا گیا تہا اور کوئی شی اونکے محفوظ رکہنے کی موجود نہ تہی اب خیال کرنا چاہیے کہ اسطرح کا مورچہ کسقدر پناہ بارک اور اشخاص موجودہ مورچال کی ہو سکتا ہے حال آنکہ بارکونسے تہوڑے ہی فاصلہ پر حفاظت کی جگہ کافی واسطے بنادیق اور توپونکے موجود تہی جس سے مفسدون نے اپنا فائدہ اوٹہایا

واسطے گہیرنے یعنی محفوظ رکہنے بارکون کے ایک دیوار چند فٹ بلند بہت ضرور تہی مگر خیال مین گذرتا ہے کہ شاید قلت مزدوران و سختی مٹی کی جو اواخر موسم گرما مین شامل ہنیر ہو جاتی ہے باعث طیار نہونے مضبوط دیوار آڑ کا ہوا ہوگا فقط

اب پہر مطلب کی طرف غور کرنی چاہیے یعنی گولہ رانی چار توپون مذکورہ بالا سے شروع ہوئی مگر توپخانہ دشمن کا زیادہ بباعث قبضہ ہونے میگزین کے ہوا اور عرصہ چند گہنٹہ مین اونہون نے بارکونکے اوپر چودہ ضرب توپ اور غبارونسے آگ برسانی شروع کی

اول تو محصورون نے بہی خوب جواب اونکے توپونکا دیا مگر چندان فائدہ نہ اوٹہایا کیونکہ اونکی توپین فیلڈ گنز یعنی توپین اور چہوٹی تہین اور دشمن ہزار گز سے زیادہ فاصلہ پر بارکونسے تہی اور اونکی توپون نے بہی اس روز چندان نقصان محصوران نہین کیا مگر دوسرے روز وہ اور ترکیب موثر تر عمل مین لائے یعنی دین کا جہنڈا شہر مین کہڑا کیا اور تمام مسلمانان ایماندار کو حکم ہوا کہ شامل ہون اور جو شامل نہوئے اونکو دہمکایا اور طعنے دیے اور اون پر جرمانے کیے اور محصورونکو اپنے حال سے مایوسی ہوئی فوج باغی بہت جلد بکثرت ہو گئی اور ہر روز زیادہ ہوتی تہی اسکا کچہ عجب نہین کیونکہ میگزین جسمین ہر طرحکا سامان بکثرت موجود تہا اور خزانہ جسمین لاکہا روپیہ تہے اور شہر جسمین ہزارہا آدمی تہے اونکے قبضے مین تہا گولی بندوقونکی بلا فصل اور ان مورچون پر عمارات متصلہ سے آتی تہین اور توپہائے کلان رفتہ رفتہ نزدیکتر آتی جاتی تہین اور اونکی گولی اسپیل وغیرہ کی دیوار خشتی بارک پر علی الاتصال گرتی تہی خس پوش مکانونکو جنمین بیمار اور بیکس عورات اور زخمی آدمی بکثرت جمع کیے گیے تہے گولہ ہائے کارکس سے آگ لگی اور اکثر مردمان مذکورہ بالا مین سے زندہ جل گئے اور دواخانہ بہی برباد ہو گیا اور سب بیمار وغیرہ اب بناچاری ایک مکان مین بتنگی رکہے گئے بیمار اور زخمی بغیر علاج اور خبر گیری کے اکثر مرتے تہے جب محصورین کا بہت سامان جنگ صرف مین آگیا تو بناچاری اونہون نے گولہ رانی کم کی اور آخر کار اونکا حال مایوسی اور بیکسی کا ہو گیا اور یہ نوبت صرف تین چار روز کے گولہ رانی مین ہو گئی

ایک نالہ یا خندق تہوڑے فاصلے پر روبروے مورچال کے واقع تہا اونکی راہ سے دشمن بجانب بارک آگے بڑہے اور یہانسے گولہ رانی پر متصل اور زیادہ موثر ہونے لگے

بجانب غرب محصورین ایک نئی بارک بنتی تہی اور اسکی ناتمام دیوارونکی پشت پر دشمنون نے اپنے بندوقچی قائم کیے تہے مگر محصورین نے حملہ آور ہو کر اونکو مقام مذکور سے پسپا کیا اور اپنے پہرے دو بارکونمین قائم کیے کیونکہ سپاہ محصورین کی اسقدر کثرت سے نہ تہی کہ دشمنونکو دوسری جانب دیوار مذکور کے بہی بندوقچی قائم کرنے دیتے اب آمد و رفت بارکونکی مشکل ہوئی کوئی

اپنے مقام محفوظ سے کچہ فاصلے تک نہین جاسکتا تہا کہ بس بندوقین اوسپر سر ہوتی تہین اوائل مین تو پانی دیوار کی اوٹ مین ہوکر جو قریب کوئے کے تعمیر ہوئی تہی بہر لایا کرتے تہے اب دیوار مذکور بصدمات گولہ سے منہدم ہوگیی اور پانی جان سے ہاتہ دہوکر ملتا تہا یعنی جو شخص پانی لینے جاتا تہا وہ توقع زیست چھوڑ جاتا تہا

اب پناہ صرف نصف شکستہ دیوارین بارکونکی یا چند روزہ حفاظت انبار خیمہ و پیپہ وغیرہ کے باقی رہ گئے تہے خوراک ایک مقام سے دوسرے مقام تک انکو نہین پونہچ سکتی تہی اور لاش مردونکی وقت شب اوٹہاکر چاہ متصلہ مین بغیر ادائے رسوم تدفین ڈال دی جاتی تہین

توقع کمک کے آنیکی تاریخ ۱۴ جون کو تہی مگر روز بروز امید ہی مین گذرتا تہا اور یہان گولی اور بیماری اپنا کام کرتی تہی رسد کم ہوتی جاتی تہی اور جو مصیبتین سب محصورین اوٹہاتے تہے اونکا تصور بہی مشکل سے ہوسکتا ہے

تاہم محصورین حملہ آور ہوکر جو توپین متصل آجاتی تہین اونکے میخ مار دیتے تہے اور واپس بارکونمین بغیر اوٹہانے نقصان کے چلے آتے تہے اور کبہی کچہ اتلاف جان بہی ہوتا تہا مگر مفسدین پہر اور توپین میگزین سے لیکر اونکی جگہ قائم کردیتے تہے یا اون ہی توپونکی مرمت کرلیتے تہے اور ہرچند مقام بارکونکا چندان مضبوط اور مستحکم نہ تہا مگر مفسدین اسقدر دلاوری نہین رکہتے تہے کہ اوسپر حملہ آور ہون

اسوقت مین صرف مورچال والے ہی کچہ تکلیف مین نہ تہے بلکہ جو صاحب لوگ کہ شہر مین گرفتار ہوئے تہے اور اکثر ہندوستانی جنپر شبہ اعانت اور خدمتگزاری فوج انگریزیکا ہوتا تہا وہ قتل ہوتے تہے ایک فرد مہاجنون اور صرافونکی طیار ہوکر اون لوگون سے روپیہ بطور جرمانہ لیا گیا تہا اور اسباب ہر ایک قسم کا لوٹ لیا تہا اور تباہ و برباد کردیا تہا

تاریخ ۲۶ جون تک فوج انگریزی نے اپنی جگہ قائم رکہی اونکا نقصان سپاہ صرف مقتولین مین زیادہ از صد نفر ہوا تہا اور میم لوگ تکلیف اوٹہاتے اوٹہاتے دیوانی ہوگئین تہین تاریخ مذکور صبح کو نانا نے پیغام صلح بہیجا اور کچہ عجب نہین اوسنے بہیجا ہوگا اور اوسکے پیغام کی سماعت بہی ہوئی

کپتان مور صاحب کمانڈنگ سپاہ ۳۲ رجمنٹ شاہی نے جنہونے اول سے دلیری محصورین کی بڑہا رکہی تہی اور جو اونسے حملہ کرواتے تہے محصورین کا حال تباہ دیکہکر اور اقرار نانا پر اعتماد کرکے اجازت دستخط کرنے اقرارنامہ کی حاصل کی اور گو اکثر افسر موجودہ صلاح اور مشورہ اسکے خلاف مین دیتے تہے مگر صلح طرفین منظور ہوئی

کشتیان فوراً طیار ہوئین کہ باقی محصورین کو الہ آباد تک پونہچا دین اور تاریخ ۲۷ جون وقت صبح سب محصورین کشتیونکی جانب روان ہوئے

اب موقع اوس قبیح اور زبون دغابازیکا آگیا تہا جو کبہی نہوئی ہوگی یعنی یہ لوگ کشتیون پر اچہی طرح بیٹھے بہی نہ تہے کہ حسب قرارداد سابق ملاح کشتیونکی پوشش خسی کو آگ لگاکر کنارے پہ دوڑ آئے اور فوراً گراب اور گولی انگریزون پر برسنی شروع ہوئی تیس کشتیان جو اونکے واسطے طیار ہوئین تہین اونمین سے دو کسیطرح سے چل نکلین مگر انمین سے بہی ایک صدمۂ گولہ سے شکست ہوگیی مگر اوسکے کشتی نشین دوسری کشتی تک جو آگے جاتی تہی جان بسلامت لیگیے اور ان اشخاص باقیماندہ کشتیونکے سوارون

مین سے کچھ تو قتل ہوئے اور کچھ ڈوب گیے اور مابقی مقید ہوئے

جو ایک کشتی روان ہوگئی تھی اوسمین پچاس آدمی سوار تھے اور وہ تو دریا مین جاتی تھی اور دو تو کنارون پر سے مفسد اوسپر غلولہ اندازی مثال آتش بازی کے کر رہے تھے قریب چھ میل جاکر کشتی مذکور تہ دریا پر جا لگی اور سواران کشتی مذکور تا شام [illegible] رات کو سب نے ملکر اوسکو ریت سے نکالکر روان کیا اور آٹھ میل تک پھر وہ نہ رکے مگر مضافات گڈھ مین پونہچکر پھر اٹک گیے یہان پھر مفسدین اوسپر حملہ آور ہوئے اور اکثر کشتی نشینونکو قتل کیا مگر آخرکار پسپا ہوکر کانپور بھاگ گیے اونسے احوال کشتی کشتی نشینان استماع کرکے نانا کی مدد پوری رجمنٹ اونکی تعاقب مین روانہ ہوئین بوقت شب ایک انسا طوفان آیا کہ اوسنے کشتی کو دہانے سے سرکا دیا اور وہ پھر روان ہوئی مگر بباعث ناواقفیت دریا کے وہ بوقت صبح پھر تہ پر جا لگی اور جب صبح صادق ہوئی تو کشتی نشینون نے دیکھا کہ اونکے پیچھا اور دغاباز دشمن اونکے ساتھ کنارہ دریا پہ آپونہچے اب کشتی ۲۰ میل کے فاصلہ پر کانپور سے بمقام شیوراج پور آپونہچی تھی

اب چونکہ کشتی کا روان کرنا ممکن نہ تھا چودہ آدمی اونمین سے بجانب کنارہ اس ارادے سے آئے کہ دشمنونکو بھگا دین اور آنکہ اونہون نے ایسا ہی کیا مگر جوش مین آکر خشکی پر زیادہ دور تک اونکے تعاقب مین نکل آئے مفسدین نے وہان اونکو گھیر لیا یہ جماعت قلیل شجاعان کی جب پیچھے ہٹی تو کشتی کی راہ بھول گیے اور بناچاری کنارہ دریا پر قریب ایک میل کے ہٹتے گیے جب مفسدین بہت ہی قریب آئے اور اونکا بہت زور پڑا تو ناچار کہین پناہ کی جگہ کا خیال آیا اور ایک شوالہ جو قریب تھا اوسمین پناہ گیر ہوئے تاکہ [illegible] دم لین دروازہ شوالہ پر ایک تو اونمین سے کام آیا اور مابقی ۱۳ نفر اوسکے اندر چلے گیے اور اول تو امان مانگی مگر جب منظور نہوئی تو اونہون نے اپنی بندوقین پھر سنبھالین اور اکثر مفسدین کو کشتہ او خستہ اور ناقابل جنگ آئندہ کیا مفسدین اس قلیل گروہ انگریزان سے بھی اسقدر خائف تھے کہ اون پر حملہ آور نہو سکے اور ایک توپ لاکر اوس شوالے کے آگے لگا دی اس توپ سے بھی کچھ اثر نہوا بعد ازان مفسدین نے انبار ہیزم شوالہ کے دروازے پر بدین ارادہ جمع کرنا شروع کیا کہ اوسکو آگ سے جلادین افسوس کہ عمارت شوالہ گول تھی اس لیے جماعت اندرونی مفسدین کو جمع کرنے ہیزم سے مانع نہ آسکی ان ہیزم سے بھی بخوبی کار برآری نہ دیکھکر مفسدین نے بارود زیر رکھکر اوڑانی شروع کی جسکے دھوئین سے اندر شوالہ کے اوس جماعت کو نہایت تکلیف ہونے لگی بلکہ دم خفا ہونے لگا اب اونہون نے ارادہ کیا کہ باہر نکل کر بجانب دریا روان ہون جس وقت یہ لوگ باہر آئے تمام دشمن ہر چہار طرف فراری ہوگیے چھ بہادر انگریز جو شناوری سے آشنا نہ تھے دشمن کے غول مین گھس گیے اور جان عزیز کو اوسقدر قیمت گران پر دیا جسقدر اونسے ہوسکا اور مابقی صاحب لوگ دریاے گنگ مین کود پڑے اور انمین سے اول ہی قتل ہوئے تھے اور تیسرا شناوری سے تھک کر قریب کنارے کے آیا تھا کہ وہان وہ مارا گیا اور مابقی چار صاحب چھ میل تک شناوری کرتے ہوئے گیے گو تین انمین سے زخمی تھے اور وہان اونکو دو یا تین سپاہی ایک راجہ خیرخواہ سرکار کے جو بعد ازین دریافت ہوا کہ مہاراجہ دگبجے سنگہ راجہ بیسواڑہ من مضافات اودہ تھا ملے چونکہ تین دن کے فاقے سے یہ صاحب لوگ تھے اور پھر آدہ میل سے کوئی اونکے تعاقب مین بھی نہین آیا تھا ان صاحبون نے اب اپنے تئین محفوظ سمجھکر راجہ کے پاس پونہچایا اور راجہ نے اونکی حفاظت اور خبرگیری خوراک وغیرہ ۲۹ جون سے لغایت ۲۸ جولائی کی اور اونکا رکھیہ سپاہی دیگر تا پہونچنے فوج سرکاری جو الہ آباد سے کانپور واسطے شامل ہونے فوج زیر حکم برگیڈیر جنرل

ہیولاک صاحب کی جاتی تہی پونہچا دیا

اون صاحبون مین سے جو کشتیون پر سے مقید ہوئے تہے اکثر تو اوسی روز قتل ہوئے تہے اور باقی یعنی عورات و لڑکے ولایتی افسرون اور سپاہیون کے ایک مکان واقعہ چہاونی کانپور مین قید کیے گئے تہے ان قیدیون مین سے قلیلون نے تو تکالیف سے بباعث مرگ نجات پائی اور باقی جو بواسطہ دیکہنے اور مصیبتون کے زندہ رہے وہ وقت بوقت جبکہ خبر فتح الہ آباد کی فوج کی آئی تہی گروہ گروہ مفسدون کے ہاتہ سے قتل ہوتے تہے

جب فوج جنرل ہیولاک صاحب کی کانپور پونہچی اوس صبح سب مقیدین باقی ماندہ کے انفاس ختم ہوئے اور جسوقت فوج سرکاری چہاونی مین داخل ہوئی علامات قتل و خونریزی کے تازہ تہے زمین قیدخانے پر خون اور بال پہیلے ہوئے تہے اور کنوا جو متصل مکان مذکور کے تہا اوسمین لاشین قیمہ کی ہوئین پڑین تہین یہ دیکہکر ہر ایک شخص کو نہایت افسوس ہوا کہ ہم کانپور پونہچے تو سہی مگر افسوس کہ دیر پونہچے

چند حالات جو اوپر مذکور نہین ہوئے ہین اور جو بیان لفٹنٹ دلاوسی صاحب سے معلوم ہوئے تہے اونکی وضاحت بیان سماۃ میرن سے بہی جو بطور آیا ملازم گرین وی صاحب سوداگر مقیم کانپور کے تہے ہوئی اسواسطے ذیل مین درج ہوتی ہے

بعد دس روز کے ایک گولا اوپر چہت ایک مکان پختہ کے جو مورچال مین واقع تہا گر کر پہٹا اور اوس نے تمام مکان مین آگ لگا دی تمام اچہی پوشاکین اور دیگر اشیا میم صاحبون کے اور بچون کے سوختہ ہو گئے اسواسطے اب اونکو از حد تکالیف مین گذران کرنا پڑی کہانا بہی بہت کم ملتا تہا کیونکہ سب لوگ خوف جان سے بہاگ گئے تہے اور سپاہی میم لوگون اور بچون کے واسطے کہانا پکاتے تہے مگر کیی روز تک اونکو کہانا بالکل نہین ملا تہا اس عرصہ مین قریب ایکسو پچاس مرد و زن و بچہ بیماری و زخمون سے مر گئے خصوصا عورات و بچے بکثرت لذت گیر ذائقہ موت ہوئے اور کچہ دیوارون کے گرنے سے اور بعضے تفکرات و تکان و تکالیف سے مر گئے جیکوبی صاحب کی میم ایک نواب کے گہر مین مخفی تہی اور نواب مذکور نے چاہا کہ اوسکو بلباس ہندوستانی براہ حفظ جان لکہنو بہیجے اور میم صاحبہ روانہ ہوئی گہاٹ تک پونہچی تہی کہ ایک سوار نے اوسے شناخت کیا اور گرفتار کرکے نانا کے پاس بہیجدیا نانا صاحب نے اوسکو گرین وی صاحب کے ساتہ حکم قید کا دیا سپاہی اب ہر روز کے لڑنے سے ایسے تنگ آئے تہے کہ اونہون نے نانا سے کہا کہ اگر تم اپنا اقرار اب پورا نہین کرتے تو ہم تمکو قتل کرینگے نانا نے اونکو جواب دیا کہ کچہ اندیشہ نکرو مین تمکو اقرار سے زیادہ دونگا اور اوسنے میم صاحب مذکورہ سے پوچہا کہ تم ہمارا خط جنرل ویلر صاحب کے پاس لیجاوگے جیکوبی صاحب کی میم نے کہا کہ ہان لیجاونگی غرضکہ چٹہی لکہی گئی اور بمصحوب میم صاحبہ پاس جنرل صاحب کی مرسل ہوئی جب وہ نزدیک کیمپ کے پونہچے تو اول تو سپاہ پہرہ نے اونکو نزدیک نہ آنے دیا مگر جب زبان انگریزی مین کچہ تقریر ہوئی تو سپاہ نے اجازت نزدیک آنے کی دی

مضمون چٹہی مذکور کا یہ تہا کہ یہ تمہارے حق مین بہت بہتر ہوگا اگر تمہاری مرضی لڑنے کی نہو کہ تم چلنے اب زندہ الہ آباد چلے جاؤ اگر ایسی مرضی ہو تو تمہارا وہان زندہ پہونچنا ممکن ہے کانپور چہوڑ دو اور تمہاری جان بچ جاویگی فقط جب میم صاحبہ مورچال مین پونہچین تو جنرل ویلر صاحب اونسے ملنے آئے اور مضمون خط سے اطلاع پاکر کہنے لگے کہ ایسے امر کا خط کتابت کے ذریعہ سے طے کرنا غیر ممکن ہے اگر نانا کچہ قرار مدار کیا چاہتا ہے تو اوس سے کہو کہ خود آکر کرے یہی جواب جیکوبی صاحب کی میم نانا کے پاس

لے گئین نانانے بجواب اسکے کہلا بہیجا کہ اگر اوس طرف سے گولہ رانی موقوف ہو تو اسبات کا جواب مین خود جاکر کہونگا جنرل صاحب نے کہا تا تصفیہ اس مقدمہ کے طرفین سے لڑائی موقوف ہو اور ایسا ہی ہوا دوسرے روز نانا بہمراہی اپنے برادر بابا بہٹ و برادرزادہ اور بہت سی سپاہ کے مورچال تک گیا جنرل صاحب بہی اوسکی ملاقات کو وہان آئے نانانے کہا کہ اپنی عورات اور بچونکو الہ آباد پونہچاؤ بعد ازان اگر تمہارے سپاہی لڑنے پر راضی ہون تو اگر لڑنا ہم تم سے اس امر مین بدعہدی نہین کرینگے جنرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے دہرم شاستر کے بموجب قول و قسم کرو اور ہم انجیل اوٹہاکے کرتے ہین کہ ہم مورچال چہوڑ دینگے نانانے کہا کہ ہمارا عہد یہ ہے کہ جسکی ہم دست گیری کرتے ہین اور جو ہم پر اعتماد رکہتا ہے ہم اوس سے کبہی دغا نہین کرتے اور اگر اوس سے بہی ہم دغا کرین تو خدا دیکہتا ہے اور وہ ہمکو اسکی سزا دیگا جنرل ویلر صاحب نے کہا کہ اگر تمکو دغا کرنی ہے تو ہمکو ابہی مار ڈالو دیکہو ہمارے پاس اسوقت کوئی ہتہیار نہین ہے نانانے جواب دیا کہ ہم تم سے دغا نہین کرینگے ہماری بات پر اعتماد رکہو اور رسد وغیرہ تمہارے ساتہ کرکے تمکو ہم الہ آباد پونہچا دینگے یہ سنکر جنرل ویلر صاحب مورچال مین گئے اور وہان افسرون سے اور سپاہ سے اسباب مین صلاح کی سب سپاہ نے کہا کہ ہندوستانیونکا اعتبار نکرنا چاہیے وہ تمہارے ساتہ دغا کرینگے مگر چند آدمیون نے کہا کہ اونکا اعتبار کرنا چاہیے اور یہ امر بہت مناسب وقت ہے آخرش یہی صلاح مقرر ہوئی اور جنرل صاحب نے واپس جاکر کہا کہ تمہاری شرائط ہمکو منظور ہین تم ہمکو صرف فتح پور تک پونہچا دو آگے ہم الہ آباد تک بآسانی چلے جاوینگے اسکا جواب نانانے یہ دیا کہ نہین صاحب ہم تمکو الہ آباد تک بحفاظت پونہچا دینگے اور حکم دیا کہ بیس کشتیان خس پوش ہوکر طیار ہون جب نانانے دیکہا کہ سب باتین تصفیہ پا چکین اونسے کہلا بہیجا کہ خزانے کا لیجانا کچہ ضرور نہین ہے خزانہ میرے پاس بہیجدو جنرل صاحب نے کہا تم روپیہ لیلو اسوقت اونکے پاس تین لاکہ روپیہ تہا اب نانانے کہلا بہیجا تمہاری حاضری اور کہانا کل کشتیون پر ہوگا اسواسطے گیارہ بجے تک کل مورچال خالی کردو جنرل صاحب اسپر بہی راضی ہوئے دوسرے روز وہ سب طیار واسطے روانگی کے بیٹہے تہے کہ ایک پیغام نانا کا اس مضمون سے آیا کہ آج کشتیان طیار ہونگین تم کل روانہ ہونا اور بہتر ہے اگر وقت شام تم روانہ ہو اور چند باتین ایسی کہلا بہیجین جنرل صاحب نے اوس پر جواب کہلا بہیجا کہ ہم رات کو روانہ نہ ہونگے شاید تم کچہ فریب ہم سے کرو اسکے جواب مین نانانے کہا کہ بہتر چار بجے شام کو روانہ ہونا اور دوسرے روز نانا صاحب خزانہ اونکے پاس سے لیگیا اب پہر اونکی روانگی مین کچہ توقف ہوا تمام میم لوگ اور بچے پوشاکین پہنکر طیار تہے اور جنرل صاحب نے نانا سے دریافت کیا کہ ہمارے سب نوکر بہی ہمارے ساتہ جاوینگے یا نہین نانا نے کہا ہان سبکو لیجاؤ دوسرے روز اگرچہ اشتباہ نسبت طریقہ سپاہ نانا کے پیدا ہوا تہا مگر تاہم اونہون نے یہ سمجہا کہ سب معاملہ درست ہی ہے بروز یکشنبہ نانا نے کہلا بہیجا کہ نوکرون کا لیجانا کچہ ضرور نہین ہے کیونکہ میم لوگ اور دیگر عورات اپنا کام آپ کرلینگی یہ سنکر سبکے دلون مین اندیشہ پیدا ہوا سات بجے صبح کے مفسدین نے آکر مورچال کا محاصرہ کرلیا اور سب صاحب لوگ اب اونکے اختیار مین آگئے نوکر بہاگنے لگے اور دشمنون نے اونکو بہی قتل کیا قلیل نوکر جان بچاکر بہاگ گئے اب سب کو اندیشہ اور زیادہ ہوا مفسدین مورچال مین گہس آئے اور کہا کہ اٹہو کشتیون پر چلو سب سامان طیار ہے میم لوگ اور بچے ہاتہیون پر اور ڈولیون پر روانہ ہوئے اور سپاہ وغیرہ مردون نے پیادہ پا کوچ کیا اور دریا پر پہونچکر کشتیون پر سوار ہوئے جب وہان جاکر اونہون نے کہانا طیار دیکہا اور سب سامان

درست پایا تو نہایت خوش ہوئے جب قلیل اونمین سے کشتیون پر سوار ہو چکے تھے اور ما بقی سوار ہوتے تھے کہ یکایک ایک توپ اون پر
چلی اوسمین کانسٹر گولیان بھری تھین اور یہہ توپ اور دیگر اتواپ جو بعد ازین سر ہوئین سب چھپا کر رکھی تھین اس گولہ سے ایک کشتی پر
آگ لگی اسکے بعد دوسری توپ سے ایک گولہ آیا جسنے چار کشتیونکو جلایا جو لوگ آگ سے بچے وہ پانی مین کود پڑے اور سپاہیون نے
بھی بندوقین اونکو مارین سوار معہ گھوڑے پانی مین اوتر گئے اور اکثر آدمیونکو اونہون نے وہان قتل کیا پندرہ کشتیون کے
سوار جو انگریز وغیرہ تھے سب قتل ہوئے ایک سو اٹھہ عورات اور بچے قتل سے بچے تھے مگر اکثر اونمین سے زخمی تھے اور
نانا نے کہا کہ اونکو قتل نکرو قید رکھو ایک کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب تھے اوسکو سپاہی کھینچکر لیگئے بیچارے جو کشتیون پر تھے وہ گریہ و بکا
کرتے تھے اور جو پانی مین تھے وہ خدا سے مدد چاہتے تھے ایک دختر جنرل ویلر صاحب کی کو ایک سوار گرفتار کر کے اپنے گھر مین لیگیا
اور اپنی بی بی کے پاس اوسکو رکھا یہ سوار چوک سے گرجا گھر کے پاس رہتا تھا دختر مذکورہ اوسکے گھر مین شام تک رہی سوار مذکور شام کو
بازار مین گیا اور وہان شراب پیکر مدہوش ہو گھر مین آکر سو رہا دختر مذکورہ نے قابو پاکر تلوار سے اوسکا سر کاٹ ڈالا اور اوسکے بھائی کا
اور دو اوسکے لڑکونکا اور اوسکی بی بی کا بھی سر تن سے جدا کیا اور آپ گھر سے باہر نکلی راستے مین کچھہ سوار اوسکو ملے اونسے اوسنے
کہا کہ جاؤ گھر مین جا کر دیکھو مین نے کس خوبی سے رسالدار کے سر پھیلائے ہین وہ اندر گئے اور وہان دیکھا کہ سب قتل کیے ہوئے
پڑے ہین جب یہ خبر مشتہر ہوئی تو وہ ایک کوئے مین کود پڑی اور اوپر سے لوگون نے اوسکو مار ڈالا بعد ازان یہ دیکھکر کہ ایک دختر
خورد سال نے کیا سانحہ کیا بخوف جان کسیکو جرات نہوئی کہ کسی عورت انگریزی سے جنکو نانا نے قید کیا تھا اور چاہتا تھا کہ اونکو سپاہ مین
تقسیم کر دے کچھہ کہے ایک سو پندرہ عورات اور بچے قید تھے اور بمشکل چھہ روز کی خوراک اونکے پاس تھی ناچاری وہ نخود اور دیگر غلہ
اس قسم پر بسر کرتے تھے اب وہ کشتی جس مین جنرل ویلر صاحب اور دیگر میم لوگ اور افسر تھے بہت دور نکل گئی تھی یعنی قریب باسٹھ
میل کے گئی تھی کہ وہان زمیندارون نے اوسکو گرفتار کیا اور اونکے ہاتھ پشت پر باندھ کر سب کو نانا کے پاس روانہ کیا نانا اونکو دیکھکر
بہت خوش ہوا خصوصاً جنرل ویلر صاحب کو اور باعث اونکے معمری کے حکم دیا کہ جنرل صاحب کے ہاتھ کھولدو جوالا سنگہ کوتوال
کانپور نے کہا کہ ایسا نکیجیے تب نانا نے کہا اچھا جنرل صاحب کو گارد مین رکھو اور ما بقی صاحبونکو جسمین ریڈ صاحب اور کرینڈی صاحب
اور کرک پاترک صاحب اور سیک کنزی صاحب اور کپتان میک کنزی صاحب اور داکٹر ہیرس صاحب اور دیگر صاحب لوگ تھے
اونکو جہان وہ تھے وہین رہنے دو بعد ازین ایک سپاہی اور ایک سوار نے ہر ایک انگریز کو قتل کیا ڈاکٹر ہیرس صاحب کو دو گولیان ماری تہین
اونہون نے مفسدین کو قبل از مرنیکے بدشنام دہی یہہ کہا کہ مجھے قتل کر دیا گولی مارو مگر میرے ہم وطن بہت جلد میرا بدلا تم سے لینگے
یہہ سنکر دو سوارون نے اونکو بضربات شمشیر قتل کیا اگر زمیندار اس کشتی کو گرفتار نکرتے تو یہہ سب بچ گئے تھے وہ میم لوگ جو سابق سے
مقید تھین اونکے کھانے کے واسطے حکم تھا کہ خراب خراب چیزین بازار سے خرید کر اونکو کھانیکو دیا کرو دس روز بعد اسکے نانا نے
اون سبکو ایک مکان مین جو اسیمبلی روم کے مشہور تھا بھیجا بعد ازین نانا نے مفسدین دہلی کو لکھا کہ اسقدر عورات اور بچے انگریزان کے
پاس قید مین اور درخواست کی کہ انکے باب مین کیا کرنا چاہیے وہان سے جواب آیا کہ اونکو مار ڈالنا مناسب نہین اس جواب کے
بعد نانا نے کچھہ آدمی اونکے واسطے نوکر رکھے چند روز بعد از مفسدہ الہ آباد ایک سوار نے آکر نانا کو اطلاع دی کہ ایک میم نے مقیدین
مین سے ایک چٹھی الہ آباد کو لکھی تھی اوسکے بموجب بہت سے انگریز کانپور کو آتے ہین یہہ سنکر نانا نے حکم دیا کہ سب مقیدین کو قتل

کر ڈالا اور کسیکو اونمین سے زندہ نرکھا یہ قتل عام ۱۵ ماہ جولائی کو واقع ہوا اور جنرل صاحب اور دیگر صاحب لوگ جو راستے سے گرفتار ہوکر آئے تھے وہ بتاریخ دوم ماہ مذکور قتل ہوئے تھے جب مقیدین نے سنا کہ نانا نے حکم قتل صادر کیا ہی اونہون نے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر دروازے کو اونسے خوب مضبوط باندہا ایک سوار نے آکر ہندوستانی ڈاکٹر کو قتل کیا بعد اسکے باورچی اور مہترانی کو دوسرے سوار نے دیوار پھاند کر اور مکان مین جاکر قتل کرنا شروع کیا اور اوسکے پیچھے اور سوار بھی دروازے کی راہ سے اندر جاکر قتل عام مین اوسکے شامل ہوئے تمام مقیدین اسطرح قتل ہوئے اس واقعہ کی اطلاع فوراً نانا کو ہوئی اور اوسنے حکم دیا کہ سبھون کی لاشین ایک کوئے مین ڈالدو ویسا ہی ہوا اور لشتہ ہاے مقتولین کے نیچے سے پچیس عورات اور بچے زندہ نکلے تھے نانا نے اونکو جلادون کے حوالے کیا اور چند بچہ ہاے شیر خوارہ کو تو مفسدین نے اوٹھا کر زمین پر مار کر مار ڈالا یہ امر بتاریخ ۱۵ جولائی بوقت صبح وقوع مین آیا تھا اور بوقت شام نانا بمقام بتھور بھاگ گیا اکثر عورات مجروح کوئے مین ڈال دی گئین تھین اونکے اوپر اور لاشین مردونکی اور مٹی وغیرہ ڈال دی تھی کہ سب دب جاوین قبل از واپس جانے نانا کے اونہون نے میگزین اوڑا دیا فقط

ایک اور عیسائی عورت مسماۃ میری آئن جو گرین وی صاحب کی ملازم تھی صاحب ممدوح اور اونکے عیال و اطفال کی تکالیف مفصل بیان کرتی ہی اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ اسیطرح پر ہر ایک شخص کو تکلیف اون بیس دنمین جسمین وہ لوگ محصور رہے تھے ہوئی ہوگی

کئی روز پیشتر وقوع ہنگامہ سے یعنی تاریخ ۵ جون ۱۸۵۷ء سے عیسائی باشندگان کانپور نہایت متفکر اور اندیشناک تھے کیونکہ ہر روز یہ خبر مشہور ہوتی تھی کہ ہندوستانی رجمنٹون سے علامات بغض ظاہر ہوتے ہین بہمین خوف میرے مالک یعنی گرین وی صاحب نے چار کشتیان طیار کروائین کہ سب اسباب اور عیال و اطفال کو اونپر تا بمقام کلکتہ لیجاوین رسد و اسباب سب اونپر بار کر دیا گیا تھا اور سب طیار روانگی کو تھے کہ عہدہ داران لشکری نے منجانب سپاہ طمانینت کی اور کہا کہ سپاہ سب نمک حلال ہی اور کوئی آمادہ فساد نہین اسی قیل و قال مین تین چار مرتبہ کشتیان لدین اور خالی ہوئین اس عرصہ مین میرا مالک اور اونکے عیال و اطفال سب رات کو ایک اور بنگلے مین جو برلب دریا تھا جاکر شب باش ہوا کرتے تھے اور کشتیان گھاٹ پر باندہ دیجاتی تھین

آخر کار میرے مالک نے ایک بنگلہ جو سر ہیو ویلر صاحب نے تعمیر کروایا تھا اور متصل مورچال کے واقع تھا کرایہ بدین خیال لیا کہ وقت ضرورت معہ عیال و اطفال وہان جاکر رہینگے

بتاریخ ۴ ماہ جون یہہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی کہ سپاہی اور سوار اب زیادہ عرصہ تک خاموش نرہین گے کیونکہ علامات بغض اونسے اب برملا ہوتے ہین یہہ سنکر میرے مالک نے ارادہ بنگلہ مذکورہ بالا مین انتقال کرنیکا مصمم کیا اور بطبق اوسکے طامس گرین وی صاحب کی میم معہ بچگان یعنی لوئی زا جو قریب پندرہ برس کے عمر کے تھی اور ہنری گیارہ برس کا اور جون قریب دس برس کا اور فریڈرک قریب سات برس کا اور میری قریب ساڑہے پانچ برس کے تھے معہ اونکے محافظ مسماۃ مس شوارٹس کے جو عنقریب کلکتے سے آئی تھی اور جی صاحب اور اونکی میم اور سیمول گرین وی صاحب معہ زن و بچہ یعنی روزاین جو قریب چار برس کے تھے اور امیلیا دو برس کے اور ایک بچہ دو روز کا تھا بروز دوشنبہ بنگلہ مذکور مین روانہ ہوئے

اور طامس گرین وی صاحب خود شام کو اونکے پاس پونہچے

اسی روز یعنی بتاریخ ۴ ماہ جون ایڈورڈ گرین وی صاحب اپنی ما یعنی میم گرین وی صاحب کلان کی مجوز ہوئی کہ کارخانہ نجف گڈہ مین جہان وہ اپنی میم اور بچونکو روانہ کر چکے تہے اور جو قریب سولہ میل کانپور سے واقع ہوا اونکے ساتہ جائین اونکے بچہ با حسب تفصیل ذیل تہے یعنی فرانسس ۱۱ برس کی عمر کا لئیا آٹہ برس کی اور مارتہا دو برس کی

بتاریخ ۵ ماہ مذکور قریب نواخت دو گہنٹہ صبح سپاہی اور سوارون نے اپنی اپنی چہاونیونکو جلانا شروع کیا اور شور و غل مچاتے ہوئے خزانہ کلکٹری کے جانب جو نواب گنج مین تہا روانہ ہوئے میری مالک یعنی گرین وی صاحب کلان کی میم اور تمام اونکے ہمراہی جنمین ریڈ صاحب معہ میم صاحبہ و بچگان بہی شامل تہے اب مورچال مین گئین جسمین ایک انبوہ کثیر جمع تہا اوسمین ایک بارک تہی جسکو بارک ہسپتال کہتے تہے اوسمین تو تمام افسر اور عہدہ دار معہ اونکی میم لوگونکی اور سپاہی مقیم ہوئے اور ایک اور مکان مخصوص تہا جو واسطے سوداگران چہاونی کے تجویز ہوا تہا اور اوسمین ایک حصہ میرے مالک کو معہ اونکے ہمراہیونکے مثل میم صاحبہ و بچہ ہا و دیگر خویشان و اقارب اور ریڈ صاحب معہ عیال و اطفال و کرک صاحب کی میم معہ بچونکے ملا تہا یہ مکان قریب بیس فٹ طول و دس فٹ عرض مین تہا کسیکے پاس بستر تک نہ تہا اسواسطے ایک بوریا لاکر زمین پہ فرش کیا اور میرا مالک کچہ کہانا مورچال مین لایا

مفسد یعنی سواران رسالہ دوم و سپاہ رجمنٹہای ۱ و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ بعد از لینے خزانے کے مقام کلیان پور جو ۷ میل فاصلہ پر کانپور سے ہی جا کر مقیم ہوئے اس سبب سے تمام عیسائی انگریزونکے دلمین یہ خیال ہوا کہ مفسد اونکو چہوڑ گئے دوسرے روز صبح بتاریخ ۶ ماہ مذکور مفسدین مذکورین بسرگردگی نانا صاحب معہ اونکی سپاہ و توپونکے واپس کانپور مین آئے اور جلانا بنگلونکا اور گولہ اندازی کرنی اوپر مورچال کے شروع کی

میرے مالک نے معہ عیال و اطفال کے نہایت سختی از طرف تفکرات و جوع و عطش کے اوٹہائی جس کوئے سے مورچال مین پانی آتا تہا وہ ایسے برے موقع پر تہا کہ اوسپر دشمن کا گولہ برابر پڑتا تہا اور کوئی آڑ اوسکے گرد نہ تہی اس سبب سے بہت کم آدمی پانی لینے جاتے تہے اور جو جاتے تہے وہ گویا اپنی جان سے ہاتہ دہو کر جاتے تہے اسواسطے پانی ایسا گران ہوگیا تہا کہ ایک مشک تین روپے سے گیارہ روپے تک کو ملتی تہی

تمام اسباب خورش جو میرا مالک اپنے ساتہ لایا تہا وہ گولہ توپ سے برباد ہوگیا اور گولہ جو طرفین سے بکثرت چلتے تہے اوسکے خوف سے میرے مالک کو ایسا خوف دلمین سمایا کہ اوسنے کہانا چہوڑ دیا روٹی ہاتہ کی پکی ہوئی مورچال مین ایسے گران قیمت ہوگئی تہی کہ ایک روٹی آٹہ آنہ سے و یکروپیہ تک کو ملتی تہی

سیمول گرین وی صاحب کی میم کے دل پر ایسا صدمہ بیٹہا کہ وہ دیوانے ہوگئے اور بتاریخ ۹ ماہ مذکور مر گئی اور جی صاحب بباعث معمری اور ضعف کے نہایت ناتوان ہوگئے تہے اونکے بیٹہے بیٹہے ایک پارہ مکان جو صدمہ گولہ سے گرا تہا سر پر گرا اور ایک اور تکلیف اوٹہا کر بروز دوم یعنی ۱۱ ماہ مذکور اونہون نے ودیعت حیات تسپرد کی اس عرصہ مین لوئیزا کو بخار آیا اور تین روز رہا ان تین دن مین اوسکی تکلیف نہایت رنج دہندہ تہی کیونکہ پانی کمیاب بلکہ نایاب تہا تیسرے روز اوسنے اپنے والدین کو بلایا اور کہا کہ مین مرتی ہون اور اون دونونکو توشہ آخر دیکر جان بحق تسلیم کی قریب

تین وزیرشتیر اوسکے بیمار پڑنے کے اوسنے ایک ساعت طلائی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر تو کلکتے پونہچے تو یہ گھڑی میری خالہ جون ٹرنبل صاحب کی میم کو دینا کیونکہ اوسکو معلوم ہو گیا تھا کہ مین اس تکلیف مین زندہ نہ ہونگی اور نہ اوسکو دوبارہ اب دیکھونگی اس حکم کی تعمیل مین کرچکی یعنی گھڑی میم صاحبہ مذکورہ کے پاس پونہچا دی بعد ازین میرا مالک بہر بستر ہو رہا ہے نہ اوٹھا اوسکو اس لڑکی کے مرنے کا نہایت رنج ہوا وہ اوسکی بڑی پیاری تھی اس رنج اور فکر اور خوف مین وہ بھی بتاریخ ۱۷ مرگیا تین وزیرشتیر اپنے مرنیکے اوسنے ایک چٹھی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ میری بہن ٹرنبل صاحب کی میم کو یا میرے بھائی ولیم گرین دی صاحب کو جیسا موقع ہو دینا مگر یہ کاغذ جسوقت مین مورچال سے باہر نکلتی تھی ایک سوار نے مجھسے چھین لیا

وترتیب تاریخ ۱۸ جون بس شوارت جسکا ذکر اوپر آچکا ہی خوف آتش زدگی سے جو اوس بارک مین لگی تھی جسمین وہ رہتی تھی باہر بھاگی اور باہر نکلتے ہی ایک گولہ اوسکے پشت پر لگا جسکے صدمے سے وہ وہین گر کر مرگئی جی صاحب کی میم جسکے اوپر بھی بہت شدائد اور سختیان گذرین تھین ۲۱ جون کو مرگئی اب صرف یہ لوگ زندہ تھے یعنی ٹامس گرین وی صاحب کی میم معہ اپنے بچون ہنری جون فریڈرک اور میری کے اور ہیبول گرین وی صاحب اور اوسکے دو لڑکے اور تیسرا جو اون ہی دنون مین پیدا ہوا تھا بباعث نملنے شیر مادر کے اور پینے صرف پانی کے اٹھارہ دن کا ہو کر مرگیا تھا

وترتیب تاریخ ۲۵ جون کے جیکوبی صاحب کی میم جو باشندہ کانپور تھی نانا کی طرف سے وہیلر صاحب کے پاس یہ پیغام سپرد کر دینکے آئی پیغام یہ تھا کہ تمام ولایتی آدمی بحفاظت الہ آباد تک پونہچا دیے جاوینگے اگر وہ اپنے تئین حوالے نانا کے کرین اور سب خزانہ اوسکو دیدین جب یہ شرط منظور ہوئی تو لڑائی طرفین سے موقوف ہوئی اور اب انگریز بے خوف و خطر مورچال کے باہر بھی پھرنے لگے

ہیمبول گرین صاحب اور مین اس قابو کو غنیمت سمجھکر اوس مکان مین گئی جہان مشہور تھا کہ میم گرین وی صاحب کلان کی اور اڈیورڈ گرین وی صاحب کلان کی اور اڈیورڈ گرین دی صاحب معہ اپنے عیال و اطفال کے قید ہین ہمنے اوس مکان کے اندر جا کر کیا دیکھا کہ اڈیورڈ گرین دی صاحب کی میم میلے اور پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے خالی زمین پر بیٹھی ہے اور اوسکی گود مین گرین وی صاحب کلان کی میم کا سر ہے اور وہ لیٹی ہوئی ہے اور اڈیورڈ گرین دی صاحب بھی زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور اونکے نیچے فرانسس لیٹا اور مارتھا بھون بیٹھی تھے اونہون نے مجھے دیکھتے ہی رو دیا اور کہا کہ ہم بھوکے ہین اور نانا صاحب کے آدمیون نے ہمکو پانچ چھ روز سے کچھ کھانا نہین دیا اونکے خوش نصیبی سے جو بہشتی نانا نے اونکو پانی دینیکو ملازم رکھا تھا وہ میرے مالک کا قدیم نوکر تھا اور یہ شخص اکثر کچھ شیرینی بازار کی یا روٹی اپنے کپڑے مین چھپا کر اونکے واسطے لیجایا کرتا تھا

بتاریخ ۲۷ جون نانا صاحب نے خبر دی کہ کشتیان طیار ہین اور طیاریان واسطے لیجانے انگریزونکے مورچال سے گھاٹ تک عمل مین آئین ہاتھی اور ڈولیان اوسیکے اونکی سواری کو آئے اور وہ سب روانہ ہوئے لیکن میری مالکہ اتنی کمزور تھی کہ اوٹھ بھی نہین سکتی تھی اور کوئی اونکی مدد کو نہ پونہچا آخر کار ایک باورچی جسکا لڑکا قدیم سے میرے مالک کا نوکر تھا اور جو اپنے لڑکے کی تلاش مین آیا تھا اتفاقاً اونکے پاس آیا اور اوسنے میم صاحبہ کو ایکطرف سے اوٹھایا اور جون نے

دوسری طرف سے اور اسطرح سورپتال کے اس کنارے تک لاکر اونکو ایک ڈولی مین بٹھا دیا میم صاحبہ نے ایک انگشتری الماس میری جانب پھینکی اور ایک انگشتری طلا اوس باورچی کے اور کہا کہ میرے پاس اب اور کچھ دینے کو نہین ہی یہ تم لیلو اور انگشتری الماس مین نے اب ترنبل صاحب کی میم کو دیدی ہی تھوڑے عرصے کے بعد ایک سپاہی آیا اور ڈولی مذکور واسطے ایک افسر زخمی کے لیگیا اور میم صاحبہ کو اوتار دیا باورچی نے جب یہ دیکھا تو وہ ایک ہاتھی لایا اور اوسپر میم صاحبہ کو بمشکل سوار کروادیا اور ہنری اور جون اور فریڈرک اور میری پیادہ ہاتھی کے ساتھ ساتھ چلتے تھے اسطرح وہ گھاٹ تک پونہچے گھاٹ پر رٹیڈ صاحب کی میم معہ بچون کے کھڑی تھی ہنری جون اور میری اونکے پاس گئے مگر فریڈرک نے اپنی ماکو نہ چھوڑا دو سوارون نے میری مالکنی کو ہاتھی سے اوتارا اور تین سپاہی اونکو کشتی تک لیگئے مین نے اوسکو کشتی پر بیٹھتے ہوئے دیکھا وہان وہ ایک جگہ پشت لگاکر بیٹھیں اور انجیل جسکو اونسے اس عرصے مین کبھی اپنے سے جدا نکیا تھا پڑھنے لگی اور فریڈرک اونکے پاس بیٹھا اب گولہ رانی توپہاے پوشیدہ سے اور تفنگ اندازی کشتیون پر شروع ہوئی مین نے اوس کشتی کو جلتے دیکھا جسمین میم صاحبہ تھین جب یہ نوبت ہوئی تو انجیل کہولکر اونسے اپنے آگے رکھی اور فریڈرک کو اپنی بغل مین دبایا اور آسر ہیبت سے جل گیے ایک سوار نے ہنری کے ایسا ایک ہاتھ شمشیر کا مارا کہ اوسکا شانہ راست جدا ہوگیا اسپر وہ تھوڑی دور بھاگا اور زمین پر گرکر مرگیا اور جون اور میری سیمول گرین وی صاحب کے دونو لڑکونکے ساتھ گرفتار ہوکر اسیمبلی روم مین قید کیے گیے تھے

سیمول گرین وی صاحب بھی اوسی وقت جنرل ویلر صاحب کے ساتھ گرفتار ہوکر اور قیدیون کے ساتھ مارے گیے گرین وی صاحب کلان کی میم اور اونکا لڑکا ایڈورڈ اور اوسکے عیال و اطفال بعضے کہتے ہین کہ مرگیے اور بعضے یہ بیان کرتے ہین کہ اسیمبلی روم مین ہمراہ دیگر قیدیونکے بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء قتل ہوئے القصہ کوئی اونمین سے اب زندہ نہین ہی کوئی تحقیق حال سدرسند صاحب اور اونکی میم کا جو فتحگڈہ مین تھے معلوم نہین ہوتا مگر یقین ہی کہ وہ بھی کانپور مین ہنگام مفسدہ مرگیے وہ بھی متعلق خاندان گرین وی صاحب سے تھے خیال کرنیکا مقام ہی کہ فساد کانپور اور فتحگڈہ مین پچیس آدمی ایک خاندان کے قتل اور ضائع ہوئے فقط

احوال مندرجہ ذیل زبانی ہندوستانیونکے جو ملازم قدیم گرین وی صاحب کے خاندانکے تھے معلوم ہوا

قریب دو روز بعد ہنگامہ کانپور کے نانا صاحب کو اطلاع پونہچی کہ کچھ فرنگی ایک کارخانہ مین جو کانپور سے بہت فاصلے پر نہین ہے مخفی ہین اونسے ایک گروہ مفسدین کو حکم دیا کہ وہان جاکر اونکو گرفتار کرلاؤ بہ طبق اسکے کچھ سوار اور پیادہ بجانب نجف گڈہ روانہ ہوئے اور ایک گروہ بدمعاشونکا بھی اونکے ساتھ ہوا جسوقت یہ خبر ایڈورڈ گرین وی صاحب کو پونہچی فوراً وہ معہ اوسکی والدہ اور میم و بچہ کے اور میجر ہولنگ صاحب متعلقہ اولیدو رجمنٹ کے کوٹھے پر چڑھ گیے اور زینہ اوپر کھینچ لیا صاحبان موصوفین اپنی بندوقین اور اوسقدر باروت وغیرہ سامان جنگ اپنے ساتھ لیگیے جسقدر لیجا سکے جب مفسدین نے اونکو آگھیرا تو اونہون نے لڑنا شروع کیا اور دو روز تک مفسدین کو اپنے پاس نہ آنے دیا آخرکار بعد دو روز کے میجر ہولنگ صاحب مارے گیے اور سامان بھی روبکمی لایا اب کوئی تدبیر لڑنیکی یا فرار ہونیکی نظر نہ آئی

اور بناچاری اونہون نے اپنے تئین حوالہ مفسدان کیا جنہون نے اونکو قید کرکے اور ایک چھکڑے پر بٹھا کر جسکے اوپر کوئی پوشش بھی کچھ نہ تہی نہ آفتاب سے جو اون روزون نہایت گرم تہا حفاظت ہوتی کانپور لائے یہان نانا کے روبرو گیے اور نانا نے گرین وی صاحب کلان کی میم سے کہا کہ تیرے پاس بہت دولت ہے وہ ہمکو دے اور ہم تجھے اور تیرے خاندان کو جان سے نہ مارینگے اور اگر زیادہ نہین تو دو لاکہ روپیہ دے میم صاحبہ نے جواب دیا کہ میرے کارخانے کا مالک میرا فرزند جو اسپاس ہے اوسکو اور تمام میرے خاندان کو بحفاظت الہ آباد پہونچا دو تو جو مانگوگے وہ دونگی نانا نے اس امر کا اقرار کیا مگر اوسوقت یہی حکم دیا کہ میم صاحبہ کو اور اوسکے فرزند ایڈورڈ کو اور اوسکے خاندان کو سویدا نام مکان مین جو کانپور مین تہا پہرہ گارد مین رکہو فقط

اور خبر جو ہمارے پاس اس واقعہ جانکاہ کی پہونچی ہے صرف یہ ہے جو ذیل مین تحریر ہوتی ہے اور غالب کہ نہایت تاسف انگیز اور جگر خون کن ہے یہ خبر ہمکو ایک صاحب کی چٹھی سے ملی ہے جو ہمراہ لشکر برگیڈیر جنرل نیل صاحب کے کانپور مین آئی تہی

میرے پاس زیادہ خبر ویلر صاحب کے شجاعانہ حفاظت کانپور کے نہین پہونچی مگر پرچہ ہاے ملفوفہ جو مین نے پارچہ ہاے میم صاحبان مقتولین مین پائی اوسسے کچھ حال معلوم ہو سکتا ہے مین نے انبار پارچہ ہاے خون آلودہ مین سے تین تصویرین بھی پائی ہین مگر وہ مین کبھی اور مشتہر کرونگا اور اسیواسطے بالفعل اپنے پاس رکھتا ہون جسوقت ہم کانپور مین بعد فتح لڑائی کے پہونچے اوسیوقت ایک شخص نہایت خوفناک ہماری طرف بہاگتا ہوا آیا صورت سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ کسی خبط کا مارا ہوا ہے مگر بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ کوئی کرانی دفتر کمسریٹ کا تہا اوسنے خود جاکر ویلر صاحب سے کہا تہا کہ مین برضا و خوشی اپنے مورچال سے باہر جاکر دریافت کرتا ہون کہ کمک آتی ہے یا نہین اور یہی اطلاع آکے دونگا مفسدین نے اوسکو گرفتار کیا اور بطور جاسوسان تحقیقات اوسکی کرکے حکم تین برس قید کا بمشقت وحوالات اوسکی نسبت صادر کیا تہا بحکم وہ قید رہا اور جہان وہ قید تہا وہان قریب بیس ہندوستانیونکی اور قید تہے اور اکثر اونمین سے اسواسطے قید ہوئے تہے کہ اونکے پاس روپیہ نانا کے دینے کو موجود نہ تہا اور جسوقت ان قیدیون نے شور و غل ہماری فتحیاب فوج کا سنا اوسی وقت اپنے گارد کے سپاہیون پر دوڑ پڑے اور اونکو مغلوب کرکے فراری ہوئے اس بیچارے نے اپنے گہر کے نو آدمی مورچال مین چھوڑے تہے جنمین سے ایک بہی زندہ نہ بچا اور کس بیرحمی سے قتل ہوئے کسقدر رقت اوسے دیکھکر آتی ہے جب وہ گرد و پیش قتلگاہ کی لاشونکو تلاش کرتا پھرتا ہے میری دانست مین وہ اسواسطے تلاش کرتا ہے کہ شاید کچھ پتہ اوسکے خاندان مقتول کا ملے وہ بیچارہ پھرتا جاتا ہے اور کوئی اوس سے نہین بولتا اور نہ کچھ اوسکے تسکین کی صورت پیدا کرتا ہے ہمارے نزدیک اسوقت مین کچھ بہی اوس سے درباب تسکین اور تسلی کے کہنا گویا زہرخندہ ہو جائیگا اکثر آدمی بیان کرتے ہین کہ ویلر صاحب کو بجاے اوس مقام کے مورچال بنانیکے جہان اونہون نے قائم کئے تہے مناسب تہا کہ میگزین مین جاکر مضبوطی کرتے اس سے مفسد بہی توپین اور سامان جنگ اسقدر کثرت سے نپا سکتے ہسپتال توپخانہ جسکو ویلر صاحب نے چندروز بچایا تہا بالکل گولونسے چھلنی ہو گیا ہے مفسدونکے پاس اتنی توپین نہین کہ اونسے ہر جانب گولہ پہونچتا تہا اور مجھے یقین ہے کہ ایک توپ ۲۴ ہی اونہون نے لاکر [illegible] کوٹہے کے قائم کی ہوگی کیونکہ یہی ایک چوبیس پنی اونکے پاس تہی اکثر محصورین پانی کے لانے مین مارے گیے اور آخر کار پانی بہی جو اوسوقت اور اوس ایام مین زندگی کا باعث تہا ملنا بہی موقوف ہو گیا ایسے وقت تنگی مین شاید شرائط نانا سے

کہ ویلر صاحب معہ فوج وغیرہ کانپور چھوڑ کر بحفاظت سپاہ نانا الہ آباد چلا جاوے قبول اور منظور ہوئی ہوگی ہم خوب جانتے ہین کس طرح کی حفاظت اوس حرامزادے نے اونکی کی تمام انگریز سواے عورات اور بچون کے جنکو اوسنے قید کیا تہا وہ بہی گو اونہون نے حسب شرائط مقبولہ طرفین اپنے تئین حوالے کر دیا تہا بدغابازی صریح قتل ہوئے

راقم کو کچھ پرچہ ہاے کاغذ پوشاک میم صاحبان مین سے جو قتل گاہ مین حسب الحکم نانا قتل ہوئے تہے ملی یہ حالات غم آلود پرچہ ہاے خون آلودہ ہین اور تحریرات مندرجہ ذیل اون پر پنسل سے بخط میم صاحبان ثبت ہے لیکن یہ پرچہ دو میم صاحبون کے روزنامچہ سے جدا کئے ہوئے معلوم ہوتے ہین زیرا کہ خط دونو کا ایک سا نہین ہے

ایک پرچہ مین تو یہ تحریر ہے

تباریخ ۱۲۔ جون ماما یعنی والدہ مرگئی

تباریخ ۹۔ جون ایلیس حق ہوئی

تباریخ ۲۷۔ جون کو جورج نے جان دی

تباریخ ۲۱۔ مئی کو بارکون مین گئے

تباریخ ۵۔ جون رسالہ بہاگ گیا

تباریخ ۶۔ جون اول گولہ رانی شروع ہوئی

تباریخ یکم جون چچا ولی مرگیا

تباریخ ۱۷۔ جون خالا لیلی نے جان بحق تسلیم کی

تباریخ ۲۷۔ جون بارکون سے نکلی اور جب دریا پر پونہچے تو فوراً قید ہوئی

دوسرا پرچہ اس مضمون کا ہے

تباریخ ۲۱۔ مئی ہم بارکون مین گئے تباریخ پنجم جون بوقت نواخت دو گہنٹہ صبح سواران رسالہ دوم نے فساد شروع کیا اور دو پلٹنین مابقی رجمنٹہاے ہندوستانی بہی چلی گئین دوسرے روز بوقت صبح ہم سب روبرو بارکون کے بیٹھے تہے کہ ایک گولہ چوبیس پنی توپ کا آکر مورچہ مین لگا اور اس روز سے تا تاریخ ۲۵ جون گولہ رانی علی الاتصال جاری رہی اس تاریخ کو دشمن نے کچھہ شرائط جنرل ویلر صاحب کے پاس پیش کین اور جنرل صاحب نے اونکو منظور کیا اور ۲۷ کو ہم سب نے بارکونکو چھوڑا اور سب دریا پر واسطے جانے الہ آباد کے گئے کہ وہان سے کشتیون پر سوار ہوکر جاوینگے جب ہم دریا پر پونہچے تو دشمنون نے ہمپر گولہ رانی شروع کی اور تمام انگریزونکو اور تہوڑی سے میم لوگونکو مار ڈالا کشتیونکو جلا دیا کچھہ قلیل آدمی ڈوب گئے اور ہم گرفتار ہوکر ایک مکان مین یکجا قید کئے گئے ہین

ایک صاحب جو براہ کانپور سفر کرتے تہے شروع ماہ ستمبر قتل گاہ کو دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہین کہ اس مکان مین اب تک اودھیڑے ہوئے بال طویل پڑے ہین اور میم صاحبون کے جوتے بہی موجود ہین چہوٹے بچون کے کپڑے اور اکثر علامات رنج افزا نظر آتے ہین اور ایک ستون کے چونے پر نشان خون کا چارون اونگلیون اور ایک انگوٹہے کا بنا ہوا ابتک موجود ہے

ایک وقائع نگار باقیماندہ احوال مقام کانپور کا اسطرح پر تحریر فرماتے ہین کہ اس مقام مین تباریخ ۱۶ ماہ مئی خبر ہنگامہ مقامات دہلی اور میرٹھ کی پونہچی اسوقت یہان یکم اور ۵۳ اور ۵۶ رجمنٹ ہندوستانی اور دوم رسالہ غیر آئین اور پچاس نفر سپاہ گورہ متعلق توپخانہ موجود تہی اور مقام کانپور ایسے موقع پر واقع ہے کہ اوسمین کوئی صورت بچاؤ کی ممکن نہین تاہم سر ہیو ویلر صاحب نے

ہسپتال کلان بارک اسواسطے قیامگاہ کے لئے پسند کیا یہ بارک وسط میدان پریڈ کے واقع ہی اور ضرورت ایسی مقام کی اسواسطے منظور ہوئی کہ ویلر صاحب کو اول ہی سے شبہ تہا کہ سپاہ موجودہ ضرور پیروی سپاہ دہلی و میرٹہ کی کریگی اور ہمین بلحاظ صاحب موصوف نے اس مکان کو تعمیر مورچال مضبوط کیا اور تمام اسباب بارہ ماہی اوسکے اوپر چڑہا دین اور ۳۲ رجمنٹ شاہی کی جتنی عورات اور بچے تہے اور جتنے میم لوگ مقام کانپور مین موجود تہین سبکو حکم مقام مذکور مین آنیکا ہوا اسی اثنا مین سپاہ سے علامات ہنگامہ پردازی آشکارا ہونے لگی شب کو بیٹہکین لین مین ہوتی تہین اور اونکے ہتیار لینے ناممکن تہے اسواسطے ویلر صاحب نے سر ہنری لارنس صاحب کو واسطے کمک کے لکہا مگر لارنس صاحب کے پاس صرف چہہ سو نفری گورے کی موجود تہی اور اسی سپاہ سے اونکو انتظام کل ملک اودہ کا کرنا تہا تاہم صاحب محتشم الیہ نے ستر گورے واسطے کمک کے روانہ کانپور کیئے بآخر ماہ مئی اسی گورہ ۸۴ رجمنٹ شاہی کے اور مدراس فیوزلیر وارد کانپور ہوئے اور ویلر صاحب نے گورہاے لکہنو کو واپس جانے کی اجازت دی اور بتاریخ ۳۱ ماہ مئی کلکتے کو ایک چٹہی اس مضمون کی روانہ کی کہ وقت بہت نازک ہے اور حفاظت چار یا پانچ سو میم و ناقابل جنگ کرنے والونکی جو مقیم کانپور تہے بہت ضرور ہے اور اونکے پاس صرف ۱۵۰ نفری گورے کی بمقابلہ اسقدر فوج ہندوستانی اور مفسدین شہری کے موجود ہی مگر یہ چٹہی کلکتے پہونچنے بہی نپائی کہ بتاریخ ۵ ماہ جون سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا خزانہ لوٹ لیا قیدی جیلخانے سے چہوڑ دیے اور اکثر افسرونکو جو مقام مورچہ بندی کے جانب بہاگے جاتے تہے قتل کیا افسوس کہ اوسوقت تک اکثر عیسائی باشندگان شہر مقام ہسپتال مین نہین آئے تہے اور وہ لوگ بیچارے اوسی روز قتل ہوئے اور بنگلہ ہاے صاحبان اور بارکہاے سپاہ شعلہ ور ہوئی بعد ازین سپاہ مفسد بجانب مورچال روانہ ہوئی مگر چونکہ اونکے پاس توپ نہ تہی اسواسطے ظن غالب تہا بلکہ یقین واثق کہ اگر وہ شخص جسکا نام تا ابد تواریخ ہند مین روسیاہ رہیگا بد عہدی نکرتا اور اپنے قول و فعل پر قائم رہتا تو ویلر صاحب تا آنے فوج کمک کے مفسدین کا ہرگز غلبہ ہونے دیتے یہ شخص سری نت دہوندہو پنت نانا صاحب راجہ بٹہور تہا اس شخص کو پیشوا باجی راو نے متبنی کیا تہا اور اوسکے مرنیکے بعد اوسکی جگہ قائم ہوا مگر پنشن باجی راو کی اوسکو نہ ملا اور سب خزانہ وغیرہ اوسکے قبضے مین رہا بلکہ اوسکو گورنمنٹ کا حکم یہ بہی ہوا تہا کہ کچہہ سپاہ اور چہہ توپین اپنے قلعہ بٹہور مین رکہا کرے یہی توپین آج بخلاف گورنمنٹ مذکور اوسکے کام آئین سابق مین جتنے صاحب کانپور مین تہے اونسے اسکی نہایت دوستی تہی اور اکثر اونکے ساتہ سیر و شکار کو جایا کرتا تہا مگر خبر ہنگامہ میرٹہ کے سنتے ہی اسنے سپاہ ہندوستانی کی راے لینی شروع کی اور جب اونکو بہی آمادہ فساد پایا تو فوراً آپ بہی بگڑ بیٹہا اور اول ہی یہ حرکت کی کہ جو قریب سو انگریز مرد اور میم وغیرہ کے فتحگڈہ سے فراری ہوکر کانپور آتے تہے اونکو اثناے راہ مین اپنے مقام بٹہور مین گرفتار کرکے ہلاک کیا سپاہ کانپور نے بتاریخ ۵۔ اوسکو اپنے عزم بلوے کی اطلاع دی اور اوسنے اوسی وقت اپنی چہہ توپین اور سپاہی لیکر ارادہ مقام مذکور کا کیا اور جو توپین بہاری اوسکے یہان زمین مین دفن تہین اونکو بہی نکالا اور یہ سب سامان لیکر بسرداری فوج مفسد بمقابلہ ویلر صاحب کانپور مین آیا اور گولہ رانی مقام مورچہ بندی صاحب موصوف پر شروع کی ہرچند ویلر صاحب کے پاس توپین ایسی بڑی نہ تہین کہ وہ مفسدین کی توپ کا جواب دے سکتے مگر تاہم ایسی حکمت سے توپ سرکاری چلتی تہی کہ مفسد قریب نہ آسکتے تہے اور ہرچند ویلر صاحب کی فوج کا ایک ثلث بعرصہ ہژدہ روز

جنگہاے متواترہ مین کام آیا تھا ناسمہ صاحب موصوف نے شجاعت ذاتی انگلشد کو خیرباد نہ کہا جب مفسدین نے اونکے قیامگاہ پر حملہ کیا جب ہی صاحب موصوف نے اونکو مار کر پسپا کیا اور اگر حفاظت اسقدر میم وغیرہ کی اونکے ذمہ نہوتی تو وہ کبھی سکے اوس مقام سے نکلکر اور مفسدین کو جواب معقول دیتے ہوئے الہ آباد چلے گیے ہوتے

آخرکار بتاریخ ۲۶ ماہ جون ویلر صاحب کے پاس صرف دو روز کا کہانا باقی رہ گیا اور پانی بالکل دستیاب نہوتا تھا اور سامان جنگ بہی صرف مین آچکا تھا اسواسطے اونہون نے ارادہ کیا کہ ایک حملہ کرکے مفسدین کا غلہ وغیرہ اپنے قبضے مین کرلین اور انہون نے ایسا ہی کیا اور مفسد پسپا ہوئے اور رو بفرار لائے مگر صاحب کے پاس سوار نہ تہے کہ اس فتح کا حظ اوٹہاتا اسواسطے مفسدین کو اور کمک فوج اودہ سے جو ملی تو وہ پہر صاحب کی طرف آئے اور اونکو گہیر لیا کیونکہ جماعت اونکی کثیر تہی اور صاحب کی قلیل یہ حال دیکہکر ناچار صاحب اپنے تئین اور اپنی فوج قلیل کو بچاتے ہوئے پہر مورچال مین آگیے اور تمام محنت بیکار ہوگیی جب یہ حال گذرا تو اب اونکے پاس نہ کہانا تہا اور نہ پانی تہا اور نہ کچہ سامان جنگ تہا اور وہان قیام کرنا گویا موت کو خود طلب کرنا تہا اسواسطے بمجبوری اونہون نے نانا کی شرائط قبول کی اور سب سامان وخزانہ ناناصاحب کے ہاتہ دیکر خود بیجان واحد نسب انگریزونکو اور عیسائی باشندون وغیرہ کو اپنے ساتہ لیکر کشتیون پر گیے اور اونکو یقین تہا کہ اب ہم بخیریت اپنے دوستون سے ملینگے اور اپنا وطن پہر دیکہینگے مگر یہ خام خیالی تہی جب یہ سب کشتیون پر سوار ہوئے نانا نے حکم دیا کہ جو توپین کنارہ دریاے گنگ پر پوشیدہ اس مطلب کیواسطے رکہین تہین سر ہون اور اونکے گولون سے سب کشتیان پارہ پارہ ہوکر ڈوب گئین کچہ آدمی جو اون پر سوار تہے تہوڑے عرصے کے واسطے بچے اور جو ہنوز سوار ہی نہ ہوئے تہے وہ کنارے پر گرفتار ہوئے اور قید مین بہیجے گیے بعد ازان جب نانا نے خبر آمد فوج انگریزی کی سُنی تو اونکو بہی ایکمرتبہ مار ڈالا اور جس بیرحمی سے مارا اوسکا حال ایکمرتبہ اوپر بیان ہوچکا ہے

جب چٹہی درخواست فوج گورہ کی کلکتے مین پونہچی تو نواب لاٹ صاحب بہادر نے جو بصلاح مستر ہنری لارنس صاحب اور لاٹ الفنسٹن صاحب کے اس بلوے کا بندوبست کرتے تہے حکم روانگی فوج کا دیا اور مدراس حلقے سے اور سیلون یعنی لنکا سے اور جزائر ماریشیس سے اور کیپ سے فوج گورہ طلب ہوئی مگر اس عرصے مین اضلاع شرقی بہی اس آتش فساد سے شعلہ ور ہوگیی تہی اور اسی سبب سے کرنیل نیل صاحب کو اول سزا دہی مفسدین بنارس اور الہ آباد لازم آئی اور جب تک وہ اسطرح راستے مین مفسدین کو سزا دیتے ہوئے کانپور پونہچے اوسوقت تک قتل انگریزان وغیرہ مقام مذکور مین ہوچکا تہا کرنیل نیل صاحب نے ہر چند اول اپنے وارد ہونے سے چار سو گورہ اور پانچ سو سکہ سپاہ بسرکردگی میجر رینارڈ صاحب روانہ کانپور کیے تہے اور اوسکے بعد بارہ سو گورہ بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی زیر حکم جنرل ہیولوک صاحب روانہ ہوئے تہے مگر سودمند نہوئے ہیولوک صاحب اور نیلا صاحب نیارد صاحب کی فوج سے بتاریخ ۱۲ ماہ مذکور شامل ہوئی اور بتاریخ ۱۳ اس فوج نے نانا صاحب کو بمقام فتحپور شکست دیکر پسپا کیا بتاریخ ۱۵ اونکو شکست دوم فوج مذکور کو بمقام پانڈی جو بفاصلہ ۲۰ میل کانپور سے جاری ہے نصیب ہوئی اور بتاریخ ۱۶ ماہ خاص کانپور مین اونکو شکست فاش ہوئی اور نانا رو بفرار لاکر بجانب بٹہور بہاگ گیا کانپور مین پونہچکے جو حال زبون اور نادیدنی ہمارے گورہ لوگون نے اور افسرون نے دیکہا اوسکا بیان غیر ممکن ہے ایسا حال نہ کبہی کسینے سنا تہا

اور نہ دیکھا تھا کیا ذلت اور خواری سے ہمارے ہم وطن یہان قتل ہوئے ہین اور کس کس خرابیون سے اونکی لاشین پڑی دیکھین اس حال کے تحریر کرنے سے قلم بھی اشک سیاہ روتا ہے اور دوات بھی پارچہ سوف سے اپنے اشک سیاہ پونچھتی ہے مگر کہان تک پاس کرے کہ تمام اشکون مین ڈوبی ہوئی ہے ناچار اس مطلب کو یہان ہی چھوڑا

اب بعد فتح کانپور ہیولوک صاحب تو روانہ لکھنؤ ہوئے اور جنرل نیل صاحب واسطے بند و بست ضلع اور سزا دہی مفسدین کانپور مین قیام پذیر رہے نیل صاحب نے بھی ایسی سزاے سخت مفسدین کو دی کہ تا ابد زمانے مین یادگار رہے گی کسیکو پھانسی دی اور کسیکو اول بید لگوائے اور پھر پھانسی دی اور کسی سے جو قوم کا بہت بزرگ مشہور تھا اور جو مفسدے مین بھی زیادہ تر مستعد تھا اوسنے مکان قتل گاہ صاف کروایا اور انواع انواع کار ہاے زبون اور نازیبا اوسنے لیکر بعد ازان اونکو بجاے گلو قتل کیا مگر یہ سب بمناسبت جرم کمتر سزا ہے کیونکہ جو جو حرکات قبیحہ اور زبون اون سے نسبت انگریزان کے صادر ہوئی ہین وہ درحقیقت ایسی تھی کہ اگر اس سے زیادہ تر سزا اور ایسی جو کبھی کسی نے نہ سنی ہو اور نہ دیکھی ہو بلکہ انسانیت سے خارج ہو دیجاوے تو بجا اور واجب ہے

روہتک

بتاریخ ۲۲ ماہ مئی وقت شام چار صد نفر سپاہ پیادہ اور اوسیقدر سوار مفسدان معہ پانچ اضراب اتواپ مقام دہلی سے بجانب روہتک روانہ ہوئے بتاریخ ۲۳ سپاہ مذکور بمقام بہادرگڈہ جو علاقہ نواب دادری مین واقع ہے پونہچکر مقیم ہوئی اونہون نے اس مقام کو نہ لوٹا اور وہان سے روانہ ہوکر دوسرے روز بوقت نواخت آٹہ گھنٹہ صبح روہتک مین وارد ہوئے اور پونہچتے ہی اوپر خزانے کے حملہ آور ہوئے جو ساٹہ سپاہی متعینہ خزانہ تھے وہ مفسدین کے ساتہ شامل ہوگیے اور تمام فوج نواب جھجر کی بھاگ گئی خزانہ کراچیون پر لاد لیا من بعد جیلخانے مین گیے اور تمام قیدیونکو رہا کیا قیدیون نے فوراً بنگلہ ہاے افسران کو لوٹنا شروع کیا اور بشراکت مفسدین شہر کو بھی لوٹا صاحبان انگریز معہ تھانہ دار وغیرہ بھاگ نکلے قبل از روانہ ہونے روہتک سے مفسدین نے تمام ملازمین سرکاری کو برطرف کرکے نواب جھجر کے آدمی نوکر رکھے اور منادی اس مضمون کی بآواز دہل پھرادی کہ مقام روہتک سپاہ نے انگریزون سے فتح کرکے نواب جھجر کو دیا فقط

کلکتہ

بتاریخ ۱۳ ماہ جون روز شنبہ حکام بارکپور کو دریافت ہوا کہ سپاہ تجویز فرار کی پیش نہاد خاطر رکھتی ہے اور بصلاح حکام کلکتہ یہ تجویز قرار پائی کہ اونکے اسلحہ لیلینے چاہیین اور بروز دوم یعنی یکشنبہ صبح ایک بازوے ۳۶ رجمنٹ شاہی کلکتے سے لوکن بگیہ کو روانہ ہوا کہ درصورت آنے سپاہ مذکور کے بجانب کلکتہ اونکو راستے مین روکین ۷۸ رجمنٹ ہاے لنڈر کو حکم ہوا کہ مقام چنسورا سے بارکپور کو جاوین

بروز یکشنبہ وقت صبح بہت گاڑیان وچھکڑے جمع ہوئے بوقت نواخت ساڑھے چار بجے شام کے فوج کی پریٹ ہوئی بازوی ۳۶ رجمنٹ شاہی اور ۷۸ ہاے لینڈر اور توپین سامنے ہندوستانی فوج کے قائم کی گئین اسطرح پر کہ مربع کی تین جانب انگریزی فوج قائم ہوئین اور ہندوستانی فوج نے ایکجانب یعنی چوتھی جانب مربع کے پاو میل کے فاصلے پر بناے

بعد اسکے حکم دیدینے اسلحہ کا ہوا اور کچھ ایک ناراضی سے اونہون نے ہتھیار دیدیے

تمام سپاہی جو کلکتے مین اور متصل کلکتہ کے تھے سب کے معہ کلکتہ ملیشیا اور آخر کار بوڈی گارد کے اسلحہ لیلیے گیے اونہون نے کچھ تکرار دینے اسلحہ مین نکی اونکے اسلحہ اون ہی مقامون پر لیے گیے تھے جہان وہ اوسوقت موجود تھے یعنی گورمنٹ ہوس کے گارد کے ہتھیار وہان ہی لے لیے اور خزانے کے خزانے مین اور ٹکسال کے ٹکسال مین اور بلینک کے بلینک مین اور قلعہ کے قلعہ مین ہر ایک گروہ سپاہ ہندوستانی کے سامنے فوج گورے کی گئی یہ دیکھکر حسب وقت اونکو حکم فیل کرنے اسلحہ کا ہوا سب نے بے تامل فیل کر دیے اور بارتن پر پہینکدیے بعد ازین اسلحہ اور سامان جنگ سپاہ گورہ نے لے لیا اور سپاہ ہندوستانی کے پاس سوا ے گز کے اور کچھ باقی نرہا اس امر سے سپاہ کی ہوائیان سی اوڑ گئین مگر اونکا دوبارہ جی مین جی آیا جب اونکو انترپریٹر صاحب نے مخاطب ہوکر کہا کہ خاطر جمع رکھو تمکو تنخواہ ملیگی اور تم اپنا کام بہی حسب دستور سابق کرتے رہوگے اور اسلحہ جو لیئے گیے تو بنظر احتیاط لیے گیے ہین کیونکہ ملک مین کچھ فساد سا ہوگیا ہی لیکن جب دوبارہ امن ہوجاویگا تمکو پھر یہ ہتھیار مل جاوینگے

بتاریخ ۱۳ ماہ روز شنبہ ایک شخص مسلمان شہر سے قلعہ مین آیا اور ایک سپاہی برہمن ۴۳ رجمنٹ سے جو پہرے پر تہا اول اور اور باتین کرکے حال دریافت کرنے لگا کہ کیا تدبیرین فوج گورہ کی قلعہ مین کی گئین ہین اور کیونکر اوسکا انتظام ہی غرض ایسے ایسے بہت سوال کیئے سپاہی مذکور نے عمداً اوس سے سب حال سنا اور کہا کہ تم شام کو آنا جسوقت وہ شام کو آیا سپاہی مذکور نے جو نمک حلال تہا اوسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ حکام کیا کل حال اوسکی تحقیقات کورٹ مارشل مین ہوئی تہی اور آج حکم پہانسی کا نسبت اوسکے صادر ہوا تمام تدبیرین اوسکے قتل یعنی پہانسی کی درست ہوئین رسا ایک درخت کی شاخ سے متصل سپتال دروازے قلعہ کے باندہا اور ڈوم بہی موجود ہوئے مگر حکم پہانسی منسوخ ہوا

بتاریخ ۱۵ ماہ جون روز دوشنبہ بوقت نواخت تین گہنٹہ صبح جو جہاز دخانی اسپرسس نامے بکان شاہ معزول اودہ تہا واسطے طلب کرلیا گیا ایک گہنٹہ قبل از روانگی جہاز مذکور مکان شاہ سے سپاہ گورہ کو حکم طیار ہونیکا ہوا تہا اور اکثر اونمین سے حسب الحکم روانہ بہی ہوگیے تھے اور کئی توپین بہی اونکے پیچھے روانہ ہوئین جب یہ سب فوج اور توپخانہ مکان شاہ تک پونہچا تو اونکو حکم محاصرہ کرنے مکان کا ہوا اور مسلح تا بصبح رہے وقت صبح شاہ کو تو قید کرلیا اور اوسکے ہمراہیونکے ہتھیار چہین لیے شاہ کو اوسی وقت ایک گاڑی مین سوار کرواکر بحراست و عہدہ اران متعہد کے قلعہ کو روانہ کیا اور تلاشی کواغذ کی لیگئی کیونکہ اوس مسلمان نے جو ساتہ سپاہی پہرہ والہ ۴۳ رجمنٹ کے سازش کرنے آیا تہا اور جسکی نسبت حکم پہانسی کا ہوا تہا روبروے حکام کے بیان طراز ہوا تہا کہ شاہ اودہ کی تحریک اس سرکشی مین ہی اور کچھ کاغذ بہی اونکے پاس موجود ہین

اوسی تاریخ کی شب کو دو صاحب پائیلٹ سروش کی ایک پالکی گاڑی مین سوار ہوتے تھے کہ ایک ویسی ہی گاڑی سامنے سے آئی اور اونکی گاڑی کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ الٹتے الٹتے بچ گئی چونکہ گاڑی مین لالٹین نتہی اسلیے دونو صاحب گاڑی مین سے باہر کودے تاکہ اوس پالکی گاڑی کے سوارونکو گرفتار کرین جسوقت وہ باہر گاڑی سے آئے

تو اونہون نے دیکہا کہ دو بابو اوس گاڑی مین سے نکلے اور بہت سے کاغذ اونکی بغل مین تہے اور کوچوان بہی اونکے پیچہے ہی کودا اور تینون گاڑی کو چہوڑکر بہاگ گیے چونکہ اس حرکات سے شبہہ پایا گیا اسواسطے ہر دو صاحبان نے پالکی کی تلاشی لی اور اکثر کاغذ چہاپے کے اور تحریری اوسمین سے نکلے گاڑی معہ اسباب محمولہ کے حکام قلعہ کے سپرد ہوئی اور اسی سبب سے مالک گاڑی مذکور کا کہ ایک دولتمند دیوان تہا مقید ہوا

ازروی کاغذ اخبار کمپنی واضح ہوا کہ بماہ جولائی ایک بڑی سخت سرکشی واسطے رہائی بادشاہ معزول کے ہونے والی تہی کہ باعث افشاے راز کے ملتوی رہی مشہور اسطرح پر ہے کہ ساٹہ آدمی چیدہ دلاور آدمیون نے یہ تجویز کی تہی کہ شب معینہ مین دیوار قلعہ پر زینہ لگاکر قلعے کے اندر جاوین اور وہان چہار طرف منتشر ہوکر صاحب لوگونکو اونکے بسترون پر عالم خواب مین قتل کرکے شاہ مقید کو رہا کرین تجویز تو بیشک نہایت دلیرانہ تہی مگر یہ ایک امر دیگر ہے کہ وہ کسقدر ممکن الوقوع تہی بہرحال یہ ثابت ہے کہ کینہ مفسدین کا ہماری جانب اسقدر ہے کہ اگر اونسے ہوسکے تو وہ ہماری بیخ وبن اوکہاڑ ڈالین

چند روز بعد ایک اور بیہودہ تجویز کا افشا ہوا یعنی مفسدین نے چاہا تہا کہ گودام جنگی قلعہ کو اوڑا دین ایک آدمی شاہ دہلی کی جانب سے پیغام لیکر آیا کہ جو شخص گودام مذکور اوڑا دیگا اوسکو دس ہزار روپیہ اور جسقدر جاگیر چاہے گا ملیگی دو اور پیغامبر جو دہلی سے آئے تہے اور جو ۷۰ رجمنٹ کے ساتہ سازش کیا چاہتے تہے گرفتار ہوئے ایک غازی نے یہ تجویز کی کہ قلعہ کلکتہ مین جو جہنڈا انگریزی ہے اوسکو اوتار کر جہنڈا مفسدین کا اوسکے عوض قائم کرے اور مشہور ہے کہ اوسنے سب پختگی اس امر کی کر لی تہی اور قریب تہا کہ یہ امر وقوع مین آوے کہ غازی مذکور گرفتار ہوگیا

انبالہ

بتاریخ یکم جون رجمنٹ پنجم کے ہتہیار لیے لیے ایک گروہ ۹۰ سپاہیون سے جو اسی رجمنٹ کے تہے اور بمقام مذکورہ بالا متعین تہے علامات فساد کے ظاہر ہوئے ایک اور گروہ اس رجمنٹ نے جو بکار سرکار بمقام سہارنپور روانہ ہوئے تہے فساد برپا کیا ۶۰ رجمنٹ کے سپاہیونکے سے ہتہیار چہین لئیے اونسے بہی حرکات مفسدانہ ظہور مین آئے تہے مگر جب بروقت ثبوت وہ نمک حلال پائے گیے تو انکو اسلحہ دوبارہ دیکر روانہ رہتک واسطے مسدود کرنے فساد کے کیا ہنگام تعیناتی اس مہم کے اون لوگون نے پہر فساد کیا اور معہ اسلحہ وسامان جنگ وغیرہ مفسدان دہلی سے جاکر شامل ہوگئے بعد از روانگی اس رجمنٹ کے آتش زنی جو اس شہر مین اکثر ہوتی تہی بالکل موقوف ہوگیی اور اذیت چہاونی مین تخلل اس باعث واقع ہوتا تہا رفع ہوگیا احتیاطاً تدابیر محافظت کی عمل مین آئی ہین اور عاطہ گرجا گہر پر مورچال قائم کیے گیے ہین کہ بروقت ضرورت کار آمد ہون مگر بعد ازین سواے ایک یا دو مرتبہ کے پہر تا آخر اگست کوئی اندیشہ یا علامات فساد کے ظاہر نہوئین

بتاریخ ۲۷ اگست کہ شب پنجشنبہ تہی دو یا تین بہرے سپاہیان ۵ رجمنٹ کے اپنی چہاونی چہوڑکر بہاگ گیے بروز دوم وقت سہ پہر باقیماندہ سپاہ موجودہ رجمنٹ مذکور کو حکم پریٹ کا بدین غرض دیا گیا کہ اسکو جیلخانہ بہیجدین بروقت پریٹ اونکے سپاہ مینسے قلیل سپاہی آٹہ رجمنٹ کے معہ تین ضرب توپ کی بہیجے گیے سپاہیان رجمنٹ پنجم خاموش کہڑے رہے جب تک اونکا کارتوس پیشتر

کوچ نہ کیا اور جب تک اونکو حکم کوچ ملا بروقت حکم کوچ کے وہ یکایک پہر کر بہاگے مگر پانچ لحظہ کے بعد جب اونکا تعاقب ہوا تو اونکو ثابت ہوگیا کہ ارادہ فرار اونکا بیکار اور بیفائدہ تہا تعاقب مین جو سپاہی تہی اونہون نے ایسی غلولہ اندازی کی کہ قریب نصف مفرورین کے تو جہنم داخل ہوئے اور سپاہ تعاقب کنندہ منتشر ہو کر اونکے پیچھے رہی اور اکثر اونکو جو پریشان ہو کر بہاگتے تہے گرفتار کر کے قتل کیا توپخانہ بہی مع ۱۲ سواران سکہ اور چند ہندوستانی گولہ اندازونکے راستے سے آگیا تہا اور جب یہ آگے بڑہا تو چند مفسدین جو سابق کوٹہی کمشنر صاحب مین جو اب مقام قیام فوج پٹیالہ ہے مخفی تہے غلولہ تفنگ سے مارے گئے ایک اور آدمی حاطہ کوٹہی بینک ایلن سوداگر مین کام آیا بعد از جانی قریب دو میل کے بجانب کرنال ہو اولٹے پہرے اور پہر کر بازار کو نرغہ کیا سپاہ مفسدین کی ۹۷ لاشین متصل بارک کے شمار مین آئین اور کل سپاہ مذکورین سے تعاقب وغیرہ مین قریب یکصد و پنجاہ نفر قتل ہوئے

لکھنو

بتاریخ سی ام مئی ۱۸۵۷ء فوج منحرف ہوگئی ایک صاحب اس حال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ بوقت نواخت نہ گہنٹہ شب فساد شروع ہوا ہم کئی صاحب مس کوٹ کے گہر مین بیٹہے چورٹ پی رہے تہے کہ آواز توپ کی اور اوسکے بعد بندوقون کی گوش زد ہوئی سب نے فوراً ہتہیار باندہے اور جب افسران انگریزی میدان پریڈ پر پہونچے تو قریب پچاس نفر مفسدین گہوڑون پر سوار سیدہے چہاونی کیطرف بہاگے کہ وہان شامل مفسدین ہون چونکہ تعیناتی آج کل بہت تہی اسواسطے ہم صرف قریب دو سو نفر کے تہے القصہ جب ہم چہاونی مین پہونچے تو وہان سوائے شعلہ ہائے مکانات آتش زدہ اور کچہہ نظر نہین آتا تہا وہانسے ہم بطرف شہر روانہ ہوئے اور درمیان پلہائے آہنی و پختہ کے گشت کرتے رہے اور قریب ایک بجے صبح کے چہاونی مین آکر باہر کوٹہی ریزیڈنسی کے ڈیرہ کیا اس مقام پر تا بہ صبح مقیم رہکر پہر میدان پریڈ پر جہان انگریز اور توپین تہین گئے ۷۱ رجمنٹ سب سے زیادہ فساد پر آمادہ تہی اور ۴۸ اوس سے کم اور ۱۳ برائے نام کیونکہ ۱۳ رجمنٹ کے صرف ڈہائی سو سپاہی بہاگے تہے اور اوسمین سے کچہ بہی اب بہت سے آتے جاتے ہین اسمین شک نہین کہ اسوقت تک یہ رجمنٹ نمک حلال ہے مگر کسی پر اب اعتبار نہین کیا جا سکتا صبح کو قریب پانچ بجے بعد فساد کے سوارونکو حکم ہوا تہا کہ جلدی بطرف مڈکی پور جہان ہم لوگونکی چہاونی تہی جاوین اور جب ہم قریب میدان گہوڑ دوڑ کے پہونچے تو دیکہا کہ تمام میدان مفسدین سے بہرا ہوا ہے قریب پندرہ سو آدمی مفسدین وہان جمع تہے اونہون نے غلولہ اندازی اور غل کرنا شروع کیا اور کچہ اونکے لوگ منتشر ہو گئے کہ آگے دمکے کو جانا نہین اس عرصے مین ایک شخص سوار بلباس مفسد نمودار ہوا اور اوسنے ہاتہ اوٹہا کر کچہ کہا جسکے سنتے ہی قریب نصف آدمیون نے جو حرامزادے ہمارے ساتہ تہے ہمکو چہوڑ دیا اب ہم نہایت حیرانی مین ہوئے اور ہمنے توپین طلب کین مگر تا آنے توپونکے ہمارے سب بنگلے واقع مڈکی پور لٹ گئے میرا جو کچہ اسباب از قسم گہوڑا بگی خیمہ کتابین وغیرہ تہا سب غارت ہوا اور جو کپڑے میرے جسم پر ہین وہی باقی رہے ہین اور جو سوار ہمارے ہمراہ تہے اونہون نے بہی اپنے افسرونکے مکان وغیرہ جلائے مفرور ہو گئے اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ اونہون نے ایک لڑکے کو جو چند روز سے اکر شامل اپنی رجمنٹ کے ہوا تہا اور جسکا نام ایلی تہا مار ڈالا اوسکی عمر چودہ برس سے بہی کم معلوم ہوتی تہی اور چونکہ

سواری اسپ اوسکو نہین آتی تہی اسواسطے وہ مقام پر رہ گیا تہا اور قلیل عرصہ پیشتر ہمارے وہان پہونچنے کے اوسنے ارادہ
بہاگ جانیکا کیا تہا کہ اس اثنا مین اوسی رسالے کے ایک سوار نے جسمین وہ تہا اوسکو پستول اور تلوار سے زخمی کر کے
مار ڈالا تمام میم صاحبان اور بچے ایک قلعہ یعنی پیلی گارد واقعہ شہر مین محفوظ اور مصئون ہین یہ لوگ وہان کچہ عرصے سے گئے
ہوئے تہے تین افسر حسب تفصیل ذیل مارے گیے میجر ہینڈسکوم صاحب اور لفٹنٹ گرینٹ صاحب ایجوٹنٹ کے اور
رجمنٹ مذکور رسالہ ہفتم کا اکثر افسر مجروح بہی ہوئے ہین مگر کسیکو زخم شدید نہین آیا دو رسالے باہر تعینات ہوئے اور انکے
طرف سے جنکا نام سٹیل صاحب اور بولٹن صاحب اور مارٹین صاحب ہی ہمکو بڑا فکر ہے اب ہم چہاونی مین نزدیک ۳۲ رجمنٹ
پیادہ اور توپخانہ کے مقیم ہین اونہون نے ہمکو نہایت سمجہایا تہا کہ کل کی رات ہد کی لورین رہو اور اونسے زیادہ
سہتے میری دانست مین اگر ہم کل کی شب وہان رہتے تو وہ ہمارا گلا بیشک کاٹ ڈالتے کل شب کو ارادہ تہا کہ کچہ سپاہ
۳۲ رجمنٹ شاہی کے ہاتہیون پر سوار کر کے روانہ سیتاپور کیے جاوین لیکن ارادہ فساد جو شہر مین ہونے والا تہا اور حالت
مصیبت جسمین ہم قلیل انگریز گرفتار تہے مانع روانگی ہوا گرمی نہایت شدت سے ہے اور اسی باعث سپاہ مین بہت بیمار ہوئے
اور کم سونے کے اور کم کہانے کے اور ایسے ایسے اوقاتون کے ہم کچہ سست ہو گیے ہین دیکہو استقلال سپاہ گورہ کا
اور کسطرح جو قلیل سپاہ ہمارے پاس ہے وہ اپنی جگہ پر قائم ہے اگر ہمارے پاس پانچ سو سپاہ گورہ اور آجاوے تو آپ
یہان کچہ فکر نہ ہے مفسدین عذر کرتے ہین کہ ہم نے ناچار ہو کر یہ کیا کیونکہ سرکار نے ہمارے مذہب مین تحریف ڈالنا چاہا تہا
میری دانست مین تو سوء انتظام سرشتہ باعث اس سب فساد کا ہے وہ چاہتے ہین کہ تو بہرتی لوگونکو چہوڑ دین اور وعدہ سواران
رسالہ سوم سے وقت بوقت بسختی و درشتی پیش آتے ہین

بتاریخ سوم جون اب ہم کہیں فوج مین ہین اور یہان تک تو ہمارے حق بہتر ہی اور گو یہان بہی نہایت تکلیف سے ہے لیکن اسکو
سمجہنا ہے کہ چند روزہ تکلیف کا خیال کرے بلکہ شکر گزار اس امر کا ہو کہ ہماری جان بچ گیی بعد از فساد مذکورہ بالا کے اب تک
امن رہا ہے اور سپاہ مفسدین کے بشرے سے پایا جاتا ہے کہ انکے دل پر خوف غالب ہے آئین جنگی مقرر ہو گیا ہے اور ہر روز
کورٹ ہو کر سپاہ کی تحقیقات سب طرف ہوتی ہے ایام رحم و رعایت گذر گیے اب ہمارا بچاو اسی مین ہے کہ اون
بدمعاشونکے ساتہ از حد سختی سے پیش آوین ہم سبکا اکثر اسباب غارت ہو گیا اور یقین کرنا کہ میرے پاس ایک یا دو قمیص
اور ایک اوپر کی کرتی اور دو یا تین جوڑی پاجامے کی باقی ہین میرے خیال مین یہ آتا ہے کہ ہمارے نوکر ہی چور بن گیے
کیونکہ جو اونمین کا گرفتار ہو کر آتا ہے ایک دو بقچے کپڑے کے اوسکے پاس سے نکلتے ہین اور چونکہ یہ لوگ بہاگ بہی نہین سکتے تہے
اسواسطے ہر روز صبح شام بیس تیس گرفتار ہو کر بید کہاتے ہین اور اکثر مفسدین بہی گرفتار ہوتے ہین اور اونمین سے ہر ایک کو
پہانسی ہوگی بلکہ ہر روز اکثرونکو پہانسی ہوتی جاتی ہے مین نے سنا ہے کہ ایک گروہ مفسدین کا قریب بارہ سو کے مفسدونکے
نہایت تباہ حال ہین جنکے پاس کپڑے تک ثابت نہین اس ارادے سے سیتاپور جاتے ہین کہ وہان امان جان کی چاہینگے
مگر میرے نزدیک یہ خبر قرین صدق نہین کیونکہ ممکن نہین کہ تین سو سپاہیونکی جماعت کو کہ گانو والے لوٹ لین اور سب خبرین
جو ہر روز بکثرت آتی ہین اونسے ظاہر ہے کہ مفسدونکو نہایت خوف پیدا ہوا ہے کہ وہ اسقدر ہر روز ہتہیار پہینک پہینک کر بہاگ

جاتی ہین فقط

جو سپاہ کہ یہان مفسد اور منحرف ہوگئی ہے اوسکی تفصیل یہ ہی نصف رجمٹ ۴۸ آور نصف ۷۱ آور قلیل سپاہی ۱۳ ار رجمٹ کے آور دو ترپ رسالہ ہفتم کے اس فساد مین ہین افسر تو مارے گیے اور تین زخمی ہوئے مگر نام صرف ان ہی تین صاحبونکا مذکور ہے برگیڈیر ہینڈسکوم صاحب اور لفٹنٹ گرینٹ صاحب اور ریلی طفل مذکورۂ بالا

تعاقب مفسدین کا دوسرے روز ہوا اور اسی سبب سے اکثر اونمین سے بھاگ کر بطرف سیتاپور چلے گیے کرنیل برچ صاحب کمانیر نے جب یہ سنا تو وہ چار کنپنیان ۴۱ رجمٹ کی لیکر اونکے مقابلے کو آئے مگر مفسدین یہ راستہ ہی چھوڑکر گنگا پار ہوگیے

تا تاریخ ۱۵ جون سر ہنری لارنس صاحب نے تمام تدابیر واسطے حفاظت رزیڈنسی اور مچھی بھون کے درست کرلین تین دروازے رزیڈنسی کو تو بند کروا ڈالے اور اوپر تیغہ بھی ہوگیا بہت سی توپین تمام جانب اوسکے چڑہائی گئین اور ہر ایک تدبیر محافظت کی جو خیال مین آئی کی گیی تاکہ اگر حملہ بھی ہو تو بھی اوسکی حفاظت رہے اب یہان پیادہ اور سوار جملہ بارہ سو آدمی موجود ہے میم صاحبونکو اور بچونکو مکانات گبنس صاحب اور اومینی صاحب جو درمیان رزیڈنسی کے واقع تھے رہنے کو ملے بنظر اسکے کہ راہ فیض آباد سے کچہ الحاق نرہے ایک دو پل پختہ سنگین جو متصل مچھی بھون کے تھے منہدم کیے گیے اور جو راستہ وہانسے قلعے مین جانیکا تھا وہ بند ہوا اور ایک مضبوط جماعت سپاہ گورہ کی متصل پل کے قائم کی گیی تمام خزانہ قلعے مین گیا اور رسد بکثرت جمع ہوگیی ہزار ہا من غلہ شہر سے خرید ہوا اور سوجی اور شکر بکثرت کانپور سے قبل از مسدود ہونے آمد و رفت کے آگیی تھی

بعد از اس فساد کے چھاونی مین کوئی امر مخل امن اور باعث فساد کا شہر مین واقع نہوا بتاریخ ۵ جون یا قریب اس تاریخ کے سید حسین کی رجمٹ کو جو سابق ملازم شاہی تھی حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو مگر اونہون نے اوسوقت تک انکار کیا جبتک توپین اونکے سامنے ہوئین اسپر اونسے اسلحہ چھین کر اونکو شہر بدر کیا

تا تاریخ ۲۰ جون سب امن و امان رہا بعد ازین سنا کہ ایک جماعت مفسدین کی کسی مقام پر جو ۱۲ میل لکھنو سے ہے جمع ہوتی ہے اوسکا ارادہ یہ ہے کہ جب سب فوج وہان جمع ہوجاویگی تو لکھنو پر حملہ آور ہونگے ایک جماعت فوج قلعہ داری لکھنو سے جسکو زبان انگریزی مین گریس کہتے ہین مع چار توپونکے واسطے مقابلہ مفسدین کے جو شہر سے باہر جمع ہوئی تھی گئی

لڑائی درمیان مفسدین اور فوج گریس کے بتاریخ ۲ جولائی برپا ہوئی فوج گیرسن بسر گردگی سر ہنری لارنس صاحب کے گیی تھی اس جنگ مین لارنس صاحب کے پیر مین زخم آیا اور چوتھے روز وہ شخص جو نہایت تابندہ جواہر کان انسانی اور مہر درخشندۂ آسمان کاروانی اور وہ شخص جو اس نازک وقت مین بہت ضرور تھا اس جہانسے اوٹھ گیا اوسکی تدابیر سے فوج قلیل لکھنو ایسی مضبوط ہوگیی تھی کہ اونہون نے مفسدین کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور اپنی جگہ پر اوسوقت تک قائم رہے جب تک اور کمک اونکے پاس پونہچ گیی

ایک صاحب احوال لکھنو بعد از وقوع وقائع مذکورۂ بالا اسطرح تحریر فرماتے ہین اونکے بیان سے حالات واقعی

وجوانمردی سے حفاظت رزیڈنسی کی بخلاف بیشمار انبوہ مفسدین تشنہ خون محافظین مقام مذکور کے واضح ہوتا ہی کسی تواریخ مین ایسا حال نظر نہین آیا جیسا اس بیان سے پایا جاتا ہی یعنی آجکے دن تک کوئی ایسا واقعہ نہین ہوا جسمین ایسی شجاعت واستقلال وہوشیاری وتحمل شدائد وگرسنگی وماندگی کسی سے ظہور مین آئے ہون جیسے محصورین لکھنو سے بروے کار آئین اور اس حفاظت رزیڈنسی مین صرف وہ ہوشیاری ودلاوری ظہور مین نہین آئی ہے جو انگریزونسے ہنگام کارزار وقوع مین آتی ہی بلکہ وہ شجاعت ومردانگی ظاہر ہوئی ہی جو بخلاف بیشمار مضرت اور نقصان اور ناامیدی ومحنت ومشقت وتفکرات بے اندازہ اور بیرون از قیاس کے مستقل اور قائم رہے ہین اور آخر کار مقصد محال اور سربستہ پر فتحیاب ہوئے ہین یہ موقع ایسا دشوار اور سخت تہا کہ اتواپ قلعہ شکن مفسدین کی پچاس گز کے فاصلہ پر مورچال رزیڈنسی سے قائم تہین اور اسقدر قریب تہین کہ کلمات خوش آمد اور دہمکاوٹ اور طعن وتشنیع کے جو مفسدین ہندوستانی محصورین رزیڈنسی سے کہتے تہے سب بخوبی سماعت مین آتے تہے اور گولی بندوقون مفسدین کی وہان تک پہونچتی تہی جہان میم لوگ اور بچے اور زخمی رہتے تہے اور مفسد اکثر سرنگ دیوار رزیڈنسی مین دوڑا کر ارادہ داخل ہونے مقام مذکور کا کرتے تہے اور ہمیشہ سرنگ اونکی بنا کرتی تہین اور محصورین کا حال یہ تہا کہ ہر روز بلکہ ہر وقت منتظر آمد فوج کمک کے رہا کرتے تہے اور انتظار حد سے زیادہ بڑہتے جاتے تہے اور گولنداز جنگی موجودگی بہت ضرور تہی ہر روز کم ہوتی جاتی تہی یہان تک کہ توپ پیچہے ایک گولنداز بہی باقی نرہا تہا یعنی جسقدر ضرب توپ تہین اونسے کم نفری گولندازونکی باقی رہگئی تہی القصہ یہ حال ایسا تہا کہ جو ہم وطن اون دلاوران رزیڈنسی کا سنیگا اوسکو نہایت رقت اونکے حال پر آویگی اور اون لوگونکو بخوبی نصیحت ہوگی جو کبہی یہ ارادہ کرین کہ دغابازی یا کثرت ازدحام یا برملا ہنگامہ پردازی شجاعت وپردلی انگریزان مین کچہ نقصان یا کمی کرین

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ روز ہنگامہ پردازی کے شام کو یعنی ۲۹ جون وقت شام مسٹر ہنری لارنس صاحب بہادر کے پاس مختلف خبرین اس مضمون کی آئین کہ فوج مفسد جو بکثرت موجود تہی مقام چنہٹ سے جو قریب آٹہ میل کے فاصلے پر لکھنو سے اور پر رستے فیض آباد کے واقع ہے دوسرے روز وقت صبح حملہ آور ہوگی یہ سنکر صاحب ممدوح الوصف نے یہ چاہا کہ کوچ کر کے اونکو ایسے مقام پر متصل شہر کے روکین جہان وہ زیادہ مضرت نہ پہونچا سکین اور اگر ایسا ممکن نہو تو پل نالہ کوکرال پر اونسے جنگ جو ہون یہ نالہ راہ فیض آباد کو کاٹ کر قریب نصف راہ درمیان لکھنو اور چنہٹ کے جاری ہی

فوج مفصلہ ذیل واسطے روانگی کے طیار ہوئی چار توپین اسپی فیلڈ باٹری دو توپین نمبر ۲ اسپی فیلڈ باٹری اور ایک عرابہ آٹہ انچہ کا اور رسالہ ولنٹیر اور ۱۲۰ سوار متعلقہ سواران اول ودوم وسوم اودہ رسالہ اور تین سو گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی اور ۱۵۰ پیادہ سپاہی ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی اور ۶۰ سپاہی ۴۸ رجمنٹ ہندوستانی اور ۲۰ سپاہی ۷۱ رجمنٹ ہندوستانی جو قوم سے سکہ تہے سب طیار ہوئے

فوج مذکورۂ بالا کو مخبرون نے اخبار غلط پہونچا کر فریب دیا اور کہا کہ مقامات لکھنو اور چنہٹ کے درمیان کوئی مفسد نہین ہی اور اگر ہونگے تو کم نفری اونکی ہوگی یہ سنکر فوج مذکور حد معینہ سے آگے بڑہی اور راستے مین مفسد درختون مین اسقدر پوشیدہ ہوکر کمین مین بیٹہے کہ کسی گارد کے متلاشی نے آنکہہ سے اونکو ندیکہا جب تک کہ چارطرف سے مفسد

یکبارگی نکل آئے اور فوج مذکور کو گھیر لیا فوج گورہ اور عبارہ والے گولندازان نے اونکو عرصہ قلیل تک روکا اور اونکا مقابلہ بجرات تمام کیا اگر توپخانہ اودہ اور سواران سکہ ہمراہ رہتے اور اسیطرح کوشش کرتے تو فتح ضرور نصیب اولیای دولت ابدمدت سرکار ہوتی گو سپاہ سرکار بہت کم تھی اور مفسد بکثرت تھے مگر گولندازان اودہ تو دغاباز تھے اونہون نے توپین تو خندق اور غار وغیرہ مین ڈال دین اور رسین گھوڑونکی کاٹ کر اونکو چھوڑ دیا اور آپ شامل مفسدین ہونیکے واسطے فرار ہوئے ہر چند اونکے افسرون نے اور خود سر ہنری لارنس صاحب اور اونکے ہمراہ افسرون نے اونکو فہمایش کی بلکہ سر ہنری صاحب نے آخرکار شمشیر آبدار کو اونکے خلاف دوم مین لایا مگر کچھہ فائدہ مترتب نہوا اور مفسد قریب تر آگیے اور دو جانب سے ایسا زور ڈالا کہ فوج سرکاری کو سوائے گریز کے اور کچھہ چارہ نظر نہ آیا اور سوار اور پیادہ مفسد کا ایسا زور پڑا کہ تین توپین سرکاری اونکے ہاتہ آئین اور بہت سپاہ دغابازی اور نمکحرامی گولندازان اودہ سے اس کارزار دغل اور فصل مین کام آئے اور چونکہ سوار سپاہ سرکاری مین نہ تھے اسواسطے عقب فوج کے حفاظت دشوار ہوگئی اور بباعث شدت گرما وقلت سامان جنگ جو ہنگام کارزار سب کام مین آگیا تہا اور عدم موجودگی سواران کی مراجعت مین ہمکو نہایت تکلیف ہوئی اور ہمارا بہت نقصان بہی ہوا

سابق لارنس صاحب کا یہ ارادہ تہا کہ دو مقاموں مین سب صاحب جو بیلی گارد مین تھے رہین یعنی کچھہ مقام رزیڈنسی مین اور کچھہ مقام مچھی بہون مین اور مچھی بہون ایک قلعہ قدیم تہا مگر شکستہ اور اسی لحاظ صاحب ممدوح نے اوسکی کچھہ مرمت کی تھی مگر تاہم بخوبی استحکام اوسکا نہوا تہا اور یہ مقام قریب مکانات شہر کے واقع تہا اور اوسپر اسی سبب سے زد اون مکانات کی تھی مگر ہنگامہ ۳۰ جون نے اسقدر نقصان فوج سرکار مین کیا تہا کہ سپاہی باقیماندہ واسطے حفاظت دو نو مکانونکے کافی باقی نہ رہے تھے اس لحاظ سے لارنس صاحب نے مقیمان مچھی بہون کو حکم بھیجا کہ بوقت شب مقام مذکور کو خالی کرکے اوڑا دو اور مقام رزیڈنسی مین داخل ہو تعمیل اس حکم کی اس خوبی سے ہوئی کہ بوقت توخت ۱۲ گھنٹہ شب یعنی وقت نیم شب فوج مچھی بہون تمام اسباب خزانہ اور سامان جنگ وتوپ وغیرہ ہمراہ لیکر بغیر اتلاف کسی سپاہی ہمراہی کے مقام رزیڈنسی مین داخل ہوگئے اور عرصہ قلیل کے بعد اوڑنے ۲۴۰ پیپے بارود اور ساتہ لاکہ کارتوس جنگی سے جو مقام مذکور مین چھوڑ آئے تھے لارنس صاحب اور دیگر افسران کو تیقن ہوگیا کہ مچھی بہون اور جو کچھہ اوسمین باقی تہا سب اوڑ گیا اور مفسدین کے ہاتہ اوس مقام مین سے کچھہ نہ آیا اگر یہ تدبیر صائبہ عمل مین آتی تو غالب تہا کہ کوئی شخص مقیمان رزیڈنسی اور مچھی بہون سے زندہ باقی نہ رہتا کیونکہ ابہی بیان ہوچکا ہے کہ مچھی بہون ایسا مقام تہا کہ اوسپر زد اکثر مکانات شہر سے تہی اور سوائے اسکے سامان توپخانہ بہی اوسمین کم تہا اور جو جو تکالیف اور شدائد مقیمان رزیڈنسی نے باوجود شامل ہونے فوج مچھی بہون کے گوارا کین ہین اور جس دقت اور مشقت سے اونہون نے مقام مذکور کی حفاظت کی ہے وہی کافی دلیل اس امر کی ہے کہ اگر وہ دو مقاموں مین قیام ہوتا تو ایک بہی نہ بچتا اور دونو مقام مفسدین کے قبضے مین آجاتے

بتاریخ یکم جولائی ایک سیل کا گولا آٹھہ انچہ کا اوس مقام مین آیا جہان لارنس صاحب بیٹھے تھے اور آکر اونکے اور کوپر صاحب کے درمیان مین پہٹا مگر کسیکو ضرب نہ آئی اب کوپر صاحب اور دیگر صاحبان نے لارنس صاحب سے کہا کہ اس مقام کو چھوڑ کر کہین اور قیام کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ مقام اب گویا نشانہ گولہ ہای توپ وتفنگ مفسدین کا ہوگیا ہے یہ سنکر صاحب موصوف نے تبسم کنان

جواب دیا کہ ایسے مکان خرد مین یقین جانو کہ اور گولہ اب آکر نگرے گا مگر حکم خدا کا اور طرح پر جاری ہونے والا تہا اور بروز دوم اوسی مقام پر ایک اور گولہ آکر پہٹا اور ایک ٹکڑا اوسکا صاحب موصوف کے ایسا لگا کہ جس نے زخم کاری پونہچایا اور صاحب اوس سے جان بر نہوئے اوسی موقع پر کپتان ولسن صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ اجیٹن جنرل صاحب کو بہی گولہ مذکور سے صدمہ پہونچا تہا

مسٹر ہنری لارنس صاحب کی مرگ کا صدمہ ایسا تہا کہ ہر ایک مقیم رزیڈنسی کے دل سے کئی روز تک نہ بہولا اور جب کچہہ اوسکا رنج دور ہوا تو ایک اور رنج نے اونکے دل پر غلبہ کیا یعنی میجر بنک صاحب جو بجاے لارنس صاحب کے کام کرتے تہے وہ بہی غلولہ تفنگ سے بتاریخ ۲۱ جولائی اسطرح پر کام آئے کہ وہ ایک مقام رزیڈنسی مین کہڑے دیکہہ رہے تہے کہ اونکے سر مین گولی لگی اور فوراً اونہون نے جان بحق تسلیم کی

جب محاصرہ اور گولہ اندازی مقام رزیڈنسی مین شروع ہوئی اوس وقت تک صرف دو مورچال رزیڈنسی مین طیار تہے اور باقی مقامات حفاظت کے ناتمام تہے بلکہ وہ عمارات جو قریب رزیڈنسی کے تہے اور جسمین مفسدین بحفاظت بیٹہکر غلولہ اندازی کرتے تہے وہ بہی صاف اور منہدم نہین ہوئے تہے حق تو یہ ہے کہ ہمارا اتلاف جان جو رزیڈنسی مین ہوا وہ اول تفنگچیونکی گولیونسے ہوا جو جابجا اور دیگر مکانات متصلہ رزیڈنسی مین سے غلولہ اندازی کرتے تہے اور ان مقامات کے انہدام کے واسطے اکثر صاحب انجنیر یعنی مہتمم عمارات نے سر ہنری لارنس صاحب سے کہا تہا مگر صاحب ممدوح نے یہی جواب دیا تہا کہ حتی الامکان عمارات مذہبی و مکانات رعایا کو بچانا بہتر ہے اس لحاظ مذہب اور خیال فائدہ رعایا و سپاہ مفسد کا انجام یہ ہوا کہ ہمارا ایسا بڑا صاحب مارا گیا اور نقصان جان و مال اسقدر زیادہ ہوا القصہ جب مفسدین نے محاصرہ رزیڈنسی کا کر لیا تو اونہون نے اون عمارات پر جو متصل اور اسقدر قریب تہین کہ پستول کے گولی بہی وہان کام کرتی تہی قبضہ کیا اور اونکی دیوار مین سوراخ برابر نال بندوق کے کرکے وہان سے شبانہ روز گولیان مارنی شروع کین جنسے ہر روز ہمارے بہت آدمی خستہ و کشتہ ہوتے تہے کیونکہ ایک مرتبہ اون مقامات سے قریب آٹہ ہزار گولی کے ہمارے مقام پر پڑتی تہی اور کوئی مقام رزیڈنسی مین ایسا نہ تہا کہ جو اونسے محفوظ رہتا یہان تک کہ جو مقام ہسپتال کا تجویز ہوا تہا اوسکے بہیتر گولیان پہونچتی تہین اور بیمار و زخمی اونکے بستر پر ہلاک کرتی تہین جو مقام میمون کے واسطے محفوظ تر تصور ہوا تہا اوسمین بہی لفٹننٹ ڈورن صاحب کی میم اور دیگر میم صاحبان اور بچے گولیونسے نہ بچے مفسدین نے اسی عرصہ مین مورچال بہی طیار کر لیے اور چالیس یا پینتالیس توپین جنمین ہماری توپین بہی تہین اونپر چڑہا دین اور انمین سے بعضے بعضے پچاس گز کے فاصلے سے بہی کم فاصلے پر تہین اور مقام اونکے ایسے محفوظ تہے کہ ہماری توپین وہان کچہہ کام نکرتی تہین اور اونکے گرد جو مفسدین نے دیوارین حفاظت کی طیار کر لین تہین تو ہمارے غلولہ ہاے تفنگ بہی وہان پر کچہہ کام نہ کرتی تہین ماورا اسکے ہمارے سیل کے گولے بہی وہان بیکار تہے کیونکہ مفسدین نے ہر ایک توپ کی پشت پر خندق آٹہ فیٹ کے عمیق بناکر امن گاہ کر لی تہی کہ جسوقت ہماری سیل کی گولی چلتی تہی وہ خندق مین بیٹہ جاتی تہی بلکہ خندق ایسے بنائے تہے کہ جسوقت مفسد اپنی توپ بہر گئے تہے تو سواے اونکے ہاتہ کے اور کچہہ ہمین نظر نہ آتا تہا

الغرض تا تاریخ ۱۹ ماہ جولائی مفسدین بطور مذکورہ بالا شبانہ روز گولہ رانی مین مشغول رہے اور تاریخ مذکور کو بوقت نوبجے

تا گھنٹہ قبل از دوپہر اونہون نے ایک سرنگ اوڑائی جو قریب مورچال رزیڈنسی کی تہی اور یہ سمجھا کہ مقام مذکور اوڑ گیا مگر اوس سے ہمارا کچھہ نقصان نہین ہوا اور جب دہوان فرو ہوگیا تو اونہون نے مقام مذکور پر حملہ کیا مگر ادہر سے اون پر ایسی گولہ رانی اور آتش باری ہوئی کہ عرصۂ قلیل کے بعد وہ پس پا ہوئے اور اونہون نے بڑی بزک اوٹھائی اسی عرصے مین ایک اور دستے نے انس صاحب کے مورچال پہ حملہ کیا وہان لفٹنٹ لوٹن صاحب متعلق ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی سرگروہ تہے اور اونکے ماتحت چند صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہوئے تہے اور کچھہ گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی کے اور کچھہ سپاہ ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کی تہی اونہون نے ایسی داد شجاعت کی دی کہ صفحۂ روزگار پر اونکا نام نقش ہوگیا اور مفسدین وہانسے بہی شکست فاش کہا کر روبفرار لائے اور اکثر اونمین سے کشتہ و خستہ میدان جنگ مین خاک و خون مین غلطان پڑے تہے سوا ان حملونکے مفسدین نے اس روز ہر ایک مقام رزیڈنسی پر حملہ کیا اور سب جگہہ سے شکست کہا کر فراری ہوئے یہ ہنگامہ حملہ آوری اونکا تا بنواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر گرم رہا مگر جب اونہون نے دیکھا کہ کہین پیش رفت نہین ہوتی ناچار اس حرکت سے باز رہے مگر گولہ اندازی شبانروزی اونکی جاری رہی اور تاریخ ۱۰ ماہ اگست کو مفسدین نے ایک اور سرنگ اوڑائی جس سے باہر کی دیوار ہماری مورچہ بندی کی دہس کی اوڑکر اندر آرہی اور جب تاریکی فرو ہوئی تو ایک شق دیوار مذکور مین ایسا بڑا معلوم ہوا کہ جسمین سے اگر فوج آراستہ ہو تو ایک پوری رجمنٹ نکل آوے اور مفسدین کے کچھہ سپاہی اوسمین سے اندر دیوار کے آتے نظر آئے مگر یہانسے ایسا اچہا اونکا استقبال ہوا کہ وہ لوگ بہت جلد روبفرار لائے اور جو لوگ اونمین نہایت دلیر اور مستقل مزاج تہے وہ نہ بہاگے اور اوسی جگہہ سب نے جان دی اسی عرصے مین ایک دستہ مفسدین اوس مورچال پر جو جانب کانپور واقع ہے حملہ آور ہوے اور اوسکے خندق تک پہونچکر کچھہ عرصے تک وہان مقیم رہے آخرکار سپاہ رزیڈنسی نے اونکو وہانسے نکال دیا ایک اور دستے نے کپتان اندرسن صاحب کے مورچال پر حملہ کیا اور زینہ ہائے چوبین لاکر دیوار پر لگا دین مگر یہان جو فوج متعینہ تہی اونہون نے ایسی جوانمردی کی کہ مفسد جگہہ نہ پکڑ سکے اور آخرکار زینہ وغیرہ چہوڑکر فراری ہوگیے اور اپنے اپنے مورچال پر جاکر حسب دستور گولہ اندازی شروع کی اس ہنگامے مین جتنے افسر اونکے ساتہہ آئے تہے سب کام آئے صرف سپاہ فراری ہوگیی تاریخ ۱۸ ماہ اگست دشمنون نے ایک اور سرنگ جو روبروے مورچال سکہان کندہ کی تہی اوڑائی اسکے صدمہ سے ہمارا نہایت نقصان اور اتلاف جان ہوا کپتان آر صاحب جو فوج سرکاری کے ملازم نہ تہے اور لفٹنٹ مچیم صاحب اور لفٹنٹ سویٹ صاحب جنکے زیر حکم ایک گروہ باجہ نوازونکا تہا اس سرنگ سے اوڑ گئے مگر قدرت خدا اور حفاظت حافظ حقیقی سے جب زمین پر گری تو سواے صدمہ اوڑنے اور گرنے کے اور کسیطرح کا آسیب اونکو نہین پونہچا مگر انکی سی خوش نصیب اور محصورین بیلی گارد یعنی رزیڈنسی نہ تہے کیونکہ گیارہ آدمی اس سرنگ کے گرد کے نیچے دب گیے اور بباعث شدت اور کثرت گولہ اندازی مفسدین کے اونکا نکالنا دشوار تہا اسواسطے وہ سب وہین دفن ہوگیے اس سرنگ سے ایک دیوار شق ہوگیی اور اوسمین سے مفسدین نے حملہ کرکے چاہا کہ اندر بیلی گارد کے آجاوین مگر دلاوران سرکاری نے اونکا مقابلہ کیا اور ایسی داد مردانگی کی دی کہ دشمن پس پا ہوکر روبفرار لائے مگر چند مفسد شق دیوار کی پناہ مین بیٹہے رہے اور اونکو بوقت شام گورہ ہاے متعلقہ ۳۲ اور ۸۴ رجمنٹ شاہی نے سنگینونسے مارکر بہگا دیا تاریخ ۵ ماہ ستمبر مفسدین نے ایک اور حملہ بشد و مد

بسیار کیا یعنی ایک اور سرنگ جو اونہون نے بمقابلہ مورچہ اپنی توپ کے جہان میجر ایپ تہورپ صاحب حکمران تھے اوڑا دی اور بعد ازان نہایت جد وجہد وکد وکاوش سے مورچہ مذکور پر حملہ کیا حتی کہ نزدیک دیوار کے آکر زینے لگا دیئے اور اونکے وسیلے سے مورچہ تک پہونچ بھی گئے یہان پر ہنگامہ زد وضرب کا خوب گرم ہوا آخرکار مفسدین پسپا ہوئے چند لحظہ کے بعد اونہون نے ایک اور سرنگ جو روبرو برگیڈس کورٹ گہر کے طیار کی تھی اوڑائے اور بعد ازان حملہ آور ہوئے مگر شجاعت اور مردانگی رایفل والونکی نے ایسا زور دکھایا کہ مفسد یہانسے بھی گریزان ہوئے اور ایسی بدحواسی سے فراری ہوئے کہ زینہ وغیرہ سب چہوڑ کر بہاگ گیے اور ایک سردار اونکا اس ہنگامے مین کام آیا یہ سردار بہت دیدارو اور جہاندیدہ تہا اوسکے قتل ہونے سے مفسد نہایت پریشان ہوئے ماوراے مقامات مذکورہ بالا دشمنون نے اور چند مقامون پر اس روز حملہ کیا مگر کہین فتحیاب نہوئے اور ہر جگہ شکست کہا کر روبفرار لائے اس روز دشمنونکا نہایت اتلاف جان ہوا کیونکہ اس روز وہ بہت زور وشور سے آئے تھے اور بلکہ شب کو دیکہا کہ وہ بہت سی لاشین دریا کے پار بجانب چہاونی لیجاتے تھے یہ روز گویا آخر دن مفسدین کے زور آزمائی کا تہا اسواسطے اونہون نے بہی جان توڑ توڑ کر ہنگامہ جنگ گرم کیا تہا مگر روبروے ہماری شجاعونکے کچہ پیش رفت نہوئی اور یہ چار ہنگامہ جنگ وپیکار کے ایسے سخت او صعب تھے کہ اگر اونمین سے ایک کا بہی بیان کیا جاوے تو ایک دفتر بن جاوے مگر ہمارے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خود خیال فرماوینگے کہ ایسے نازک وقت مین جب آدمی بہی کم ہون اور اونمین فوج کے آدمی اور بہی کم ہون اور مقام ایسا ہو کہ سب طرف سے محصور اور دشمن بکثرت ہون اور ایسے نزدیک کہ بخوبی ہمکلام ہوسکین اور قواعد وغیرہ فن جنگ آوری سے خوب ماہر ہون تو ایسے وقت مین سوائے تائید آلہی اور ہوشیاری اور مردانگی سپاہ محصور اور کیا تصور کیا جاوے ہمارے جزوی آدمی ہر وقت ہوشیار رہتے تہے کیونکہ دشمن کسی وقت گولہ اندازی سے غافل نہ تہے اور اگر سرنگ کی شکست کے باب مین کوشش نہوئی تو ہم سب ابتک کبہی کے کام آگئے ہوتے اور مقام ریزیڈنسی بہی قبضہ مفسدین مین آگیا ہوتا مگر ہمنے ایسی کوشش سے شکست سرنگ کی کی کہ اونکی کئی سرنگین ادہر سے اوڑا دین بلکہ ایک سرنگ کے اوڑانے مین تو اونکے اسی آدمی مر گئے اور دوسرے کے اوڑانے سے قریب بیس سپاہی جان سے ہلاک ہوئے القصہ ایسی ایسی ہوشیاری اور جان نثاری سے ہمنے مقام ریزیڈنسی کو ہاتہ سے نجانے دیا اور جو کچہ ہمارے پاس تہا اور جو ہمارے ساتہ تہے اونکی حفاظت مین جان ودل سے مشغول اور مصروف رہے

سواے معرکہ آرائیونکے ہمارے سب آدمیونکو اندیشۂ جنگ وحملۂ دشمنان رہا کرتا تہا اور اس سبب سے وہ بہت تنگ تہے مفسد ہمیشہ شور وغل مچاتے تہے اور گولہ اندازی اور ایسی ایسی باتین کرتے تہے کہ جس سے ہم لوگونکو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مستعد حملہ آوری ہین مگر آخر کو وہ اپنے مقامات سے حرکت نکرتے تہے اور ہم لوگونکو ناحق ہر وقت مستعد اور آمادہ رہنا پڑتا تہا کیونکہ ہمارے پاس اتنی فوج وافر نہ تہی کہ کچہ اونمین سے ہوشیار اور نگران حرکات مفسدین رہتی اور باقیماندہ کچہ آرام کر لیتے اسواسطے جتنی فوج تہی سب ہر وقت اور خصوصاً وقت شب کمربستہ رہا کرتی تہی اس مستعدی لاحاصل سے ہمارے سب آدمی بہت تنگ اور ماندے ہو گئے تہے اسیطرح اونکو ستاسی روز یعنی قریب تین مہینے کے بسر کرنے پڑے

بعد اس عرصے کے سرجی اوٹرام صاحب تشریف لائے اور اونکو اس مقام بیم وہراس سے رہائی بخشی ماورا ان سب باتونکے ہمارے آدمیونکو مرمت توپ وغیرہ کی کرنی پڑتی تہی اور کشتہ وخستہ حیوانات کو دفن کرنا ہوتا تہا اور رسد وسامان جنگ وغیرہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پونہچانا پڑتا تہا اور سوا اسکے اور اکثر امور کیا کرتے تہے جنکا بیان یہان محال ہے اور سب جنکے کرنے سے بڑی دقت ہوا کرتی ہے

جب ہم اول محصور ہوئے تہے تو ہمکو کچھہ خبر باہر کی معلوم نہوتی تہی اور ہمکو کچھہ خبر اور برادران مصیبت زدہ کی پہونچ نہین سکتی تہی ہرچند کبہی کبہی جاسوس باہر سے واسطے ورغلانے ہمارے رفیقونکے آتے تہے اور ظاہر مین وہ کچھہ کچھہ خبرین بیان کرتے تہے مگر وہ کب قابل اعتبار کی تہین اور جو شخص ہمارے پاس سے باہر جاتا تہا وہ پہر واپس نہین آتا تہا مگر ۲۲ دن بعد ایک شخص انگذنامے واپس آیا اور بیان طراز ہوا کہ جنرل ہیولوک صاحب کا کمپو واسطے کمک کے آتا ہے اور پانچ یا چھہ روز بعد یہان پونہچیگا یہ خبر سنکر ہمنے فوراً ایک قاصد روانہ کیا اور کمپو سے مذکور کو کہلا بھیجا کہ جب تم نزدیک شہر کے آؤ گے اوسوقت دو برج آتشبازی کے اُڑانا تاکہ ہمکو تمہارے آمد کی خبر ہو اور ہم یہانسے تمہارے شامل ہونیکو اور مفسدین سے مقابلہ کرنیکو باہر آوین اس انتظار مین چھہ دن گذرے مگر کوئی علامت اونکی آمد کی ظاہر نہوئی بلکہ کئی روز بعد تک اونکی کچھہ خبر نہ آئی اور نہ کوئی برج نظر پڑا اس انتظار مین نہایت حیرانی وپریشانی ہوئی اور بعد ازین ہمنے بتاریخ ۲۹ ماہ اگست یعنی ۲۵ روز کے بعد سنا کہ فوج آتی تہی مگر بباعث نہ پہونچنے کمک کے واپس چلی گئی اور اس خبر کے بعد پہر ہمنے کچھہ نہ سنا کہ کیا ہوا جب تک دو روز قبل از وارد ہونے جنرل اوٹرام صاحب کے خبر آمد آمد فوج جنرل صاحب ممدوح کی گوش زد و مسامع افروز ہوئی اور جنرل صاحب خود بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر وارد ہوئے

ایک اور خرابی وپریشانی عاید حال ہم لوگونکے تہی یہہ تہی کہ نفری گولندازونکی اسقدر کم ہوگیے تہے کہ گو گورہ نامے ۳۲ رجمنٹ شاہی اور وہ صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہوگیے تہے اونکی امداد کرتے تہے مگر تاہم اون کو جسطرف فوج مفسد کا زور ہوتا تہا اوسطرف اپنے مقامات قدیم چھوڑکر جانا پڑتا تہا اور وہانسے پہر جہان اور زور معلوم ہوتا تہا وہان اونکو جانا پڑتا تہا کیونکہ جسقدر توپین تہین اوسقدر گولنداز نہ تہے حتی کہ نفری گولندازونکی ۲۴ تہی اور اقسام اتواپ معہ غبارہ وغیرہ تیس تہی اس سے خیال کرنا چاہیے کہ فی توپ ایک گولنداز بہی موجود نہ تہا پس کیونکر انتظام توپونکا بغیر جانے گولندازان عارضی کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جہان ضرورت زیادہ معلوم ہوتی تہی ہوسکتا تہا

ہمارے ساتھ جو فوج ہندوستانی تہی اونکی نمک حلالی اور وفاداری بیرون از تحریر وتقریر ہے کیونکہ باوجودیکہ اونکو کہانا بہی اچہا نہین ملتا تہا اور مکان بہی اونکے واسطے موافق نہ تہے اور اونکے مقام پر خصوصاً ۱۳ رجمنٹ کی قیامگاہ پر دشمنونکی گولیان اس کثرت سے پڑتی تہین کہ اونکے آدمی بہت ضائع ہوگیے تہے اور وہ مفسدین کے نزدیک اسقدر تہے کہ آپس مین گفتگو ہوا کرتی تہی اور مفسد ہر طورسے اونکو فہمایش کرتے تہے اور بغاوت دکہاتے تہے مگر اونہون نے ہماری رفاقت سے تن دزدی نہ کی اور اگر وہ بہی ایسا ہی کرتے اور اونکی بغاوت مین آجاتے تو ہم ولایتی کس تہوڑے سے تہے کبہی مفسدین سے جان بر نہوسکتے فقط

ایک وقائع نگار احوال لکھنو کا سوائے اونکے جو سابق مذکور ہوچکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب انگریزان محصورین نے یہ سنا تہا کہ فوج عظیم واسطے رہائی اونکے بسرگردگی جنرل ہیولوک صاحب آتی ہے تو اونکو نہایت خوشی ہوئی تہی بلکہ جان تازہ قالب نیم جان مین آگئی تہی مگر جب انتظار حد سے گذر ا تو اور یاس زیادہ از سابق رونما ہوئی تہی اور سوائے صبر اور شکر کے اور کچھہ چارہ نظر نہ آتا تہا مگر اسپر بہی اونہون نے شجاعت اور مردانگی کو نچھوڑا اور یہہ ارادہ مصمم تہا کہ جہان تک ممکن ہو بیلی گارد کو بچائیے اور جب کسی صورت یہہ امر امکان نہ رکہے تو جان عزیز کو جسقدر قیمت گران پر ہوسکے فروخت کیجیے القصہ اسی طرح اونکو ایک مہینا گذرا اس عرصہ مین جنرل ہیولوک صاحب کلکتہ سے روانہ ہوکر اور راستہ مین مفسدین کو سزا دیتے ہوئے اور تین مرتبہ نانا کی فوج کو شکست فاش دیکر وارد کانپور ہوئے اور وہانسے بتاریخ ۲۷ ماہ جولائی عبور دریائے گنگ کرکے ملک اودہ مین با فوج جرار داخل ہوئے اور اوسی روز جبکہ مفسدین کا مقابلہ بمقام اُونائو کیا یہہ مقام مفسدین نے خوب مضبوط کر رکہا تہا تمام مکانات شہر مین دوبدو یہہ دیوارون مین بندوقچی نال کے برابر سوراخ کر رکہے تہے اور اونمین سے گولی مارتے تہے اور آپ مکان کے اندر زد فوج سرکاری سے امن مین تہے اور سوائے اسکے شہر مذکور گنجان فوج مفسد تہا اور اونکے پاس پندرہ ضرب توپ کی موجود تہین اور مقام مذکور ایسے موقع پر تہا کہ سوائے حملہ کے اور کسیطرح وہ قبضے مین نہ آتا اسواسطے فوج سرکار نے ایک بارگی حملہ کرکے دشمن کی توپون پر جا گری اور دو تین مرتبہ وہان سنگین کے لڑائی ہوئی اسمین فوج طرفین خوب لڑی آخرکار تاب زد و ضرب فوج سرکاری کے نہ لاکر دشمن پسپا ہوئے اور شہر اونائو قبضہ اولیاے دولت سرکار مین آگیا اس شہر کو فتح کرکے فوج سرکاری آگے بڑہی اور فتح پور چوراسی پر حملہ آور ہوئے اسمین جہانسنگہ مفسد مقیم تہا اور شہر کے عقب مین توپخانہ مفسد جمع تہا اول جو صاحب مقام مفسد مذکور مین پونہچا لفٹنٹ و نیجر فیلد متعلقہ مندراس فیوزلیر تہا اور اسکے بعد فوج بہی وہان جا پونہچی اور مقام مذکور پر قبضہ کرلیا ان دو لڑائیون مین ہماری فوج کا بہت نقصان ہوا اور اس نقصان کے ہونے مین ۸۸ سپاہی ہمارے خستہ اور کشتہ ہوئے جنکا ہمکو نہایت افسوس ہے

کچھہ عجب نہین ہے کیونکہ مفسد ایسے موقع پر قیام پذیر تہے اور تدابیر بہی اونکی اچہی تہی اور ہم ہر طرح بے موقع مقاموسے لڑتے تہے اور جو تہا وہ ہمارا دشمن تہا مگر تاہم فتح ہماری رہی اور مفسد دونو مقاموسے فراری ہوئے یہان سے بہی ہماری فوج نے اب عزم پیش قدمی کا کیا مگر وبائے ہیضہ اس زور شور سے ہماری فوج مین پہیلی کہ سوائے مراجعت کے اور کچھہ چارہ نہ تہا لہذا نا چاری جنرل ہیولوک صاحب اپنی فوج فتحیاب کو واپس بمقام کانپور لے گئے

مفسد اس قابو کو غنیمت جانکر پہر تا بہ دریاے گنگ اکر قابض ہوگئے اور کنارہ دریا پر مورچال ایسے موقع سے طیار کیے کہ جنکی نہ دریا پر تہی اور جسکے سبب اونکی دانست مین سد راہ فوج ظفر موج ہوگیا تہا مگر جب کانپور مین اور فوج سرکاری آئی تو جنرل ہیولوک صاحب نے پہر عزم عبور دریا کیا اور بتاریخ ۱۹ ستمبر مفسدین کی توپونکے روبرو ہوکر عبور کیا اور وہانسے دشمنونکو ہٹا دیا مفسد وہانسے ہٹکر ایک مقام پر جمع ہوئے اس مقام کا نام منگلوار تہا فوج سرکاری بہی اونکے تعاقب مین وہان گئی اور بتاریخ ۲۱ اون پر حملہ آور ہوئے چار گہنٹے میدان جنگ گرم رہا آخرکار مفسد شکست کہا کر رو بفرار لائے اور پانچ توپ اپنی اور دو ضرب گاڑی کی چہوڑ گیے سب فوج ظفر موج کے قبضے مین آئین اوسی روز

فوج سرکاری نے آگے کوچ کیا اور بیس میل تک مفسدین کو مارتے ہوئے گیے اور جاکر بشیرگنج پر قبضہ کرلیا مفسد اس جنگ آوری فوج گورہ سے ایسے بدحواس ہوکر بہاگے تہے کہ اکثر توپین اونہون نے کوئین ڈال دین اور ہتہیار میدانون مین پہینک کر فراری ہوئے اور پل مقام بنی کا بہی اونسے توڑا گیا القصہ تعاقب مفسدین مین ہماری فوج نزدیک لکہنو کے پونہچی قریب دو یا تین میل اس جانب لکہنو کے دشمنون نے ایک نہایت مضبوط مورچال طیار کیا تہا وہان پچاس ضرب توپ اونکی موجود تہین یہان پر خوب لڑائی ہوئی اور ہمارے سپاہیون نے داد شجاعت کی دی اور دشمنون پر ایسا ہنگامہ زد و ضرب گرم کیا کہ وہ تاب نہ لاکر بہاگ نکلے اور ہماری فوج کچہہ تو عالم باغ مین رہی اور کچہہ واسطے رہائی محصورین بیلی گارد کے آگے بڑہی اور جب وہ بیلی گارد مین پونہچے تو اسقدر خوشی محصورین کو ہوئی کہ گویا اونکی زندگی دوبارہ ہوئی اور فی الحقیقت یہ امر ایسا ہی تہا کیونکہ اوسوقت مفسدین ایک سرنگ طیار کرتے تہے اور وہ تہوڑی باقی رہگئی تہی اگر اور ایک یا دو روز یہ فوج اونکی رہائی کو نہ پونہچتی تو اوس سرنگ سے سب بیلی گارد والے اوڑ جاتے مگر مشیت ایزدی اور ہی طرح پر تہی اور ابہی رہائی اونکے مقدر مین نہ تہی کیونکہ مفسدین نے کیا کیا کہ جب یہ فوج داخل بیلی گارد ہوئی اونہون نے چارطرف سے مقام مذکور کو گہیر لیا اور پل جو درمیان لکہنو اور عالم باغ کے واقع تہا اوسکو توڑ ڈالا اسی پل کے شکست ہونے سے آمد رسد اور خبر رستہ عالم باغ کی مسدود ہوگیی

جسوقت سے کہ ہماری یہ فوج داخل رزیڈنسی ہوئی ہے اوسوقت سے ایک لمحہ بہی گولہ رانی موقوف نہین ہوئی ہمارا توپخانہ بہی شہر پر گولہ ڈالتا ہے اور قریب پانچ میل کے مکانات شہر صدمات گولہ سے صاف ہوگئے مگر چونکہ مفسدین کی کمک اب مقام دہلی سے آنے والی تہی کیونکہ مقام مذکور قبضہ اولیاء دولت مین آگیا ہے اور وہان کے مفسد بہاگ کر یہان آنے والے ہین اگر یہ آگئے تو ہماری فوج کو بہی اور مدد درکار ہوگی فوج انگلستان سے چلی آتی ہے اور کچہہ مقام کلکتے مین بہی وارد ہوچکی ہے اور کلکتے سے بہی بسواری گاڑی و ڈاک گاڑی و بان گاڑی و ڈولی غرض جو کچہہ دستیاب ہوتا ہے اوسپر سوار کرکے روانہ ہوتی جاتی ہے اسی اثنا مین سرکولن کیمبل صاحب بہی مع صاحبان ہمراہی کلکتے سے روانہ ہوکر بمقام کانپور وارد ہوئے اور چندے قیام پذیر ہوکر عبور دریاے گنگ کرکے روانہ لکہنو ہوئے اور جو جو کار ہاے نمایان اونسے سرزد ہوئے وہ محتاج بیان کے نہین اور اس مختصر مین اوسکی گنجایش بہی نہین اسواسطے یہ مضمون اسیقدر رہا آیندہ اگر موقع ہوا تو مفصل حال جنگ لکہنو کا درج صفحات کیا جاویگا

ایک دوست کے خط سے حال مرقومۂ ذیل جو بمقام اونام واقع ہوا تہا دریافت ہوا اور واسطے اطلاع شائقین تواریخ درج کیا جاتا ہے کہ ہنگام بلوہ مین ایک صاحب شیو سنگہ نامے تہانہ دار ستہراوان ضلع اونام کے تہے تباریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۵۸ء اور ۲۳ ماہ مئی سنہ مذکور باغیون نے جو قریب چار ہزار سوار و پیادے کے تہے بسرگردگی امراو سنگہ اور رگہبیر سنگہ اور درگا سنگہ اور جاگر سنگہ تہانہ مذکور کو محاصرہ کرکے دست زد و ضرب سپاہیان تہانہ پر دراز کیا اور صبح سے تا بیگاہ اس روز ہنگامۂ جنگ و پیکار گرم رہا مگر باغیان مذکور کسیطرح غالب نہ آئے اس عرصہ مین جناب مستر کارنیگی صاحب جو اوسوقت مین ڈپٹی کمشنر ضلع بنی کے تہے اور جناب مسٹر ڈالبٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر متعلقہ تہانہ

تشریف لائے اور باغیون کو پسپا کیا دونو مرتبہ یعنی ۲۵ ماہ اپریل اور ۲۳ ماہ مئی کو ایسا ہی ہوا ان خدمات نمایان کے جلدو مین تمام برقندازان تھانہ مذکورہ کو جو صرف ایکسو چھیانوے ۱۹۶ تعزیری سے تھے سرکار سے انعام مرحمت ہوا اور مسمی رنجیت سنگھ والد ماجد شیو سنگھ صاحب کو باعث اونکی خیر خواہی اور خدمات شائستہ کے تعلقہ کا پٹہ وغیرہ جسکی مالگذاری مبلغ [illegible] ہے منظوری حکام عنایت ہوا اور بعد عنایت کرسی بھی روبرو سے حکام کے ملے اور جب تسلط سرکار اس ضلع مین ہو گیا تو شیو سنگھ کو اوپر تھانہ داری پور وہ سرفراز کیا یہان بھی اونسے اور باغیون سے جو زیر حکم بنی مادھو بخش کے تھے ایک لڑائی ہوئی اسمین بھی باغی اپنی مراد کو نہ پہونچے فی الحقیقت جو اپنے آقا اور مالک کی خیر خواہی کرتا ہے اوسکو کبھی دنیا اور عقبی مین ندامت اور پشیمانی نصیب نہین ہوتی اور گو چندروز اوس عمل کے کرنے مین تکلیف بھی ہوتا ہم آیندہ ثمرہ نیک اوسکو حاصل ہوتا ہے شیو سنگھ کو ہوا کہ باعث اوسکی خدمات کے وہ رفتہ رفتہ صوبہ دار اور افسر پولیس ہو گیا اور کل کام اوسکے ضلع کا اوسکے اعتبار پر چھوڑ دیا گیا

شملہ

بتاریخ ۱۴ ماہ مئی کمنڈر انچیف صاحب معہ رفقا کے اس مقام سے روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سپاہ ولایتی یعنی گورہ یہان موجود نہ تھی اسواسطے باشندگان مقام ھذا تدابیر واسطے اپنی حفاظت کی عمل مین لائے اور قریب ایکسو صاحب لوگ کے جمع ہو کر ایک کمیٹی مقرر کی اوسمین حاکم اول جنرل بنی صاحب ہوئے اس کمیٹی مین یہ تجویز ہوئی کہ کوٹھی بنگ بہت مناسب موقع پر ہے اور یہ صلاح قرار پائی کہ اگر فساد ہووے تو سب صاحب لوگ وہان پر جمع ہو جاوین اور خبر کرنے کی تجویز یہ ہوئی کہ دو آواز توپ کی ہونگی اور تمام گھنٹے جو گرجا گھر مین ہین وہ بجین گے پس اونکی آواز سنکر سب کو اطلاع فساد ہو جاویگی ہتھیار اور سامان جنگ سبکو تقسیم ہو گیا اور پترول اور پہرہ جابجا مقرر ہو گئے

بتاریخ ۱۵ ماہ خبر آئی کہ فوج گورکہہ حسب الحکم انبالہ جانے سے انکار کرتی ہے یعنی آمادہ فساد ہے جنرل صاحب نے حکم دیا کہ آج چار بجے سب سپاہ گورکہہ کی گنتی ہوگی مگر باعث چند در چند تین بجے ہی گنتی شروع ہوئی اب خبر آئی کہ سپاہ گورکہہ نے فساد کر دیا اور خزانہ اور میگزین بھی قبضے مین کر لیا اسمین بآواز توپ اور گھنٹہ مذکورہ بالا سبکو خبر بنگ گھر مین جمع ہونے کی ہوئی یہ عجب موقع تہا ریک سو کوٹھیون مین سے جو اس مقام مین ہین عورات اور بچے نکل نکل کر کوئی سوار اور کوئی پیادہ اور کوئی کسیکی گود مین بہاگتے ہوئے بنگ گھر کی جانب چلے آتی ہین بازار مین بھی اندیشہ پیدا ہوا اور کچھ انتظام صاحب لوگون مین رہا بعضے بعضے صاحب لوگ نہایت بد وضع معلوم ہوئے ہنگام غروب آفتاب یہ خبر آئی کہ گورکہہ نہایت درجہ بگڑ گیے اور اونکے افسر وہان گہر گیئے اور ہر لحظہ گوش بر آواز تھے کہ اب آواز شور و غل اور قتل کے گوش زد ہو مگر یہ فکر اور اندیشہ کچھ کم ہو گیا جب قریب نواخت دس بجے رات کے لاٹ ولیم ہی صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ چھاونی گورکہہ سے یہ شرائط من جانب مفسدین لائے

اول یہ کہ گارد گورکہہ دوبارہ خزانہ پہ مقرر کیا جاوے

دوئم یہ کہ دو مہینے کی تنخواہ اونکو دیجاوے

سوئم یہ کہ جو ہتیار اور سامان اونکے میگزین پر سے نکال لیے گیے ہین وہ واپس اونکو بہجا دین

پچھلی شرط البتہ ناگوار تھی مگر لاٹ ہی صاحب نے صلاح دی کہ اگر شرائط مذکورہ منظور نہونگی تو نتیجہ تخیلہ کے مطابق نہوگا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ اپنا مقام اور اپنے اسلحہ صبح تک نہ دینے چاہییے اور میم صاحبان اور لڑکے سب کو جدا کیے گیے کہ شباشب طیاری کرکے صبح کو شملے سے فرار ہو جاوین اور تا صبح اکثر شجاعان شملہ غائب ہو گیے بلکہ اپنی اپنی پلٹن کو بھی چھوڑ کر اکثر افسر بھاگ گیے بروز شنبہ قریب نو اخت نہ گھنٹہ صبح گارد گورکھہ نے بسرگردگی میجر بیکیٹ صاحب کوچ کرکے خزانہ پر اپنا گارد تعینات کیا اور وہان سے جاکر کوٹھی بنک کا قبضہ کر لیا خبر بالا مین تزائد اور مبالغہ ہوتے ہوتے ایسا اختلاف ہوا کہ تمام شملہ مین یہ خبر اسطور پر مشتہر ہوئی کہ گورکھہ نے مکانات مذکورہ کا قبضہ کر لیا اور فرار پر قرار دادہ عام ہوا

بروز یکشنبہ خبرین آئین کہ گارد گورکھہ نے خزانہ کسولی لوٹ لیا اور کسولی اور دگشاہی دونون مین فساد ہوا اور سب مقیم مقامات مذکورہ مسلح ہوئے اور ڈاک شملہ راستے مین گرفتار ہو کر جلادی گئی اس عرصہ مین کپتان برگ صاحب کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے باختیار کل یہان بھیجا کہ جیسا مناسب ہو ویسا سپاہ گورکھہ سے پیش آوین صاحب موصوف نے آکر حکم دیا کہ قصورات گذشتہ ہر ایک کے معاف ہونگے اگر وہ آپ بھی انبالہ کو کوچ کر جاوین یہ شرط سپاہ نے منظور کی اور بتاریخ ۲۴ مقام مذکور سے کوچ کرکے سب باشندگان شملہ کو اطمینان دی

جن گورکھیون نے خزانہ کسولی لوٹا تھا اونکو اون ہی کے ہمقوم اور ہم وطن نے جو چھاونی جتوگ یعنی چھاونی شملہ مین تھی گرفتار کرکے بطور قیدیان اپنی چھاونی مین لایا اور سب روپیہ مغروقہ اونسے واپس لیکر داخل خزانہ سرکار کیا

روڑکی

بتاریخ ۱۲ ماہ مئی خبر آئی کہ میرٹھ مین فساد ہوا اور مقام میرٹھ سے درخواست اس مضمون کی آئی کہ چھ کمپنی سپرمائنر کی منجملہ آٹھ کمپنی موجودہ روڑکی برائے کار ضروری مقام مذکور مین روانہ کرین اور یہ کمپنیان اوسی روز براہ نہری کشتیون پر روانہ ہوئین بتاریخ ۱۳ ماہ وقت شب بارک چھاونی گورہ واقعہ احاطہ مدرسہ مین آگ لگی اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے لگائی ہو یہ شبہ نسبت کمپنی سپرمائنر کے عائد ہوا اور اونکے اوراطوار مشتبہ سے تدابیر حفاظت مقام مذکور کی ضروری متصور ہوئی باشندگان مقام مذکور پیترول بنے اور کارخانجات کو ایسا درست کیا کہ وقت ضرورت تمام آدمی اوسمین آکر جمع ہو سکین

کمپنیان سپرمائنر نے جو قریب تین سو نفر کے تہین بتاریخ ۱۸ و ۱۹ وقت شب فساد شروع کیا مگر ایک قطرہ خون بھی اس فساد مین زمین پر نگرا ایک کمپنی کو حکم واسطے شامل ہونے کالم کمانڈر انچیف کے ہوا تھا اور وہ روانہ ہوکر نصف راہ سہارنپور تک پہونچی تھی کہ اونکو خبر فساد میرٹھ کی پہونچی جسمین کپتان فریزر صاحب مارے گیے تھے یہ خبر سنکر اونہون نے آگے جانے سے انکار کیا اور اپنے افسرونکو ساتھ لیکر واپس اپنی چھاونی روڑکی مین آئے اور اس اثنا مین اپنے افسرونکی عزت اور توقیر مین کچھ فرق نکیا جب وہ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ لفٹنٹ ڈرامنڈ صاحب اور لفٹنٹ بیگھام صاحب اور لفٹنٹ فلفورڈ صاحب کو افسران ہندوستانی چھاونی سے لیجاکر مدرسہ مین پہونچا آئے تھے اور اونکے شریک ایک جماعت قلیل انہی سپاہیونکی بھی تھی جنہون نے ایک گروہ قلیل کا جو اونہین سپاہیون مین سے تھا اور جنہون نے زیادہ قتل انگریزان کیا تھا اور اوس امر کی سبکو صلاح دیتے تھے بمقابلہ ہوکر فسخ ارادہ کروادیا تھا

تین عہدہ دار جنمین ایک ملکی تہا اور دو غیر متعہد تہے اور پانچ عورتین اور چہ لڑکے بوقت نصف شب کارخانے مین پہونچائے گئے ایک گہنٹے کے بعد لفٹنٹ پیرٹن صاحب اور لفٹنٹ جیفری صاحب معہ ایک کنڈکٹر اور چار عہدہ داران غیر متعہد کے صحیح و سالم آکر اونکے شامل ہوئے بلکہ تمام انگریز متعلقہ فوج مذکور محفوظ اور امن مین تہے بوقت صبح ایک جماعت مضبوط کو حکم ہوا کہ بسرکردگی کپتان میک لیکن صاحب جاکر چہاونی پر اپنا قبضہ کرکے اسباب سرکاری اپنے اختیار مین کرلین وہان پہونچکر دریافت ہوا کہ سب سپاہی شب کو ایک گروہ باندہکر چلے گئے اور صرف دو عہدہ دار ہندوستانی اور قریب چالیس سپاہی کے چہاونی مین موجود تہے سپاہیان موجودہ کی زبانی معلوم ہوا کہ سپاہی بخوف اسکے بہاگ گیے کہ شاید سپاہ کارخانجات جنہون نے تین توپین چہ پنی طیار کی تہین اور جنکے پاس گولہ ہاے گراب و کانسٹر موجود تہے اونپر حملہ آور ہون

جو گیریسن یعنی فوج قلعہ کارخانے مین تہا اوسمین قریب سو نفر کے لشکری اور غیر متعہد آدمی تہے اور پچاس عورات اور تینتالیس لڑکے بیچے بعد از حفاظت کامل کرنے گیریسن کے گروہ سپاہ بطور تبردل دیہات گردونواح مین بہیجے گیے تاکہ رفع بدنظمی ہو جو گوجر اور بنجارونے غارتگری اسباب و اتلاف جان شروع کی تہی اور نیز گوجر وغیرہ نے دزدی بتعدی اور قتل اور آتش زنی پہ کمر باندہی تہی اس گروہ تبردل نے بڑا کام بیچ دوبارہ قائم کرنے انتظام کے اور تسلی دینے باشندونکے کیا اور قریب پندرہ یا بیس میل تک۔ با ایّام بلوہ آیندہ امن و امان رہا گو چند خفیف وارداتین بہی ہوئین تہین مگر کوئی صورت بلوے کی نمودار ہوئی۔

بتاریخ ۱۱ - جون ایک جماعت ملکی اور غیر متعہد باشندگان بجنور نے روڑکی مین آکر پناہ لی اونکو فوراً آرام اور آسایش ہر طور کی دی گئی

بتاریخ ۱۳ - جون روز شنبہ انسیت مقام ہذا مین کچہہ تخلل بباعث اسکے واقع ہوا تہا کہ ضرورت ہتہیار چہین لینے اوس گروہ سواران کی ہوئی تہی جو جماعت بجنور کے ساتہ آئی تہی کیونکہ مشہور یہ ہوا تہا کہ سواران مذکور ہردوار جانی سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کچہہ تنخواہ پیشگی دو تو جاوین اور چونکہ ایسے امر مین ہوشیاری تمام عمل کرنا ضرور تہا اسواسطے ایک جماعت انگریزونکی معہ ایک ضرب توپ اونکے مقام گاہ مین گئے اور اونکو گرفتار کر لیا

اوسی شب کو ایک جماعت بمقام ہردوار روانہ ہوئی کہ سب کنڈکٹر سٹیون صاحب اور اونکی میم اور کورپورل بروس صاحب کو جو روہیلکہنڈ سے بچکر بہاگ گئے تہے اور یہی صرف بچے تہے اور اب نجیب آباد سے آتے تہے لاوین اور دوسرے روز صاحبان مذکورین کو لے آئے

کارخانے مین اب کام شروع ہوا اور گولہ و سیل اور توپین ڈہلنے لگین تین تین پنی اتواپ اور ایک غبارہ ڈہلکر طیار ہوا چار لنبی لوہے کی ۱۸ پنی جو کارخانے مین واسطے دوبارہ ڈہلنے کے بہیجی گیی تہین اب اونکو پہیر پر چڑہایا اور ایک اونمین کی دیوار پر چڑہائی گیی تاکہ دروازہ کلان کی حفاظت رہے اور تین باقیماندہ اوس دمدمہ پر جو باہر واسطے حفاظت جانب شرقی مکان مذکور کے طیار ہوا تہا چڑہائی گیین اس ہیبت جنگی نے اون تمام آدمیونکے جو نزدیک اس مقام کے آکر اسکی طیاری دیکہتے تہے ارادہ بلوہ پردازی کو دل ہی دل مین روک رکہا

گوالیار

بتاریخ ۲۸ ماہ مئی علامات فساد ہماری فوج کنٹنجنٹ سے ظاہر ہوئی پولٹکل اجنٹ صاحب اور برگیڈیر کمانڈنگ صاحب کو اطلاع ہوئی جو مفسد اونکی جان کے درپے ہین دوسرے روز قریب تین بجے دن کے ایک لیس دفعدار رسالہ اول برگیڈیر میجر صاحب کے پاس آیا بعد اوسنے آکر اطلاع دی کہ آج شب کو قریب گیارہ بجے کے فوج فساد برپا کریگی اور اپنے افسرونکو مار کر بطرف دہلی روانہ ہوگی اور اوسنے بیان کیا کہ چہار رجمنٹ پیدل اور دو باٹری توپخانہ اور تہوڑے سے سوار اس سرکشی مین شامل ہوگئے ہین کپتان ہاکنس صاحب کمانیر توپخانہ کو اسکی اطلاع دی گئی مگر اونکو یقین نہ آیا کہ اونکے سپاہی شامل ہوئے ہون اور صاحب موصوف نے اپنے ہندوستانی افسرونکو بلوایا برگیڈیر صاحب اور میجر بنگ صاحب نے جو ماتحت برگیڈیر صاحب کے حکم فرماتے تھے اظہار اوس آدمی کے سماعت فرمائے اسی اثنا مین ایک اور سوار نے آکر کہا کہ مجھے کچھ برگیڈیر صاحب سے عرض کرنا ہے اوسکے اظہار بہی موافق بیان دفعدار کے تھے بلکہ اوسنے یہ بہی کہا کہ برگیڈیر صاحب کا داروغہ جو اسکے اردلی مین نوکر ہے وہ بہی برگیڈیر صاحب کے مارنیکو مستعد ہوا ہے اور تجویز یہ ہوئی ہے کہ سوار چہاونی سے باہر برسر سڑک متعین ہونگے تاکہ جو کوئی افسر فرار ہوگا اوسکو راستے مین گرفتار کرکے قتل کرینگے بعد از مشورے کے یہ صلاح قرار پائی کہ میم صاحبون اور لڑکونکو معہ عورات ولایتی فوراً چہاونی سے کوٹھی رزیڈنسی مین جا رہین اور ایسا ہی ہوا اور یہ بہی تجویز ہوئی کہ سب افسر بوقت معمولی مس کہر مین کہانا کہاکر اپنی اپنی چہاونی مین جاکر شب باش ہون تمام افسر تو اپنی اپنی رجمنٹ مین اور برگیڈیر صاحب معہ اپنے رفقا کے توپخانے مین رہین اور ایسا ہی عمل مین آیا اس سبب سے شب کو کچہہ فساد نہوا مگر یہ ثابت ہوگیا کہ ارادہ فساد ہوا تہا اور کسی وجہ سے ظہور مین نہ آیا

بتاریخ ۳۰ — تمام اندیشہ فساد بظاہر رفع ہوگیا اور میم صاحبان بہی اپنے اپنے مکانونمین واپس آگئین

بتاریخ ۲ — جون بوقت طلوع آفتاب سب سپاہ کی پریڈ ہوئی اور اونہون نے سنا کہ ہم سب راضی ہین جہان چاہو دہلی یا کسی اور جگہ بمقابلہ مفسدان ہمکو بہیجدو بتاریخ ۴ ماہ نماز گرجا گہر مین ہوئی بوقت نواخت ایک گہنٹہ بعد دوپہر ایک بنگلا جو وسط چہاونی مین واقع تہا اوسمین آگ لگی اور تہوڑی دیر کے بعد مس کہر مین سے جو قریب اوسکی بافاصلہ چند گز کی فاصلے پر اس بنگلہ آتش دیدہ سے تہا آگ نمودار ہوئی اور دونو جلکر بالکل خاکستر ہوگئے اور بنگلہ مس یا تہ بہی جلکر خاک ہوگیا اور بڑی مشکل سے کپتان سٹوارٹ صاحب کا بنگلہ بچ گیا بظاہر معلوم ہوا کہ آگ کسینے لگائی تہی اتفاقی نہ تہی

اب علامات فساد برملا ہونے لگے اور چند افسرون نے چاہا کہ اپنے عیال واطفال کو کسی اور مقام پر روانہ کرین مگر خیال اس امر کا کہ سپاہ پر انکی بے اعتباری ظاہر نہو ورنہ فساد برملا ہوجاویگا بہیر ظن غالب تہا اور اسی گمان سے وہ بہی جنہون نے ارادہ کیا تہا اس امر سے باز آئے چند ساعت قبل از نو بجے شب کے یہ خبر چہاونی سے آئی کہ توپخانہ بگڑ گیا اور اونہون نے توپین بہر لین ہین

افسران توپخانہ یعنی کپتان ہاکنس صاحب اور کپتان سٹوارٹ صاحب یہ خبر سنکر چہاونی مین گئے اور دیکہا کہ اونکے آدمی مصروف ہین اور سواری کر رہے ہین بروقت استفسار سپاہ نے بیان کیا کہ ہمکو یہ خبر آئی تہی کہ ہمپر حملہ ہونے والا ہے

اسواسطے ہمنے اپنے بچاؤ کے واسطے یہ سامان کیا تھا افسرون نے اونکو سمجھا دیا اور مطمئن کرکے اونکو چھاونی کے اندر روانہ کیا بعد ازین افسران مذکورین برگیڈیر صاحب کے پاس گئیے اور اونکو اس حال کی اطلاع دی اور طمانینت کر دی کہ اب بالکل امن ہے اوسی وقت نو بجے کی توپ سر ہوئی گو روز یکشنبہ نو بجے کی توپ بباعث اسکے سر نہین ہوا کرتی تھی کہ ایک توپ قبل از نماز شام بعوض اوسکے سر ہوا کرتی تھی اس آواز توپ سے چند آدمیون نے آکر کہا کہ فساد چھاونی مین ہو گیا اور توپ اطلاع فساد کی سر ہوئی یہ سنکر سب صاحبون نے ہتھیار باندہے اور برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ اپنی اپنی چھاونی مین جاوین اور وہ سب بموجب حکم کے گئیے افسرونکے نام ذیل مین درج ہوتے ہین یعنی میجر شیرف صاحب کپتان ہاکنس صاحب کپتان سٹوارٹ صاحب لفٹننٹ کلارک صاحب لفٹننٹ رائیوز صاحب اور ڈاکٹر میک کیلر صاحب جسوقت یہ سب صاحب بجانب چھاونی روانہ ہوئے اوسی وقت آواز بندوقون کی داہنی طرف چھاونی سے گوش زد ہوئی بازار کے چھاونی مین آدمی مسلح جمع ہوئے اور جو سامنے اونکے آتا تھا اوسکو وہ مارتے تھے چند بنگلونکو بھی آگ لگا دی اور شور و غل اور تردد بکثرت پیدا ہوا اسوقت پہلی آواز بندوقونکی سر ہو چکی تھین چند سپاہی ۲ رجمنٹ کے نے ڈاکٹر میک کیلر صاحب سے کہا کہ چلو چھاونی مین چلکر میجر بلنک صاحب کو دیکھو وہ زخمی پڑے ہین ڈاکٹر صاحب اوس طرف کو روانہ ہوئے اور اونکے ساتھ لفٹننٹ پیرسن صاحب اجیٹن رجمنٹ کے اور لفٹننٹ لائیوز صاحب متعلقہ ۲ رجمنٹ بھی گئے راستے مین کئی مرتبہ اونپر گولیان سر ہوئین اور لفٹننٹ پیرسن صاحب کا گھوڑا گولی سے مارا گیا مگر تینون صاحب نہ رکے اور وہان پہونچکر دیکھا کہ میجر بلنک صاحب کے سینے کے پار گولی ہو گئی تھی اور وہ زمین پر پڑے تھے اور اونکا گھوڑا مرا ہوا اونکے نزدیک پڑا تھا چند سپاہیون نے افسوس ظاہر کیا مگر اس طرح سے کہ اونکی باتون سے بناوٹ پائی جاتی تھی اس عرصے مین چند سپاہیون نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ تم یہانسے چلے جاؤ اور ڈاکٹر صاحب اور لفٹننٹ رائیوز صاحب دونو برہنمائی سپاہیان مذکور وہانسے روانہ ہوئے راستے مین اکثر اونپر گولیان پڑین اور کئی مرتبہ خطرات جان ہوا مگر سب سے بچکر وہ دریا پار ہو گئیے اور بجانب آگرہ روانہ ہوئے بندوقین وغیرہ قریب پون گھنٹے کے سر ہوتی رہین بعد ازان موقوف ہوئین اس عرصہ مین میڈ صاحب اور میرے صاحب معہ عیال و اطفال اور پانچ یا چھہ نوکرون زن و مرد کے کئی سو گز کے فاصلے پر چھاونی سے اوس طرف دریا کے کھڑے تھے اور اس فکر مین تھے کہ کیا کیا جاوے کپتان مری صاحب نے اپنا بنگلہ ہنگام آتش زدگی خالی کرکے معہ عیال و اطفال میڈ صاحب کے بنگلے مین سونیکو جاتے تھے اور میڈ صاحب خبر فساد کی سنکر برگیڈیر صاحب کے پاس جانیکو تھے کہ آواز ہائے بنادیق اونکے گوش زد ہوئین ان صاحبون نے جب دیکھا کہ جس مکان مین وہ سونیکو ہین اوسکے گرد و پیش بہت سپاہی پہرے وغیرہ پر ہین اونہون نے چاہا کہ اگر ممکن ہو تو ہم صاحبون اور بچونکو باہر مکان مذکور کے پہونچاوین اور اس ارادے سے اونکو پچھلے گارد کے مکان مین لے گئیے جسکے حوالدار اور سپاہیون نے اقرار اونکی حفاظت جان کا کیا بعد ازین کپتان مری صاحب اور کپتان میڈ صاحب برگیڈیر صاحب کے پاس گئیے اور اونکو اپنے اصطبل کے روبرو کھڑا ہوا پایا صاحب ممدوح نے اون دونو صاحبونسے کہا کہ اب چھاونی مین جانا بیفائدہ ہے کیونکہ سپاہی راستے مین موجود ہین اور کسیکو سلامت جانے نہین دیتے اور اب کچھ نہین ہو سکتا

اس عرصے مین بندوقین سب طرف چھاونی کے اور شمال و غرب کے جانب اس مقام کے سر ہونی شروع ہوئین گولیان اب نزدیک آنے لگین اور برگیڈیر صاحب اور اونکے ہمراہی اصطبل کی پشت کی طرف واسطے حفاظت جان کے چلے گئے مگر جب اونھون نے دیکھا کہ اب کچھ چارہ نہین ہو سکتا وہ بہر گارد کیطرف آئے اور ہمراہ حوالدار و چار سپاہی مذکورہ بالا کے دریا پار ہو گئے راستے مین اونپر کوئی گولی نہ چلی اور نہ کسی نے اونکو کسیطرح کی تکلیف دی

دس بجے کے وقت تمام شہر امن ہو گیا اور گھنٹے حسب دستور بجنے لگے

سواریونکو پل پر گذرنے کی اجازت نہ تھی اور جو گارد وہان متعین تھے وہ ڈراتے تھے کہ جو ہمارے نزدیک آویگا اوسکو ہم مار ڈالینگے اس گروہ کو سیدھا نہین جاتے ہوئے نہایت اندیشہ پیدا ہوا اور کبھی اونکے دلمین آتا تھا کہ چھاونی مین جاوین اور کبھی یہ کہتے تھے کہ پھول باغ مین جانا بہتر ہے آخر کار صلاح یہ قرار پائی کہ پھول باغ ہی جانا مناسب ہے کبھی وہ صدر بازار کے جانب جاتے تھے تاکہ دریافت کرین وہان کیا ہوتا ہے کیونکہ اب بالکل امن معلوم ہوتا تھا اور کچھ شور و غل نہ تھا اب قریب بارہ بجے تھے جب وہ قریب دریا کے پونہچے اور دریا اونسے چند چند قدم رہ گیا تھا کہ ایک بنگلے مین آگ لگی اور اوسکی روشنی سے تمام میدان گرد نواح کا روشن ہو گیا اور تھوڑی گولیان بھی اوس جانب کو سر ہوئین یہ سنتے ہی اونھون نے چھاونی کے طرف پشت کی اور پھول باغ کا راستہ لیا اور قریب ایک بجے رات کے مقام مذکور مین پونہچے برگیڈیر صاحب اور شیٹ صاحب بھی اوسی وقت وہان پونہچے تھے اور مہاراجہ صاحب نے اونکی نہایت خاطر داری کی تھی اور مہاراجہ صاحب نے اپنی فوج کو وہان مسلح طیار کر رکھا تھا آدھے گھنٹے کے بعد میم ہنیسی صاحب اور کرسٹی سن صاحب معہ ہنیسی صاحب کے وہان پونہچین اور قریب تین بجے صبح کے پولیٹکل اجنٹ صاحب معہ اپنی ہمشیرہ کے اور لفٹنٹ سمیلی صاحب انجینیر کے وہان پونہچے ہنیسی صاحب اور اونکی ساتھ کی میم صاحبونکو راستے مین نہایت مشکلات پیش آئین تھین اور اونکی حفاظت کے واسطے سپاہی گرانڈیل رجمنٹ کے ساتھ ہو گئے تھے

مہاراجہ صاحب کو ہر لحظہ خبر پونہچتی تھی کہ کیا کیا دشمن ہوتا ہے اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ صبح کو سب صاحب آگرہ روانہ ہون کیونکہ مہاراجہ اونکو مفسدین سے بچا نہ سکینگے کیونکہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مہاراجہ کی فوج بھی شریک صلاح فساد و ساتھ مفسدین کی تھی گو اونکی فوج مرہٹہ شامل اور شریک نہ تھی مگر وہ تھوڑے تھے یعنی قریب نصف کے اور نصف فوج اور اقوام کے بھی جو شریک صلاح مفسدان تھے

دوسرے روز وقت صبح ہم سب صاحب مہاراجہ کی گاڑیون مین سوار ہو کر بجانب آگرہ روانہ ہوئے جب ہم رزیڈنسی کی کوٹھی مین پونہچے تو دیکھا کہ وہان بھی کئی صاحب چھاونی سے بھاگ کر پناہ گیر ہوئے تھے آدہ گھنٹہ وہان مکث کر کے پھر ہم وہان سے ہمراہی سپاہ باڈی گارڈ مہاراجہ صاحب روانہ ہوئے

ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلہ الذیل تھے میجر مکفرسن صاحب پولیٹکل اجنٹ برگیڈیر رامزی صاحب کمانیر فوج کنٹنجنٹ کپتان میڈ صاحب برگیڈ میجر لفٹنٹ سمیلی صاحب انجینیر لفٹنٹ پیرسن صاحب اجیٹن دوم رجمنٹ پیادہ کپتان مری صاحب ماتحت برگیڈیر یعنی حاکم ثانی چہارم پیدل شیٹ صاحب ڈاکٹر چہارم پیادہ ہنیسی صاحب

گارن صاحب اور مارتین صاحب اور دیگر صاحبان متعلقہ محکمۂ تاربرقی کپتان ہیڈ صاحب ۵ رجمنٹ شاہی آنبس صاحب کی میم اور کرسٹیس صاحب کی میم اور ایک بچہ ہنیسی صاحب کی میم اور ایک بچہ اور ہیڈ صاحب کی میم معہ دو بچہ مری صاحب کی میم اور ایک بچہ اور فرس صاحب کی میم اور تین بچہ ترسن صاحب کی میم اور راسن صاحب کی میم اور اونکے نواسے راستے مین ہمکو لفٹنٹ کلارک صاحب حاکم ثانی دوم رجمنٹ پیادہ اور ڈاکٹر کوبک صاحب نمبر ۲ کمپنی توپخانہ جو مستقل چہاونی سے بہاگے تھے آملے اونکے بیان سے ہمکو نہایت اندیشۂ قتل اون صاحبونکا ہے جنکا پتا اب تک نہین ملا

ہم سب بمقام جنداجہ ۱۵ میل گوالیار سے ہے بوقت نواخت نو بجے صبح کے پونہچے اور چار بجے شام تک قیام کرکے پہر روانہ دہولپور ہوئے بروقت وارد ہونے بمقام ہنگونا ہمکو خبر ملی کہ بہت آدمی مسلح مقام مذکور مین موجود ہین اور اونکا ارادہ مصمم ہے کہ ہمکو آگے نہ جانے دین ہوشیاری ہر طرح کی درصورت حملہ آور ہونے گروہ مذکور کے عمل مین آئے اور بعد از بہت توقف اور اندیشے کے ہم روانہ ہوئے اور بخیریت مقام مذکور سے آگے بڑہے اور آگے جاکے سنا کہ دریاے چمبل کے غارونمین مفسد توپ لیے بیٹھے ہین اور اونکا ارادہ حملہ کرنیکا مصمم ہے یہ سنکر قریب مقام ہنگولی کے ہمنے تا صبح قیام کیا اور تمام شب فکر و تردد مین گذری صبح ہم وہانسے بہی روانہ آئندہ ہوئے تھوڑی دور گئے تھے اور یہان سے مقام کہیری ۵ میل تھا کہ جو سپاہ ہمارے ساتہ تہی اونسے واپس جانیکا ارادہ کیا اور کہا کہ شہر گوالیار کو مفسدین نے حملہ کیا ہے اور مہاراجہ کا حکم آیا ہے کہ ہمارا وہان واپس جانا بہت ضرور ہے اور وہ واپس چلے گئے اور اونکے عوض بہت سے ٹہاکر ہماری محافظت کو آگئے اور ہمارے ساتہ تا دریاے چمبل گئے یہان کچہ سپاہ رانا صاحب کی اور ہاتہی ہمارے واسطے منتظر تھے ہم نواخت قریب دہ گھنٹہ صبح بمقام دہولپور وارد ہوئے اور بوقت غروب آفتاب وہانسے بجانب آگرہ روانہ ہوئے میم صاحبون کی اور بچون کی سواری مین گاڑی ہندوستانی تہین اور صاحب لوگ ہاتہیون پر سوار اور سپاہ رانا محافظ اور ہمراہ تہی اونکو راستے مین دو تین مرتبہ اندیشہ ہوا تہا مگر آخر کار قریب نواخت دس بجے صبح کے ہم نے سفر طے کیا اور چہاونی آگرہ پونہچے یہان پہونچکے ہم نہایت شکر گزار ہوئے کہ بعد از ایسے واقعونکے ہم صحیح و سلامت بمقام حفظ و امن مین فائز ہوئے

روز جمعہ وقت صبح میم صاحبان مندرجہ ذیل گوالیار سے وارد آگرہ ہوئین اونکو راستے مین بہت تکلیف اور دقت ہوئی اور لوگ اونکے ساتہ بہ بدزبانی و بے آبروئی پیش آئے اس گروہ مین کیمبل صاحب کی میم اور ایکیں صاحب کی میم اور بروکر صاحب کی میم اور کرک صاحب کی میم اور بلنک صاحب کی میم اور گولینڈ صاحب کی میم اور چند عورات و بچہ ہای ولایتی یعنی یورپین بہی اونکے ساتہ تھے اور اور ڈاکٹر کوبک صاحب کی میم دریاے چمبل کی ریگ مین تکان اور صدمہ موسم سے جان بحق ہوئین اس گروہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ مفسدین نے صاحبان مفصلۂ الذیل کو قتل کیا

میجر بلیک صاحب جو خبر فساد کی سنکر میدان پریڈ پر گئے تھے اونکو اونکے اپنے سپاہیون نے زخمی شدید کیا اور میجر شرف صاحب بہی اوسی موقع پر بضرب گولی ہلاک ہوئے کپتان سٹوارٹ صاحب تو اوسوقت زخمی ہوئے تھے مگر دوسرے روز مفسدین فوج پیدل نے اونکو قتل کیا اور کپتان ہاکنس صاحب معہ دو بچونکے اور میم سٹوارٹ صاحب کی معہ ایک بچے کے بمقام چہاونی رسالہ بوقت نواخت ایک گھنٹہ شب مفسدین سپاہ پیادہ کے ہاتہ سے مقتول ہوئی اور لفٹنٹ بروکر صاحب

اور جرنیلی ڈاکٹر کرک صاحب اور پادری کوپلینڈ صاحب درمیان چہہ اور آٹھ گہنٹہ صبح بروز دوشنبہ تاریخ پنجم قتل ہوئے ماسوا ے انکے سارجن ٹولیشم اور سارجن فریب اور سارجن بابک اور سارجن کیلی اور سارجن کروتی اور لفٹین خراز بل اور کوئنز اور میم پاٹک صاحب اور میم تروصاحب بہی مفسدین کے ہاتہونسے جان دے بیٹہے القصہ ۱۹ صاحبونکی قتل کی توخبر آگیی اب بہی کچہہ اور صاحب لوگونکا پتہ نہین ملتا

میم ہاکنس صاحب معہ تین بچونکے اور چند دیگر مفرورین کے بتاریخ ۲۲ بعد از گوارا کرنے تکالیف اور سختی موسم کے وارد اس مقام آگرہ کی ہوئین

صاحبان مفصلہ الذیل بعد ازین بسلامت مقام آگرہ وارد ہوئے مسماۃ سارا کروتی معہ ایک بچہ کے اور مری ہل اور مری مونکس معہ دو بچونکے بی بی ورب صاحب اور میم تولیشم صاحب معہ پانچ بچونکے اور بہتہ صاحب اور موریس صاحب معہ میم صاحبہ اور سارجن پائپ صاحب معہ میم صاحبہ

دوسرا بیان جو ذیل مین درج ہوتا ہے اوس سے دیگر احوال باقیماندہ فساد واضح ہوگا

بروز شنبہ گذشتہ یعنی ایکروز قبل از وقوع فساد کے چند بنگلونمین آگ لگی بہت سے صاحب لوگ اور ایک یا دو میم مقام واردات پر بدین ارادہ گیے کہ اونکی مدد بیچ حفاظت اسباب وغیرہ کرین اور میم اسواسطے گئین کہ اون بنگلونکے میم اور بچونکو اپنے بنگلے مین لے آوین وہان جاکر دیکہا کہ سپاہی بدل برآمد کرنے اسباب مین مصروف ہین اور گہر جل رہا ہے کوئی امر ایسا نہ تہا جس سے ارادہ فساد ظاہر ہو بلکہ اونکی بدل مصروفیت سے کوئی شک جو نسبت وفاداری اور نمک حلالی اونکے عائد ہوا تہا باقی نرہا چند اونمین جو حرامزادے تہے اونکے طریق سے کچہہ گستاخی پائی جاتی تہی بلکہ ایک نے اونمین سے بآواز خفیف یہ کہا تہا کہ آج تو آگ کا تماشا دیکہنے مین آیا کل کچہہ اور تماشا دیکہنا پڑیگا یہ کلمہ مفسدانہ سننے مین آیا تہا مگر چونکہ یہ صفائی سے اور آواز بلند سے نہ کہا گیا تہا جس شخص نے یہ سنا تہا اوسنے دو چار سے اسکا تذکرہ کیا مگر اپنی حفاظت کی طیاری درصورت فساد برپا ہونیکے کر رکہی تہی روز یکشنبہ تمام دن بخیریت گذرا اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی تا ہنگام سر ہونے توپ شب کے جب بوگل بجا اور سب فوج باہر ہوگیی اس وقت تک سب افسر اپنے سپاہ کی نمکحلالی پر اعتماد کلی رکہتے تہے فساد اول پریٹ پر شروع ہوا چند افسرون پر گولی چلی اور کچہہ بہاگ گیے مگر مفسد اس پر بہی راضی نہوکر بجانب بنگلہ برگیڈیر صاحب کے گییے اور وہان جاکر اونکو بآواز گستاخانہ بولایا اور جب وہ باہر نہ آئے تو گولیان مارنی شروع کین وہ قدرت خدا سے بچگیے کیونکہ جسوقت وہ کمرے سے باہر جاتے تہے ایک سپاہی نے اونکا ہاتہ پکڑ لیا تہا مگر اوس سے بچکر وہ حاطے کے باہر بہاگ گیے اور غارونمین جو متصل تہے چلے گیے مفسدین نے جب برگیڈیر رامزی صاحب کو نپایا تو اونکا اسباب سب لوٹ لیا اور اونکے بنگلے کو آگ لگادی ایک اور افسر کو اوسکے گارد کے سپاہی نے دس بجے رات کو جگایا اور اون نو نفر سپاہیونمین سے جو اوسکے حاطے مین تہے ایک سپاہی صاحب کے پاس گیا اور اوسنے جاکر کہا خاوند بہاگو سب بگڑ گیا سپاہی ابہی اونکے پاس سے علیحدہ ہوا تہا کہ سب سپاہی بہاگ کر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مکانات جلتے ہین اگر حکم دو تو ہم اپنی بندوقین بہرین مگر صاحب .. نے کہا کہ تم آگ کے منطفی کرنیکو بندوق کا بہرنا ایک امر بیہودگی کا ہے یہ سنکر سپاہی واپس چلے گیے اور صاحب

اپنے بنگلے مین گیے اور وہان جاکر ایک دریچہ مین سے دیکھا کہ سب سپاہی باہستگی اپنی اپنی بندوق بھر رہے ہین یہ دیکھکر صاحب موصوف نے اپنے نوکر کو جگایا اور مکان کے عقب سے راہ فرار لی دو گولیان اوسپر سر ہوئین مگر کوئی نہ لگی وہ وہانسے بجانب دربار روان ہوئے اور غارونمین جاکر پوشیدہ ہو رہے یہان بھی چار گولیان اونکے اور اونکے خانسامان کے سر پر سے گئین مگر کوئی نہ لگی اندیشہ اور خوف اب عام ہوگیا اور تمام عیسائی اس مقام کے مرد و زن و بچہ بجانب مکان راجہ صاحب بھاگے جاتے تھے فی الحقیقت یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اسقدر میم لوگ اور بچے کیونکر بھاگے ہین اور سپاہیونکا مذکور ہے کہ اونہون نے ایک میم اور اوسکے بچونکی جان بچائی تھی اس طرح پر کہ اونہون نے میم کو معہ بچونکے ایک کوٹھی کے چھت پر بٹھا دیا تھا اور جب تک مفسدین بنگلہ بہ بنگلہ تلاش کرتے رہے اونہون نے انکو اوسی مقام پر رکھا مگر جب دیکھا کہ وہ لوگ اب اور بنگلہ کی لوٹنے مین مصروف ہین اوسوقت انکو وہانسے اوتار کر مقام محفوظ پر پہونچا دیا اسوقت مین مفسدین کا کام سواے لوٹنے اور ضائع کرنے اسباب کے اور کچھ نہ تھا تمام جو صاحب لوگ بھاگ گیے اونکو مہاراجہ صاحب نے بروز دوم روانہ آگرہ کیا مگر وہ لوگ تھوڑی دور گیے تھے کہ ایک سوار نے جاکر خبر دی کہ دربار مین فساد ہوگیا یہ سنکر جو سوار ہمراہی اون صاحب لوگون کے تھے اونہون نے کہا کہ ہم واپس جاوینگے اور اونکو وہان تنہا چھوڑ کر چلے گیے اس حالت غیر حفاظت مین وہ لوگ بجانب ملک راجہ کے گیئے اور راجہ صاحب نے ازراہ مہربانی اپنے آدمی اونکے ساتھ تا باگرہ دیے مگر یہ آدمی جو ہمراہ تھے سنا ہے کہ ایسے بدذات اور گستاخ تھے کہ اون سب صاحبونکو ہر وقت اندیشہ اپنے قتل ہونیکا دلمین آتا تھا اسواسطے کہ وہ سوار بجانب انکے بنگاہ وحشت انگیز دیکھتے تھے اور زبان انگریزی کی نقل کرکے طعنہ اور تشنیع کے کلمات زبان پر لاتے تھے مگر خوش نصیبی اون صاحبونکی سے اول سوارون کے دلمین ارادہ فساد نہ آیا اور وہ سب اب آگرہ مین موجود اور زندہ ہین مقام رقت اور تاسف کا ہے اور ہمکو بڑا رنج ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ چند میم صاحبونکا جسم بوقت بھاگنے کے غارہاے پر خار مین اور چلنے کی سنگ ریزون پر کٹ گیا تھا اور زخمیہ ہوگیا تھا

افسران و میم صاحبان مفصلۂ الذیل جو متعلق بہ گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے بسلامت آگرے اور ہوشنگ آباد مین پہونچے لفٹنٹ لیمارکتہ اور لفٹنٹ رائل اور لفٹنٹ میک دوکل اور کپتان کارٹر اور کپتان ہمپسن اور ڈاکٹر وسن اور ڈاکٹر میلیفنٹ اور بی بی برلٹن معہ بچہ اور بی بی ہرسن معہ تین بچے اور بی بی لیمارکیتہ معہ چار بچے اور بی بی ہمین معہ مس ہمین اور دو سارجن سٹرک اور دو عورتین اور تین بچے جنکا نام مذکور نہین ہے ۔

کوہ منصوری

بمجرد وصول ہونے خبر قتل موقوعہ مقام میرٹھ و دہلی خوف ہر ایک ساکن کوہ ہذا کے دلمین پیدا ہوا جھپان اور ڈانڈے اور اور میم لوگ گھوڑون پر سوار بلباس خانگی اور سگ ولایتی یعنی وہ سگ جو ہمیشہ فلانل وغیرہ پارچات گرم مین رہتی تھی اور جانوران خوش آواز اور طوطے وغیرہ تمام بجانب کلب ہوس جسمین دو مکان تھے ایک تو کھانا کھانیکا اور ایک آرام کرنیکا روان تھے پچھلے مکان یعنی آرام گاہ مین میم لوگ جاکر جمع ہوئین اسوقت ایک عجب عالم مکان مذکور مین تھا کہ کبھی کسی پہاڑی آدمی نے نہ دیکھا تھا اور پہاڑی اپنی اپنی میم لوگونکا جنکے وہ نوکر تھے اسباب ضروری

لیے جاتے تھے اور سرگوشی کرنے تھے روز دوم یہ خوف کم ہوگیا خصوصاً دلیرانہ استقلال چند میم صاحبونکے سے جو اپنے مکانون سے کلب ہوس مین نہین گئین تھین صاحب کمانڈنٹ معتبا لنڈھور ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت اور قائم رہنے انتظام کے عمل مین لائے ایک اجتماع ساکنان منصوری کا بمقام کلب ہوس قرار پایا بعضے متعجب ہوکر آپسمین سرگوشی کرتے تھے اور باقی اس حال عجیب و غریب کو دیکھکر قہقہہ مارتے تھے اور آپس مین تمسخر اور مذاق کرتے تھے فی الحقیقت یہ حال السا ہی عجیب و غریب تھا اندفاع اس خوف کا اسطرح پر ہوا کہ بعد نواخت چند گھنٹے شام سپاہی معہ بندوق گشت کرتے تھے اور اگر کوئی بعد اوس وقت کے اونکی حد مین چلا جاوے تو اوس سے اول پوچھتے تھے کہ کہان جاتے ہو اور کون ہو اور اگر کسی سبب سے جواب دینے مین ذرا بھی توقف ہوا تو گولی سامنے موجود ہوتی تھی مین نے سنا ہے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا اور گشت والونکے سوال کے جواب دینے مین کچھہ تعویق ہوئی وہ فوراً گولی سے قریب مرگ ہوگیا گورہ منصوری کے دوسری حد پر پادری ہیڈک صاحب کے مدرسہ کے لڑکونکو مسلح کیا تھا اور وہ شب کو گشت روند کرتے تھے اور نہایت خوشی سے ایک کھیل سمجھہ کر تمام شب پھرتے رہتے تھے اس مین شک نہین کہ اونکو اس گشت سے نہایت خوشی تھی مگر جنکا رات کا آرام جاتا رہا تھا اونکو تو بہت ہی ایسا معلوم ہوتا ہوگا آخر کار جو نہایت خوفناک تھے وہ کوئی تین روز یہ سختی اوٹھا کر اپنے اپنے قدیم مکانونمین واپس چلے گئے

احتیاط اور تدابیر ہرطرح کی عمل مین آئی کہ اگر بازاروالے کچھہ فساد برپا کرین تو اوسکے اندفاع کے واسطے کارآمد ہو گورہ سپاہی کنولیسنٹ ڈپو کی سب مسلح کیے گئے اور بازار مین اور دیگر مقامات لنڈھور منصوری مین واسطے پہرہ کے تقسیم ہوئے صاحب لوگ بھی بخوشی مستعد ہوکر ہر شب راستون مین گشت کرتے تھے ماسوا اندیشہ عید و بقر عید کے اور کسی روز کسیطرحکا اندیشہ سوے انتظامی کا منصوری اور لنڈھور مین ہوا اور وہ اندیشہ بھی ضعیف اور بے اصل تھا

بہرام پور

بتاریخ یکم اگست گھاٹ سے وررود ہونے رجمنٹ شاہی کا ذریعہ اسلحہ گرفتن سپاہ سوار و پیادہ مقام مذکا نیک تصور کیا گیا سپاہ گورہ خشکی پر آکر مقیم ہوئی اور سپاہ ہندوستانی کو حکم پریڈ کا صادر ہوا اسی اثنا مین جہاز ہاے دخانی پر حکم گیا تھا کہ وہ بھی اپنے تئین مقابل میدان پریڈ کے لگا رکھین بعد از قلیل قواعد کے ایسی ترکیب ہوئی کہ سپاہ مذکور کے دونو جانب سپاہ گورہ آگیی اور سوار مقابل مین تھے اس موقع پر حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو سپاہ پیادہ نے فوراً تعمیل حکم کی اور سوارون نے بھی اطاعت کی مگر بعد از تامل جب اسلحہ پریڈ پر سے لیے تو سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اور ہتھیار جو اونکی چھاونی مین اور بازار مین ہون وہ بھی تلاش کر کے لے آوین ان دونو مقامونسے بھی بہت ہتھیار برآمد ہوئے بعض بعض بندوقین جو سپاہ سے لی گئی تھین گولیان بھری ہوئی تھین اور بعضے سوارونکے زین مین سے ماسواے کارتوس وغیرہ معمولی کے اور کارتوس اور گولیان برآمد ہوئین

مادہو پور

بتاریخ ۱۸ مئی ہندوستانیونمین یہ خبر منتشر ہوئی کہ ۴ رجمنٹ ہندوستانی بمقام نورپور جو ۲۰ میل کے فاصلے پر باغی ہے

اس سے زیادہ مقام مادہوپور سے واقع ہے شب پیوستہ کو بگڑ گئے اور اونہون نے اپنے افسرونکو قتل کیا اور شہر کو لوٹ لیا اور اب وہ اس مقام پر خزانہ لوٹنے کو آتے ہین در اصل یہ خبر غلط تہی کیونکہ رجمنٹ چہارم تمام فوج ہندوستانی مین بہتر اور نیک وضع تہے اور اس خبر کی کچہہ اصل نہ تہی مگر تاہم ایک اندیشہ اس سے پیدا ہوا ہم لوگ اور لڑکے آدہے گہنٹے کے عرصے مین طیار ہوئے اور قرار مثال شیملہ یہان بہی عام ہوگیا اور ایک ایک مکان مین بہت سے لوگ جمع کیے گیے گو گرمی روز بروز بشدت تہی دس نل میم صاحبان اور بارہ لڑکے ایک دوسرے سڑک کے مکانمین جو بفاصلہ قریب ۲ میل کے چہاونی سے تہا جمع ہوگئے اور وقت شام ہمراہی اوردیسے سب وہانسے روانہ ہوکر براہ گورداسپور بمقام امرتسر وارد ہوئے

ادہر تدابیر واسطے مقابلے مفسدین کے عمل مین آئین اور وہ یہ تہین

اگزیکیوٹو انجنیر کا دفتر خانہ مقام مناسب واسطے مقابلہ کے تصور ہوا اور دو کہنہ توپین جو صرف دیدار وتہین اور کار آمد نہ تہین کارخانجات سے لاکر بالاخانہ مکان مذکور پر چڑہائی گئین اور خندق گرد مکان کے کندہ ہوئی اور دروازے تختونسے پاٹ دیے گیے اور دیوار بالاخانہ پر لوہے کی چادرین کہڑی کی گئین کہ محافظین کی حفاظت کرین اور طور قلعداری کا عمل مین آیا اس مقام مین جابجا گاردیا ہے مضبوط برقندازان قائم کیے گیے ہر ایک شخص اپنا مکان چہوڑکر شب کو دفتر مذکور مین معہ اسلحہ آکر رہتا تہا یہ طریق قریب ایک عشرہ یا تین ہفتونکے جاری رہا بعد ازان چونکہ کوئی علامت فساد کی ان اضلاع مین نظر نہ آئی ہماری گرم جوشی اور شجاعت کم ہوگیی اور شب کو اوٹہکر ایک گہنٹہ گشت وغیرہ کرنا ہر ایک کو اب ایک جبر معلوم ہوئی اسلیے ہم سب اپنے قدیم طریق پر چلنے لگے اور ہماری اوقات معین دوبارہ قائم ہوئی

امنیت مادہوپور کی ایک مرتبہ پہر باعث فساد سیالکوٹ کے تخلل پذیر ہوئی تہی مفسدین مذکورین نے یہ ارادہ کیا تہا کہ مقام مذکور مین آوین بلکہ اکثر لوگ اونکے بہیر کے بازار مین آ بہی پونہچے تہے مگر نکلسن صاحب نے کہ ہمر پنجاب تہے اونکے تعاقب مین آکر اونکو مار کر وہانسے نکال دیا

کوہ نینی تال

بعض شخصون نے یہ خیال کیا تہا کہ مثال فساد شیملہ ومنصوری اس کوہ پر کچہہ فساد نہوگا کیونکہ زمانہ فساد مذکور کو بہت گذر گیا تہا مگر یہ خیال باطل ہوگیا اور یہان بہی باشندونکو اندیشہ جان پیدا ہوا باعث اوسکا یہ تہا کہ ایک چٹہی ضروری کپتان رامزی صاحب کے پاس سے اس مضمون کی آئی کہ تین ہزار مفسدین بریلی جنکو خان بہادر خان نے آمادہ کیا تہا بجانب کوہ مذکور آتے تہے اور دریاے کچاکو کہ بفاصلہ ۲۰ میل دامن کوہ جاری ہے اور جسمین ترائی بہی واقع ہے عبور کر چکے تہے یہ خبر وحشت اثر سنکر سب میم صاحبونکو روانہ کوہ الموڑا کیا یہ اندیشہ فساد آخر ماہ اگست مین پیدا ہوا تہا مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت مین آگیی اور میم لوگ واپس یہان آکر بطور سابق جاگزین ہوئین

بماہ آیندہ یعنی ماہ ستمبر ایک اور خبر اس مضمون کی آئی جس سے لوگونکو پہر اندیشہ جان پیدا ہوا کہ مولی خان معہ تین ہزار سپاہ کے کنارہ دریاے کچا پر آپونہچا ہے اس پر پچاس سپاہی گورکہہ بسر کردگی کپتان بلول صاحب اور لفٹنٹ جیمس صاحب معہ تمام سواران غیر آئین جو ہمراہ عہدہ داران بریلی آئے تہے بسر کردگی انسائن سمہر صاحب بمقام ہلدوانی جو براہ بریلی واقع ہے

روانہ کیے گئے قریب تین بجے صبح کے کپتان صاحب موصوف نے لکھہ بہیجا کہ دشمن قریب ہین مگر شمار فوج معلوم نہین کہ کتنی ہین یہہ خبر سنکر ایک اور کمپنی گورکھہ کی بسر کردگی لفٹنٹ گرویں صاحب اور تمام سپاہ پولس زیر حکم رٹیڈ صاحب روانہ ہوئی اور فوج ملیشیا کو حکم ہوا کہ جسوقت توپ اطلاعی سر ہو اوسی وقت روانہ جنگ گاہ کے ہون

تمام افسران رخصتی معہ کالون صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو حکم ہوا کہ کوہ الموڑا سے اپنے مقام پر آکر شامل اس خونریزی کے ہون مگر دیکھو کہ تمام خیالات سر در غیوبت کے اور بوتلہاے رم کی اور دیگر سامان سفر یا لڑائی وغیرہ کے جو ناگوار تہے مگر اسباب مین باندہے جاتے تہے ایک دوسری چٹہی کپتان صاحب موصوف سے رفع ہو گئی مضمون اوسکا یہ تہا کہ سبب اندیشہ باطل مذکورہ سابق کا یہ تہا کہ چند زمینداروں نے بندوقین واسطے ہنکانے شیرونکے سر کی تہین خبر گمان آمد فوج مفسد کا کیا گیا تہا

مگر نینی تال مین اکمرتبہ اور بہی اندیشہ ہوا یعنی بتاریخ ۱۷ ستمبر خبر آئی خان بہادر خان کی سپاہ نے آکر مقام ہلدوانی لے لیا صداقت اس خبر کی اس سے اور زیادہ ہوئی کہ چند عہدہ داران ہندوستانی و دیگر مفرورین مقام مذکور سے یہان وارد ہوئے باستماع این حال دو سو اسی سپاہ گورکھہ اور دستہ سپاہ نوبہرتی اور باقیماندہ سواران ہشتم رسالہ غیر آئین معہ ایک دستہ فوج ملیشیا کو حکم کوچ کا ہوا اور وہ سب روانہ ہو گئے

بوقت زیر کوہ پونہچنے اس فوج کے علامات دست برد مفسدین نمودار ہوئین یعنی مفسدین نے ایک گانو جلا دیا تہا اور ڈاک بنگلہ واقع کاٹہگودام کو بہی آگ دے دی تہی اور قریب یکصد و پنجاہ پالکی اور ڈولی کو اور دیگر اسباب کو ضایع کر دیا تہا جبکہ یہہ فوج آگے بڑہی تو اسنے بہی اطلاع دی کہ مقام ہلدوانی دشمنوں کے قبضے مین ہے اور وہ مستعد پیکار ہین اس فوج مین اب طیاری حملہ کرنیکی ہوئی اور ہماری یہ جزوی فوج باآئین شایستہ و طریق بایستہ قدم زن پیشتر کی ہوئی سامنے تو سواری رکہے گئے اور لشکر یعنی سپاہ منتشر دونو جانب جنگلونمین دیکہتے ہوئے جاتے تہے اور فوج واسطے باآئین قواعد آہستہ قدم زن تہی بعد از قلیل عرصے کے ہلدوانی نظر پڑی اور اوسکے سامنے دشمن بہی صف بستہ کہڑے تہے پانچ یا چہ جہنڈی لہرا رہی تہی اونکی تعداد شمار نفری اسوقت مین ناممکن تہا مگر از روے اخبار جنکے اور اطلاع کے اور اونکی شوکت اور شان کے معلوم ہوتا تہا کہ کم از پانصد و پنجاہ یا شش صد آدم جنگی نہ ہونگے ہماری فوج آہستہ آہستہ قدم زن تہی جب قریب دو سو گز کے فاصلے پر پونہچی تو سوارونکو حکم ہوا کہ سامنے سے رہت چپ ہو جاوین اور گانو کے گرد ہو کر دشمن کا عقب مارین اور سپاہ پیادہ اونکے آگے سے حملہ آور ہو گی جسوقت دشمن نے یہ ترکیب دیکہی اونمین بہی ایک حرکت پیدا ہوئی مگر فوج پیادہ نے فوراً حملہ کیا اور ایک صدا ایسی شور انگیز کی کہ حرامزادے تاب نہ لاکر متفرق ہو کر فراری ہوئے اور اب تماشا ہوا کہ شجاعان گورکہہ نے قدم دو چند بڑہا کر حرامزادونکو لے لیا اور دس دس بارہ بارہ آدمیونکو ہر قدم پر مارنا شروع کیا چونکہ جنگل دونو جانب راستے کے نہایت گنجان تہا دشمن جہاڑیون مین بہاگ گئے مگر گورکہہ نے بہی لقاعدہ لشکر منتشر ہو کر اون کا تعاقب کیا اور جہان جو ملا وہین اوسکو خاک کے برابر کیا اور تعاقب کئی میل تک کرتے رہے اور سوارون نے بہی اصل جماعت مفسدین کا تعاقب کیا تہا اور اونکو گہیر کر قیمہ قیمہ کر ڈالا تہا قریب پانچ میل تک کاٹنا اور قتل کرنا جاری رہا حتی کہ کوئی آدمی دشمن کا نظر نہ پڑتا تہا کیونکہ جو بچکر بہاگ گئے تہے وہ جنگل مین چلے گئے تہے اور جنگل ایسا گنجان تہا کہ اوسمین تعاقب

غیر ممکن تہا اور سپاہ پیادہ نے دشمنونکا تعاقب وہان تک کیا جہان تک اونسے ہوسکا

ملتان

بروقت آنے خبر فسادات مقامات مختلفہ سے سپاہیون نے سکندر صاحب کے سوارون سے سازش کرنی شروع کی جنکو اونہون نے بہتیرا چاہا کہ اونکے شامل ہون مگر وہ نہوئے سوارون نے یہ سب حال بکم وکاست اپنے کمانڈنگ افسرون کے گوش گزار کیا اور افسرون نے حکم دیا کہ ایک کمیٹی سب عہدہ داران ہندوستانی ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ ہندوستانی اور سواران سکندر صاحب کے جمع ہو اس کمیٹی مین مقدمہ کارتوس کا پیش ہوا اور سب ہندوستانیونکو بخوبی سمجہا دیا گیا کہ یہ کارتوس وہی ہین جو تینتیس ۳۳ برس سے وہ لوگ برتتے ہین اور اون سب کے فہم مین بہی آگیا اور سب راضی برضا رخصت ہوئے بروز دوم وقت صبح سب سپاہ کی رپٹ ہوئی اور اونسے دریافت کیا گیا کہ اونکو کچہہ عذر ان کارتوس مین باقی ہے یا نہین کسینے عذر پیش نکیا مگر ہر طرح کی تدبیر عمل مین آئی کہ ناگہانی فساد سے بہی کچہہ اندیشہ باقی نرہا خزانہ قلعہ مین بہیجا گیا اور توپخانہ بہی قلعہ ہی مین رکہا گیا جو پہرے پلٹن پولس کے تہے اونکو حکم ہوا کہ قلعہ مین جاکر اپنی چہاونی مین رہین سواران پولس بہی جو باہر تعینات تہے وہ بہی ملتان مین طلب ہوئے

شروع ماہ اگست مین ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ نے کچہہ کچہہ ارادہ فساد کا ظاہر کیا اول رسالہ غیر آئین اب تک نمک حلال اور جادۂ اطاعت مین مستقیم تہا اور جب اول رسالہ پنجاب اور دوم پیدل پنجاب ملتان مین وارد ہوئے دونو رجمنٹ ہاے مذکورۂ بالا یعنی ۶۲ اور ۶۹ کے ہتیار لے لیے گئے اور قبل از لینے اسلحہ کے ایک صوبہ دار میجر اور ایک حوالدار میجر اور نو ۹ سپاہی ۶۰ رجمنٹ کے توپ سے اوڑائے گئے تہے اور یہ امر ثابت ہو گیا تہا کہ دونو رجمنٹ مذکورہ بالا نے ارادہ مصمم کیا تہا کہ فساد کرکے ہر ایک انگریز کو قبل از وارد ہونے سپاہ مطلوبہ کے قتل کرین مگر خوش طالعی سے ایسا ہونے نپایا

ایک وقائع نگار باقیماندہ حال اس مقام کا اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب تدابیر ضروری واسطے مقابلہ کرنے مفسدین کے عمل مین آئین تو یہ بہی گہاٹون پر حکم بہیجا گیا کہ جو شخص فوج سے بہاگ کر گہاٹ پر آوے یا بروقت استفسار سبب معقول واسطے عبور دریا کے بتلا نسکے تو اوسکو گرفتار کرو اب بتاریخ ۱۰ جون کچہہ علامات فساد کے رجمنٹہاے ۶۲ و ۶۹ سے نمودار ہوئے اور یہ تجویز قرار پائی کہ انکے ہتہیار چہین لینے چاہیے اور میجر چیمبرلین صاحب کمانڈنگ اول رسالۂ غیر آئین نے ایسی خوبی اور اسلوبی سے اونکے اسلحہ لیے کہ ایک قطرہ خون بہی نگرا جب ان دونو رجمنٹونکے ہتہیار لیے تو ایک کمپنی گورہ متعلق توپخانہ اور اول رسالہ غیر آئین اور اول رسالہ کشادہ پنجابی اور دوم رجمنٹ پنجابی موجود تہین جب یہ امر ختم ہو چکا تو افسرون کی یہ تجویز ہوئی کہ تحقیقات سپاہ درباب بلوہ برداری شروع ہوا اور باعانت میر برکت علی وردی میجر اول رسالہ غیر آئین کے اکثر سپاہی مجرم ثابت ہوئے حسب اطلاع ہی میر مذکور کے صوبہ دار میجر ناہر خان گرفتار ہوا اور جنرل کورٹ مارشل مین اوسکی تحقیقات ہو کر جرم بغاوت اوسپر ثابت ہوا اور اس جرم کے پاداش مین روبرو سب سپاہیونکے توپ سے اوڑا دیا گیا اور کیہی سپاہی وغیرہ ان رجمنٹون کے اسیطرح اوڑائے گئے

بماہ ستمبر اوتر لمبر خانہ بدوشان نے جو قریب گوگیرہ کے رہتے تہے کچہہ فساد کیا اونہون نے تحصیل ہڑپا اور تہانہ کا لوٹ لیا

اور چند دیگر مقامات پولس پر جو برستہ ملتان درمیان مقامات دو برجی اور گوگرہ کے واقع تھے حملہ کیا یہان سے تین دستہ فوج بسرکردگی میجر چمبرلین صاحب اور کپتان ہمس صاحب اور کپتان ہوکن صاحب روانہ ہوئے اور بتاریخ ۲۵ ستمبر گذشتہ انکو شکست فاش دی اونکا اسمین نہایت نقصان جان ہوا مگر ہماری جانب بھی برکیلی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوگرہ کام آئے اونکے ہمراہیون نے اونکو چھوڑ دیا تھا اور وہ تنہا لڑ کر مر گئے ایک روز پیشتر اس واردات کے کپتان ہمس صاحب با دستہ جسمین ۵۰ سوار اور ۱۰۰ پیادے تھے مفسدین بمقام جلیرا حملہ آور ہوئے تھے اور اونکا مقابلہ اس جانب سے خوب ہوا آخر کار تاب نہ لا کر مفسد فراری ہوئے اور مقام جلیرا قبضہ فوج ہمس صاحب مین آگیا سواے ان اقوام کے ایک اور قوم نے جو بنام کہرل مشہور تھے بسرگردگی احمد خان کچھ فساد برپا کیا تھا مگر کچھ فوج لاہور سے اور کچھ ملتان سے وہان گئی اور احمد خان گرفتار ہو کر قتل ہوا اوسکے گرفتار ہوتے ہی تمام قوم منتشر ہو کر بھاگ گئی اور پھر آکر اونہون نے اپنے تئین سپرد اولیاے دولت سرکار کر دیا

فیروزپور

بتاریخ ۱۳ ماہ مئی وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر خبر ہوئی کہ ۴۵ اور ۵۷ رجمنٹ آمادۂ فساد ہین اسلیے تمام میم لوگونکو اور عیسائی عورتونکو ہدایت ہوئی کہ میگزین مین جسکے گرد خندق وغیرہ طیار کی گئی ہے جا کر رہین اور دونو رجمنٹہاے مذکورہ بالا اور رسالہ دہم غیر آئین کی اپنے اپنے میدان پریٹ پر پریٹ ہوئی

رسالہ متصل دیوار آرسنل کے نصب کیا گیا اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ عقب چھاونی گورہ جا کر قیام کرین اور ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے جا کر مقیم ہون مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہونچے تو اونہون نے وہان مکس کیا اور آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی بندوقین بھر کر بجانب میگزین پلٹ پڑے اور وہان جا کر شمالی و مغربی برج میگزین پر جا کر کھڑے ہوئے اور دلمین فکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس فکر مین تھی کہ کمپنی ۵۷ رجمنٹ نے جو میگزین کے اندر تعینات تھی اونکو اطلاع دی کہ اوس برج مین رسی اور زینہ موجود تھے بعضے شخصون نے یہ سامان مفسدین کے پاس پھینک بھی دیا جسکے ذریعے سے وہ برج پر چڑھ کر باہر کی دیوار میگزین پر زینہ لگا کر چڑھ گئے یہان یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ قبل از پریٹ کے ایک کمپنی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی قبل از کوچ کرنے سپاہ ہندوستانی کے میگزین مین واسطے بدلنے کمپنی ۵۷ رجمنٹ کے جو وہان تعینات تھی روانہ ہوئے تھے اور اگر انکی ہوشیاری ممد نہوتی تو مقام فیروزپور کچھ عرصے کے واسطے ہمارے قبضے سے نکل جاتا جب مفسدین کے تین سو سپاہی میگزین مین گھس گئے اونہون نے خوب شور و غل کیا اور اوس دروازے کی طرف روانہ ہوئے جسمین سے راستہ گودام اسباب جنگی وغیرہ کی جانب جاتا تھا مگر پانچ سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی نے اونکو وہانسے نکال دیا اسطور پر کہ سب نے ایک مرتبہ اون پر بندوقین سر کین جنکی گولیونسے قریب بارہ مفسد مارے گئے اسکے بعد وہ وہانسے بھاگ نکلے اس ہنگامہ مین کرنیل ریڈمنڈ صاحب کمانیر گورہ کے زانو پر زخم گولی لگا تھا مفسد اسکے بعد بجانب غرب اس ارادے سے روانہ ہوئے کہ فوج گورہ کے عقب جا کر مارین مگر اسمین بھی اونہون نے غلطی کی کیونکہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے اونکو ہر جگہ سے نکال دیا آخر کار مفسد دیوار پر سے باہر کود پھاندے اور گورہ سپاہی نے اونکو مار کر اونکے نیچے گرا دیا فوج قلعہ [illegible] کمک کو دو کمپنی اور سپاہ گورہ ۶۱ رجمنٹ کی اور دو توپین زیر حکم لفٹنٹ انجلو صاحب کے آئین اب جو کمپنی ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کی

قلعے مین تھی اونسے بھی علامات فساد کے ظاہر ہوے یعنی اونہون نے ایکروز بغیر حکم کے اپنی بندوقین بھرنی شروع کین مگر لفٹنٹ اینجلو صاحب نے اپنی دو نو توپین اونکی جانب درست کین اور اونمین گراب بھرنیکا حکم دیا اس تدبیر سے بمدد ۶۱ رجمنٹ شاہی اونکے ہتھیار چھین لیے اور اونکو قلعے سے باہر کر دیا ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی بجانب برف خانہ روان ہوئی اور اپنی سپاہ مقتولین کو اوٹھا لیگئی اور [illegible] جو متصل قبرستان انگریزان واقع ہے لیجا کر ڈال دیا شب کو قریب دو سو مفسد واپس چھاونی مین آ گئے اور ڈلس ٹنس سیبر سپاہی یکجا ہو کر آگ لگانے مین مشغول ہوے کسینے گرجا گھر پروٹسٹنٹ کا اور کسینے رومن کتھلک کا جلا دیا اور اسیطرح دو خالی ہسپتال اور ۶۱ رجمنٹ شاہی کا مس کوٹھا گھر اور بلیارڈ گھر اور بنگلہ ہاے افسران اور پانڈ ماسٹر کا بنگلہ اور کپتان ملوم فیلڈ صاحب کا اور کپتان سیلنڈ صاحب کا اور میجر ہارڈی صاحب کا اور کپتان کاٹن صاحب کا اور میجر الفرٹ صاحب کا اور لفٹنٹ بیکہ صاحب کا بنگلہ جلا دیا اور برانڈرتھ صاحب کا بنگلہ مسمار کر دیا اور بلول صاحب کا مکان توڑ ڈالا لفٹنٹ گینڈی صاحب کا بنگلہ جلا دیا غرض کہ کل انگلے جلا کر خاک کر دیے اس آتش زدگی مین کسینے اونکو منع نکیا اور نہ کوئی اونکے برو آیا مگر جب گرجا گھر رومن کتھلک کا جلانا شروع کیا میدس صاحب سوداگر کے بیٹے نے اونکے ایک سپاہی کو گولی سے مار دیا اوسکے مرنے سے سب خائف اور خوف زدہ ہو گئے روز دوم مفسدین نے لوٹنا مکانات افسرانکا شروع کیا مگر ایک دستہ ۶۱ رجمنٹ شاہی اور دہم رسالہ غیر آئین نے آکر اونکو نکال دیا اور چند اونکے آدمیونکو مار دیا

قریب سات بجے صبح کے اوسی روز بدین اندیشہ کہ میگزین ۴۵ اور ۵۷ رجمنٹ کا مفسدین کے ہاتہ نہ لگ جاوے توپخانے سے دو توپین طلب ہوئین اور دو گولی اوسمین ماری کہ وہ سب میگزین اوڑ گیا اوسی روز ۵۷ رجمنٹ کے ہتھیار چھین لیے اور مفسدین ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی نے جو قریب دو سو کے تھے خود آکر وردی اور اسلحہ اور نیز اپنے تین سپرد سرکار کر دیا

ہر طرح سے اب امن معلوم ہوتا تہا ساکنین صدر بازار شہر فیروزپور مین چلے آئے اور شہر کی مضبوطی کی گیی اور سپاہ جو میجر مارسدین صاحب نے خاصکر واسطے حفاظت شہر کے بھرتی کی تہی شہر مین تعینات ہوئی تمام صاحب لوگ معہ عیال و اطفال کے میگزین مین آگئے صرف کوت صاحب اور ہیوس صاحب سوداگر اپنے اپنے مکانونمین رہے مگر اونہون نے اپنے مکانونکی سب طرح مضبوطی کر لی تہی اور سوداگران پارسی نے بھی اپنے مکانونکو خوب مضبوط کر لیا تہا اور وہ بھی میگزین وغیرہ مین نہ آئے

یہان پر یہ بیان نکرنا انصاف سے بعید ہے کہ رسالہ دہم نے اور اون سوارون نے جنکو میجر مارسدین صاحب نے بھرتی کیا تہا بہت کارنمایان کیے اور اونکا چلن بہت درست اور عمدہ رہا اور استقلال اور جفاکشی برگیڈیر اینس صاحب اور میجر مارسدین صاحب اور کپتان لویس صاحب اور کپتان ہمسن صاحب اور کپتان مرسر صاحب کے معہ جنرل کورٹلنڈ صاحب کے درباب انسداد مفسدے مستحق تعریف اور توصیف کے ہین

ایک روز رپورٹ سے حال ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کا اسطرح واضح ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۳ ماہ مئی ۵۷ رجمنٹ کو حکم ہوا تہا کہ وہ چھاونی سے کوچ کر کے بفاصلہ ایک میل سڑک کلان پر قیام کرین بوقت نواخت پانچ گہنٹہ صبح کے روانگی شروع ہوئی اور سپاہی بانتظام تمام بطور شائستہ روانہ ہوئے اور سب چیز اپنی سواے کوٹ کے لین مین چہوڑ گئے اور بوقت وارد ہونے

مقام مقصود پر اپنے کار و بار شب باشی مین مشغول ہوئے اور در باب سوخت کرنے چھاونی کے اونہون نے کچہ نکہا عرصہ قلیل گذرا ہوگا کہ میگزین رجمٹ کا اوڑا دیا گیا اس واقعہ سے لوگ کچہ جادۂ استقلال سے علحدہ ہونے کو تہے مگر جب اونہون نے یہ سنا کہ یہ واقعہ بحکم صاحب برگیڈیر عمل مین آیا ہے وہ پہر قائم ہو گئے اور اپنے خیمہ وغیرہ نصب کرنے لگے تہوڑے عرصہ کے بعد برگیڈیر میجر صاحب تشریف لائے اور بے تامل آکر کہا کہ حکم سرکار یہ ہے کہ ساری رجمٹ اپنے ہتہیار دیوے یہ سنکر البتہ سب سپاہی متامل ہوئے اور آپسمین سرگوشی کرنے لگے بعدازین کمان افسر لائٹ کمپنی نے اپنے سپاہیونکو واسطے حوالہ کر دینے اسلحہ کے کہا اور ساری کمپنی نے بے تامل اور بلا تکرار اپنے ہتہیار سب سپرد کر دیے ایک لحظہ نگذرنے پایا تہا کہ صاحب کمانیر مذکور نے دوبارہ اونکو اسلحہ حوالہ کر دیے اور اونکو برگیڈیر صاحب کے بنگلے پر لیگیا وہان بہی سب سپاہیون نے حسب الحکم ہتہیار حوالہ کر دیے اور موافق حکم کے اپنی چھاونی مین گئے اور اونکے افسر بہی اونکے ساتہ لین مین گئے بہت عرصہ اونکو چھاونی مین وارد ہوئے نگذرا تہا کہ تمام چھاونی ۱۶ رجمٹ شاہی اور سوار اور توپخانہ سے بہر گئے یہ لوگ بتعاقب ۵۲ رجمٹ ہندوستانی جنہون نے رخ چھاونی کا کیا تہا آئے تہے اب کسی شخص نے سپاہیان رجمٹ ۵۲ جو اپنے مقام پر تہے خبر دی کہ لائٹ کمپنی قتل ہو گئی اور اونکے ہندوستانی افسرونکو فوج گورہ نے مار ڈالا اس خبر سے وہ لوگ سب گہبرائے اور یکبارگی سب نے اپنے ہتہیار اوٹہا لیے اور اونمین سے قریب دو سو پچاس ۲۵ یا دو سو ستر ۲۷ سپاہیون کے وہان سے دوڑ چلے اور باقی سب اپنے مقام پر رہے اور شام کو بنگلہ برگیڈیر صاحب پر گئے اور اپنے ہتہیار حوالہ کر کے اپنی چھاونی مین واپس گئے بعدازین اونکا طریق اور روش مثل سپاہیان نیک وضع رہا اور اکثر اونمین سے کار سرکار پر موجود ہین

بتاریخ ۲۷ ـ باقیماندہ سپاہ ۵۲ رجمٹ ہندوستانی کے جنمین نو سردار اور ۱۳ حوالدار اور ۵۱۱ سپاہی تہے ہتہیار چہین لیے بعدازان بوقت نوبخت ۶ گہنٹہ صبح ایک بازو ۱۶ رجمٹ شاہی کا جسکی ہر دو جانب تین تین توپین رکہی گئین تہین اور ایک دستہ سواران رسالہ دہم میدان مین آئے اور مفسدین ۵۲ رجمٹ ہندوستانی بلباس قدیم یعنی اپنی پوشاک ہندوستانی پہنے ہوئے بجانب راست جمائی گئی اور ۵۰ رجمٹ ہندوستانی بجانب چپ کہڑی ہوئی اسطرح سے تین ضلع ایک مربع کے بنائے بعدہ توپخانہ حرکت مین آیا من بعد لفٹننٹ ہوگن صاحب کوارٹر ماسٹر ۵۲ رجمٹ کے نے آگے بڑہکر اور روبرو ۵۲ رجمٹ کے کہڑے ہوکر باواز بلند و زبان صاف اور بامحاورہ اردو مین حکم مندرجہ سنایا اور ۵۰ رجمٹ کو بہی حکم سنایا گیا بعدازان سپاہیان ۵۲ رجمٹ کو جو مفسد ہو گئے تہے حکم ہوا کہ سیدہے ہوکر چھاونی سے باہر چلے جاوین اور دو توپین اور دستہ رسالہ دہم اونکے ہمراہ ہوا

ایسی تابعداری اور نمک حلالی دیکہکر کون خیال کرتا کہ یہ رسالہ جس نے اسوقت ایسا کار نمایان کیا یعنی مفسدین کو باہر نکالا اور آپ جادۂ اطاعت پر قائم رہا چند روز بعد منحرف ہوجاویگا مگر ایسا ہی ہوا یعنی چند عرصے کے بعد یہ بہی سرکار سے برگشتہ ہوکر مفسدین مین شامل ہوا

رسالۂ دہم نے بہی آخر کار پیروی اپنے بہائی مفسدین کی کی اور ملسن صاحب ڈاکٹر اسپان یعنی سالوتری ولایتی کو

فیروزپور

ماکرنوابری کے ہوٹل کے روز گورہ لوگونکو اور خصوصاً گولندازونکو کہانے پر دیکھکر اور اس موقع کو مفید تصور کرکے یہہ رسالہ یکایک توپون پر گرا اور جو دو ایک گورے وہان تہے اونکو قتل کیا لیکن جو جزوی سپاہی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی کے وہان موجود تہے یہ حال فساد کا دیکھکر مفسدین پر حملہ آور ہوئے اور توپین اون سے چہین لین اور اشارات اطلاع دہی فساد ظاہر کیے اس پر توپین میگزین کی سر ہونی شروع ہوئین اور گراب اور کانسٹر گولون سے بہت گہوڑے اور سپاہی مارے مفسدین تاب مقابلہ نہ لاکر روبفرار لائے اور جو گہوڑا اونکو ملا اوسپر سوار ہوکر بہاگے راستے مین جو کوئی صاحب لوگ یا عیسائی ملا اوسکو قتل کیا اور تمام شہر مین منتشر ہوگیے مین نے سنا ہے کہ صاحب برگیڈیر اور دو ایک اور افسر بمشکل مفسدین سے جان بر ہوے جو سواران مفسد کہ گہوڑون سے جدا ہوگیے تہے جہان کچہہ بہی پناہ کی صورت دیکہی وہان پر متواری ہوے لیکن سپاہ فیوزلیر اور ستم رجمنٹ پیادگان پنجابی نے اونکو ڈہونڈ ڈہونڈ کر قتل کیا بعد از پاک کرنے بازارون کے یہہ ارادہ ہوا کہ اونکی چہاونی کی تلاشی کرنی چاہیے اور قبل ازانکہ یہہ وہان پونہچین دیکہتے کیا ہین کہ ایک بڑا گروہ قریب ایکسو پچاس یا ایک سو اسی سوارونکا اپنی ٹریٹ پر بفاصلہ قریب دوسو بیس یا دوسو پچاس قدم سے روبرو چہاونی کے بآرام تمام بلا وسوسہ یا دغدغہ گشت کرتے ہین اور تہوڑے عرصے کے بعد ایکمرتبہ اپنی تلوارونکو چمکا دیتے ہین افسوس کہ ایسے موقع پر توپین نہ آئین ورنہ سب قتل ہوتے باعث نہ ہونے پہنچنے توپونکا یہہ سنا گیا کہ سائیس دراہی موجود تہے اونہون نے آگے بڑہانے سے انکار کیا اسواسطے توپین موقع پر نہ پونہچین اب وہ سائیس وغیرہ سب قید ہین اور یقین کہ اپنے کیفر کردار انکو ہیدہ کو پونہچین گے

مسٹر شلوار صاحب متعلقہ سڑک آہنی کی چٹہی سے یہ مختصر حال اس واقعہ کا معلوم ہوا

قریب ۳۵ یا ۴۰ سوار اول ملکر توپون پر اور توپخانے کے مقام گارد و اصطبل پر جو عقب توپخانہ واقع تہا حملہ آور ہوے اونہون نے اول ہی بندوقون کو جو گارد توپخانہ کی تہین لے لیا اور من بعد ارادہ قبضہ کرنے توپونکا کیا کہ توپین لیکر چہاونی گورہ پر سر کرنی شروع کرین بلکہ ایک دو توپون پر ہاتہ بہی پڑ گیا تہا اس عرصے مین گولندازان گورہ جو بارک متصلہ مین کہانا کہاتی تہی امداد گارد کو پونہچے اور اونکی کمک کو سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی جو ہسپتال مین موجود تہے آئے غرض کہ ان سب نے توپین مفسدین سے چہین کر اونپر سر کرنی شروع کین مفسدین توپین چہوڑکر اپنے گہوڑونکی جانب جو روبرو توپخانے کے کہڑے تہے بہاگ گیے

اول جسنے مفسدین پر گولی ماری تہی ایک گورہ مسمی مری ۶۱ رجمنٹ شاہی کا تہا اور چونکہ یہ رجمنٹ بارک متصل ترین قیام پذیر تہی اسواسطے یہی اول توپخانے کی کمک کو پونہچے تہے کیونکہ بارک سے نکلتے ہی اونہون نے فیر اپنی بندوقونکا مفسدین پر کیا اور بعد ازان توپون پر گرے

سپاہ فیوزلیر بمجرد سننے خبر کے اپنی بارک سے بہاگے مگر اونکی بارک دوسرے سرے چہاونی پر تہی اسواسطے جب تک وہ پونہچے اوسوقت تک توپین مفسدین سے گولندازون نے اور سپاہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے دوبارہ لے لین تہین

بیچ تعاقب کے اکثر سواران پنجابی زخمی گولیان پستول سے ہوئی تہے اگرچہ سپاہ کے ہتہیار لے لیے تہے مگر تاہم تعجب یہ سنتے ہے کہ ہنگام فساد ہر ایک کے پاس پستول اور تلوار موجود تہی اور جیسے دیگر موقع فساد پر کچہہ علامات فساد کی ظاہر ہوئین تہین یہان بہی ویسی ہی علامات قبل از فساد کے ظہور مین آئین تہین اور اگر حکام اونکا تدارک کرتے یا اونکی تحقیقات کرتے

تو خوب ہوتا

چھاونی رسالہ دہم مین شب کو قبل از فساد کچھہ غل اور آواز پہیہ ہاے گاڑی غیر وقت سماعت مین آئی تہین اور گہوڑے اصطبل سے باہر معلوم ہوتے تہے اب اوسکا سبب معلوم ہوا کہ اوس شب کو عورات سپاہیان فیروزپور سے روانہ کی گئی تہین

چند سواران جو نمک حلال اور باوفا مشہور تہے اونکو قلعے مین لایا تہا کہ اونکے جان بچی کل شب کو اونکے صاحب افسرون نے اونکی رخصت کرائی اور جب وہ دروازے سے کے باہر جاتے تہے تو چند سوارونکے بسترون مین سے چند ضرب پستول گر پڑی اور گورون نے اوٹہالے اسکی اطلاع سارجن گورہ نے اپنی افسر کو کی اور صاحب افسر نے اونکو حکم دیا کہ تم ان پستولونکے ذمہ دار ہو

ایک وقائع نگار احوال بلوہ رسالہ دہم کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ بتاریخ ۱۹ ماہ جولائی کچھہ علامات فساد کے رسالہ مذکور سے جو اب تک نمک حلال اور وفادار تہا اور جسنے فساد رجمنٹہاے مذکورہ بالا مین تحقیق کیسے کیسے کارہاے نمایان کیے تہے ظاہر ہوے اور اسی سبب سے اونکے ہتہیار چہین لیے گئے سوارون نے بغیر عذر اور تکرار کے اپنی تلوارین دے دین اور اسی سبب کچھہ ضرورت تدابیر سخت اور درشت کی نہوئی کچھہ عرصے بعد یعنی بتاریخ ۱۹ ماہ اگست سوار بے اختیار ہوکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوے اونہون نے اس تاریخ توپخانہ کپتان وڈکرک صاحب پر بدین خیال حملہ کیا کہ اوسکو قبضے مین کرلین اور قلعہ پر گر پڑے اور وہان جو گورہ سنتری پہرے پر تہے اونکو قتل کیا اور دو توپین قبضے مین لاکر اونکا رخ بجانب چھاونی گورہ جو اوس وقت کہانے پر تہے پہیر کر فیر کرنا شروع کیا مگر یہ گورے فوراً اوٹہ کہڑے ہوئے اور مفسدین پر حملہ آور ہوے اسی عرصے مین ۶۱ رجمنٹ شاہی بہی موجود ہوئی اور سب مفسدین کو وہان سے ہٹا کر بہگا دیا اور بمبئی کی میوزلیر جو وہان آگئے تہے اونکو تعاقب مفسدین کا حکم ہوا اور توپخانہ میگزین بہی بخلاف مفسدین کام مین آیا اور اونکے گولونسے اکثر سوار اور گہوڑے سرکاری مارے گئے قریب دو سو گہوڑے سوارونکو ملے اور وہ سوار ہوکر بہاگے راستے مین بلسن صاحب ڈاکٹر اسپان کو قتل کیا اور جو صاحب عیسائی اونکے روبرو آتا وہ گویا اپنی موت کے سامنے آگیا تہا چار سوار بجانب جیلخانہ روانہ ہوئے تا کہ قیدیونکو رہا کرین مگر جو سکہہ سورج مکہی رجمنٹ کی وہان موجود تہے اونہون نے یہ امر نہونے دیا بلکہ ایک شخص کو اونمین سے گرفتار بہی کیا اور بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی صاحب کا بہرا یعنی کہار رہتا اس ہنگامے مین میجر پارسدین صاحب بہت مشغول اور مصروف تہے صاحب موصوف اول کین سوار انین بہیجے بعد ازان جہان جہان میم لوگ اور بچے تہے اونکو جاکر دیکہا پہر جیلخانے مین گئے اور وہان گارد وغیرہ کا سب بندوبست کرکے مقام کچہری کو گئے بعد ازان جو کپتان سیلن صاحب نے نئے بہرتی کی تہین اونکی افسری لیکر تعاقب مفسدان مین سوار نہ ہوے مگر چونکہ سپاہ پیدل سے تعاقب سوارونکا غیر ممکن تہا اسواسطے اونکو چہوڑکر سواران مہاراجہ پٹیالہ ہمراہ لیکر اونکے تعاقب مین گئے اور چونکہ اونکے پاس جمعیت کافی واسطے قتل کرنے یا مقابلہ کرنے مفسدین کے نہ تہی لہذا وہ اسطرح پر اونکے تعاقب مین رہے کہ اونکی حرکات دیکہتے جاتے تہے اور اونکو اپنی نظر سے غائب نہونے دیا اس سے غرض یہ تہی کہ جب اور کمک آوے تو مفسدین کی تلاش نکرنی پڑے مگر قریب دو میل کے فاصلے پر جاکر مفسدین جنگل وغیرہ مین منتشر ہوکر بجانب مکتیسر بہاگ گئے اور اسطور صاحب ممدوح کی نظر سے غائب ہوگئے اور توپین جو وہان پونہچی تہین اونسے بہی کچھہ فائدہ مترتب نہوا تعاقب مفسدین کا موضع ہالیوالہ تک کیا گیا یہ مقام ۲۰ میل کے فاصلے پر چھاونی سے ہے اور یہان بخیال اسکے کہ آگے جانا

بے سود ہے اونکی پیروی نکی اور جب سوارون نے دیکھا کہ اب اونکے تعاقب مین کوئی نہین وہ پہر جمع ہوکر آٹہین شکستہ رسالونکے بجانب دہلی روانہ ہوے

وقائع نگار لکھتا ہے کہ اس موقع پر سوء انتظامی افسر فوج کی ظہور مین آئی ورنہ اسقدر فساد بہی نہوتا بد انتظامیونکا مفصل حال لکھنا اور اوس صاحب تک جرم کو پونہچانا جو اسمین اصل کارپرداز تہا مناسب نہین اسواسطے اتنا ہی یہان لکھنا کافی ہے کہ برگیڈیر انس صاحب کار فوج سے موقوف ہوگئے

اس مقام پر چونکہ میجر باسدین صاحب کی مصروفیت کا حال لکھا گیا ہے اسواسطے بدانست راقم اگر کچہہ مختصر حال صاحب موصوف کا یہان درج کیا جاوے تو شاید بے محل نہوگا اسواسطے لکھتا ہون کہ یہ صاحب قبل از فساد ڈپٹی کمشنر گوگرہ کے تہے اور وہانسے رخصت ولایت جانیکی لیکر بمقام فیروزپور اس خیال سے تشریف لائے تہے کہ یہان سے بسواری کشتی دریاے ستلج کا سفر کرکے سندہ کو تشریف لیجاوین اور وہانسے براہ بمبئی ولایت جاوین مگر ہنوز بندوبست کشتی سواریکا نہوا تہا کہ فساد دہلی اور میرٹہ مین شروع ہوگیا اسکا حال سنکر صاحب ممدوح کو جوش شجاعت دلمین آیا اور خود چٹہی اس مضمون کی لکھکر روانہ صدر کی کہ جب تک یہ فساد موقوف نہوگا ہم ولایت نجاوینگے چونکہ اونکی درخواست جوش طبیعت سے تہی اسواسطے منظور ہوئی اور صاحب موصوف مقام فیروزپور مین رہے اور وہان ایسے ایسے کارہاے نمایان اونسے ظہور مین آئے کہ مستوجب تحسین اور آفرین حکام پنجاب اور نواب گورنر جنرل بہادر کے ہوے

روہنی

بتاریخ ۱۲ ماہ جون روز جمعہ قریب نواخت نو گہنٹہ شب میجر میک ڈونلد صاحب کمانڈنٹ رسالہ پنجم اپنے بنگلے کے حاطے مین معہ سر نورمن لیلی صاحب اجیٹن اور ڈاکٹر گرنٹ صاحب کے چاے نوش کر رہے تہے کہ تین آدمی دہوتی لگاے ہوے اور تلوارین ہاتہ مین لیے ہوے اونکے پاس آگئے اور یکمرتبہ مارنا شروع کیا

سر نورمن لیلی صاحب ایک نیچی کرسی پر بیٹہے تہے اونکے شانے پر ایسا سخت زخم لگا کہ وہ آگے کو گر گئے اور بعد ازان کئی اور زخم اونکو لگے میجر میک ڈونلد صاحب کے بہی زخمہاے شدید لگے اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کو بہی دو زخم ایک بازو پر اور دوسرا زانو پر لگا مگر ان دونو صاحبون نے کرسیان آگے کرلین اور اپنے تئین بچاتے ہوے اونکو دروازے سے باہر کر آئے مگر سر نورمن لیلی صاحب کے ایسے زخمہاے کاری لگے تہے کہ وہ آدہ گہنٹے بعد اس واقعے کے مر گئے اس حال کو میجر میک ڈونلد صاحب نے اسطرح پر تحریر کیا ہے

بتاریخ ۱۲ ماہ حال لفٹنٹ سر نورمن لیلی صاحب اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب حسب معمول وقت شام میرے بنگلے پر چاے پینے آئے قریب پاؤ گہنٹہ نو مین باقی تہا کہ ڈاکٹر گرانٹ صاحب اسواسطے اوٹہے کہ بنگلے مین جاکر گہنٹے کو کنجی لگادی کہ یکایک اونکی زبان سے نکلا یہ کون ہے اور اتنے ہی مین صداے پا گوش زد ہوئی گویا ہماری طرف کوئی آتا ہے مین یہ سنکر اوٹہنے ہی کو تہا کہ تین زخم میرے سر پر لگے اوسکے بعد مین نے کرسی اوٹہائی اور اوس سے اور تین زخم جو مجہپر مارے تہے روکے اور کرسی سے ایسا دہکا ایک آدمی کو مارا کہ وہ متوحش ہوکر بہاگا اور اوسکے پیچہے باقیماندہ دو آدمی بہی بہاگ گئے

مین خون مین ڈوبا ہوا بنگلے کی طرف چلا تاکہ زخم دھوؤن اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب میرے پیچھے آئے مین نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو دو زخم بہت عمیق لگے ہین ایک بازو پر اور دوسرا کوے پر اسکے بعد ہم لیلی صاحب کو دیکھنے چلے اور دیکھا کہ زمین پر نزع مین پڑا ہوا ہے اوسکو اول ہی زخم کاری لگا ہوگا کہ جسکے سبب وہ منہ کے بل زمین پر گرا تھا کیونکہ بعد ازان جتنے زخم لگے تھے سب پشت پر تھے اور ایک ایسا عمیق تھا کہ پٹھہ کاٹ کر نخش کو زخمی کر کے استخوان سینہ تک پونہچا تھا اور کیے زخم سر پر لگے تھے مگر اب تک ہوش مین تھے اور جب مین اونکے دیکھنے کو جھکا تو کہنے لگے آئے سیک وونڈ اسطرح پر مرنا بڑا سخت ہے اور کہا ہلے میری بی بی اور بچے تمہارا کیا حال ہوگا مین نے اوس سے کہا کہ اب چند انفاس زندگی کے باقی معلوم ہوتے ہین اب تم کسیکا فکر نکرو تمہاری بی بی اور بچونکے واسطے جسقدر ممکن ہے رعایت ہوگی تم اپنے خدا کو یاد کرو یہ سنکر اونہون نے خدا کا نام لیا اور اسکے نام کا ورد تا دم فنا یعنی رکھا میرے پہونچنے کے بعد کوئی نیم گھنٹہ وہ زندہ رہے

یہ شب تار تھی اور ماہتاب بھی طلوع نہین ہوا تھا اس سبب سے جب تک وہ حرامزادے ہمارے برابر تک آگیے تب تک ہمکو کچھہ خبر نہوئی اور سنتری شمال کی جانب کے دروازے پر تھا اور ہم بجانب مشرق بیٹھے تھے اور جون ہم یکبارگی ہمپر حملہ ہوا اور کچھہ شور و غل بھی نہوا تھا اور کوئی ایک منٹ مین یہ واقعہ ختم بھی ہو چکا تھا کسیکو اسکی خبر نہوئی بلکہ ہمارے نوکرون تک بہی اوس دم تک اس واقعے سے خبر دار نہوئے جبتک ہم اونکے سامنے خون آلودہ نہ گیے اور جب اونہون نے یہ حال دیکھا تو ایسا گھبرا گئے کہ کسی مین جرات اتنی نہ تھی کہ چھاونی مین جاکر سب رجمنٹ کو یا جسقدر سپاہی اوس چھاونی مین موجود تھے اونکو حکم طیاری کا دیوے

ایک گھنٹہ بعد سب سپاہی جنکا پہرہ نہ تھا ہمارے گرد آئے اور بہت نرم دلی اور رحم جتانے لگے اور اس حرکت کو نہایت تقبیح بیان کرنے لگے

بسبب تاریکی شب کے کچھہ سراغ اون حرامزادونکا نہ ملا چند سوار دیوگڈھ کو واسطے دریافت حال کے روانہ ہوئے مگر وہان سب طرح امن تھا اور تھوڑے عرصے کے بعد لفٹنٹ کوپر صاحب کمانڈنگ ایک دستہ ۲۰ رجمنٹ ہندوستانی معہ پچاس سپاہیونکے آکر وارد ہوئے مگر مین نے اونکو کہا کہ تم واپس جاکر اپنے مقام پر ہوشیار ہو میرے پاس جو سو جوان ہین وہ بقول امن اور دنگے کے جسقدر مفسد آوینگے اونکے تدارک کے واسطے بہت ہین

ڈاکٹر گرانٹ صاحب کہتے ہین کہ ہم دونوکو یعنی مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی زخم کاری نہین لگا ہے اگرچہ ایک زخم سے میری کھوپری کے اوپر کی ہڈی کٹ گیی تھی اور وہ ہڈی دوسری صبح موقع واردات سے پڑی ملی اب مجھسے زیادہ نہین لکھا جاتا کہ ضعف طاری ہوتا جاتا ہے اور ہاتھ مین لرزہ سا پیدا ہوتا ہے جنہون نے ہمکو زخمی کیا اونکی صورت سپاہیون کی سی تھی مگر وردی نہ تھی آج مین نے یہ سنا ہے کہ کچھہ سپاہی موقوف شدہ شہر مین پہرتے ہین اور اقوام سونتہال کا ذکر کیا کرتے ہین اور غالب ہے کہ اونہون نے یہ تصور کیا ہوگا کہ اگر افسران انگریزی کو ہم مار ڈالینگے تو جتنے سپاہی اونکے ہین وہ سب بیدل ہوکر ہم مین آ شامل ہونگے اور اگر شامل نہ ہونگے تو بغیر افسران انگریزی کے وہ کام بوقت لڑائی نکر سکینگے جو لوگ گرد کی سونتہال مذکور آگئے ہین ڈاکٹر صاحب اور مین دونو خدا کی قدرت سے بچے ورنہ کوئی صورت بچنے کی نہ تھی مجھے نہین معلوم ہوتا

کہ وہ تینون کس واسطے بھاگ گیے کیونکہ ہم تو اس حالت مجروحی اور بیکسی مین تھے پھر اونکا بھگانے والا سواے حافظ حقیقی کے اور کون تھا

صاحب کمانڈنٹ نے فوراً سب سپاہ کو جمع کیا اور سبکی تلوارین دیکھین سب صاف تھین اور کسی پر کوئی دھبہ نہ تھا آخرکار وہ تینون آدمی گرفتار ہوئے اور کورٹ مارشل کی تجویز سے پھانسی دی گیی یہ لوگ نئی بھرتی متعلقہ رسالہ پنجم کی تھی مگر باعث اونکے اس حرکت قبیحہ کا اب تک معلوم نہوا

حصار

بتاریخ ۱۲ ماہ گذشتہ ڈاک معمولی جو دہلی سے آتی تھی یہان نہ پہونچی جسکے باعث خیالات چند در چند ساکنین کے دل مین گذرے مگر اصل باعث کسیکے مخیلہ مین نہ آیا بتاریخ ۱۳ خبر مفسدین آئی کہ مفسدین نے بلوہ کرکے شہر دہلی پر قبضہ کرلیا اور انگریزون اور دیگر عیسائیون کو قتل کیا یہ خبر سنکر ویڈربرن صاحب کلکٹر نے خزانہ جو کلکٹری کے پاس تھا اوٹھوا کر قلعہ مین بھیجدیا اور آپ معہ عیال و اطفال بنگلہ ڈیومرگیو صاحب سے جہان وہ رہتے تھے قلعہ مین نقل کرکے ہمراہ ٹیلر صاحب کے رہنے لگے خزانہ پر پہرہ سو جوان سپاہی پلٹن ہریانہ کا تھا لفٹنٹ بارول صاحب ایجنٹ سپاہ ہریانہ معہ میم صاحبہ کے ڈیڈربرن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اور اسی سپاہی ہانسی سے واسطے کمک کے آئے اور جو سو سوار نواب دادری بسر کردگی شیخ نور خان رسالدار کے آئے تھے اونکو باغ مین جگہ دی اور بیس سوار نو بھرتی باہر دروازہ مغربی باغ کے قیام پذیر ہوئے اور ایک گارد کچہری تحصیل اور کچہری صاحب کلکٹر مین تھا ایسے ایسے انتظام واسطے حفاظت شہر اور امنیت ضلع کے تا تاریخ ۲۸ ماہ مئی ہوتی رہی

قبل از فساد کے پندرہ روز تک نو سپاہی اور پھر اسی تمین سے گینے کچھ علامت فساد کی ظاہر نکی اور یہ سب آدمی اندر قلعہ کے بظاہر واسطے حفاظت کے رہتے تھے اس عرصے مین ایک خبر مشہور ہوئی کہ اسسٹنٹ شیر دل مقام لاڈوانی جو شہزادہ ہے ملازمین رہیت کو طلب کیا ہے کہ اوسکے ساتھ ہوکر آمادہ سرکشی ہون اور اس خبر کے سننے سے بھی کوئی وجہ تبدیلی حرکات و عادات مائل بفساد ظہور مین نہ آئی بخیال زیادہ تر احتیاط کے ویڈربرن صاحب نے پچاس سوار اور نواب دادری سے کہے مگر یہ کسی کام کے نہ تھے کیونکہ بعد از بلوہ یہ بھی مفسد ہوگئے تھے صاحب موصوف نے اور بھی تجویز بھرتی کرنے سوار و پیادگی اور نئے سپاہی اور سوار بھرتی کیے مگر یہ بھی کسی کام نہ آئے کیونکہ یہ سوار باہر دروازے کے تعینات کیے گیے تھے اور سپاہی اندر قلعے کے تھے اور دروازہ قلعہ ہر وقت شب و روز بند رہتا تھا اور سواے ازین وہ لوگ قلعہ کی دوسری جانب اوس مقام سے رکھے گیے تھے جہان کسی طرحکا اندیشہ حملہ متصور تھا

یہ خبر مشہور تھی کہ ۲۹ ماہ مئی بروز عید کو فساد ہوگا مگر اوس روز سواے تکرار فیما بین اقوام ڈوگرا و رمالی اور کچھ نہوا بتاریخ ۲۹ قریب نواخت یک و نیم گھنٹہ روز سرکشی جنگجویان کن و دل شکن شروع ہوئی اول چند سواران دادری رستہ ہانسی پر اس طرف آتے ہوئے نمودار ہوئے سواران مذکور اول بجانب دہلی دروازہ شہر گیے اور دروازہ کھولنے کو کہا دروازہ کھلا اور چند سوار منجملہ پچاس سواران دادری جو بار دوم آئے تھے شامل اونکے ہوگیے بعد ازان وہ سب جمع ہوکر جانب جیلخانہ قدیم روانہ ہوئے وہان بھی گارد کی سپاہ اونکے ساتھ شامل ہوئی اور دروازہ جیلخانہ کھول دیا تمام قیدی آزاد ہوئے اب چند مفسد بجانب کارخانہ

جہان پچاس قیدی کام پر تھے گئے اور باقیماندہ سوار بطرف جیلخانہ جدید روانہ ہوئے کارخانے کے قیدی بہی آزاد ہوئے اور سب گارد جیلخانہ اور قیدیون نے تمام اسباب جیلخانہ جو قیدی بناتے تہے لوٹ لیا بعد ازین مفسدین سمیتھ صاحب اور جافری صاحب کے بنگلو مین گئے اور سمیتھ صاحب کے بنگلے کے پہرہ والونسے جو چہ رانگھڑ اور دو سنل چپراسی پرمٹ کے تہے پوچہا کہ صاحب اور اونکے عیال و اطفال کہان ہین اونہون نے جواب دیا کہ باہر ہین یہ سنکر مفسدین نے اونکو خوف دیا مگر یہ قابل یقین نہین کہ مفسدین نے دہمکایا ہو بہر حال دو رانگھڑ سمیان بو علی بخش اور پانڈو دونو جاے پناہ صاحب پر بقصد تمام جو مقام قریب دو سو قدم طویلہ اسپان کی جانب واقع تہا گئے اور وہان سمیتھ صاحب کی میم کو معہ پانچ بچونکے قتل کیا ہر چند میم صاحب نے بعجز و الحاح تمام امان مانگی اور سب زیور وغیرہ جو وہ لیکر نکلین تہین دیدیا مگر کچہ اثر پذیر نہوا جافری صاحب کی میم جو مسن تہین سمیتھ صاحب کی تلاش مین آتی تہین کہ اونکو بہی سر راہ روبرو سے بنگلہ کے مار ڈالا جبکہ سوار جیلخانہ قدیم مین سے قیدیون کو آزاد کرتے تہے اور ہنوز جیلخانہ جدید مین نہین پونہچے تہے اور نہ کارخانے مین آئے تہے کہ ایک چپراسی پرمٹ صاحب کلکٹر کی کچہری مین آیا اور اگر صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمیتھ صاحب کو اس واقعہ کی خبر دی ان صاحبون نے بزودی تمام دفتر بند کیا اور باہر آکر دیکہا کہ قریب تیس سوار دروازہ جیلخانہ جدید پر کہڑے ہین وسنل بخطا بہی نگذرنے پائے تہے کہ چند جوان اون سوارون مین سے صاحب کلکٹر اور دو نوکرانیون کے تعاقب مین آئے بہاگتے ہوئے صاحب کلکٹر نے اپنا پستول ایک سوار کی جانب سر کیا مگر اوس سوار نے ایسی ایک گولی ماری کہ صاحب موصوف زمین پر گر کر حق ہوئے اور جافری صاحب کے بہی ایک گولی لگی اور وہ بہی بے حس ہو کر زمین پر گرے مگر سمیتھ صاحب بہاگ نکلے اور اصطبل کے ایک مکانمین جسمین گہاس رہا کرتی تہی اور جو متصل تہا جاکر متواری ہوئے بعد ازین سواران مذکور ڈانیل صاحب تیر دل کے گہر پر گئے اور اونکی جانب ایک گولی بہی سر کی مگر بچا گئی اور سنا ہے کہ صاحب موصوف صحیح و تندرست فرار ہو گئے مفسدین نے اونکا مال و اسباب سب لوٹ لیا اور بنگلے کو آگ لگا دی اسکے بعد سواران مذکور بجانب کچہری کلکٹری روانہ ہوئے اور سولہ سپاہی ہریانہ پلٹن کے بہی ہمراہ لیکر خزانے کی طرف جو قلعہ مین رکہا گیا تہا لے گئے صندوقہائے دفتر و الماریہا و فرش ٹٹی وغیرہ جو کچہ وہان تہا سب مردمان ہمراہی اور ساکنان شہر نے لوٹ لیا کچہری سے چند سوار وغیرہ بجانب بنگلہ صاحب کلکٹر جو مشہور بنام بنگلہ ڈیو مرگیو صاحب تہا گئے اور جب اونکے عیال و اطفال کو وہان نہ پایا تو تمام اسباب اونکا لوٹ لیا اور بنگلے کو اسطرح نیست و نابود کیا کہ چوکہٹ اور کڑی وغیرہ بہی نکال کر لیگئے باقیماندہ مفسد بجانب قلعہ گئے اور جو سو جوان گارد پلٹن ہریانہ وہان مامور تہے وہ سب اونکے ساتہ مل گئے اور مفسدین نے جاکر خزانہ اپنے قبضے مین کر لیا لفٹنٹ بارویل صاحب اجیٹن کو ایک حوالدار نے گولی سے مار دیا اور ایک صوبہ دار نے میم بارویل صاحبہ اور میم ووڈرن صاحبہ جو اپنے بچے کو لیے ہوئی تہی اور میم ہیلٹ صاحب کو کہا کہ کوٹھے سے نیچے آؤ مگر جب اون سب میم صاحبون نے بعاجزی تمام امان مانگی تو صوبہ دار مذکور نے اونسے پہر کچہ نہ کہا اور وہانسے چلا گیا مگر چند ساعت نہ گذرنے پائے تہے کہ ایک چپراسی پرمٹ نے جو نگہبانی کے واسطے اونکے پاس متعین تہا اون سبکو قتل کیا ہلیڈ صاحب متعلقہ سنڈ یعنی اصطبل اسپان سرکاری اور ہیلیٹ صاحب متعلقہ پرمٹ اور قلعہ سے ڈاکٹر ونگہوران اور سارجنٹ شیل اور ہوم صاحب معہ ایک دختر کے اور سمیتھ صاحب اپنے مکان سے

نکل کر سب فراری ہو گیے اور طامسن صاحب تحصیلدار کچہری تحصیل مین قتل ہوئے مکانات سب صاحبونکے اور مقامات کچہری قوم ڈوگرا اور قصابان شہر نے خوب لوٹا اور جتنے بنگلے پہوس کے تہے سب جلا دیے گیے چوکہٹ اور دروازے اور شہتیر مکانات صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمتھ صاحب اور چند مقامات اصطبل سرکاری کے نکال کر لیگیے اور خزانہ حصار کو اوسی شب بمقام ہانسی اور وہانسے بمقام دہلی وہ سو نفر سپاہی جو اوسپر تعینات تہے اور چند سواران دادری لے گیے اور خزانہ مقام سرسا بہی دو کمپنی پلٹن مذکور کی بتاریخ ۳۰ بمقام حصار لائین اور خزانچی حصار سے پانچہزار روپیہ طلب کیا مگر خزانچی مذکور پوشیدہ کسی مقام مین چہپ گیا اور مرزا شاہ باز بیگ ڈپٹی کلکٹر بہی بقدرت و حکم الٰہی سے بچ گیے اونکے اوپر دو مرتبہ مفسدین نے بندوقین سر کین مگر حافظ حقیقی نے اونکی جان پر کچہہ آسیب نہ آنے دیا

کہتے ہین کہ جافری صاحب بباعث زخمہاے کاری چار یا پانچ روز بعد ایک مقام پر متصل ہانسی کے مر گیے اور ڈاکٹر واگہورن صاحب بسلامت کرنال پہونچ گیے اور سمیتھ صاحب بیکانیر کو گئے راستے مین دو مرتبہ اونکو جاٹ ساکنین ستر وٹڈی نے گہیرا تہا مگر دونو مرتبہ جان سے بچ گیے ایک مرتبہ تو ایسا ہوا تہا کہ وہ درختون مین بر لب نہر مخفی بیٹھے تہے کہ وہان اونہون نے آن گہیرا جو کچہہ اونکے پاس تہا سب چہین لیا مگر وہ خود جان سے بعنایت ایزدی بچ رہے دو دن تک یہ صاحب ایک باغ مین مخفی رہے اور چار روز بواسطہ بشنوئی حصار جان بسلامت رہے بعد ازان رانگہڑونکو جنہون نے اونکے عیال و اطفال کو مار ڈالا تہا معلوم ہوا کہ صاحب مخفی ہین اسواسطے وہ وہانسے بہاگ کر بجانب نہر روانہ ہوئے اور سرحد بیکانیر مین بسلامت پونہچے وہان اونکو معلوم ہوا کہ سکندر صاحب معہ عیال و اطفال مقام راج گڈہ مین محفوظ موجود ہین یہ سنکر صاحب بہی وہان گیے اور سکندر صاحب کو بسلامت کول ریج صاحب کے پاس جو ملازم مہاراجہ صاحب بیکانیر ہین پایا تین دن بہی اونکو وہان نہین ہوئے تہے کہ مہاراجہ صاحب نے حکم بنام کول ریج صاحب کے بہیجا کہ سب صاحب لوگونکو بحفاظت معقول بیکانیر کو بہیجدیوین اور کول ریج صاحب اونکی بڑی خاطرداری کرین سب صاحب بتاریخ ۱۵ بمقام بیکانیر پونہچے اور مہاراجہ نہایت تواضع و خاطرداری سے پیش آئے

بختاور سنگہ منصف جسکو اختیار رجسٹری کا بہی حصار مین تہا خوب مفصل احوال قتل کا اور بیان کردار اوس شخص کا جسنے اپنے تئین حاکم ضلع منجانب شاہ دہلی قرار دیا تہا لکہا ہے

بعد از کہانا کہانے صبح کے مین حسب معمول سویا اور قریب دو بجے دن کے میری والدہ میرے پاس آئی اور اوسنے آکر کہا کہ دروازے کے باہر کچہہ غل ہو رہا ہے دروازے تک آکر مین نے دیکہا کہ صرف تین یا چار چپراسی موجود ہین اونہون نے مجہے کہا کہ سپاہیان متعینہ خزانہ نے فساد برپا کیا اور حسب الحکم شاہ دہلی سب انگریزونکو قتل کر کر خزانے پر اپنا تصرف کر لیا ہے یہ واقعہ سنکر مجہے نہایت افسوس ہوا بلکہ تعجب معلوم ہوا مین اپنے مکانکے کوٹہے پر جو قلعے سے بہت فاصلے پر ہے اور جنوبی حد شہر متصل لاہوری دروازہ واقع ہے گیا وہانسے مینے دیکہا کہ چند سواران دادری کچہری کلکٹری سے بعد از قتل کرنے صاحب کلکٹر کے بجانب شہر آتے ہین اور ڈانیل صاحب کا بنگلہ شعلہ ور تہا ابتدا اس واقعہ ناخوش کی از روی تحقیقات اسطرح معلوم ہوئی کہ بعد نواخت ایک گہنٹہ روز بعد دوپہر تین سوار

متعلقہ رسالہ چہارم مقیم ہانسی جب رسالہ نے مقام مذکور مین سرکشی اختیار کرکے اور بال صاحب معہ میم صاحبہ وسات بچونکے بمقام راسے پور واقع راستہ حصار قتل کرکے بمقام حصار وارد ہوئے تہے ایک اونمین سے سید باجلخانے کو گیا جسکا دروازہ بند تہا اوسنے وہان باواز بلند برقندازونکو کہا کہ جیلخانہ کہولدو اور سب قیدیونکو آزاد کردو کیونکہ شاہ دہلی نے اس ضلع کا قبضہ کرلیا ہے اور تمام انگریز ہانسی قتل ہوئے یہ سنکر برقندازان گارد وامین الدین نائب داروغہ نے بلا تفتیش حال بلکہ بغیر دریافت کرنے صداقت یا کذب اس خبر تصرف شاہ دہلی وقتل انگریزان کے دروازہ کہولدیا اور قیدیونکو رہا کیا جو سوار قلعہ کو گیا تہا اونہون نے دروازے پر جاکر دریچہ کی راہ سے سنتری پہرہ والہ کو بلایا کیونکہ دروازہ بند تہا اور اوس سے کچہ سرگوشی کی بعد ازان سنتری مذکور نے صوبہ دار کو آواز دی مگر اوسنے نہ سنا پہر سنتری وہانسے اپنی لین کو گیا اور وہان جاکر صوبہ دار اور اور سپاہیون سے کچہ کہکر واپس اپنے مقام پہرہ پر آیا اور دروازہ کہولکر سوارونکو اندر آنے دیا سوار اندر آکر روبرو کوٹہی کے بندوقین تیار کیے ہوئے کہڑے ہوگئے اور سپاہیون نے وردی پہن لی اور ہتہیار باندہنے شروع کیے یہ حال دیکہکر لفٹنٹ بارول صاحب زینہ سے اوترکر چہاونی کو گئے تاکہ اصل ماجرا معلوم ہو لہذا اسمین ایک سپاہی نے اونکو نیچے درخت نیم کے جو متصل چہاونی کے تہا گولی ماری ہیلر صاحب اور ہیلیٹ صاحب متعلقہ پلٹن بہی مکان سے نیچے اوترکر براہ دریچہ باہر نکل گئے نکلتے ہی اون پر گولیان برسنی شروع ہوئین ہیلر صاحب ایک مرتبہ مرتے مرتے بچے اور تین روز تک بیہڑ اور جنگل مین جو متصل تلونڈی کے ہے مخفی رہے بعد ازان لباس تبدیل کرکے بمقام تہانیسر روانہ ہوئے اور ہیلیٹ صاحب جیند کو چلے گئے

سب میم لوگ یعنی میم ویڈربرن صاحب اور میم بارول صاحب اور میم ہیلیٹ صاحب نے بام خانہ مین آپ کو پوشیدہ رکہا تہا مگر ایک حیوان مطلق ان سپاہیونمین کا کوٹہے پر چڑہا اوسکے دیکہتے ہی سب میم لوگ خوف زدہ ہوئین وہ سب کو نیچے اوتار کر احاطے مین لیگیا سب میم لوگ گریہ وزاری کرتی تہین ویڈربرن صاحب کی میم کے بغل مین بچہ تہا اور وہ ہر بار اوسکے بوسے لیتی تہی اور روتی تہی اور ہر طرح عجز والحاح سے مفسدین سے پناہ وامان مانگتی تہی مگر سپاہیان اور چپراسیان پلٹن جو شامل مفسدین ہوگئے تہے کوئی اونکی لجاجت اور سماجت پر خیال بہی نہ کرتا تہا آخر کار چپراسیان پلٹن اونکو کوٹہی کے اندر لیگئے اور وہان غسلخانے مین اون سبکو قتل کیا غریب معصوم بچہ بغل مادر مین قتل ہوا اور قطرات خون ابتک دیوار ہاے غسلخانہ پر نمودار ہین

تحصیلدار حصار دیوٹ طامسن نامے کوٹہی تہانہ مین جہان وہ مخفی تہا مارا گیا بخشی چوکیداران مسمی ہدایت خان نے سپاہیونکو کوٹہی مین لیجاکر تحصیلدار کو بتلا دیا اور اوسکی لاش روبروے تحصیل بازار مین پڑی تہی اور مین نے بچشم خود دیکہا کہ چند مسلمان راستے مین گذرتے ہوئے اوسکی لاش کو ٹہکراتے جاتے تہے

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سارجن شیل صاحب اور ڈاکٹر وکہورن صاحب کو اطلاع اس ہنگامے کی اپنی اپنی کوٹہیون مین جو باہر شہر کے واقع ہین ہوگئی تہی اور جب یہان بندوق چلنی شروع ہوئی وہ سوار شتران ہوکر بسلامت بمقام کرنال پہنچ گئے

سواران قادری اور چہہ ہمراہی ایک یا دو سواران ہانسی قلعہ مین کام تمام کرکے بجانب کچہری روان ہوئے

اور وڈیر برن صاحب دس بجے سے کچہری مین تھے اور اونکو ایک ہندو چپراسی نے خبر فساد دی تھی مگر اونہون نے اوسکا اعتبار نکیا اور خود باہر برآمدہ مین نکل آئے کہ دیکھین کون سوار ہین اس عرصہ مین سمتھ صاحب کا سائیس بگی لیکر آیا اور اوسنے تصدیق کلام چپراسی مذکور کی کی جافری صاحب کرانی اول کلکٹری اور سمتھ صاحب کرانی فوجداری دو نو بگی مین سوار ہو کر بھاگے مگر سواران مذکور نے اونکو آگے سے روکا ان دو نو صاحبون نے بگی وہان ہی چھوڑی اور پیادہ پا بیہڑ مین بھاگ گیئے جافری صاحب تو ایک تالاب مین مخفی ہو رہے اور سمیتھ صاحب ایک جھاڑ مین اور وڈیر برن صاحب کو جب سوارون نے گھیر لیا تو وہ بجانب سپاہیان گیے اور اونسے حفاظت جان چاہی لیکن سواران ہانسی آگے بڑہے اور سپاہیان گارد سے پوچھا کہ تم دین کے شریک ہو یا نہین اونہون نے کہا کہ ہان ہین بعد ازین سوار نے کہا کہ اگر شریک دین ہو تو کلکٹر کو مار ڈالو اور سپاہی مذکور نے گولی ماری اسطرح وڈیر برن صاحب کے سر پہ تو سپاہی نے گولی ماری اور سینے پہ سوار دادری نے اور دو نو گولی کہا کر صاحب نے جان بحق تسلیم کی

میم سمیتھ صاحب کی معہ پانچ بچونکے اونکے اپنے دو ملازم کے ہاتھ سے جو مسلمان تھے ماری گیئن اور میم جافری صاحب کو سواران دادری یعنی وہ سوار جو نو ملازم ہوئے تھے اونہون نے باہر مکان کے مار ڈالا

دانیل صاحب پٹرول حصار اور ہیوم صاحب اسسٹنٹ و ورسیر آواز بنادیق سنتے ہی بھاگ گیے مگر مس ہیوم یعنے دختر ناکتخدا ہیوم صاحب کی اپنے ملازمین کے ہاتھ آگیے تھے اور چند ملازمین تو اوسکو تنہا چھوڑ کر بھاگ گیئے تھے مگر بعضے اوسکے ساتھ رہے اور اوسکو لباس ہندوستانی پہنا کر لاہور مین لے گیئے اب یہ سننے سے کہ وہ بسلامت لاہور پونہچ گیئی ہمکو نہایت خوشی ہوئی

مسلمانان شہر نے تمام اسباب وغیرہ صاحبان انگریز کا خوب لوٹا اور اونکے مکانات جلا دیے بلکہ اونکی کڑیان اور تختے تک نکال کر لے گیے اور دیگر شہر والون نے بروز ہنگامہ تمام دفتر فوجداری و کلکٹری جلا دیا

صوبہ دار نے ایک عرضی کسی مسلمان وکیل سے اُردو یا فارسی مین لکھوا کر بخدمت شاہ دہلی مصحوب شتر سوار روانہ کی اور مقام سرسہ مین کہلا بھیجا کہ وہان بھی فساد برپا کیا جاوے قریب نواخت دس گھنٹہ صبح سپاہ مفسدین نے خزانہ لوٹا اور ایک لاکہ پنتالیس ہزار روپیہ گاڑیو نمین بار کر کے روانہ دہلی ہوئے

بتاریخ ۳۰ مئی بوقت صبح یہ خبر مشتہر ہوئی کہ جاٹان مرزاپور حصار کو لوٹنے آتے ہین یہ خبر سنکر بنیون وغیرہ نے ڈوگرہ اور قصابان قرب و جوار حصار کو واسطے اپنی حفاظت کے ملازم رکھا قریب بارہ بجے کے شاہزادہ محمد عظیم بیگ احسان فراموش و محسن کش جو ملازم سرکار بعہدہ اسسٹنٹ پٹرول ہشو تہا قریب چند چند چپراسیان پرسٹ جو اوسکے علاقے مین نوکر تھے ہمراہ لیکر حصار مین آیا اور بمقام تحصیل مین فرد کش ہوا قریب چار بجے شام کے شاہزادہ مذکور ایک شتر پر اور اوسکے خواصی مین کریم خان سوار ہو کر نکلا اور صدہا مسلمان اپنے تئین غازی قرار دیکر اور تلوار اور بندوق اور پستول اور برچھی وغیرہ اوسکے ساتھ ہوئے اور یہ کہتے جاتے تھے حضور شاہزادہ صاحب سلامت شاہزادہ مذکور نے منا اس ملک کا ہوا اور اوسکے تصور مین یہ تہا کہ شاہ دہلی یہ خطاب اوسکو بخشینگے اس خیال سے اوسنے ہر ایک سے

اور ہر ایک مسلمان بخوشی دل و طیب خاطر یہ کہتا تھا ملک بادشاہ کا حکم شاہزادے صاحب کا اس شان و شوکت و طریق شرارت آمیز سے وہ ہر ایک کوچہ و بازار شہر مین گیا اور قرب و جوار شہر مین گشت کی بندوقین شمشیر اوسکے ہمراہ تھین اور ایک محمدی جھنڈہ سبز رنگ کا ایک شخص کے ہاتھ مین جو ایک یابو پر سوار تھا اوسکے شتر سواری کے برابر جاتا تھا بعد از ملاحظہ شہر وغیرہ اور دکھلانے اپنی شان و شوکت کے وہ بمکان مولوی رکن الدین گیا اور وہان ہر ایک مسلمان نے اوسکی نہایت تعظیم و تکریم کی وہان کچھ مشورہ تا بہ نواخت نہ گھنٹہ شب ہوتا رہا بعد ازان وہان سے بعد از نماز عشا سوار ہو کر بمقام تحصیل واپس آیا اول روز تو اوسکی اور اوسکے ہمراہیونکی دعوت کریم خان نمبردار نے کی اور دوسرے روز مولوی رکن الدین نے شاہزادہ مذکور اس روز رکن الدین کے گھر مین بیٹھا تھا کہ ایک غازی نے آکر خبر دی کہ دو صاحب تہ خانہ کوٹھی مین مخفی ہین اور اونکا نام ٹیلر اور ہیلی ہے یہ خبر سنکر اوسنے سجدات شکر بدرگاہ ایزدی ادا کیے اور کہا کہ یہ دونون کافر خدا نے میرے واسطے رکھے تھے کہ مین اونکو مار کر داخل ثواب ہون یہ کہکر حکم دیا کہ میری دونالی بندوق طیار کرکے لاؤ اور مشعل روشن کرو اور مستعد ہوا کہ جا کر دونون فرنگیونکو مارے مگر ڈپٹی کلکٹر نے اونکو اوسوقت اس حرکت سے بدین بہانہ باز رکھا کہ یہ وقت شب ہے اسوقت تہ خانہ مین جانا قرین عقل نہین شاید اول وہ دونون تہ خانہ مین سے وار کر بیٹھین تو اچھا نہو گا اس وجہ سے اوسنے ایک پہرہ قلعہ مین اونکے واسطے بھیج دیا اور صبح کو دوسری روز خود سوار ہو کر اور ڈپٹی کلکٹر کو اور دیگر اہل اسلام کو ہمراہ لیکر مقام مذکور پر گیا مگر وہان کوئی صاحب لوگ اوسکو نملا وہان سے مراجعت کر کے بمکان کلکٹر گیا اور بمقام تحصیل مین آکر اجلاس کیا مین نے سنا ہے کہ تمام ملازمین سرکاری وہان جمع ہوتے تھے اور فرد جمع و خرچ ضلع حسب الحکم طیار ہو کر گذری اور ایک فہرست عملہ کلکٹری اور فوجداری کی بھی پیش ہوئی

بتاریخ یکم جون شاہزادہ موضع بروالا کو گیا کیونکہ اس مقام پر کہ علاقہ مولوی رکن الدین کا ہے بروقت جانے حصار کے وہ اپنے عیال و اطفال کو چھوڑ گیا تھا اور بتاریخ چہارم واپس حصار مین آکر بسواری کانوی سرکاری ہاتھی کو بدین ارادہ روانہ ہوا کہ یہان جا کر شامل مفسدین سرسہ جو اوس روز ہانسی مین مقیم تھے ہووے

ایک واقعہ نگار یہ بھی لکھتا ہے کہ تمام مہاجن اور ساہوکار اور دولتمند ہندو صراف سب بمقدران ظالمون کے ہاتھ سے تنگ ہو گئے تھے کہ اونہون نے جب سنا کہ جنرل کورٹلنڈ صاحب فوج جرار لیکر واسطے سزا دہی مفسدین آتے ہین تو اونہون نے کئی منزل پیشتر اپنی پیغام اور آدمی اونکی خدمت مین روانہ کیے اور خدا کا واسطہ دیا کہ جلدی آکر اونکو دست تظلم بدمعاشان سے رہائی بخشو اور جنرل صاحب نے بھی وہ طریقہ سزا دہی اختیار کیا کہ دیہات مفسدین کو سوخت اور تاراج کر کے کسی مفسد کو پھانسی دی اور کسیکو توپ سے اڑا دیا اور اسیطرح سے باشندگان مفسد کو ایسی نصیحت دی کہ وہ کبھی حشر تک اوسکو نہ بھولین گے بلکہ اونکی اولاد بھی وہ ہی سبق پڑہتی رہے گی

نوگانون

[illegible] روز قبل از فساد کے میجر کرک صاحب نے سب افسرونکو حکم دیا کہ اپنی اپنی لین مین شب باش ہوا کرین تا کہ سپاہیونکے دل مین ثابت ہو کہ ہم اونکا اعتبار کرتے ہین کل رجمنٹ اس مقام مین حسب تفصیل ذیل تھین

ہفتم رسالہ غیر آئین چہارم کمپنی نہم پلٹن توپخانہ پیادہ اور بازو راست ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی اور بازوے چپ ۱۲ رجمنٹ دیسی بمقام جہانسی
بتاریخ پنجم ماہ جون فساد برپا کیا تھا خبر فساد اور قتل ہونی کپتان ڈنلوپ صاحب اور افسٹن ٹیلر صاحب کے اور اطلاع قتل تمام
عیسائی ساکنین جہانسی روز واقعہ بمقام نوگانون پہونچی نوزدہم قریب تین بجے سہ پہر کے پریڈ کا حکم ہوا اور کپتان اسکوٹ صاحب
کوارٹر ماسٹر نے سب کو خبر فساد سنائی اور اپنی توقع اس امر کی ظاہر کی کہ بازوی راست جادۂ راستی پر قائم رہیگا جھنڈہ ہاے
رجمنٹ بیچ مین استادہ کیے گئے اور حکم ہوا کہ جو اپنے حکام کے ساتھ رہا چاہتا ہے وہ جھنڈے کے پاس آکر کھڑا ہو جاوے
تمام سپاہی جھنڈہ ہاے مذکور کے پاس آکر جمع ہوے مگر خاموش تھے افسران ہندوستانی سب میجر کرک صاحب کمان افسر کے
پاس آکر بیان طراز ہوے کہ سپاہی درخواست خدمت کی کرتے ہین تاریخ ۱۰ بوقت شام فوج نے فساد شروع کیا میم میو صاحبہ
ڈاکٹر نے جس کے ذمے تمام کام ڈاکٹری سواران و توپخانے کا تھا ایک مفصل بیان اس موقع کا مشتہر کیا ہے اوسمین
سے ہمنے حالات مرقومہ بالا انتخاب کیے ہین اور میم صاحبہ موصوفہ نے اپنے فرار ہونیکا اور صعوبات سفر کا اور آخر کار
بسلامت پہونچنے کا بھی تحریر کیا ہے اور وہ ذیل مین درج ہوتا ہے

قریب بوقت پانچ گھنٹہ شام ڈاکٹر صاحب بگھی مین سوار ہو کر مس کوٹ گھر مین گئے کہ وہان میجر صاحب سے
ملکر اونکے دل سے اعتبار سپاہ دور کرین اور اونکو صلاح دین کہ ساگر یا کسی اور مقام مین جہان فوج ہو چل دینا مناسب وقت ہے
بروقت اونکے جانے کے سبب مجھے یہ خیال کسیطرح نہین دل مین گذرا تھا کہ اب جا کر وہ پھر اپنے دروازے کے اندر قدم نہ رکھینگے
اونکے جانیکے بعد مین نے اپنے لڑکے کی پوشاک بدلکر پھر اسکے ساتھ اوسکو ہوا خوری کو بھیجا سپاہ بازوے مذکورہ بالا حسب معمول
واسطے تقرری گارد پہرہ بموجب حکم سارجنٹ میجر صاحب کے پریڈ پر جمع ہوئی مین پوشاک بدل رہی تھی اور میری آیا نے
جو دریچہ کے پاس کھڑی تھی یکبارگی غل کیا کہ یہ کیا ہوا کہ سارجنٹ میجر صاحب بھاگتے ہوئے چلے جاتے ہین یہ سنکر مین نے
فورا باہر دریچہ مذکور کے جھانکا اور دیکھا کہ مسمی شیوا کشن تلوار اپنے سر کے اوپر رکھے ہوے بھاگا چلا آتا ہے اور وہ مین سے
مجھے دیکھکر وہ چلایا کہ میم صاحب بھاگو سپاہ نے سرکشی کی ہے یہ سنکر مین سہم گئی کیونکہ صاحب اور میرے لڑکے دونو
باہر تھے اور مفسدین کے دست قدرت مین مین دوڑکر راستے پر گئی کہ دیکھون اگر کوئی دونون سے نظر پڑے مین نے نجو شاہد
پنکھہ والے قلیون سے کہا کہ جا کر میرے لڑکے کو دیکھو مگر وہ اپنے مقام سے نہ ہلے اور خدمتگارون سے جو کہا تو وہ بھی نہ سرکے
حال آنکہ وہ قریب دروازے کے کھڑے تھے اب مین نے آواز بندوقونکی سنی اور میرے دلمین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ ڈاکٹر میو
صاحب شاید ہسپتال مین چلے گئے اور اب مارے جاوینگے مگر کوئی ملازمین مین سے خبر لینے نہ گیا اور میرا حال یہ تھا
کہ راستے پر کھڑے کھڑے روتی تھی کہ یکایک ڈاکٹر صاحب بگھی کو تیز چلاتے ہوے اور چابک ہلاتے ہوے نظر پڑے
مین دوڑکر اونکے پاس گئی اور دیکھا کہ لین کے پیچھے پھر ابھی میری خبر کو لیکر چلا آتا ہے مین نے جلد اپنے لڑکی اوٹھا
لی اور بگھی مین سوار ہو گئے ہم وہان سے پھر مس کوٹ گھر کو روانہ ہوے کیونکہ وہان سب صاحب لوگ جمع تھے اور
قریب ساٹھ یا پینسٹھ سپاہی اونکے ساتھ ہو گئے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہین جب مین باہر راستے کے
کھڑی تھی تو مین نے دیکھا کہ ایک سپاہی نے حوالدار میجر کے گولی ماری اور وہ زمین پر پیٹ کے بل گر پڑا ہم قریب پہونچنے کے

مس کوٹ گھر مین ٹھہرے ہونگے جب ہمنے دیکھا کہ سپاہی توپون کے قریب آگئے ناچار ہم سب مس کوٹ گھر کو بھی چھوڑ کر بھاگے اور تھوڑی دور گیے ہونگے کہ ایک گولہ ہماری برابر سے سنسناکر نکل گیا مگر کسیکو اوس سے کچھہ آسیب نہ پونہچا اول ہم اپنی بگی پر سوار ہوکر مس کوٹ گھر سے بھاگے تھے اور بلنڈماسٹر کی بگی چلتے ہی ٹوٹ گئی تھی اسواسطے بلنڈماسٹر مذکور معہ میم اور بچے کے میجر کرک صاحب کی گاڑی شکرمی مین سوار ہوئے تھے ہم سب نے صلاح کی تھی کہ چھتر پور کو جانا بہتر ہے لیکن بجاے جانے سیدھے راستے سے ڈاکٹر میو صاحب اوس راستے سے چلے جو دامن کوہ کے گرد جاتا تہا اور جس راستے چند روز پیشتر کپتان سکوٹ صاحب چار گولندازون کو جنہون نے کچھہ کلمات مفسدانہ زبان پر لائے تھے لیکر گیے تھے اور بوقت شب ہمکو ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا کہ مبادا سوار ہمارے تعاقب مین ہون ہمکو اب چہاونی کیطرف شعلے ہی شعلے نظر آتے تھے ہمارے بنگلے جلتے تھے شب کو اکثر سپاہیون نے ہماری ہمراہی سے کنارہ پکڑا مجھے معلوم نہین کہ کتنے صاحب نوگانون سے چلے تھے مگر ہمارے ساتھ سواے آٹھ افسرون کے اشخاص مفصلۂ الذیل تھے بلنڈماسٹر سارجنٹ میجر اکثر باجے والے اور اونکے عیال و اطفال اور برگیڈ میجر صاحب کی میم اور ایک مس گولنداز دوسرے روز وقت صبح ہم چھتر پور مین پونہچے اور ایک سراے مین فروکش ہوئے میجر صاحب نے ایک ہزار روپیہ رانی صاحبہ سے لیا قبل از فساد کے رانی صاحبہ نے کہلا بھیجا تہا کہ میری توپین اور خزانہ سب کار سرکار مین بشرط ضرورت حاضر ہے روپیہ ہم لوگون کے پاس بہت کم تہا اور اس روز کپتان سکوٹ صاحب اور لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب کو حکم ہوا کہ نوگانو واپس جاکر اگر ممکن ہو تو اسباب اور تمام سامان مس کوٹ گہر کا لے آوین میجر صاحب اور رانا صاحب مقام نوگانو بہی کے پاس گیے اور صاحب موصوف معہ دونو صاحبان مذکورہ بالا پہر ہمکو بمقام مہوبا ملے جہان ہم کارن صاحب کے پاس فروکش تھے اور کارن صاحب بڑی مہربانی سے ہمارے ساتھ پیش آئے میجر صاحب نے ہزار روپیہ قرض لیا اور پچاس روپیے میرے شوہر اور دیگر صاحبونکو واسطے محافظت کے دیے اور سپاہیون نے کہا کہ سات سو روپیہ گانو والونکو دو اسمین چند صاحبون نے کچھہ عذر بہی کیا تہا مگر آخر کار دیتے ہی بنا بوقت صبح چند بندوقچیون نے ہم پر فیر کی اب ہم یہانسے بہی بہاگے اور جتنے سپاہی ہمارے ساتھ تھے اور کہتے تھے کہ ہم ساتھ رہینگے سب بہاگ گیے کوئی دس یا بارہ سپاہی اب ہمارے پاس موجود تھے اس فیر مین لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب کے گولی لگی اور وہ مر گیے بعد از ہماری روانگی کے مین نے دیکھا کہ جس صوبہ دار کے گولی چہاتی پر لگی تہی وہ گہوڑے پر سوار چلا جاتا ہے اب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ مہوبے کو واپس جاوین اور دس میل پیادہ روی کرکے آخر کار بصد تکلیف و شداید مقام مذکور مین وارد ہوئے مگر افسوس کہ یہان بہی فساد ہوگیا تہا اور اب ہمکو یہانسے بہی بہاگنا پڑا راستے مین لڑکے کو کبہی ڈاکٹر صاحب لیتے تہے اور کبہی مین لیتی تہی میم سمیلی صاحب اس مقام پر بباعث شدت تمازت آفتاب بعارضہ سرسام مرگئی ہمارے پاس کہانیکو نہ تہا اور مین نہایت تہک گیی تہی افسرون مین سے ایک نے مجھے اپنا گہوڑا عاریتاً دیا اور ایک نے ڈاکٹر صاحب کو اور ہم سب بہت ضعیف اور کمزور ہوگئے تھے میجر صاحب راستے پر درمیان مہوبا اور کربی کے مرگیے اونکو وہان ہی دفن کردیا اور سارجنٹ میجر بہی اور کچھہ عورات بہی اس سفر مین مرگئین بمقام مہوبا سارجنٹ کرچوف صاحب اور اونکی میم بتاریخ ۱۵ ہمکو ملکر ہمارے ساتھ ہو گیے تھے بتاریخ ۱۹ وقت شب تمام سپاہی اور نیز باجے والے ہمکو چھوڑ کر بہاگ گیے اب پہر چند بندوقچی ہمکو ملے اور اونہون نے ہمپر وار کیا اسواسطے ہمنے راستہ باندہ کا اختیار کیا کہ کسیطرح

الہ آباد پہونچ جاوین اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۂ ذیل تھے کپتان گوہم صاحب کپتان سکوٹ صاحب لفٹنٹ جیکسن صاحب اور لفٹنٹ باربر صاحب اور انسائین سنگٹن صاحب اور انسائین فرینک صاحب اور ڈاکٹر میو صاحب اور کرک صاحب مگر یہ کرک صاحب ملازم سرکار نہ تھے اور سمیلی صاحب اور اونکے دو بچے اور سارجنٹ کرجوف صاحب اور اونکی میم بتاریخ ۱۴ وقت صبح کپتان سکوٹ صاحب نے میری دختر لوٹی نامے کو اپنے گھوڑے پر بٹھالیا کیونکہ مین اور میرا شوہر دونو ایک گھوڑے پر سوار تھے اور ہم دونو نمین وہ بہت دق ہوتی تھی اور کچلے جاتی تھی وہ بتاریخ یکم جون دو برس کی پوری ہوئی تھی ہم دونو بسبب نملنے کہانے کے بہت ضعیف ہوگئے تھے اور پیاس بھی بشدت تھی تسپر تمازت آفتاب سے اور سوختہ ہوتی تھی اور میرے پاس اور میرے لوٹی کے پاس کوئی ٹوپی وغیرہ سر کی محافظت کیواسطے بھی نہ تھی اور ڈاکٹر میو صاحب کے سر پر ایک ٹوپی سپاہی کی تھی جو ہمنے بمقام کبرئی پائی تھی فوراً بعد از طلوع آفتاب دیہ والے ہمارے قتل کے آمادہ ہوئے اور لاٹھی اور برچھی لیکر درپے ہوئے ایک نے ایک لاٹھی کپتان سکوٹ صاحب کے گھوڑیکی ٹانگ پر ماری اور صاحب نے گھوڑا لوٹہ کیا اور اونکے پیچھے لفٹنٹ فرینک صاحب اور لفٹنٹ سنگٹن صاحب بھی بھاگے افسوس کہ بعد ازین میرے شوہر نے اپنی لڑکی کو پھر لیا ہم یہان سے بھی بچکر آگے بڑھے اور کئی میل آبادی کو بچاتے ہوئے چلے گئے آخرکار ایک ندی پر پہونچے تشنگی از بس غالب تھی اور میرے شوہر کو نہایت تشنج اعضا مین پیدا ہوا مین اوسکو گھوڑے پر بٹھا کر بیٹھی تھی کہ وہ گر نہ پڑے اور اوسکی زندگی کی طرف سے اب مجھے بڑا فکر پیدا ہوا ایک روز پیشتر اسکے مین نے دیکھا کہ ایک طنبورچی کی بی بی چپاتی کھا رہی تھی اوس سے مین نے ایک ٹکڑا مانگا اوسنے مجھے دیا کچھہ فاصلے پر ایک نالے مین پانی نمودار ہوا اور ہم سب اوس جانب روان ہوئے کنارۂ نالہ بہت بلند تھا ہم سب وہان گھوڑونسے نیچے اوترے اور پیادہ پا کنارۂ نالہ سے اوترکر ہم سب نے پانی پیا اور شعلہ تشنگی کو منطفی کیا پانی پینے کو کوئی برتن نہ تھا اور وہ ٹوپی جو ہمنے پائی تھی اوسی مین پانی لیکر سب نے پیا اور گھوڑونکو بھی پانی پلایا مین نے پانی لیکر اپنا منھہ اور گردن دھوئی چونکہ میری جوتی شکستہ ہوگئی تھی اور جراب باقی نرہی تھی میرے پیر جلکر سیاہ ہوگئے تھے اور اونمین آبلے پڑگئے تھے ہم یہان گھوڑونکو پانی پلا ہی رہے تھے کہ وہ لاٹھی والے پہاڑ کے اوپر جسکے دامن مین یہ نالہ جاری تھا نمودار ہوئے اور ہمکو دیکھکر بولے کہ یہانسے چلے جاؤ ہم سبکو نہایت خوف اونکا غالب ہوا اور وہانسے سوار ہوکر فراری ہوئے سارجنٹ کرجوف نے ہمارا گھوڑا پکڑا اور ڈاکٹر میو صاحب نے مجھے گھوڑے پر سوار کروایا اور پھر آپ بھی سوار ہوئے مینے جانا کہ اوسکو غش آگیا ہوگا کیونکہ راستے مین مین گھوڑے سے یکایک گرپڑی اور میرا شوہر میرے اوپر گرا تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ باربر صاحب اور میرے شوہر نے کہا تھا کہ اب ہماری زندگی کی تھوڑے انفاس باقی ہین میرے شوہر نے مجھسے کہا کہ نالے تک مین زندہ نہین پہونچنے کا اور میرے اور اپنی لڑکی کے حق مین دعاے خیر کرکے جان بحق تسلیم کی اسوقت مین میرا یہ حال ہوا کہ گویا میری آنکھین اور مغز سب جل گیا تھا کیونکہ ایک قطرہ اشک بھی آنکھونسے نہ نکلا جسوقت ہم دونو گھوڑے سے گرے سارجنٹ نے گھوڑا چھوڑ دیا اور خود چلا گیا اب ہمکو بھاگنے کی بھی کوئی تدبیر باقی نرہی اور ہم دونو وہان بیٹھکر منتظر مرگ رہے کیونکہ ہمکو یقین تھا کہ وہ دونو آدمی لاٹھی والے آکر ہمکو مار ڈالینگے افسوس میرا شوہر اب نہایت ضعیف ہوگیا تھا اور تشنگی اوسپر بہت غالب تھی مین نے اوس سے کہا

کہ تم یہان ٹہرو مین جاکر اپنے کپڑے پانی سے تر کرکے اور ٹوپی بہر کے تمہارے واسطے لاتی ہون مین جسوقت وہانسے پانی لانے چلی اوسیوقت وہ دو تولا ٹہی والے آن پونہچے اور میرے شوہر سے اسّی روپے چہین لیے جو اوسکی کمر مین بندہے تہے اور ساعت طلائی جو اوسکے پاس تہی وہ بہی لے لی میرے گلے مین ایک نہایت خوبصورت طلائی زنجیر تہی وہ بہی اونہون نے دیکہہ لی مین نالے کی طرف گئی اور جو انگشتری نکاح میرے ہاتہ مین تہی اوسکو نکال کر مینے اپنے بالون مین چہپا لیا اور اوسکے آگے کی انگشتری پہر انگلی مین ڈال لی اس عرصے مین وہ میرے پاس بہی آئے اور وہ انگشتری جو میری انگلی مین تہی اوسکو نکال کر لیگیے مین نے اپنی پشواز کے دامن کا ایک ٹکڑا پہاڑ کر پانی مین تر کیا اور اپنے شوہر کے واسطے لائی مگر وہ پانی کسی کام نہ آیا میرے آنے تک میرے پیارے کی آنکہین پہرا گیین تہین اور زبان بند ہوگیی تہی ہر چند مین نے اوسکا نام لے لیکر پکارا مگر کچہ جواب نہ پایا مین نے اوسکے منہہ مین پانی نچوڑا مگر اوسکے حلق سے نہ اوترا اور پہر اوسنے مجہسے ایک بات بہی نکی دل کی دل ہی مین رہی نہ اوسنے پہر اپنا کچہ کہا نہ میرا سنا ناچار مین نے اوسکا سر گود مین لیا اور جب تک اوس نے دم واپسین لیا تب تک اوسی طرح رکہا اس حال کو دیکہکر مین دیوانہ وار ہوگیی اور اشک بہی نہ آئے اب مین نے جانا کہ جس شخص کی مینے پندرہ برس رفاقت کی تہی اب وہ نہین رہا اور مین تنہا ہوگیی آخرکار اوسکا منہہ اور اوسکی آنکہین اپنے ایک کپڑے سے باندہ کر اوسی طرح اوسکو چہوڑ دیا افسوس یہان جگہ بہی اوسکے دفن کرنیکو نہ ملی شب و روز اسکا رنج مجہے ہے کہ ایسے رفیق کو بے گور و کفن چہوڑ دیا میرے دست و پا مین نہایت درد تہا اور مجہ مین چلنے کی طاقت نہ تہی اسواسطے مین نالے پر گیی اور وہان پانی مین ایک پتہر تہا اوسپر جاکر بیٹہ رہی کہ وقت شب اپنی لڑکی کی تلاش مین یہانسے کسی طرف کو چلی جاؤنگی جب مین پہنچی پاس سے ادہر کو آئی جدہر میرا شوہر پڑا تہا تو مین نے زنجیر ساعت اور اوسکی مہر یانی دونو کو اوٹہا کر مین نے نیچے کی کرتی مین چہپا رکہا یہ زنجیر لفٹنٹ کامپ بل صاحب نے متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی بروقت رخصت جب وہ ہماری چار لڑکیونکو سنہ ۱۸۵۶ع مین آیرلنڈ لیجاتی تہی بطور نشانی دی تہی مجہے قریب ایک گہنٹہ کے نالہ پر گذرا تہا کہ قریب بیس آدمی ہماری تلاش مین آئے اونہون نے مجہے کہینچکر پانی مین سے نکالا اور تمام کپڑونکی تلاشی لی کہ اگر کچہ روپیہ نکلے تو لیجاوین ہر چند مینے اونسے کہا کہ ڈاکٹر میو صاحب میرے شوہر سے یہ لوگ سب کچہ چہین کر لیگیے مگر اونہون نے ایک نہ مانی اور آخرکار وہ زنجیر جو مینے پوشیدہ رکہی تہی اونکی نظر پڑی اور اوسکو بہی لے گیے بعد ازین وہ مجہے موضع منی پور جو ایک و نیم میل کے فاصلے پر تہا کشان کشان لیگیے اور راستے مین مجہے چہیڑتے جاتے تہے اور کہتے تہے کہ کون اسے لیگا اونہون نے چند اپنے آدمی گانون مین تشہیر واسطے اطلاع کے بہیجدیے تہے اور جب مین وہان پونہچی تو سب زن و مرد مجہے دیکہنے آئے مینے ایک چارپائی اونسے مانگی اور اوسپر باہر ایک دروازے کے لیٹ رہی اور جب مینے دیکہا کہ اس گانون مین گائین بہت ہین مین نے اونسے تہوڑا دودہ مانگا مگر کسی نے مجہے نہ دیا آخرکار جب شام ہوئی اور آمد و رفت گانون مین بند ہوئی ایک عورت معمرہ ایک پتے مین دال اور چاول میرے واسطے لائی مگر میرا حلق ایسا خشک تہا کہ مجہسے کہایا نگیا جب اوسنے یہ دیکہا کہ مجہسے کہایا نہین جاتا تو وہ پیالے مین کچہ پینے کو لائی اور کہا کہ یہ بہنگ ہے بروز دوم چند آدمیون نے مجہسے کہا کہ تجہے مقام باندا جانا ہوگا مینے انکار کیا اور کہا کہ مین الہ آباد جانیکو راضی ہون لیکن ایک گہنٹے کے بعد

نواب صاحب نے میرے واسطے ایک پالکی بھیجی اور سوار ہمراہی پالکی نے مجھے خوش خبری اور دی کہ وہان ایک چھوٹا بچہ اور تین صاحب اور بھی ہین بصد جان مینے دعا مانگی کہ یا الٰہی وہ بچہ میری پیاری لوٹی یعنی دختر عزیزہ ہووے مین وہانسے روانہ ہو کر نواب صاحب کے پاس پونہچی اور دیکھا کہ خدا نے میری مراد دی یعنی وہ بچہ فی الحقیقت میری لوٹی تھی اور تین صاحبونمین ایک کپتان سکوٹ صاحب اور دو اور صاحب اور ایک بلینڈ ماسٹر تھا میری لوٹی کے بدن پر بسبب تمازت آفتاب کے آبلے پڑ گیے تھے بعد از میرے پونہچنے کے ہم وہان چودہ روز اور رہے اس عرصے مین ہماری نہایت حفاظت ہوتی تھی اور ہم احتیاط بھی بہت کرتے تھے کسی غیر شخص سے ہمکلام نہوتے تھے مگر نوابصاحب نے ہماری بڑی خاطر داری کی ہم سب ایک مکان مین رہتے تھے اور اکثر کہانا بھی کچھہ واجبی ہی آتا تھا جس روز کہ کپتان صاحب وغیرہ پونہچے تھے اوسی روز شام کو بیگم صاحب نے میری لوٹی کو بلوایا تھا اور وقت رخصت بیس روپیہ دیے تھے اور میرے آنے تک یہ امانت رکھی تھی مین نے انکو یہ روپیہ سبکے کام مین خرچ کیا کیونکہ اسمین سے کچھہ روپے کا ہمنے کپڑا منگوایا اور کچھہ روئی اور سوت اور سوئی وغیرہ خرید کین اور کچھہ ضروری اور کپڑے سبکے واسطے مینے طیار کیے ہم اکثر بوقت شب بازار سے کہانا منگواتے تھے چندروز بعد میرے پونہچنے کے بیگم صاحب نے مجھے بلوایا اور مجھسے بڑی دیر تک ہمکلام رہین ہمارے رخصت ہونے سے ایک شب پیشتر بیگم صاحب نے دوبارہ مجھے طلب کیا اور وقت رخصت کچھہ کپڑے انگریزی میری لوٹی کے واسطے اور بالیان میرے واسطے رکابی نقرہ پر رکھکر دین جب تک مین مقام باندا مین قیام پذیر تھی میرے پیر مین نہایت درد تھا ایکمرتبہ مینے ہندوستانی ڈاکٹر سے کچھہ روغن مالش کے واسطے طلب کیا اوسنے ایسا تیل پارہ آمیز بھیجا کہ جسکے لگانے سے اور زیادہ سوزش ہوئی اور مین دیوانہ وار ہو گئی اب بھی کچھہ اثر سودیکا میرے مزاج پر معلوم ہوتا ہے میجر ایلس صاحب نے ایک چٹھی ہمکو بھیجی اور نوابصاحب نے ایک ہاتھی ہماری سواری کے واسطے بھیجا خدا ہی جانتا ہے کہ مجھپر کیا کیا صدمے اور کیا کیا رنج گذرے میجر صاحب اور اکثر ۵۰ رجمنٹ افسرونکی میم صاحبونکی اور میجر ہمپٹن صاحب کی مہربانیونکا شکر ادا نہین ہو سکتا اور ہم تا بزیست اونکے احسان فراموش نکرینگے میری ملاقات میجر ہمپٹن صاحب سے ہماری اچھے دنونمین بمقام لاہور ہوئی تھی صاحب موصوف نے میرے واسطے اور میری لوٹی کے واسطے کپڑے عنایت کیے مین ایکدن اور ایک رات بمقام ریوا مقیم تھی اور ۵۰ رجمنٹ کے صاحبونکی میم جو وہان تھین اور کپتان اوسبورن صاحب اور جیکشن صاحب نے بڑی خاطر داری میری کی وہانسے ہم بسبیل ڈاک بمقام مرزا پور پونہچے

ڈیسا

بتاریخ دہم ماہ اگست قریب نواخت تین گہنٹہ سہ پہر ایک سوار یکم نمبری رسالے کا پاشنہ کوب روبروے لین توپخانہ سے گذرا اور اوسکے تعاقب مین چار سوار اوسی رجمنٹ کے آتے تھے جب وہ لین ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی مین پونہچا تو سپاہی رجمنٹ مذکور نے اوسکو پناہ دی اور اوسکے حوالہ کر دینے سے انکار کیا سوار مذکور وہانسے بہاگ کر اپنی لین مین وارد ہوا اور تمام رجمنٹ کو سرکشی اور اوسکے ہمراہ ہونیکی ترغیب دینی شروع کی اوسنے کئی گولیان افسران ہندوستانی کو مارین اور ایک افسر کو زخمی بھی کیا جب اوسکو معلوم ہوا کہ اوسکی ترغیب سے کسیکو اثر نہوا وہ دوبارہ ۱۲ رجمنٹ کے جانب گیا اس عرصہ مین سب ماجرا طشت ازبام ہو گیا تھا اور تمام فوج ہمراہ ۸۳ رجمنٹ شاہی کے طیار تھی بوقت پونہچنے ہندوستانی پیادونکے

لیکن مین اونہون نے دیکہا کہ سپاہ مفسد مذکور کو گہیرے کہڑی ہے اور وہ باواز بلند اونکو مخاطب کرکے کہہ رہا ہے کہ انگریزونکو مارو رجمنٹ مذکور نے مفسد مزبور کے حوالہ کرنے سے تو انکار کیا مگر کوئی حرکت خونریزی وغیرہ کی بہی نہ کی بعد از تعمیل کرنے احکام متواترہ جو اونکو اونکے برگیڈیر صاحب کرنیل میکین صاحب نے اور اونکے افسرون نے درباب قتل مفسد مذکور کے دیے تہے اونہون نے ایک مربع مین اپنے تین درست کرکے گرد اوسکے کہڑے ہوئے اور مفسد مذکور نے بیچ مین سے نشانہ باندہ کر گولی بجانب برگیڈیر صاحب سر کی مگر خوش نصیبی سے صاحب موصوف کے نہ لگی اسپر چار گورے توپخانہ اسپی کے مربع سپاہ کو چیر کر اوسپر حملہ آور ہوئے اور لفٹنٹ سوین سن صاحب نے اول گولی طپنچہ سے اوسکی تواضع کی تہی بعد ازین ایک جزو ۲۱ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چہین لیے اور جب اونکی بندوقین دیکہین تو ہر ایک سے دو دو اور تین تین گولیان برآمد ہوئین

پشاور

کسیکے دل مین اس امر کا خیال بہی نہ گذرتا تہا کہ فوج آر دسے دریاے سندہ یعنی اٹک سے کبہی ارادہ فساد کرین مگر اونہون نے بخلاف توقع ایسا ہی کیا ڈاکخانہ سے جو چٹہیان پکڑی گئین اون سے معلوم ہوا کہ تمام فوج ہندوستانی نے سواے ۲۱ رجمنٹ و رسالہ سواران یہ تجویز کی تہی کہ بتاریخ ۲۲ ماہ مئی فساد برپا کرکے بخلاف انگریزان استادگی کرین بتاریخ ۲۰ مئی کو صاحبان کمانڈنگ تمام رجمنٹونکے بمقام کوٹہی رزیڈنسی جہان جنرل کوٹن صاحب بدین لحاظ مقیم تہے کہ یہ جگہ وسط مین تہی طلب ہوئے اور اون سے استفسار کیا گیا کہ اگر اونہون نے کوئی علامت فساد کی یا نارضامندی کی نسبت اپنے سپاہیونکے دریافت کی ہے مگر ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جواب دیا کہ اونکی سپاہ سب باوفا اور ثابت قدم تہی اسطرح کا اعتبار کلی بہی ایک عجیب دلیل ظہور فساد کی ہوتی ہے یعنی اسقدر اعتبار سے کوئی صورت دفع فساد کی نہین ہوتی اس شب کو تمام افسران سٹاف خیمون مین جو احاطہ رزیڈنسی مین نصب کیے گئے تہے شب باش رہے بوقت نواخت تین گہنٹہ صبح برگیڈیر صاحب اور ایک صاحب اور دونو نے دوسرے سرے چہاونی پر جاکر تدبیر بربادی کرنے اوپر اونکے کالے دستونکی کی یعنی دو دستہ فوج کے کیے اور ہر ایک دستہ مین ایک رجمنٹ گورہ اور ایک توپخانہ اور ایک ٹروپ توپخانہ اسپی کا تہا جو بطور سواران رسالہ کام کرتے تہے ان دونو دستونکو درمیان کوارٹر گارد ۷۰ اور ۸۷ رجمنٹ پیادگان کے پوشیدہ کر کہا کہ جسوقت حکم ہو فوراً نکلکر مفسدین کو بیخ و بن سے برباد کر دین اسی عرصہ مین ایک سرکیولر یعنی گشتی چٹہی اس مضمون سے بنام ہر ایک صاحب کمانڈنگ کے جاری ہوئی کہ اپنی اپنی رجمنٹ کو بوقت نواخت سات گہنٹہ صبح پریڈ پر حاضر کرین

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ قریب پاو گہنٹہ سات مین باقی تہا کہ ہم سوار ہوکر چلے کہ دیکہین رجمنٹہاے جانب راست کیونکر اسلحہ سپرد کرتی ہین ۲۴ رجمنٹ ہندوستانی نے توبے تامل ہتہیار رکہدیے مگر اونکو نہایت تعجب ہوا جب اونہون نے دیکہا کہ سپاہ گورہ اونکے اور اونکے ہتہیارونکے درمیان مین آگیے اور سب اسلحہ گاڑیون پر رکہکر روانہ ہوگئے دوسری مرتبہ ۲۷ رجمنٹ کی نوبت تہی اسنے بہی ہتہیار بغیر تکرار کے دیدیے اب جنرل صاحب نے مجہے بجانب چپ روانہ کیا کہ دیکہو وہانکی دو رجمنٹ یعنی رسالہ پنجم غیر آئین اور ۵۱ رجمنٹ ہندوستانی کیونکر ہتہیار دیتے ہین وہان جاکر مینے دیکہا کہ دونو رجمنٹ پریڈ پر موجود ہین اور سپاہ گورہ کے قبضے مین اونکے ہتہیار ہین مگر افسر نہایت متعجب معلوم ہوئے اور جب مین نے ایک رجمنٹ کے

کرنیل صاحب سے دریافت کیا اگر اونکی سپاہ نے کچھ تکرار دینے اسلحہ مین کی ہو تو اونہون نے مجھے جواب دیا کہ دیکھو اونکے اسلحہ سپاہ گورہ کے قبضے مین ہین اور میرے نزدیک یہ کافی دلیل اونکی نیک چلنی کی ہے اور تم جاکر جنرل صاحب سے کہدو کہ یہ لوگ اپنے انگریزی افسرون سے زیادہ تر نمک حلال ہین اوسی روز بوقت سہ پہر ایک رپورٹ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب کمانڈنگ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی مقیم ہوتی مردان سے اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اوسکی رجمنٹ تمام و کمال جادۂ نمک حلالی پر ثابت قدم ہے

بتاریخ ۲۳ ۔ وقت صبح خبر آئی کہ ۲۳۰ سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے بھاگ گئے اوسی تاریخ بعد وقت حاضری کے ایک چٹھی ضروری ہورن صاحب کی جو اسسٹنٹ کمشنر ہوتی مردان مین تھے آئی اوس سے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے فساد برپا کیا اور اپنے افسرونکو قید کیا ہے اوسی شب کو فوج جسمین ۷۰ رجمنٹ شاہی او نصف تروپ توپخانہ اسپی دو ہمبارے ۲۴ سیری اور چار توپین پہاڑی اور ایک رسالہ سواران غیر آئین اور دو سو سوار ملتانی تھے واسطے کمک کے روانہ ہوئے شب اول یہ فوج مقام دوبندی پونہچی اور صبح دریا عبور کرکے شب دوم کو بمقام ہوتی مردان وارد ہوئی جسوقت سپاہ ۵۵ رجمنٹ نے اس فوج کو آتے ہوئے دیکھا وہ سب قلعہ چھوڑکر بھاگ گئے مگر ایکسو بیس سپاہی رجمنٹ مذکور کے قلعہ مین رہے اور اس فوج مین سے رسالہ اور توپخانہ اسپی اونکے تعاقب مین گیا اور ایکسو بارہ سپاہیونکو گرفتار کیا اور سو سپاہی عبور دریا کرکے حدود سوات مین چلے گیے اور باقیماندہ قریب ۴۹۰ سپاہی ترتیغ ہوئے یہ فوج بعد ازین بجانب اباغان اور شب تور کی گیی اور وہان ۲۴ رجمنٹ کے ہتھیار لیکر اونکو چھاونی مین بھیجدیا اس عرصہ مین ہم لوگ جو پشاور مین تھے غافل نہ تھے تمام مفرورین ۱۰ رجمنٹ کو قوم آفریدی نے گرفتار کرکے حاضر کیا اون سبکو بعد تحقیقات حکم قصاص ہوا اور افسران ہندوستانی اور افسران غیر متعہد رجمنٹ مذکور کو جسمین ایک صوبہ دار میجر بھی تہا حکم پھانسی کا ہوا اور تمام فوج کے سامنے اون سبکو پھانسی ہوئی اور مابقی سپاہ کو حکم دائم الحبس آنروے دریائے شور کا ہوا جب فوج قیدیان ۵۵ رجمنٹ کو لیکر آئے تو ان قیدیونکی بھی تحقیقات ہوئی اور جرم بھی اونکی نسبت ثابت ہوا اونمین سے ایک ثلث کو حکم توپ سے اوڑا دینے کا ہوا یہ پریڈ عجب دیدنی تھی کیونکہ قریب نو ہزار سپاہ کے پریڈ پر موجود تھی اونمین سے چار ہزار تو آمادۂ فساد تھے اور بشرط امکان فساد برپا کرتے اور دو ہزار چندان آمادہ نہ تھے مگر نمک حلال بھی نہ تھے اور تین ہزار سپاہ گورہ تھی فوج بقاعدہ تین ضلع مربع کے جمائی گیی اور چوتھا ضلع دس ضرب توپ سے بنایا گیا سپاہ گورہ کی بندوقین بھری ہوئی طیار تھین اور افسرونکے طپنچے لیس دونو فیلڈ باٹری کی توپین اور سب توپہاے پہاڑی مین گراب بھری تھی اور بتیان روشن تھین چالیس مفسد گرفتار شدہ ایک گوشہ مربع فوج مذکور مین پابزنجیر کہڑے تھے کہ جنرل صاحب پریڈ پر تشریف لائے اور اونکی سلامی سولہ توپ توپخانہ اسپی نے لی جنرل صاحب گرد مربع پھرے اور حکم سنانے حکم کا دیا اول دس قیدی توپ سے باندہے گیے اور افسر توپخانہ نے اپنی تلوار ہلائی اور اوسیوقت آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور دہوئین کے اوپر ٹانگین اور ہاتہ اور سر وغیرہ چارون طرف گرتے ہوئے نظر آئے اس طرح چار مرتبہ عمل مین آیا اور ہر مرتبہ ایک طور کی سرگوشی تمام فوج مین ہوئی اور ایک طرح کا خوف سب کے دلونمین پیدا ہوا اس وقت سے ہمیشہ ہفتے مین ایک بار دو پریڈ ہوتی تھین اور عادت کو اتنا دخل ہے کہ اب ہمکو ایسی پریڈ کا کبھی کچھ خیال بھی نہین ہوتا مفسدین تو اب بالکل مغلوب ہوگیے تھے

مگر چند اونمین سے ایسے شریر تھے کہ وہ اب تک صاحب لوگونکو اور افسرونکو سلام نہین کرتے تھے ایسے مفسدین مین سے پانچ چھہ آدمیونکو چیٹ پر لیجا کر ایک ایک درجن بید لگوا دیے اور اونکا مال و اسباب ضبط سرکار کر لیا اور اونکو چہاونی سے نکلوا دیا بعد ازین اب یہ لوگ کسی صاحب کو ایک میل سے بھی اگر دیکھین تو سلام کرتے ہین ہنگام تحقیقات فساد ۵۵ رجمنٹ اور باعث مرگ کرنیل سپوٹس و دو صاحب جو قبل از پہونچنے فوج کمک بمقام ہوتی مردان کے گولی کھا کر مر گئے تھے ایسا معلوم ہوا کہ دہم رسالہ غیر آئین بھی سخنان فساد آمیز چہاونی ہاے نوشہرہ و ہوتی مردان کیا کرتے تھے اسواسطے یہ قرار پایا کہ اس رسالے سے بھی ہتھیار لے لینے چاہین بلکہ اونکے گھوڑے بھی جو رسالہ غیر آئین مین مال سوار کا ہوتا ہے چہین لین

یہ امور بھی عمل مین آئے اور پچاس ہزار روپیہ گھوڑونکی قیمت کا نیلام مین وصول ہوا اور قریب آٹھ ہزار روپیہ وقت تلاشی اور بہت ہتھیار اون کے پاس سے برآمد ہوا تھا ان سب آدمیونکو بحراست معقول تا بمقام اٹک پونہچا دیا اور اونکو اطلاع دی گئی کہ سپاہیان پولس کو حکم قطعی ہو گیا ہے کہ جو تم مین سے راستے مین بدوضعی یا سرتابی کریگا اوسکو وہ فوراً مار ڈالینگے بعد ازین چندروز ہم امن و امان سے بیٹھے مگر قریب دس روز کے گذرتے ہین کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ جو سپاہ قلعہ میکسن مین ہے وہ کچھ سازش کوہی آدمیونسے کر رہی ہے اسلیے دوشنبہ گذشتہ کو ایڈورڈس صاحب اور بیوہیم صاحب اور مین دو توپین توپخانہ کوہی مین سے اور ۱۵۰ ہندسپاہی کے رائفل والے اور ۱۵۰ سواران ملتانی ہمراہ لیکر قریب نو بجے شب کے روانہ ہوئے اور قریب نو ہشت تین گھنٹہ یا دو بالا صبح کے قلعہ مذکور پر پونہچے مین اوسی وقت قلعے کے اندر گیا اور وہان جاکر صاحب کمانڈنٹ کو کہا کہ سپاہ کو جلدی پریڈ پر باہر قلعے کے بھیجو کچھ حکم اونکو سنانا ہے سب آدمی باہر آئے اور طیار ہوئے مین نے تب صاحب موصوف سے کہا کہ انکو پریڈ پر باہر قلعے کے لیچلو یہ سنکر سپاہ بہت دیر متامل رہی اور مجھے خیال ہوا کہ شاید یہان ہمارے طمنچے وغیرہ کام آوینگے مگر آخر کار وہ سب باہر آئے اور چونکہ ہنوز تاریکی موجود تھی اونکو کچھ نظر نہ آیا جب تک وہ قریب ۷۰ گز کے قلعے سے باہر گئے اور جب تک اونہون نے یہ حکم نہ سنا کہ پنجاب رائفل کو حکم ہوا کہ ڈبل کوچ کرو انمین سے قریب پچیس پنجابی دروازہ قلعے مین گہس گئے اور گارد سابق کو نکال کر دروازہ قلعہ بند کیا اب سپاہ قلعہ دار نے آواز گھوڑونکی اپنی بائین طرف سے سنی اور اونکے سامنے سے بھی آواز گھوڑونکی آئی اور جانب راست سے صدا زنجیرونکی اونکی گوش زد ہوئی یہ حال دیکھکر اور سنکر سب سپاہ پریڈ پر متعجب ہوئی اور اس عرصے مین جو صبح ہونے لگی اور تاریکی سب برطرف ہوئی تو اونکو معلوم ہوا کہ یہ صدا زنجیر توپخانہ کوہی سے جسکے ہمراہ ایک سو رائفل والے تھے آتی تھی اب کھیل پورا ہو گیا تھا کیونکہ قلعہ تو اونکی پشت پر تھا اور سوار روبرو اور جانب راست اور توپخانہ بجانب چپ یہ حال مجبوری دیکھکر اونہون نے اپنے جسم سے ہتھیار اسطرح کھولکر پھینک دیے جسطرح آلو سے جوش خوردہ اپنا پوست چھوڑ دیتا ہے اور سب نے اپنے تئین حوالہ سرکار کر دیا

ایک وقائع نگار احوال بلوہ مقام ہوتی مردان کا اسطور بیان کرتا ہے کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے مقام مذکور مین بلوہ کر کے اپنے افسران ولایتی کو گرفتار کر لیا ایک دستہ فوج جسمین تین سو گورہ پیادہ اور دو ضرب توپ اسپی اور دو غبارہ اور ایک تروپ سواران غیر آئین کا تھا پشاور سے روانہ ہوا اور مقام مذکور مین ہوکر مفسدین پر حملہ آور ہوا مفسدین کو قتل کیا

اور اسیقدر گرفتار ہوئے اور باقی فرار ہو کر کوہستان سوات پناہ گیر ہوئے فوج مفسدین کے جو کمانڈنگ افسر تہے یعنی کرنیل سپنوتس ووڈ صاحب اونکو اسقدر رنج اپنی فوج کے بگڑ نیکا ہوا کیونکہ صاحب موصوف کئیے سال سے اون پر مہربانی کیا کرتے تہے کہ وہ غصہ اور رنج مین گولی کہا کر مر گئے صاحب مرحوم اسقدر بے اختیار ہو گیے تہے اور حق بجانب اونکے ہے کیونکہ جنکو لڑکونکی طرح مدت تک دیکہا ہو اور اونسے ایسے حرکات نا دیدنی دیکہنے مین آوین تو کیونکر انسان اپنے قابو مین رہ سکتا ہے الغرض اونکو کچہہ خیال اپنی موت اور حیات کا نہ آیا اور اپنے تئین گولی مار کر مر رہے ایک بڑا گروہ مفسدین کا بجانب کوہ کاغان بایں ارادہ روانہ ہوا کہ اوس راستے سے بمقام کشمیر جا کر پناہ گیر ہون مگر سیدان کاغان نے اونکو خوب مارا اور باقیون کو گرفتار کر کے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہزارہ روانہ کیا اور میجر بیچر صاحب ڈپٹی کمشنر نے اونکی تحقیقات جرم کی کر کے سبکو پہانسی دی یہ گروہ چندروز آخون سوات کے پاس رہے تہے اور اوسکی ترغیب سے اور اپنی جان بری کے واسطے وہ سب وہان مسلمان ہو گیے تہے بعد ازین آخون مذکور نے اونکو ایک پروانہ دیا تہا اوسمین ہر ایک مسلمان سے یہ درخواست تہی کہ حتی الامکان اس گروہ کی مدد کرنی واجب ہے سوات سے رخصت ہو کر یہ گروہ بمقام الاہی پونہچا اور وہان ایک روز مقام کیا اور تلاش رہبرونکی کی جو اونکو براہ پکہلی اور گدہی کے مقام کشمیر تک پونہچا دین اس عرصہ مین اونکو خبر پونہچی کہ فوج سرکاری اونکے تعاقب مین آتی ہے یہ سنکر وہ سب بدحواس ہو گیے اور بہاگ کہڑے ہوئے ایک جزیرہ دریاے اٹک مین جو قریب سرحد چلاس کے واقع تہا یہ گروہ وہان پونہچا اور جب اونکی خبر سیدان کاغان کو پونہچی تو وہ سب اونکے درپئے آزار ہوئے اور چند مفسدین کو قتل بہی کیا اور کچہہ اونمین سے غرق دریا بہی ہوئے بمجبوری یہ لوگ بجانب چلاس فراری ہوئے اور سیدان کاغان اونکے تعاقب مین تہے سیدون نے پچپن او مفسد گرفتار کیے اور اونکے تین جماعت کر کے ایک کو تو بمقام پکہلی توپ سے اوڑا دیا اور دوسری جماعت کو بمقام مانسہرہ اور تیسرے کو بمقام ایبٹ آباد یعنی ہزارہ قتل کیا بتاریخ ۳ ماہ جون ۵۸ء اور رجمنٹ سکے اور پنجم رسالہ کے ہتہیار بمقام ابو دی واقعہ شیقدر چہین لیے اور شغل توپ سے اوڑانیکا چندروز تک سپاہیان ۵۵ رجمنٹ نے جو گرفتار ہو کر آتے تہے جاری رکہوایا اب حکام کی یہ صلاح قرار پائی کہ ملک کی اطمینان اور تسلی اسقدر ہو کہ کوئی سر نہ اوٹہاوے اور نہ خوف زدہ ہو کر مصدر کسی بد انتظامی کا ہو ہر چند باشندگان کے دلمین کبہی کبہی رحم واسطے سپاہ ہندوستانی کے آتا تہا کیونکہ وہ دیکہتے تہے کہ کیو رجمنٹ کے تو ہتہیار چہین گیے تہے اور ایک بہاگ گیی تہی اور اوسکے سپاہی مارے بہی گیے تہے اور اکثر آپ گرفتار ہو کر آتے تہے اور توپ سے اوڑائے جاتے تہے مگر تاہم حکام نے جو تجویز نئی بہرتی کرنے کی اور اون ہی باشندون مین سے ملازم رکہے تو وہ خیال رحم اب اونکے دل سے بالکل جاتا رہا اب ایک رجمنٹ تو سکہ اور پٹہانونکی اوس فوج مین سے بہرتی ہوئی جنکے ہتہیار چہین گیے تہے اور ایک رجمنٹ پٹہان پیدل کی تو بہرتی ہوئی اور ایک رسالہ پٹہان سوارونکا ملازم رکہا گیا اس تدبیر سے سب پٹہان جانثار سرکار ہو گیے اور جو پٹہان اولوالعزم تہے اونکے نوکر ہو جانے سے ملک مین بہی کچہہ بدانتظامی نہوئی یہانتک کہ قوم آفریدی جو ہمیشہ ملک مین فساد کیا کرتے تہے اب بجاے فساد انگریزی کے بخدمت صاحب کمشنر بہادر حاضر ہو کر درخواست خدمت سرکار کی کرتے تہے سواے ان تہبانے تیک کے اور ایک امر ایسا ان تدابیر سے وقوع مین آیا

جو قابل جان سے اور باور کرنے کے لیے ہے وہ یہ ہے کہ سپاہ کو اب بالکل نا امیدی ہوئی اور اونہون نے دیکھا کہ وہ لوگ جو اگر اونکی مدد فتح یا نگریزان اور بلوہ پردازی مین کرتے تاہم اونکے کچھہ درپے آزار نہوتے اب وہ ملازم سرکار ہوکر اونکے دشمن جانی ہوگئے اور اونکو نہایت افسوس اس امر کا ہوا کہ چند روز پیشتر جنکے سر کرنیکے واسطے اونہون نے مدد سرکار کی کی تہی اور سرکار کی جانب سے لڑے تہے اب وہی سرکار کی جانبدار ہوکر اونکے خلاف اپنی تیغ و تفنگ کام مین لاتے ہین اور ملک مین ایسا انتظام رکہتے ہین کہ جس سے اونکی بلوہ پردازی نہین ہوسکتی اور نہ ملک مین کچھہ خرابی واقع ہوسکتی ہے یہ خیال کرکے اور دیکھکر کہ سارا ملک اونکا دشمن ہے اور گہاٹ اور راستے سب بندوبست سرکاری مین ہین اور وہ خود اون لوگونکے قبضے مین ہین جنکی قتل اور خرابی کا اونکے دل مین ارادہ تہا وہ سب قہر درویش بجان درویش کرکے خاموش بیٹہہ رہے اور پہر بہی سر نہ اوٹہایا کیونکہ اوسب امور تو اب اونکے امکان سے باہر ہوگئے تہے مگر فرار ہونا بہی ضلع پشاور مین غیر ممکن تہا کیونکہ سب کوہی تو اونکے دشمن تہے اور راستہ اٹک قبضہ سرکار مین تہا اور دریا بہی قہار درمیان مین تہا غرض ایسے ایسے خیالات سے وہ پہر آمادہ کسی فساد کے نہوئے

دنیاپور

اس مقام مین ۷ اور ۸ اور ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی مقیم تہین

بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی جنرل لوئیڈ صاحب کمانڈنگ نے یہ تجویز کی کہ ٹوپی ہاے بندوق جو میگزین مین متصل لین فوج ہندوستانی ہین اوٹہوا کر لین گورہ مین احتیاطاً اور حفاظتاً رکہی جاوین بوقت نواخت پانچ گہنٹہ صبح ۱۰ رجمنٹ شاہی اور توپخانہ زیر حکم کرنیل ہویش صاحب کے میدان گریٹ سکوئر پر طیار ہوکر آئے کہ بروقت ضرورت لین فوج ہندوستانی پر حملہ آور ہون بعد ازین دو چہکڑہ ہمراہ ایک صاحب افسر کے گیے اور ٹوپیان بار کرکے لے آئے تہوڑے فاصلے پر یہہ چہکڑے پونہچے ہونگے کہ ایک شور لین ہندوستانی مین سے اوٹہا اور دیکھا کہ ایک سپاہی ۷ رجمنٹ نے اپنی بندوق پہرائی اور چلایا کہ صاحبونکو مارو اور ٹوپیان نہ لیجانے دو ایک پیغام لین سے اس مضمون کا اوس مقام پر بہیجا گیا جہان فوج گورہ تہی کہ توپین اور ۱۰ رجمنٹ شاہی آجاوے مگر اس حکم کی فوراً اسطور پر ترمیم ہوئی کہ فوج مذکور اپنے مقام پر طیار رہے کیونکہ سپاہی توپون کے لیجانے مین زیادہ مصر اور آمادہ نہوئے سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اب جاوین مگر جسوقت حکم ہو فوراً میدان مین حاضر ہون قریب ایک یا دو بجے بعد دوپہر کے دو آواز بندوق کی ہسپتال گورہ سے ہوئین اور چونکہ یہہ قرار داد تہا کہ باحتمال فساد یہہ آواز کیجاوے گی اسواسطے توپین اور ۱۰ رجمنٹ مذکور طیار ہوکر میدان مین آئین رجمنٹ مذکور پانچ منٹ مین بعد آواز بندوق کے میدان مین موجود تہی دو کمپنی ۳۷ رجمنٹ کی بطور سکرمش یعنی جنگ منتشر آگے بڑہین اور اونکے پیچہے توپخانہ اور ۱۰ رجمنٹ بہی روانہ ہوئین یہ فوج بجانب لین ہندوستانی روان ہوئی اور جب سپاہیون نے دیکھا کہ فوج گورہ آتی ہے اور انفیلڈ رایفل کی گولیان چلتی ہوئی دیکہین فوراً براے حفظ جان فرار ہوئے اب توپ کی گولی اونکے اوپر چلے مگر اثر اونکا کم ہوا کیونکہ سپاہ مذکور بہت جلد بہاگ گئی تہی اب فوج آگے بڑہی اور لین ہندوستانی اور بہت سا بازار داؤد پور جلا کر بوقت نواخت سات گہنٹہ شام اپنی چہاونی مین واپس آئے اس وقت سے سہ شنبہ کی شب تک کچہہ فساد ظاہر نہوا جو جہاز دخانی گہاٹ پر تہا اوسنے بڑا کام کیا

دیناپور

یعنی پانچ کشتیان جنمین سپاہی مفرور بہرے ہوئے تہے غرقاب کردین اور جنرل لوئڈ صاحب تمام روز جہاز پر رہے

چار کمپنی ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی کی جو دوسرے کنارہ دریا پر تہین اونہون نے بہی سرکشی اختیار کی اور شامل مفسدین ہو گئین مفسدین چہہ سو بندوق اپنی چہوڑ کر بہاگ گئے تہے اور اونکی لین مین سے انبار گولیونکا ملا جو بندوق کے مطابق معلوم نہوتی تہین بلکہ کچہہ چہوٹی تہین اور اونسے ظاہر ہوتا تہا کہ وہ ڈہلی ہوئی نہ تہین بلکہ کوٹ کر بنی تہین اور بہت بوتلین باروت کی دستیاب ہوئین

بجاے اسکے کہ اوسیوقت جسوقت وہ خوف زدہ ہو کر بہاگے تہے اونکا تعاقب ہوتا تین دن تک کچہہ تدارک اونکا نہوا اور اس عرصے مین مفسدین نے بہت کچہہ ایذا رسانی وغیرہ کی مقامات آرہ اور پٹنہ وغیرہ جو قریب تہے اونپر مفسدین سے بباعث سستے اور نالیاقتی حاکم اعلی مقام مذکور کے بڑا صدمہ پہونچا بعد ازین سروز کے ایک جماعت مشتمل اوپر ۱۱۰ گورہ ۳۷ اور اسی قدر ۱۰ رجمنٹ شاہی کے اور ۵۰ سکہ بسواری جہاز دخانی مقام قریب تر یعنی مقام آرہ کو جو قریب ۱۲ میل کے براہ خشکی واقع تہا بہیجے گئے اور بد نصیبی غریب گورہ ہاے ۱۰ رجمنٹ کی اسطرح پر بیان کی گئی ہے

گورہ جہاز سے اوترے اور اونکو حکم ہوا کہ آگے کو کوچ کرین چونکہ روشنی ماہتاب کی باقی تہی اونہون نے کوچ کیا اور گیارہ بجے تک چلے بعد ازین ماہتاب غروب ہو گیا اور اب اونکو مقام کرنا تہا مگر بجاے مقام کرنیکے صاحب کمانڈنگ نے باصرار تمام اونکو آگے بڑہایا حالانکہ کوئی ملک سے واقف نہ تہا اور دشمن قوی کا مقابلہ درپیش تہا اور سپاہی ماندے ہو گئے تہے اور گرسنہ بہی تہے اور آگے جانے سے ناراض بہی تہے پس ایسی حالت مین اونسے کیا ہو سکتا تہا آخر کار یہہ ہوا کہ وہ ایک جنگل مین جا پڑے اور وہان قریب دو ہزار مفسد جمع تہے کچہہ اونمین سپاہی تہے اور کچہہ کورسین کے آدمی تہے جو ایک زمیندار اس نواح مین تہا جسوقت یہہ مقام مذکور مین پہونچے مفسدین نے ایک باڑہ ماری جس سے بہت آدمی مارے گئے اور باقیماندہ منتشر ہو کر بہاگ نکلے اور ایسے منتشر ہو گئے تہے کہ ایک دوسرے سے تا بصبح بہر نہ ملا صاحب کمانڈنگ یعنی کپتان دنبار صاحب اول ہی باڑہ مین مارے گئے تہے مفسدین نے ہماری سپاہ پر تمام شب گولہ رانی کی اور ادہر سے بہی کچہہ کچہہ جواب ہوتا گیا لیکن صبح کو ہماری سپاہ باقیماندہ سب پیچہے ہٹ آئی تحقیقات سے مجہے معلوم ہوا کہ اگر سپاہ حاکم کا حکم نہ مانتی تو برعکس اسکے ہوتا اور اسمین ہر ایک متنفس کا فائدہ بہی متصور تہا اس ہنگامے مین ہمارے آدمی بہت مارے گئے چار افسر اور ۱۶۰ سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے کام آئے اور کسیکو زخم بہی نہ آیا

تمام سپاہ مفسدین نے اونکا تعاقب تا بنالہ کیا جسمین بہت سے ڈوب گئے کیونکہ اونکو تیرنا بہی نہ آتا تہا ہندوستانی افسر اپنے آدمیونکے گرد تہے تین اونمین سے مارے گئے اونمین کئی آدمی بوردی رایفل نظر آئے اور اونکے پاس سامان جنگ نہوگا کیونکہ اونہون نے بو تمام اونتہہ بہر کر چہوڑے تہے اونکے پاس چہوٹی توپین تہین کہتے ہین کہ راجہ دمراؤن معتبر ہونکے اونکے شامل ہو گیا تہا افسوس کہ ایک آدمی کے باعث اتنا نقصان جان ہوا اسکا تصور بہی دل کو پارہ پارہ کرتا ہے اور اگر وہ شخص اب زندہ ہوتے تو اونکی نسبت کچہہ اور بہی تحریر ہوتا

کوہ مری

تباریخ یکم ستمبر اس مقام کی امنیت مین بباعث شورش کوہیان گرد نواح کے خلل واقع ہوا اور سبب اس خلل کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین ایکمرتبہ ایک گانو مین جو متصل اس مقام کے ہے کچہہ فساد ہوا تہا اور اوسمین خونریزی بہی ہوئی تہی اور مجرم گرفتار ہوئے تہے اور بعد تحقیقات نسبت ہرایک کے حکم قید میعاد مختلفہ کا صادر ہوا تہا مجرمونمین ایک شخص بڑا پیر تہا کہ اوسکی تعظیم بخیال مذہب ہرایک کوہ سے کرتا تہا اور اسی لحاظ سے باشندگان ملک نے درخواست اوسکی رہائی کے واسطے کی اور اونکی درخواست منظور بہی ہوگئی تہی بخیال اسکے اونکو جرأت پیدا ہوئی اور گانو والون نے ایک دوسری درخواست اس مضمون کی گذرانی کہ جتنے مجرم مقدمہ مذکورہ مین گرفتار ہوے تہے وہ سب رہا ہوجاوین یہ درخواست اونکی نامنظور ہوئی اسپر اونہون نے دہمکایا تہا کہ اگر یہ حکم قید جاری رہا تو ہم کوہ مری کو لوٹ لینگے

تباریخ مذکورہ بالا ایک برقنداز حاکم خان نامے نے جو لارنس صاحب کی میم کے پاس رہتا تہا زبانی اپنی سالی یعنی ہمشیرہ زن کے جو منکوحہ سرغنہ مفسدین کی تہی یہ سنا کہ آج شب کو ایک بڑا گروہ مقامات خاشنک اور روات اور دوبایز اور گانون سے جمع ہوکر کوہ مری پر تاخت لاوینگے اور اونکا ارادہ ہے کہ سب انگریزونکو مار ڈالین یہ سنکر برقنداز مذکور نے قریب نواخت نو گہنٹہ شب کے میم صاحبہ موصوفہ کو خبر دی یہ سنکر بیٹی صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے پہرے گورکہون کے انگریزونکے مقامات سکونت پر قائم کیے کہ اگر مفسدین آوین تو خالی نجاوین اور میم صاحبون سے کہا کہ مع بچونکے یا تو لارنس صاحب کی کوٹہی مین جا رہین اور یا بارکونمین جاوین کہ وہان محافظت اونکی ہوگی

قریب نواخت یک و نیم گہنٹہ شب تمام شکوک اس باب مین دفعہ ہوگئے یعنی قریب ساٹہ آدمیونکے یا زیادہ از جانب مقام گلدانا اس مقام مین آئے اور اپنا کار فساد انگیزی اول بنگلے سے جو اوس جانب تہا شروع کیا اس بنگلے مین ہوریٹ صاحب متعلقہ پیمایش رہتا تہا ان صاحب کو بمشکل موقع فرار ہونیکا مع میم صاحبہ اور بچے کے ملا جسوقت مفسدین اونکے حاطے مین آئے اونہون نے لوٹنا شروع کیا اور جو اونکے نزدیک شئے قیمتی تہی اوسکو لے لیا اور باقی کو خراب اور ضائع کیا مفسدین نے صاحب کا گہوڑا بہی لے لیا گو یہ گہوڑا پہر ایک گانو سے جسکو سرکار نے جلا دیا دستیاب ہوگیا تہا بعد ازین وہ آپ کپتان رتشین صاحب کے بنگلے پر آئے مگر یہان اونہون نے خوب مزا چکہا کیونکہ کپتان صاحب کے پاس کوہی رانگہڑ نوکر تہے اونہون نے تین مرتبہ مفسدین کو مار کر نکال دیا آخر کار مفسدین یہان سے بہاگے اور دو آدمی اونکے مقتول ہوئے بوقت صبح دوم دیکہا کہ مفسدین بمقام گلدانا مین بکثرت جمع ہین اور معلوم ہوتا تہا کہ شاید پہر اس مقام پر یورش کرین یہ حال دیکہکر میم صاحبونکو صلاح پہر دی گئی کہ مع بچونکے یا تو بارکون مین چلی جاوین اور یا تہارن ہل صاحب کی کوٹہی مین رہین اس روز مفسدین پہر نہ آئے

درمیان ہنگامہ شب گذشتہ کے چند ملازمین کرنیل سپارک صاحب کے یعنی چند جہپانے اور چوکیدار بہی لوٹنے مکان مین شامل تہے دو جہپانے اور چوکیدار گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات و ثبوت جرم کورٹ مارشل سے حکم مار دینے کا نسبت اونکے صادر ہوا جب انکو قصاص کے واسطے لیجاتے تہے تو چوکیدار کسی تدبیر سے بہاگ گیا اور پہر کچہہ حال اوسکا سماعت مین نہ آیا مگر دو جہپانیونکو قتل کیا بوقت سحر پہر مفسدین خفیہ پہاڑ سے اوترے اور جتنا

اسباب انگریزونکا تہا لوٹ لیگیے اوسکی حفاظت کم تہی بلکہ بالکل نہ تہی کیونکہ رانگہڑ کار سرکار پر اور مقامات مین تعینات تہے

قریب چار بجے شام کے ایک کمیٹی اسواسطے جمع ہوئی کہ جو شخص کار جنگ کیا چاہے اور سپاہی پیشہ نہو اوسکا نام درج رجسٹر کیا جاوے اور اس امر کے واسطے ۴۵ صاحبون نے درخواست کی انکے کمانڈنٹ کپتان جونسٹن صاحب متعلقہ پیمالیش رینو مقرر ہوئے

صبح جمعرات کی بخیر کیطرح کے فساد کے گذری مگر مفسدین نے راستے آمد و رفت کے روک لیے کہ رسد وغیرہ اس مقام مین نہ آوے قریب دس بجے دن کے تجویز ہوئی کہ ایک گروہ جاکر مفسدین کو راستے پر سے ہٹا دین اسمین قریب تیس انگریز اور ایک جماعت کوہی رانگہڑونکی اور ایک گروہ برقندازان پولس اور وہ لوگ تہے جنہون نے واسطے کار جنگ کے اپنے نام رجسٹر مین لکھوائے تہے یہ سب جمع ہوکر گئے اور ایک مقام پر دامن کوہ مین اونسے مقابلہ ہوا مفسدین نے ایک باڑ ماری اوس سے ملور صاحب کے جنکا نام رجسٹر مذکور مین درج تہا ایک زخم پیر پر آیا ہمنے جو ادہر سے باڑہ ماری تو کسی سبب نامعلوم سے کسیکو ایک گولی بہی نہ لگی کیونکہ نہ تو کوئی مفسدین مین سے گرا اور نہ کوئی زخمی معلوم ہوا ہرچند فاصلہ مابین کے قریب ستر یا اسی گز کے تہا تاہم وہ لوگ بہاگ گئے اور پہاڑ کے اوپر ایسے جلدی چڑہ گئے کہ پہر گولی کے ٹپے سے باہر ہوگئے صرف ایک یا دو آدمی اونمین سے چڑہتے ہوئے گر پڑے باقی سب بزودی تمام باہر گولی کی مار سے ہوگئے گروہ انگریزونکا جو ہمراہ تہا وہ تو اسی جگہ مقیم رہا اور رانگہڑ اور پولس والے گہاٹیونمین اوتر گئے کہ دیہات کوہی کو برباد کرین اور رجسٹری والے انگریز بطور فوج کمک متصل گروہ اول کے رہے کہ بوقت ضرورت مدد کو جلدی پہونچ جاوے دس یا بارہ گانون مفسدین کے جلا دیے مگر افسوس کہ ہماری جماعت قلیل تہی ورنہ اونکی زراعت بہی تباہ کر دیتے اور اونکے مویشی چہین لیتے ان گانونمین کسینے مقابلہ ہمارا نکیا بلکہ تمام گانون ہمنے خالی پایا کوئی باشندہ اونمین موجود نہ تہا یہانسے چڑہائی کوہ مری کی نہایت سخت تہی اور آدمیون نے وقت مراجعت قریب پانچ بجے شام کے یہ کہا کہ مدت سے ایسا سخت اور مشکل کام ہمنے نہین کیا تہا

جسوقت نیچے گہاٹی مین گانون جلتے تہے اوسیوقت شہنائی سامنے کے پہاڑ پر بجتی تہی اور آدمی بکثرت جمع ہوتے تہے یہ دیکہکر احتمال تہا کہ شب کو اس مقام پر پہر حملہ ہوگا اسی خیال سے مضبوط پہرے جابجا مقرر ہوئے تہے مگر اس شب کو کچہہ نہوا اور شب تار باامن و امان گذر گئی

درمیان شب کے تہارنٹن صاحب کمشنر معہ چند سپاہ پولس و سکہان نو ملازم مقام راولپنڈی سے اس جگہہ وارد ہوئے

بباعث ہوشیار ہوجانے سب ساکنین کے اور تدابیر اندفاع مفسدین کے پہر یہان کچہہ واقعہ حادث نہوا

امرتسر

بتاریخ ۱۴ ماہ مئی وقت صبح یہ احتمال گذرا کہ مفسدین میامیر یہان آتے ہین اسواسطے ۵۹ رجمنٹ ہندوستانی کی پریڈ ہوئی اور کپتان وڈہی صاحب کے توپخانے کو حکم ہوا کہ اپنا کام قلعے مین کرین اور رجمنٹ کو حکم ہوا کہ کمپنی کمپنی جدا ہوکر بطور پہرہ گرد شہر کے قائم ہون اور ہر ایک کمپنی کے ساتہ ایک افسر انگریز تعینات ہوا سپاہی بخوشی اپنے اپنے کام پر گئے

روز دوم وقت صبح ایک کمیٹی تین مُسن آدمیونکی اور ایک معتمد ہندوستانی افسر کی مقرر ہوئی جسنے کارتوس اونکے سامنے کھولے گئے اور سپاہ کو یقین ہوا کہ یہہ وہی کارتوس ہین جو وہ سالہاسال سے کاٹتے ہین عرصہ پندرہ روز سے اکثر فقیر گرد لین ہاے سپاہ کے پھرتے ہوے نظر آتے تھے

میم صاحبون نے مکان کرنیل صاحب اور قلعے مین جاکر پناہ لی اور بتاریخ ۱۵ مہ وقت صبح ایک گروہ ۱۸ رجمنٹ شاہی کا آکے قلعے مین داخل ہوا اور کپتان ہلد برنڈ صاحب جو معہ توپخانہ کے بمقام جلندہر جاتے تھے اونکو بھی اسی مقام مین رکھہ لیا تاکہ بروقت ضرورت اونکے توپخانے سے بھی کام لیا جاوے مگر اسکی حاجت پھر نہ پڑی اور شہر مین سب طرح امن رہا

راول پنڈی

اول ہی جب خبر مفسدہ میرٹھ اور دہلی وغیرہ کی یہان ہوئی تھی اوسیوقت سے تدابیر اندفاع فساد کی ہوتی تھین تاکہ اس مقام پربھی ویساہی نہووے اور کوئی امر مشتبہ و مشکوک جس سے لوگونکو اندیشہ پیدا ہوتا تاریخ ۱۴ جون وقت سہ پہر وقوع مین نہین آیا مگر اوس روز سب کے دلونمین ایک اندیشہ پیدا ہوا اور ویساہی حال یہان بھی ہوا جیسا مقام کوہ شملہ پر ہوا تھا ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس روز ہر ایک کے چہرے سے اندیشہ اور شک اور خوف ہویدا تھا کسیکو اطلاع تحریری اور کسیکو زبانی کی گئی کہ آج شب کو فساد ہونے والا ہے اسواسطے توپخانے مین حکم گیا کہ اپنی بتیان توپ کی روشن رکھین مگر تیز روشنی نہو اور جو قلیل فوج گورہ موجود تھی اوسکو حکم ہوا کہ شب کو مسلح سووین اور نسبت سپاہ پولس بھی یہی حکم جاری ہوا افسرون کے نام حکم گیا کہ وہ شب کو اپنی سپاہ کے پاس رہین اور فوراً بوقت اطلاع طیار اور آمادہ ہوجاوین پہرہ والون اور سپاہ گشت کرنیوالی کو حکم ہوشیاری کا دیا گیا ایسی ایسی تدابیر حکام سے اس مقام پر بزودی و احتیاط عمل مین آئین ایک پہرہ گرجاگھر کے واسطے تجویز ہوا جہان حکم تھا کہ میم لوگ معہ دیگر متعلقین اونکے بوقت ضرورت پناہ گیر ہون اور لین بارک بھی اونکے واسطے جاے پناہ تجویز ہوئی تھی رات کی توپ بجے تک بلکہ قریب تین گھنٹہ بعدازان تک یہہ تردد اور ناامیدی ہر ایک کے بشرے سے نمودار تھی اور یہی حال بارکونمین اور گرجاگھر مین تھا باستثناے چند صاحبون کے اور سب نے اپنے اپنے مکانات چھوڑ دیے تھے مین بتاسف بیان کرتا ہون کہ صرف میم لوگ اور بچے ہی پناہ گیر نہین ہوے تھے بلکہ وہ صاحب لوگ جو علاقجات جلیلہ اور عظیمہ رکھتے تھے اور جنکو لازم تھا کہ اپنے مقامون پر قائم رہتے اور اگر اونکو چھوڑتے تو بعد از چھوڑنے اور سب لوگونکے ترک کرتے وہ ہی اول بھاگ گئے مگر شکر خدا کہ اس شب کو کچھہ فساد نہوا گو اس سے اندیشہ سپاہ کے دل مین ہوا مگر کچھہ ظاہر نہ تھا بلکہ بتاریخ ۱۳ جون جب اونسے احوال سپاہ بارکپور کہا گیا تو اونہون نے نہایت تاسف کیا اور کمپنی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی نے متفق اللفظ یہ کہا کہ ہمکو مفسدین ہوتی مردان کی مقابلہ پر بھیجو ہم اونکو خوب سزا اونکی سرکشی کی دینگے مگر یہ نہوا القصہ روز دوم اندیشہ مذکورہ بالا کو وقت صبح اندیشہ شب گذر گیا اور ملازمین صاحبان پناہ گیر کے اپنے اپنے آقا کی جوڑے کپڑونکے بدلنے کے واسطے لیجاتے تھے

سبب اس اندیشہ بیجا کا اسطرح پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک سپاہی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی کا فخریہ یہ کہتا تھا کہ میرے پاس اب بھی دس گولیان اور سامان باقی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو اب کام مین آوینگے یہ خبر جب حکام تک پہنچی تو وہ بھی ڈرگئے

گرفتار ہوگیے

بعد ازاں اندیشہ فساد کی کرنیل بارسٹو صاحب افسر کمانڈنگ اور میجر ٹلس صاحب دونون نی اپنی سپاہ مین بے ہتھیار شبکو سونا اختیار کیا تاکہ سپاہ کو یقین ہو کہ اعتبار اس درجہ افسرونکی دلمین ہے مگر یہ اعتبار رفتہ رفتہ فسخ ہوگیا یعنی تاریخ ۸ ماہ جولائی یہ مناسب وقت مقصود ہوا کہ سپاہ کی ہتھیار لی لیے جائین اسواسطے سب سپاہی پریڈ ۲۴ رجمنٹ پر جمع کیے گئے اور حکم حوالہ کردینی اسلحہ کا سنایا گیا اسوقت سپاہ گورہ یعنی سہ کمپنیان ۲۴ رجمنٹ شاہی کی توسامنی جمائی گئین تہین اور تین ضرب توپ توپخانہ اسی کی وسط مین رکہی گئین یہ سب بندوبست جب ہوا تو سپاہ ہندوستانی حکم سنکر فورا بہاگ گئی اور توپخانہ نی اور سپاہ گورہ نی چلتے ہوی ایک باڑ بطور تواضع اپنی بندوقون اور توپونسی اونکی پیشکش کی مفرورین اپنی لین کی جانب گئی اور وہان گرفتار ہوکر اونہون سے تمام اسلحہ سپرد سرکار کردیئی اس ہنگامہ مین صرف کپتان پامر صاحب متعلقہ پولس کی کلائی یعنی ساعد دست پر بوقت تعاقب چند سپاہ جو ارادہ فرار کا رکہتی تہی ایک زخم آیا اور کسیکو آنچ بہی نہ آئی تہی

پونا

بتاریخ ۵ ماہ ستمبر دو اشتہار بزبان مرہٹہ شہر مین سے دستیاب ہوے یہ اشتہار نانا صاحب بٹہور والے نے بدین مضمون جاری کیے تہے کہ سب رعایاے پونا انگریزون کو مار ڈالین بلکہ حتے الامکان گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کو بہی قتل کرین اور جو ایسا کریگا اوسکو انعام بتفصیل ذیل ملیگا یعنی جو گورنر جنرل کو مارے اوسکو پانچ ہزار روپیہ ملیگا مگر بدانست راقم یہ روپیہ بہت تہوڑا تجویز ہوا تہا غرض کہ اسی قبیل سے سب انگریزون کے قتل کے واسطے ایک رقم تجویز ہوئی تہی یعنی حسب رتبہ کم ہوتے جاتے تہے حتے کہ بابت قتل جج اور مجسٹریٹ کے پانچ سو روپیہ لکہا تہا اور کم سے کم رقم انعام کی سو روپیہ تک تہی اشتہار مین یہ بہی درج تہا کہ نانا صاحب ہمراہ فوج کثیر بقصد فتح و فیروزی لینے ملک پیشوا کو آتے ہین اور وہ یہ چاہتے ہین کہ جب تک وہ بمقام آلنڈہ پونچین جو مقام سولہ میل کے فاصلے پر پونا سے واقع ہے اوسوقت تک شہر پونا فرنگیون سے خالی ہو جاوے مگر ایسا مشیت ایزدی مین نہ تہا

شکارپور

بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر وقت شب قریب چودہ یا سولہ گولندازون نے توپین لیکر بجانب میدان پریڈ لگا دین اور کوشش بیچ برپا کرنے فساد عام کے عمل مین لاے ان لوگون پر باقیماندہ سپاہ کمپنی گولندازان جو مفسد نہ تہے اور سپاہ پولس بحکم کپتان مینگمری صاحب اور ایک دستہ ۱۶ رجمنٹ ہندوستانی حملہ آور ہوے کپتان صاحب نے چند سپاہی پولس کو توپخانہ کی پشت سے روبرو چڑہا دیا اور اسطرح توپونکو بند کر کے چہین لیا اور مفسد بہاگ نکلے تین آدمی مفسدین سے مقتول یا مجروح شدید ہوکر میدان مین پڑے رہے یہ ہنگامہ قریب دو گہنٹے کے عرصے مین ختم ہوگیا مگر اس عرصے مین ایسی تاریکی تہی کہ کسیکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کتنے سپاہی مفسد تہے اور کہان کہان سے تہے

جلپگوری

بتاریخ ۱۱ ماہ اگست تین سپاہی ۳۱ رجمنٹ ہندوستانی نے یہ ارادہ کیا کہ سب انگریزون کو مار ڈالین یا خود مر رہین

اونکی اپنی کمپنی والون نے دونوکو تو فوراً گرفتار کر لیا اور تیسرے نے مقام کوارٹرگارڈ مین جاکر بندوق طیار کر رکھی اور کہا کہ جو میرے پاس آئیگا ارادہ کریگا اوسکو مین مار ڈالونگا حوالدار میجر نے اپنے سپاہی ساتھ لیکر مقام مذکور کا نرغہ کر لیا بعد از عرصہ قلیل کے سپاہی مذکور جو قوم کا برہمن تھا شمشیر علم کر کے اور پستول طیار بہر کر باہر آیا اور سپاہ کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ اپنے فرنگی افسرونکو مار ڈالو اور دہرم کے واسطے لڑو حوالدار میجر نے حکم دیا کہ ہتھیار رکھدے مگر اوسنے نہ مانا تب تین سپاہی کوارٹرگارد مذکورہ بالا نے اوسکو گولی سے مار دیا لاش مفسد مذکور کی گو قوم کا برہمن تھا مگر مہترونکے ہاتھ سے اوٹھوا کر دریاے تیستا مین پھکوا دیے گیے

مراداباد

شروع مفسدہ مین ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مراداباد نے بھی ہنگامہ شروع کیا تھا اور قیدیونکو جیلخانہ سے رہا کیا تھا مگر بعد ازان پشیمان ہو کر دوبارہ عہد و پیمان کیے اور مدت تک خیرخواہی سرکار مین راسخ دم اور ثابت قدم رہے ہرچند مفسدین نے جو اس شہر کی طرف سے گذرے چند بار ترغیب اور طعنہ زنی کی مگر یہ جادہ راستی سے منحرف نہوئے

ایک صاحب مقیم مراداباد بتاریخ ۱۸ ماہ مئی اسطرح تحریر فرماتے ہین بتاریخ ۱۸ ماہ مئی ہمکو خبر پونہچی کہ ایک بڑی جماعت ۲۰ رجمنٹ کی جسنے بمقام میرٹھ مفسدہ برپا کیا تھا مع سامان جنگ و خزانہ ایک جنگل مین جو بجانب چپ دریاے گورگن کے اور قریب پانچ میل مقام ہذا سے واقع ہے فروکش ہین رات اندھیری تھی اور شب کے قریب گیارہ بجے تھے کہ ایک فوج مشتمل اوپر تیس سوار اور ایک کمپنی ۲۹ رجمنٹ کے جمع ہو کر اونکے مقابلہ کو چلی اور ڈاکٹر صاحب چند سوار لیکر انکے پہلے سے چلے کہ جاکر پل دریاے مذکور کا قبضہ کرین اور جب سب بند و بست مناسب ہو چکا تو فوج مذکور بالا بسرگردگی صاحب جج اور صاحب مجسٹریٹ اور دو اور افسرونکے اون پر تاخت لائے اور اونکے پہرہ والونکو مغلوب کر کے ایک کو تہ تیغ کیا اور باقی مفسدین کا یہ حال کیا کہ اونکے گھوڑے اور ہتھیار چھین لیے اور آٹھ آدمیونکو گرفتار کیا سواے اسکے دس ہزار روپیہ نقد بھی مفسدین کا انکے ہاتھ لگا اور باقی مفسد بھاگ گیے کیونکہ بباعث تاریکی شب کے دوست دشمن سے شناخت نہوتا تھا مگر بوقت سر ہونے بنادیق کے جھبکے شعلہ سے البتہ کچھ نظر آتا تھا صورت آدمی کی نظر آتی تھی یہ روز دوم وقت صبح چند سپاہی مفسد دلیرانہ لین ہندوستانی مین آئے اونمین سے ایک کو تو سپاہی ۲۹ رجمنٹ نے گولی سے مار دیا اور باقی گرفتار ہو کر جیلخانہ مین مقید ہوئے جو شخص کہ مفسدین مین سے لین مین مارا گیا تھا وہ ایک حوالدار تھا اور اوسکا کوئی رشتہ دار اس رجمنٹ ۲۹ مین تھا اس رشتہ دار نے بلکہ قریب سو سپاہیونکے جو اوسکے دوست تھے جمع کیا اور اونکو ترغیب مفسدہ پردازی دیکر اونکو جیلخانے مین لے گیا وہان سپاہیان ۲۰ رجمنٹ کو جو قیدی ہوئے تھے رہائی دی اور اونکے ساتھ چند سو قیدی اور آزاد ہوئے مابقی سپاہ رجمنٹ ۲۹ نے جب یہ حال سنا وہ طیار ہو کر آئی اور درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو ہم سب کو گرفتار کر کے پھر لے آوین اور حکم پاکر وہ جنگلو مین گیے اور ۱۵۰ آدمی کو گرفتار کر لائے بعد ازین اور بہت آدمی گرفتار ہوئے اور اکثر خود بھی حاضر ہو گیے یہ حرکت چند سپاہیونکی دیکھکر باقیماندہ رجمنٹ بہت نادم اور پشیمان ہوئی اور کوئی موقع اونہوں نے دوبارہ ثابت کرنے خیرخواہی اور اعتبار کا اونکو ملا فروگذاشت نکیا بتاریخ ۲۱ خبر آئی کہ ایک جماعت کثیر

غازیون کی رام پور سے آکر بلب رام گنگا دوسری جانب شہر کے فروکش ہوے ہین اور اونکے پیغام وغیرہ ایک مولوی اور بدمعاشان شہر کے ساتھ لگ رہے ہین صاحب جج یہ خبر سنکر دو عہدہ دارونکو اور چند سوار اور سپاہیان ۲۹ رجمنٹ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور مفسدین پر حملہ آور ہوکر اونکو منتشر کردیا اور ایک سپاہی نے ایک صاحب کے جنکے نام کا اول حرف ڈبلیو ہے اسطرح جان بچائی کہ ایک مفسد نے اپنا شیر بچہ یعنی قرابین اون پر چہترائی تہی اور مارنے ہی کو تہا کہ اس سپاہی نے دوڑکر مفسد مذکور کو گرفتار کیا اور سرغنہ اس جماعت مفسدین کا بوقت شب سیاہ پوش کے ہاتہ سے مارا گیا تہا تاریخ ۲۳ روز شنبہ یہہ خبر آئی کہ دو کمپنیان سفرمینا کی مقام روڑکی سے بگڑکر اور سامان جنگ اور بہت سامال لوٹ کا لیکر قریب اس مقام کے آگئین ہین بلا توقف دو توپین اور دو کمپنیان ۲۹ رجمنٹ کی اور سانٹہ سوار طیار ہوئے مفسدین نے جب خبر طیاری اس فوج کی سنی وہ سب بزودی گنگا پار ہوکر ترائی مین بہاگ گئے مگر ہمارے جنٹ مجسٹریٹ صاحب نے چار سوار سے جاکر اونکو ایک باغ انبہ مین جالیا اور اونسے اوسوقت تک لڑتے رہے جب تک یہ فوج بہی وہان جا پونہچی اور پہونچکر اونکے ہتہیار چہین لیے بلکہ اکثر سپاہیونکا مال و اسباب بہی لے لیا اور اونکا تعاقب تا بہ ترائی کیا بعد ازین ۲۹ رجمنٹ کے سپاہی ایسے معتبر ہوگئے تہے کہ وہ اکثر رفع فساد کے واسطے دیہات ضلع مین بہی بہیجے گئے اور اونہون نے خدمت بہی جیسے سپاہیونکو اور خیرخواہونکو چاہیے بخوبی تمام کی اگر یہ لوگ آیندہ بہی ایسی ہی خدمت کرتے اور اسیطرح خیرخواہ سرکار رہتے تو اونکی بڑی نیکنامی بہ سرکار گورنمنٹ لکہی جاتی اور وہ مورد توجہ سرکار ہوتے یہ دو فتح جو بخلاف سپاہیان ۲۰ رجمنٹ اور سفرمینا کے حاصل ہوئی ہین انکے سبب یہ ہوا کہ جو جماعت مفسدین کی اپنے وطن کو جاتی تہی اور اس راستے اونکو جانا تہا وہ اب اس شہر کو بلکہ ضلع کو بچاکر جاتے تہے چونکہ ہم متصل شہر دہلی کے ہین اسواسطے اکثر مفسدین یہان لین مین آکر سپاہ کو ترغیب چلنے شہر بادشاہی یعنی شہر دہلی کی دیتے ہین اور طمع دیتے ہین کہ وہان طلب تنخواہ زیادہ ملے گی فقط

یہ لائق سند ۲۹ رجمنٹ اپنے بہائیون کو جو گرد نواح مین تہے آمادہ سرکشی دیکہکر اور یہ سنکر کہ مقام بریلی مین ایسا قتل اور خونریزی ہوئی کہ جسکا بیان نہین اپنے جادہ راستی پر نہ رہ سکے اور آخرکار بتاریخ ۳ جون منحرف ہوگئے

ہمارے پاس کوئی سلسلہ وار کیفیت اس واقعہ کی سوا اسکے جو صاحب مجسٹریٹ مقام مذکور نے تحریر کی ہے اور درج ذیل مین مندرج ہوتی ہے نہین آئی

پوویل صاحب کو جو لفٹنٹ وارڈک صاحب کے ساتھ رہتے تہے اکثر مسلمانان شہر نے مجروح کیا اور بعد ازین صاحب موصوف کو معہ ہل صاحب اور دیگر انگریزونکے بتاریخ ۴ گرفتار کیا اور وارڈک صاحب اور اونکی میم کو اوسی روز قتل کیا عرصہ قلیل کے بعد مفسدین نے پوویل صاحب اور دیگر مفسدین کو کہا کہ اگر تم مذہب اسلام قبول کرو تو تمہاری جان بخشی ہوگی ناچار جب کوئی اور موقع جان بری کا نرہا اون سب نے مذہب اسلام اختیار کیا بعد ازین ایک مکان مین اون سبکو یکجا رکہا اور کچن صاحب معہ عیال و اطفال کے اب تک شہر مین کسی مقام محفوظ مین پوشیدہ تہے اور اسیطرح تا تاریخ ۱۵ مخفی رہے مگر جب فوج بریلی یہان وارد ہوئی تو پوویل صاحب معہ دیگر صاحبان دوبارہ گرفتار ہوے اور کچن صاحب کا پتا بہی کسی مسلمان نے اونکو بتا دیا اونہون نے کچن صاحب اور اونکے پسر کلان اور کاربری صاحب

برادر زن کچن صاحب کو قتل کیا اور پوویل صاحب اور ہل صاحب اور میک گار صاحب اور ووزنگٹن صاحب کو ۱۸ جون کو دہلی لی گیے اور اونکے عیال و اطفال معہ عیال و اطفال کچن صاحب کو جو سب مسلمان ہو گیے تہے سپرد مجو خان کے جسکو مفسدین نی نواب مرادآباد قرار دیا تہا کیا نواب رام پور نے جسکے پاس اب یہ ضلع ہے ان میم صاحبونکو ہر طرح کی مدد دی اور ایک مضبوط گارد اونپر تعینات کیا کہ آئندہ اور کوئی اونکو دق نکرے اور پانچ روپیہ ماہواری ہر ایک متنفس کو واسطے خوراک کی دیا پس اب وہ بآرام بسر کرتے ہین اور ہمیشہ گوش بآواز ہین کہ کہین خبر فتح دہلی کی اور دوبارہ قائم ہونے سلطنت انگریزی کی سنین تاریخ ۳ جون جب مکانات سپاہیون کے لوٹے گئے تہے اور بعد ازان جلا دیے گئے تو مین بہی اپنا تمام اسباب اک خانہ مین چہوڑ کر ایک گانو مین جو متصل تہا بہاگ گیا تہا اور جب واپس آیا تو ایک پرچہ کاغذ بہی دفتر ڈاکخانہ مین باقی نہ تہا

ایک میم صاحب جو شریک مصیبت زدگان مقام ہر اتہین اور بقدرت پروردگار سے جان بسلامت لیگئین تہین اپنا حال اس طرح تحریر کرتی ہین

تاریخ ۳ ماہ جون اس مقام مین بلوہ شروع ہوا خزانہ سپرد سپاہیان ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی کی ہوا اور خزانہ جنگی سپاہ نے لوٹ لیا یہ حال دیکہکر سب صاحبان افسران ملکی بمقام میرٹہہ روانہ ہوے اور اسی روز وقت شام تمام افسران جنگی دس سپاہی بطور گارد ہمراہ لیکر بجانب مقام نینی تال روان ہوے اور مقام مذکور مین بسلامت پہونچ گئے اور ہم لوگونکو یہان بسطر حفاظت کے مرینکو چہوڑ گئے رات کی رات ہمنی یہان بسر کی اور ہمکو یہ یقین تہا کہ مفسد ہرگز امروز و فردا مین قتل و خونریزی شروع نکرینگے مگر بخلاف اسکی مفسدین نی بروز دوم وقت صبح ہنگامہ کشت و خون گرم کرنا شروع کیا اور ہمارے قیام گاہ پر آکر میرے والد اور والدہ کو ہلاک کیا بعد ازان ہل صاحب کو اور میک گوایر صاحب کی پسر کلان کو اور ووزنگٹن صاحب کو قتل کیا بعد قتل کرنے ان پانچ صاحب اور میم لوگون کے مفسدین ہم سب باقیماندہ کو گرفتار کرکے اپنے کمپو مین لے گئے اور وہان ہمکو قید کیا ہم آٹہ روز تک قید رہے اور آٹہوین روز کی شام کو کچہ تدبیر کرکے ہم قید مین سے فراری ہوے اور شہر مین اکر خفیہ تین دن تک رہے بروز چہارم مفسدین مقام بریلی یہان وارد ہوے اور اونہون نے ہمکو دوبارہ قید کیا بوقت شام مفسدین شہر مین سے گیے اور وہان کچن صاحب کو اور اونکے پسر کو اور کاربی صاحب کو قتل کرکے کچن صاحب کی میم کو معہ اونکے سات بچون کے گرفتار کرکے جہان ہم قید تہے وہان اونکو بہی مقید کیا اور ہم اس قید مین تین روز رہے بروز سوم وقت شام مجو خان نامی ایک مفسد نے جو سرغنہ اور نہایت سنگدل تہا بخدمت جنرل بخت خان عرض کی کہ ہم لوگون کا کیا کرنا چاہیے اور یہ استدعا کی کہ جتنے انگریز ہین اونکو جنرل صاحب اپنے پاس رکہین اور جتنے میم لوگ ہین وہ اوس مفسد کے پاس رہین اور مفسد مذکور اونکی خاطرداری اور خبرگیری مین کوتاہی نہین کریگا یہ درخواست اوسکی منظور ہوئی اور ہم اوس سنگدل خونخوار کے پنجہ مین پہنس گئے اور ہل صاحب اور مینک گوایر صاحب اور ووزنگٹن صاحب اور پوول صاحب رجمنٹ کی ساتہ رہے اس خونخوار کے پنجے مین ہم سات دن نہایت تکلیف مین رہے ووزنگٹن صاحب کے چہوٹے لڑکے دو اور بیمار ہوے اور تیسرے روز مر گئے اوسکے بعد میرے لڑکے نے بہی

جان بحق تسلیم کی بعد سات روز کے نواب رامپور نے ہماری مقیدی کی خبر سُنی اور کچہہ سپاہی ہمارے لینے کو بہیجے اور ہمکو اپنے پاس طلب کر لیا اوسکے پاس ہم بہت آسایش سے رہے اونسے ہم کو کچہہ روپیہ بہی اخراج ضروری کیواسطے دیا اور ۲ عرصی تک مین چہہ مہینے پوشیدہ رکہا اور پانچ پہرے ہماری حفاظت کے واسطے تعینات کیے آخرکار صاحب کمشنر بہادر بریلی اور صاحب کمشنر بہادر میرٹہ نے ہماری زندہ رہنے کی خبر پاکر نوابصاحب کو ہماری طلب مین لکہا اور نوابصاحب نے ہمارے ساتہ سپاہ دیکر گڈہ مکتیسر گہاٹ تک ہمکو پہونچا دیا اور وہانسے عبور دریاے گنگ کرکے بمحافظت پچاس سوار امدکوتوال اُور داروغہ کے ہم بسلامت مقام میرٹہ تک پہونچ گئے فقط

ایک وقائع نگار اس مقام کا حال سوائے اوسکے جو سابق ذکر ہوچکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ ۲۹ رجمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی یہان تک تہی کہ سواے اون وارداتون کے جو سابق ذکر ہوچکے ہین اور جسمین اس رجمنٹ کے سپاہیون نے کارہاے نمایان بخلاف مفسدین کے عمل مین لالے تہے ایک اور امر ایساہی کیا تہا کہ جس سے ہرایک کو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تہا اور کسیکو یقین نہ تہا کہ یہہ سپاہ بہی جادۂ راستی سے منحرف ہوکر شامل مفسدین کے ہوگی مگر بعد چندروز کے بخلاف اسکے عمل مین آیا یعنی یہہ سپاہ بہی مفسد ہوگئی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جو امر باعث تزاید اعتبار کا ہوا تہا وہ یہہ تہا کہ جب سپاہ سفرمینا مقام روڑکی سے باغی ہوکر معہ سازوسامان نزدیک مقام مراداباد کے پہونچی تو سپاہ ۲۹ رجمنٹ نے اون پر تاخت لاکر اونکے ہتہیار چہین لیے اور جو کچہہ از قسم سامان وغیرہ اونکے پاس تہا وہ بہی لیکر اونکو بہگا دیا اس امر سے تو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تہا مگر بعد ازین خلاف چشمداشت کہ ہرایک کس وناکس کے وہ منحرف ہوگئے اوسکی تفصیل اسطرح پر ہے کہ جب اونہون نے بتاریخ ۳ جون سُنا کہ سپاہ بریلی نے فساد برپا کیا یہہ بہی اپنی طریق نمک حلالی کو چہوڑکر راہ مفسدین پر چلنے لگے یعنی انہون نے اول تو خزانہ لوٹا اور جب خزانے مین سے صرف ڈہائی لاکہہ روپیہ نکلا تب اونہون نے خزانچی کو گرفتار کیا اور چاہتے تہے کہ اوسکو مارڈالین مگر ساندرس صاحب اور ولسن صاحب جج نے اوسکی سفاعت کی اور ہرچند بعض مفسدون نے چاہا کہ ان صاحبونکو بہی اوسکے ساتہ ہی قتل کرین مگر دو جمعدار جو وہان موجود تہے اونہون نے سپاہ کو کہا کہ تمنے اقرار کیا ہے کہ تم کسی صاحب لوگ کو نہ مار وگے اس عہد کو یاد رکہو یہہ سنکر اونہون نے خزانچی کو اور دونو صاحبونکو چہوڑ دیا اس عرصے مین گو ۲۹ رجمنٹ باغی ہوگئی تہی اور وہ باقیماندہ سپاہ کو دہمکاتے تہے تاکہ اونکے شامل ہون مگر تاہم چند سواران رسالہ ہشتم غیر آئین انگریزان مفرورین کے ساتہ ہوکر اونکی حفاظت کرتے ہوے ہمراہ رہے بعد ازین مفسدین بریلی اور باغیان مقام ہذا اور ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی جو مقام سیتاپور سے سرکشی کرکے وارد مراداباد ہوے تہے سب یکجا ہوکر امداد بطور بریگیڈ آراستہ ہوکر اور بہت سا سامان ساتہ لیکر روانہ شہر دہلی ہوے اور عبور دریاے گنگ کرکے نزدیک میرٹہ کے جو راستہ دہلی کو جاتا تہا اوس راہ سے رہسپر ہوے سابق ہم احوال میرٹہ مین تمام حال لکہہ چکے ہین جس سے نالیاقتی جنرل ہیوٹ صاحب کی ظاہر ہوتی ہے اور جس سے صاف ظاہر ہوا تہا کہ جنرل صاحب لائق کسی کار کے نہین تہے بلکہ ادنی کام بندوبست کا بہی اونسے نہین ہوسکتا تہا مگر قسمت نے ایک موقع اونکو اور دیا تہا جس سے اونکی سب بدنامی رفع ہوجاتی اور جس سے ہرایک شخص کو ثابت ہوجاتا کہ جو تمغہ ہای کارگزاری اونکو جنگہاے مقامات جاوا اور برہما مین عنایت ہوئے تہے

وہ بیجا نہ تہے مگر افسوس اس موقع پر بہی کچہہ نہ ہوسکا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ جب مفسدین برلب دریاے گنگ پونہچے تو باعث کثرت سامان اونکو تلاش باربرداری کی کرنے پڑی اور دریا پر صرف ایک کشتی اونکو دستیاب ہوئی اور دو سوار پہر تلاش کرنے گئے دو کشتیان اور بہی لائے اس باربرداری کے تلاش مین اور عبور دریا کرنے مین اونکو بہت عرصہ گذرا زیادہ چہہ گہنٹے سے اونکو لب گنگ پر قیام کرنا پڑا اور اسکی خبر میرٹہ مین بہی پونہچی اور اکثر عہدہ دارون نے جنرل صاحب سے کہا کہ مفسدین کو عبور دریا کرنے دینا چاہیے اور یہہ بہی ثابت ہوگیا تہا کہ جزوی فوج گورہ اونکے واسطے کافی تہی مگر کسی امر نے جنرل صاحب کے دلمین جوش پیدا نکیا اور اونکے عرق جوانمردی وہمت کو حرکت ندی آخرش یہہ ہوا کہ مفسد باوجود موجود ہونے فوج گورہ کے بآرام اور آسائش تمام سب ساز وسامان لیکر بلا مزاحمت میرٹہ کے پاس گذر کر وارد دہلی کے ہوے ہرچند اونکے دلمین نہایت خوف اس فوج گورہ مقیم میرٹہ کا تہا مگر سب رفع ہوگیا اور بخوشی وآرام تمام مقام مقصود تک پہونچ گئے یہہ سب حال دیکہکر ہر ایک خیر خواہ سرکار کو موجودگی جنرل ہویٹ صاحب سے بڑا رنج ہوتا تہا مگر بعد از عرصہ دراز کے اونکا رنج رفع ہوگیا جب اونہون نے خبر سُنی کہ صاحب موصوف حکمرانی سے موقوف ہوے

لاہور

بتاریخ ۳۰ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے بمقام چہاونی میان میر ہنگامہ برپا کیا اور اپنے افسر کمانڈنگ اور سارجنٹ میجر کو قتل کرکے ایک جماعت باندہ کر فراری ہوئی سپاہ سکہ اور بہیج یورپونکی تعریف کرنی چاہیے کہ وہ اس حرکت قبیحہ مین شامل نہوئی اس فساد کی اطلاع فوراً معبر ہاے دریاے ستلج پر بہیجے گئے اور قبل از پہونچنے مفسدین کے بند وبست گہاٹونکا ہوگیا اسی نظر سے مفسد بہی بجانب کوہ روانہ ہوے اور بحالت تباہ گرسنہ وتشنہ ودماندہ پیرون مین چہالے پڑے ہوے افتان وخیزان ایک معبر دریاے راوی پر وارد ہوئے تاکہ اسکو عبور کرکے سزاے بدکرداری سے نجات پاوین مگر ایسا نہوا کیونکہ عوض لینے والے اونکے درپے تہے اور اونکے گردوپیش بہی سب اونکے دشمن تہے اب وہ عین وسط ملک ماجہ مین آئے اور سکہہ لوگ سب اونکے گرفتاری اور قتل کے درپے ہوے اور قبل از پہونچنے افسران انگریزی کے وہان کار نیست اور نابود کرنے اون مفسدین کا شروع ہوچکا تہا اور آخرکار قریب سب مفرورین کے گرفتار ہوکر سزاے اعمال کو پونہچے مفسدین تخمیناً ۶۳۰ نفری تہے اونمین سے ۱۱۹ مقتول اور غرق آب ہوکر اور شدت ماندگی سے بیتاب ہوکر مر گئے اور باقی جو ایک کوڑی سے بہی کم رہے تہے اونکا حال معلوم نہوا

باقیماندہ رجمنٹہاے مقیم لاہور جنکے ہتہیار چہین لیے تہے اور وہ حسب تفصیل ذیل تہین یعنی ہشتم رسالہ غیر آئین ۱۶ اور ۴۹ رجمنٹ ہندوستانی اور نیز رسالہ یازدہم رسالہ غیر آئین اب مقام میان میر مین بطور قیدیان وزیر حفاظت توپخانہ وپہرہ ہاے سوار وپیادہ مین مقیم بطور مقید ہین اور حتی الامکان اونکے حراست اور حفاظت کیجاتی ہے

ایک وقائع نگار جو ہنگام بلوہ خاص شہر لاہور مین مقیم تہی حال لاہور کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب خبر وحشت اثر بلوہ میرٹہ اور دہلی کی اور اطلاع اون خرابیون اور کشت وخون کی جو وہان ہوتی تہین اس مقام مین پونہچی فوراً سب حکام جمع ہوے اور بصلاح رابرٹ منٹگمری صاحب جوڈیشل کمشنر کے یہہ تجویز قرار پائی کہ فوج ہندوستانی جو یہان موجود ہین اونکے ہتہیار لے لئے جاین

یہہ تجویز صاحب کمان افسر برگیڈ برگیڈیر سٹوارٹ کوربٹ صاحب نے بہی پسند کی اور مطابق اوسکے تجویز عمل مین آئی یعنی بتاریخ ۱۳ ماہ مئی وقت صبح حکم پریڈ کا نفاذ پایا اور ۱۶ رجمنٹ اور ۲۶ رجمنٹ اور ۴۹ رجمنٹ معہ ہشتم رسالہ غیر آئین ایک قطار مین کہڑے کیے گئے اور سامنے اونکے توپخانہ شاہی نصب کیا گیا اور ۸۱ رجمنٹ شاہی توپخانہ مذکور کی پشت پر کہڑی ہوئی اور اسطرح قائم ہوئی کہ اونکے گولے توپخانے کے دونو جانب سے صاف نکل جاویں توپون مین گراپ بہری ہوئی تہی اور جب سب تدبیر عمل مین آچکی تو ۸۱ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ اپنی بندوقین بہر کرین جب سب طیار ہو گئے تو ہندوستانی سپاہ کو حکم ہوا کہ ہتہیار رکہدو اس حکم کی تعمیل بلا عذر کی گئی اور رسالے والون نے بہی اپنی اپنی تلوارین زمین پر پہینکدین سب ہتہیار سپاہ گورہ نے اوٹہا کر گاڑیون پر بار کرکے روانہ قلعہ کیے بعد ازین سب سپاہ ہندوستانی اپنی لین مین گئی اور اسطرح بہ تدابیر صائبہ جوڈیشل کمشنر بہادر ملک پنجاب اس آشوب عالمگیر سے محفوظ رہا اور سب کو اس امر کا اقرار ہے کہ ملک پنجاب اگر قبضہ سرکار مین رہا تو باعث صاحب ممدوح الوصف کے تدابیر شائستہ و تجاویز لائقہ سے رہا اب ہم یہہ توقع رکہتے ہین کہ صاحب موصوف بترقی مدارج سر روبرٹ منٹگمری کے سی بی ہوجاوینگے جب ان تدابیر کی اطلاع جو بمقام لاہور عمل مین آئین تہین صاحب چیف کمشنر بہادر کو جو بمقام راول پنڈی رونق افروز تہے پہونچی تو جنرل ریڈ صاحب نے جو سب حکام لشکری موجودہ پنجاب سے زیادہ تر قدیم عہدہ دار لشکری تہے حکم تمام فوج پنجاب کا اپنے ذمہ لیا اور ایک کونسل جنگی قرار پائی اوسمین برگیڈیر کوٹن صاحب اور برگیڈیر چیمبرلین صاحب اور کرنیل ایڈورڈ صاحب اور کرنیل نکلسن صاحب موجود تہے ان سب صاحبونکی یہہ صلاح ٹہہری کہ ایک دستہ فوج اسطرح کا بمقام جہلم جمع ہونا مناسب ہے جو ہر وقت سب سامان جنگی و رسد وغیرہ اپنے ساتہ لیکر تمام ملک پنجاب مین گشت کیا کرے اس دستہ کی ترتیب کیواسطے ۲۷ اور ۲۴ رجمنٹ شاہی اور ایک باڑی توپخانہ اسپی گورہ اور ایک لائٹ فیلڈ باتری اور گائیڈ کور اور ۱۶ رسالہ غیر آئین اور یکم پنجاب پیدل اور پلٹن کماؤن اور ایک بازو دوم رسالہ پنجاب اور نصف کمپنی سفرمینا کی مقام مذکور مین جمع ہوئی اور جب سب سامان جمع ہو گیا تو دستہ مذکور روانہ لاہور ہوا اثناء راہ مین اس دستہ مین اکثر تبدیلی فوج کی ہوتی تہی کیونکہ بعض مقامات مین مناسب متصور ہوا تہا کہ کچہہ فوج گورہ اسی دستہ مین سے وہان چہوڑی جاوے اور اوسکی عوض اور سپاہ ہمراہ لیجاوے ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ۳۵ رجمنٹ ہندوستانی کو جو اوسوقت تک نمکحلال اور باوفا تہی ہمراہ لے لیا تہا مگر قبل از وارد ہونے مقام لاہور کے کچہہ شبہات نسبت اوسکے پیدا ہوے یعنی اثناء راہ مین یہہ سپاہی ہمیشہ ترش رو اور ناراض معلوم ہوے اور جب وہ لاہور مین پہونچے تو دو سپاہی اونمین سے اس بات کا اقرار کرکے بجانب میان میر گئے کہ جو سپاہ غیر مسلح وہان موجود تہی اونکو ترغیب بلوہ پردازی کی دیوین یہہ دونو سپاہی بمقام انارکلی گرفتار ہوئے اور ہنگام تحقیقات روبروے کورٹ مارشل کے اون پر جرم ثابت ہوا اور بتاریخ ۹ جون وقت صبح یہہ دونو توپ سے اوڑاے گئے یہان ہم یہہ بہی بیان کرتے ہین کہ اس رجمنٹ کے ہتہیار بعد ازین بمقام پہلور لے لیے گئے تہے اور اوسکو مقام مذکور مین چہوڑ کر باقی فوج بجانب شہر دہلی روانہ ہوئی تہی بتاریخ ۲۷ ماہ مذکور یہہ صلاح مناسب وقت متصور ہوئی کہ میجر نیچیل صاحب کے باڑی سے بہی ہتہیار بمقام میان میر چہین لیے جاوین بتاریخ ۳۰ ماہ آئندہ یعنی ماہ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے یکایک بلوہ کیا یہہ خبر سنکر اونکا کمانڈنگ افسر میجر سپنسر صاحب اونکی لین مین گئے تاکہ اونکو فہمایش کرین مگر ہنگام فہمایش اونکو اور

[illegible] سرجنٹ صاحب کو سپاہ مذکور نے مار ڈالا اور اپنے حوالدار میجر اور حوالدار کو بہی ہلاک کیا انکی تدبیر سزا دہی مین کچہہ درنگ نہین ہوئی اور اسی سبب سے جب تک توپخانہ طیار ہوا تب تک سپاہ مفسد بجانب کوہستان روانہ ہوگئی تاہم فوج سکہہ نے تیس سپاہ سے زیادہ قتل کیے اور سوار درپے اونکے گئے اور اونکی لین کی تلاشی ہوئی اور بہت ہتہیار مثل تلوار اور بندوق وغیرہ دیوارہاے مین سے جو لین کی تہین برآمد ہوئے اسی نظر سے دیوارین اور سپاہ کے لین بہی کندہ کی گئین اور اونمین سے بہی اسلحہ برآمد ہوے اگرچہ گو درنگ بیچ سزا دہی مفسدین مفرورین کے بروے کار آئی تہی تاہم اونکے قلع اور قمع مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اول یہہ خیال مین آیا تہا کہ یہہ مفسد قلعہ گوبندگڈہ مین جو امرتسر مین واقع ہے فراہم ہونگے اور اسی نظر سے فریدرک کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے جو بہت لائق اور ہوشیار افسر ہین وہ تدابیر عمل مین لاے جنسے وہ قلعہ مذکور مین جمع نہوسکین بعد ازین ایک خبر اس مضمون کی آئی کہ مفسدین مذکورین چالیس میل جاکر برآب دریاے راوی متصل اجنالہ ارادہ عبور دریا مذکور کا کرتے ہین یہہ خبر دیوان بہان ناتہ برادرزادہ راجہ دینا ناتہ بہادر نے جو تحصیلدار اجنالہ تہے کوپر صاحب کو بہیجی تہی اور خود بغیر انتظار تشریف آوری صاحب موصوف کے اپنے سواران پولس کو ہمراہ لیکر اون پر حملہ آور ہوے کوپر صاحب بہی یہہ خبر سنتے ہی فوراً روانہ اجنالہ ہوے اور بوقت نواخت چار گہنٹہ سہ پہر وارد مقام مذکور ہوے وہان پہونچکر دیکہا کہ تحصیلدار مذکور نے اپنے سواران پولس کی مدد سے ۱۵۰ مفسدین کو تو قتل اور ۶۰ کو گرفتار کیا تہا اور ۳۵ اونمین سے بہنگام عبور دریا غرق ہوگئے تہے اور تمام باشندگان پرگنہ مذکور حسب الحکم تحصیلدار درپے قتل اور گرفتاری مفسدین تمام شب پہرتے رہے اور صبح کو [illegible] مفسدین کو گرفتار کرکے لائے جو مفسد گرفتار ہوے تہے اونمین سے چند مفسد تو روانہ لاہور کیے گئے تاکہ وہان سزاے اعمال کو پہنچین اور باقیماندہ کو کوپر صاحب نے خود حکم قتل کا دیا اور سب گولیون سے مارے گئے اور اونکی لاشین ایک چاہ کہنہ مین جو متصل قتل گاہ کے تہا بہر دی گئین کوپر صاحب کے ساتہ سواران صاحب خان نوانہ اور سردار بتاسنگہ سندہانوالیہ اور سردار گلاب سنگہ اور جرنل ہرسکہہ راے اور سردار جودہ سنگہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر اور دیوان بہان ناتہ تحصیلدار اجنالہ جنکی خدمات لائقہ کا بیان مختصراً اوپر ہوچکا ہے تہے اور ان سب صاحبون نے صاحب موصوف کے ساتہ خوب کارہاے نمایان کیے جب ہم یہہ خیال کرتے ہین کہ اگر مفسدین مذکورین اسلحہ سے اپنے اعمال نکوہیدہ کی سزا نپاتے اور کوہستان کو جاکر کانگڑہ اور کولو وغیرہ اضلاع کوہستان مین پہونچ جاتے تو استقلال اور چالاکی جو کوپر صاحب سے اس موقع پر ظاہر ہوئی ہے اوسکی تعریف اور توصیف جسقدر چاہیے اوسقدر نہین ہوسکتی تفصیل اسکی یہہ کہ اگر مفسد کوہستان مین بہی جاکر مفسدہ انگیزی کرتے تو جتنے قلعہ ہاے کوہی مثل کانگڑہ اور نورپور اور کولو وغیرہ کے تہے وہ سب بگڑ جاتے اور ان قلعجات کی استحکام اور مضبوطی کا حال زمانہ سلف کی تواریخون سے بخوبی واضح راے ہر ایک شائق تاریخ کے ہے کہ کتنے روز قلعہ کانگڑہ شاہ اکبر کے وقت مین لڑا ہے اور کولو کیسا مضبوط قلعہ ہے الغرض کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے اس موقع پر ایسا کیا کہ جسکی کچہہ تعریف نہین ہوسکتی بلکہ یہہ بہی اگر یہان بیان کیا جاوے تو بجا اور درست ہے کہ صاحب موصوف کے سبب سے تمام کوہستان اس نائرہ عالم آشوب سے محفوظ رہا اب یہہ تہوڑا سا حال اور یہان درج کرنا ضرور ہے کہ جو مفسد کوپر صاحب نے علیحدہ کرکے روانہ لاہور کیے تہے اونمین ایک صوبہ دار میجر اور ایک جمعدار تہا

اور دو حوالدار اور آٹھ سپاہی جو گویا بانی فساد تھے جب یہہ لاہور مین پونہچا تو اونکو حکم جانے چہاونی میان میر کا ہوا اور وہان روبرو اور سپاہ کے جنکے ہتھیار چہین لیے گیے تھے اونکو توپ سے باندہ کر اوڑا دیا اور اسطرح سب سپاہ باقیماندہ کے دل مین وہ خوف ڈالا کہ بار دیگر کوئی اونمین سے مرتکب ایسی حرکات قبیحہ کا نہو

سہارن پور

تاریخ ۲۰ ماہ جولائی صاحب مجسٹریٹ اور میجر سکوٹ صاحب نے گارد جیلخانہ کے بغیر ہنگامہ و فساد کے ہتھیار چہین لیے ہر چند اسکی چندان ضرورت نہ تہی مگر احتیاطاً یہہ امر وقوع مین آیا کیونکہ ایک خبر مشہور تہی کہ چند گارد والے سپاہی گوجران قرب و جوار سے اور بدمعاشان شہر سے کچھہ سازش کیا کرتے ہین اور یہہ خبر بپایۂ صداقت کو پہونچ چکی تہی کہ گوجر مقام باہراو چند میل کے فاصلے پر سہارن پور سے واقع ہے جمع ہوتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ جب رانگہڑ اور راجپوت اور دیگر اقوام سرکش اونکے ساتھہ متفق ہو جاوینگے تو وہ مقام سہارنپور پر حملہ آور ہونگے اس خبر کو تصدیق سمجھکر صاحب مجسٹریٹ نے ایک چٹھی ضروری بنام کرنیل ہیوسٹ صاحب مقام لنڈہور روانہ کی کہ صاحب موصوف کچھہ سپاہ گورہ واسطے کمک کے روانہ کرین

کرنیل صاحب نے فوراً کچھہ سپاہ سواری یابو وغیرہ زیر حکم کپتان سینڈ صاحب اور لفٹنٹ برنگ صاحب بجانب سہارنپور روانہ کیے اور حکام مقام ہذا نے بگہیان اور گاڑیان اور ہاتھی وغیرہ یہانسے روانہ کیے کہ جہان سپاہ مذکور ملے وہان سے یہہ سواریان اونکو نزدیکی یہان سے لے آوین اور سپاہ مذکور بروز دوشنبہ قریب نواخت نو گہنٹہ شب وارد اس جگہہ کے ہوئے اور یکشنبہ کو بوقت نواخت تین گہنٹہ صبح وہ لوگ مقام لنڈہور سے روانہ ہوے تھے

روز مقررہ سہ شنبہ تہا جو مفسدین نے واسطے حملہ کرنیکے تجویز کیا تہا مگر باعث آجانے اس فوج کے اور واپس آنے ایک دستہ فوج گورکہہ زیر حکم لفٹنٹ یونس رگین اور روبرٹسن صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور بسبب موجود ہونے کچھہ سپاہ روڑکی کے معہ ایک ضرب توپ توپچی زیر کمان کپتان درمنڈ صاحب بالفعل تمام ارادہ اونکی سرکشی کا فسخ ہوگیا

دیوگڈہ

شروع ماہ اکتوبر مین ۳۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اس مقام مین مفسدہ پردازی کرکے اپنے افسرونمین سے کئی اشخاص صاحبونکو قتل کیا اور رونلڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع کو بھی مار ڈالا مگر فلورڈ صاحب سب اسسٹنٹ کمشنر جان بچا کر بہاگ گیے صوبہ دار چہارم کمپنی نے لفٹنٹ کوپر صاحب کو بہاگنے نہ دیا اور باقیماندہ سپاہ کمپنی مذکور خیرخواہ ہین اور وہ فساد نہین کرینگے اور اسی عرصے مین اون پر بارش گولیونکی ہوئی لفٹنٹ کوپر صاحب اور لفٹنٹ رین صاحب اور رونلڈ صاحب بنگلے مین بہاگ گئے مگر دشمنون نے بنگلہ گھیر لیا اور اوسکو آگ لگا دی گرانٹ صاحب جو یہان رہتے تھے وہ اول ہی آواز بندوق کی سنکر مکان چہوڑکر فراری ہوگئے تھے اس عرصے مین جب برآمدہ بنگلہ مین آگ لگی سپاہ نے لفٹنٹ رین صاحب سے کہا کہ تم باہر آجاؤ ہم تمکو نہین مارینگے تم بہاگ جاؤ رین صاحب نے اونسے عہد لیا اونہون نے قسم کی اور اپنے قول پر ثابت رہے یعنی جب وہ بنگلے سے باہر آئے تو اونکو قتل نکیا اور بسلامت جانے دیا صاحب موصوف اب بہاگلپور مین موجود ہین جب لفٹنٹ کوپر صاحب اور رونلڈ صاحب اور ایک حوالدار اور ایک سپاہی کے جو دو نو ہندوستانی خیرخواہ سرکار تھے اور صاحبان موصوف

ساتھ بنگلے مین پناہ گیر ہوئے تھے دیکھا کہ بنگلہ جلنا شروع ہوا اور اوسمین رہنا اب ناممکن ہے وہ چارون بنگلے چھوڑکر بارادہ فرار باہر آئے مگر اونکے آتے ہی گولیان اون پر برسنی شروع ہوئین اور دونو صاحب اور سپاہی تو وہین مارے گئے مگر حوالدار بھاگ کر بچ گیا مفسدین نے لاش کور صاحب کو پارہ پارہ کیا اور تلوار سے تمام جسم کو قیمہ کیا بعد ازان بجانب جیلخانہ روانہ ہوئے اور قیدیونکو آزاد کیا اور خزانہ لوٹا اور شہر کو بھی تاراج کیا برہمن اور پنڈت بھی اونکے ہاتھ سے نہ بچے اور فیلخانے سے اونہون نے سوائے اور اشیائے بیش قیمت کے تین ہاتھی لیے اور یہہ سب لیکر بجانب مقام روہنی روانہ ہوئے اس مقام روہنی کو بھی اونہون نے بتاریخ دہم وقت شب خوب لوٹا اور لوٹ کر وہان سے بھی روانہ ہوئے خدا کرے کہ اونکو اس اعمال زشت اور کردار زبون کی سزا جلدی ملے مفسدین نے ہندوستانی ڈاکٹر کو زبردستی اپنے ساتھ لیا اور سب ادویہ ہسپتال بھی ہمراہ لین اب اونکے پاس گیارہ ہاتھی اور اسباب جنگ بکثرت موجود ہے اور ۲۵۰ بندوقین ہین دو آدمی لفٹنٹ رین صاحب کے ساتھ بھاگل پور گئے اور ایک ہندوستانی نے گرانٹ صاحب کو مفسدین سے بچاکر اپنے پاس مخفی رکھا تھا

فتح گڈہ

بتاریخ ۳ ماہ جون خبرین آئین کہ سپاہ نے بمقام شاہجہانپور اور بریلی فساد برپا کیا اور ایک دستہ فوج مفسدین اور وہ جمعیت ایک پلٹن پیادہ اور ایک رسالہ سواران بھی فتحگڈہ کو آتے ہین ان خبرون کے سننے سے نہایت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ ۱۰ رجمنٹ ہندوستانی بمقام ہذا آمادہ فساد تھی بلکہ بالکل بگڑ گئی تھی اونہون نے تین لاکھ روپیہ خزانہ کا اپنے پاس رکھا تھا اور جب حکام نے چاہا کہ خزانہ مذکور کو قلعے مین پونہچا دین تو اونہون نے لیجانے نہ دیا بلکہ وہ برملا یہہ کہتے تھے کہ جو ایک پلٹن اور آکر اونسے شامل ہووے تو وہ فساد کرکے تمام انگریزونکو قتل کرینگے اوسی شب کو سب صاحب لوگ ایک مقام پر جمع ہوئے اور مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے آخرکار یہہ صلاح قرار پائی کہ اول سب میم لوگون کو اور بچون کو روانہ کانپور کرنا چاہیے اور چونکہ کشتیان موجود تھین تو یہہ امر قرار پایا کہ فوراً اونکو روانہ کرنا لازم ہے چنانچہ بتاریخ ۴ بوقت نواخت ایک گھنٹہ شب اونکو بسواری کشتیان روانۂ کانپور کیا دوسرے روز وقت صبح افسران ۱۰ رجمنٹ بھی اون کشتیون سے جا ملے کیونکہ رجمنٹ مذکور نے فساد شروع کردیا تھا خزانہ لے لیا اور اپنے کرنیل سے بہ بدزبانی و دشنام دہی پیش آئے اور ایک یا دو افسرون پر گولی بھی چلائی تھی اب یہہ سب متفق ہوکر روانہ ہوئے اور جب روبروے موضع جسنا کھور کے پونہچے گانون والون نے اون پر گولیان مارنی شروع کین مگر سوائے ایک آدمی کے جسکے زخم خفیف آیا تھا اور کسیکو آسیب نہ پونہچا بروز دوم وہ تھوڑی دور گئے تھے کہ اونکو یہہ خبر ملی کہ مفسدین اودہ ایک گھاٹ سے جو چند میل کے فاصلے پر ہے عبور دریا کرکے پہنچے مگر یہہ خبر بروقت تحقیقات غلط نکلے تاہم اندیشہ باقی رہا اور سب کی یہہ صلاح ٹھہری کہ یکجا سفر کرنا خوب نہین اور متفرق رہنے سے چندان اندیشہ نہین کیونکہ یکایک کسیکا خیال جزوی آدمیون پر نہین گذرنے کا اسلیے کرنیل سمتھ صاحب کپتان بگنل صاحب کپتان فٹش جرالڈ صاحب السائین اکنفورڈ صاحب اور انسائین برن صاحب اور پروباین صاحب مع عہدہ داران ملکی قریب معـــ نفر ہردو بخش زمیندار دہرم پور کے پاس جاکر پناہ گیر ہوئے اور باقی غیر متعلق ملازمین سرکار اور پادری صاحب ساکن امریکا اور لفٹنٹ مونکٹن صاحب بسواری کشتی بجانب کانپور روانہ ہوئے کیونکہ اب تک مفسدہ کانپور کی خبر فتحگڈہ مین نہین پہنچی تھی

تمام اس جماعت کو جسمین ۱۲۶ آدمی تھے ناناصاحب نے بصد خواری بمقام کانپور قتل کیا جماعت ثانی جو ہردیوبخش کے پاس گئی تھی وہ دس روز تک بآرام و تواضع تمام وہان رہی لیکن جب بدمعاشان اودہ نے ہردیوبخش کو کہلا بھیجا کہ تم اگر انگریزون سے دوستی رکھوگے تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور تمام تمہارے عیال و اطفال و اسباب کو تباہ و برباد کر دینگے اس پیغام سے اوسکو نہایت ہراس پیدا ہوا اور اوسنے سب صاحبونکو چھاونی یعنی کانپور کو بحراست روانہ کیا مگر پروبائن صاحب معہ عیال و اطفال اور ایڈورڈ صاحب جو بداؤن سے آئے تھے وہ ہردیوبخش کے پاس ہی مخفی رہے کرنیل سمتیہ صاحب آخرکار ۱۰ رجمنٹ کو ترغیب دیکر راہ راستی پر لایا مگر یہہ واسطے چندروز کے تھا کیونکہ ۱۸ جون کو پھر سب سپاہی برملا آمادہ مفسدہ پردازی ہوے

ایک صاحب حال اسکا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ ۱۸ ماہ جون وقت صبح لفٹنٹ سوئیٹنم صاحب نے آکر ہمکو خبر دی کہ رجمنٹ نے برملا فساد برپا کرنا شروع کیا اور جیلخانہ توڑکر سب قیدیونکو رہا کیا اس خبر سے ہم سب کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دوروز قبل اس واردات کے ۱۰ رجمنٹ نے ایک چٹھی جو صوبہ دار ۴۱ رجمنٹ نے اونکو لکھی تھی اور یہہ ۴۱ رجمنٹ وہ تھی جسنے سیتاپور مین فساد کیا تھا اور وہانسے روانہ ہوکر براہ شاہجہانپور چند میل کے فاصلے پر پار دریاے گنگ کے آکر فروکش ہوئی تھی اسنے افسر کمانڈنگ کرنیل سمتیہ صاحب کو دی تھی مضمون اوسکا یہہ تھا کہ تم اپنے افسرون اور انگریزونکو قتل کرو اور خزانہ لیکر ہمارے ساتھ آ شامل ہو فقط اور صوبہ دار نے یہ بھی کرنیل صاحب کو کہا تھا کہ ہمنے اونکو جواب لکھہ بھیجا ہے کہ ہمنے بڑی مدت نمک کمپنی بہادر کا کھایا ہے اور ہم فساد نکرینگے اور ہم سب سپاہیونکا عزم بالجزم ہے کہ ہم خصوص نمک کا پاس کرینگے اور تمکو چاہیے کہ اس راستے سے نہ آؤ اگر آؤگے تو ہم سرکار کیطرف سے جنگ کو مستعد ہین اور سواے اسکے سپاہیون نے بیچ توڑنے پل کے اور ڈوبا دینے کشتیونکے بڑی مدد کی تھی تاکہ مفسد اس پار دریاے مذکور کے نہ آسکین مگر تمام یہہ امر اونہون نے اپنا اعتبار بڑھانے کے واسطے اور حکام کو غافل کرنیکے واسطے کیا تھا کیونکہ جسوقت ۴۱ رجمنٹ نے عبور دریا کرکے شہر مین قدم رکھا اوسی وقت ایک کمپنی ۱۰ رجمنٹ نے اور گولندازون نے جو خزانے پر تعینات تھے دو توپین جو وہان پریڈ پر موجود تھین لیجاکر نواب فتح گڈہ کو گدی پر بٹھایا اور سلامی ۲۱ ضرب توپ کی سرکی خبرون سے ایسا معلوم ہوا کہ نواب نے اونکی سلامی وغیرہ اور اطاعت کو منظور نکیا اور کہا کہ اگر تمکو مجھے نواب بنانا ہی تو خزانہ مجھے لا دو اور میرے پاس بطور ملازم تم رہو مگر سپاہیونکو یہہ منظور نہوا کہ روپیہ دیوین اسواسطے وہ پھر اپنی پریڈ پر واپس آئے اور جھنڈونکی سلامی اوتاری اور روپیہ آپسمین تقسیم کر لیا اوسوقت ہمارے پاس کچھہ قلیل سپاہی قلعہ مین موجود تھے اور وہ بھی راستہ پکڑتے جاتے ہین ایک یا دو سپاہی ابھی آئے تھے اور اپنے لوٹے وغیرہ جو قلعے مین رہ گیے تھے لیکر پھر چلے گئے بعد ازین یہہ رجمنٹ دو دستون مین تقسیم ہوگئی ایک مین تو سب پوربیے جمع ہوئے اور وہ دریا پار ہوکر بجانب اودہ جہان اونکے مکان تھے روانہ ہوتے اور کپتان بگنل صاحب کو اپنے ساتھ لیگیے اس دستے کی خبر ہمکو یہہ آئی کہ راستے مین اونکو گانون والون نے لوٹ لیا اور کپتان بگنل صاحب کو قتل کیا اور باقی دستہ دوم کے سپاہی دو دو تین تین ملکر اپنے اپنے مکانونکو چلے گئے اور کچھہ قلیل جو یہان رہگئے تھے اونکو سپاہیان ۴۱ رجمنٹ نے اس سبب سے قتل کیا کہ اونہون نے روپیہ تقسیم کرنے مین انکار کیا تھا اور اونکو نہ دیا تھا

اسی عرصے مین کہ باقیماندہ سپاہیان ۱۰ رجمنٹ اور سپاہیان ۴۱ رجمنٹ مین جنگ بابت روپے کے ہو رہی تہی تمام بنگلہ اور عمارات سرکاری کو آگ لگادی اور نواب فتحگڈہ جسکی ترغیب سے ایسا ہوا اوسنے خاص حکم واسطے منہدم کرنے مکانات عملہ تار برقی کے اور شکست کرنے تار مذکور کے دیا تہا اور کارخانجات توپ و بارچہ وغیرہ پر پہرے قائم کردیے تہے

ہم لوگونکی قلعے مین اول یہہ صلاح ہوئی کہ کشتیون پر سوار ہو کر بہاگ چلیے مگر دریا مین پانی کم تہا اسواسطے آخرکار یہہ تجویز قرار پائی کہ قلعے کو مضبوط کرنا چاہیے مگر ہم سب معہ زن و بچہ ۱۱۰ انگریز تہے اور انمین سے تینتیس ۳۳ آدمی لائق کارزار تہے اور یہہ ہی ہماری فوج محافظ تہی اب ہمنے طیاری مضبوطی قلعہ کی شروع کی ایک توپ چہہ پنی مین گراب بہر کے ہمنے دروازے کے اوپر قائم کی اور قریب تین سو بندوق جو قلعے مین موجود تہی اونکو بہر کر طیار رکہا کہ بوقت ہرج نہوا ور تہورنہل صاحب بندوق بہرتے تہے کہ وہ کسہ ہوگئی اور اونکے ہاتہ اور بازو مین ایسا زخم آیا کہ بعد ازین وہ لایق کار نہ رہے یہہ سامان کرکے ہم آپ گودام مین گئے تاکہ اسباب جنگ معلوم ہو کہ کسقدر موجود ہے مگر وہان بہت کم تہا تہوڑے گولے اور سیل کے گولے ملے اور چہہ بکس کارتوس گولیدار کے اور اوسیقدر سادہ کارتوس کے دستیاب ہوئے ہمنے سادہ کارتوسونکو توڑکر بارود واسطے توپون کے نکالے اور جو کچہہ وہان از قسم پیچ آہنی وغیرہ دستیاب ہوئے اونکو جمع کرکے رکہا کہ بجاے گراب اور گولی وغیرہ کے کام مین آوین

اب ہماری سبکی گنتی ہو کر تین جماعت مین ہر ایک زیر حکم افسر لشکری کے کیے گئے اور کل پر حکم کرنیل سمتیہ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ کا قرار پایا

روز اول تو بغیر شورش کے گذر گیا مگر ہمنے یہہ سنا کہ ۴۱ رجمنٹ آکر لکہہ پڑا مین جو ایک باغ قریب ایک میل بجانب غرب قلعے کے واقع ہے مقیم ہوئی ہی اور طیاری کرنے کی اوپر قلعہ کے کر رہی ہے بوقت شب ہمارے پہرے ہر ایک برج قلعہ پر تعینات ہوئے مگر رات بہی بغیر شور و شر کے گذر گئی بوقت صبح ہمنے ایک اور توپ مین تپی چڑہائی اور شام کو ایک اور نو پنی لفٹنٹ کی رسد وغیرہ بہی ہمنے اس روز جمع کی اور قلعے کو حتی الامکان خوب مضبوط کیا حتی کہ جب ۴۱ رجمنٹ نے ہم پر حملہ کیا اوسوقت ہمارے ساتہ توپین حسب تفصیل ذیل قلعے پر طیار تہین یعنی ایک تین پنی اور ایک چہہ پنی اور ایک نو پنی اور تین غبارے ایک ۲ انچی دوسرا ۸ انچی اور تیسرا ۴ ۱/۲ انچی اور ایک برنجی گردہ

بتاریخ ۲۶ یا ۲۷ جون دشمنون نے ایک جماعت قلیون پر جو قلعے کے متصل کسی دیوار کو منہدم کر رہے تہے بندوقین چلائین اونکی آواز سنتی ہی توپ اطلاع دہی کی سر ہوئی اور ہم مین سے ہر ایک اپنے اپنے مقام مقررہ پر جاکر حاضر ہوا بعدہ دو چار گولیان طرفین سے چلین مگر کوئی امر لائق تحریر کے ظہور مین نہین آیا

بروز دوم قبل از طلوع آفتاب مفسدین نے دو توپین لاکر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر بباعث تاریکی کے کوئی نشان اونسے نہ بندہ سکا غرض کہ پہر اونہون نے توپ موقوف کی اور جب روز روشن ہوا تو پہر گولہ رانی شروع کی سپاہیان مفسد نے پناہ درختونکی اور جہاڑیونکی اور راہ و رخنون کی آڑ لیکر ہم پر بندوقین مارنی شروع کین اور ایسا موقع ہوا کہ ہمکو کوئی جا بواون پر گولی مارنے کا نہ ملا اونکی گولیان ہر چند بکثرت آتی تہین مگر ہمارا کچہہ نقصان اونسے نہوا مفسدین اسیطرح گولہ باری

تابہ دوپہر کرتے رہے بعد از دوپہر کے کچھہ سپاہی وہان سے ہٹ گئے اور شام تک نہ ہوتے ہوتے یہ نوبت ہوئی کہ کوئی ایک آدہ گولی اونکی چلتی تھی بوقت شب ہمنے دمدمہ لکڑیونکا بنایا اور اوسمین صرف بندوق کے مہرے کے برابر سوراخ رکھے بروز دوم مفسدین نے دوسری جانب آکر گولہ رانی شروع کی مگر اس سے بھی ہمارا نقصان کچھہ نہوا کیونکہ کوئی گولہ تو اوپر جاتا تہا اور کوئی برج مین لگتا تہا یہہ گولہ رانی روز گذشتہ کی نسبت بہت سخت ہوئی اور زینے بھی وہ لاسکتے تھے مگر جو سپاہی زینہ لیکر قلعہ کی جانب آتا تہا جسوقت وہ گولے کی مار پر پہونچتا تہا اوسیوقت گولی اوسکے پاس پہونچتی تھی اور وہ وہین رہ جاتا تہا

چار روز تک مفسدین کی توپ اور بندوق اسیطرح چلتی رہی اور کئی بار اونہون نے ارادہ زینہ لگانیکا کیا مگر کچھہ سودمند نہوا

بروز پنجم گولہ رانی کم ہوئی مگر ایک کمپنی رائفل والون نے موضع حسین پور کے مکانونکے اوپر چڑہ کر گولیان مارنی شروع کین اور ازحد آتش باری کی اوسمین کپتان فلیمو صاحب اور سدرلین صاحب اور ایک یا دو ملازم زخمی ہوئے چند رائفل والے ایک مکان پر جو قلعے کی دیوار سے ملحق تہا اور ستر یا اسی گز کے فاصلے پر واقع تہا چڑہ گئے اور وہانسے دیوارونمین چہید کرکے نالین بندوقونکی اوسکی باہر نکال کر ایسی آتش باری کی کہ ہماری توپین بیکار ہو گئین کیونکہ ہم بخوف گولی سر بھی اوٹھا نہین سکتے تھے اسی روز میرا بہائی کنڈکٹر اہرن کو بچاتے ہوئے مارا گیا اور اوسی جگہہ دو چار گھنٹے کے بعد [illegible] صاحب بھی گولی سے مر گئے اور یہہ دونو ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے بروز دوم وقت صبح اہرن صاحب مذکور نے ایک گراپ ایسا مارا کہ قریب بارہ آدمی مفسدین سے جو ایک دمدمہ جہاو اور ریت کی ٹیلونسے واسطے رائفل والونکے قریب دیوار قلعے کے زیر حفاظت رائفل والہ بنا رہے تھے اوڑ گئے

مفسدین نے اب یہہ ترکیب سوچی کہ پلٹن سفرمینا کو حکم دیا کہ جس مقام پر لکڑیان وغیرہ بہت رکھی تھین وہان پر نقب لگادین اور سفرمینا کندیدن سرنگ مین مشغول ہوئی یعنی اونکو اس امر سے دانستہ منع نہ کیا کیونکہ وہان انبار لکڑیونکے اور گہاس کے پڑے تھے اور وہانسے ہمکو کچھہ آسیب نہین پہونچتا تہا اسیطرح دو روز تک سفرمینا نے کہودا اور جب مفسدین اوس راہ سے مقام مذکور مین آگئے ہمنے گہاس وغیرہ مین آگ لگادی اس سبب سے مفسدین نقصان جان کثیر وہانسے فراری ہوئے اب اونہون نے ایک اور سرنگ لگانی شروع کی اور دو روز تک اوسکو بھی درست کیا اور تیسرے روز وقت صبح اوسکو آگ دی زمین بہت اوڑی اور اوس سے نہایت اندیشہ ہوا تمام قلعہ لرزے مین آگیا اور ہمنے یہہ سمجہا اب ہم سب ہو چکے مگر جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف پانچ یا چہہ گز مٹی دیوار کی اوڑ گئی تھی اور جس برج پر مین تعینات تہا وہ قریب اوس دیوار کے تہا جسمین سے مٹی اوڑی تھی مین دوڑ کر برج پر گیا تاکہ معلوم ہو کہ کسقدر نقصان یا مضرت ہوئی وہان جاکر دیکہا کہ چند ہمارے رفیق ایک توپ کو اوس مقام پر لیجاتے ہین جہان بباعث سرنگ کے شق پڑ گئی تھی یہہ دیکھکر مین [illegible] اپنے مقام پر آیا اور [illegible] تاک [illegible] کہ قریب سو یا ڈیڑہ سو پٹھان اور سپاہی مفسدین کے آپس مین مبارکباد [illegible] کہ اب [illegible] ہم [illegible] تو زینہ لگا کر

اس شق کی راہ سے قلعہ پر چڑہ جاسکتے مین سنے فوراً اس امر کی اطلاع اپنے رفیقونکو بہیجی اور اونسے درخواست مدد کی کی اور ادہر اپنی دونالی اور آٹھ بندوقین اور جو میرے پاس طیار بہری ہوئی تہین اونسے اون پٹہان وغیرہ پر وار کیے اس اثنا مین ایک ہندوستانی میرے پاس جو بندوق خالی ہوگئی تہی اوسے بہرتا تہا اور مین اوس سے لیکر سر کرتا تہا غرض کہ دوبارہ جو اون ہندوؤن کا وار مین سنے اون پر کیا تو وہ بہاگ نکلے اور ہنوز مدد میرے پاس نہین پونہچی تہی کہ وہان مطلع صاف ہوگیا تہا اوسی روز بعد ایک عرصے کے مفسدین سنے دوبارہ ارادہ حملے کا کیا مگر فسنہ صاحب سنے اونکو شکست دی اور اونکے سرغنہ کو گولی سے مارا اوسکے مرتے ہی جتنے اوسکے رفیق ساتہ تہے سب پسپا ہوگئے اس روز ہمارا ایک نہایت اچہا گولنداز اہر نامے مارا گیا اوسکے سر مین ایک گولی لگی جسوقت وہ توپ کو نصب کر رہا تہا اور وہ اس صدمے مین جان سپرد ہوا

دشمنون سنے اب ایک توپ ایسے مقام پر لاکر لگائی کہ اوسکی زد اوس بنگلے پر تہی جسمین میم صاحبان اور بچے ستہے ہر چند کئی گولے اونکے بالا بالا گئے مگر دو ایک مکان مذکور پر آ لگے ایک اور توپ اونہون سنے لاکر لگائی جسکا گولہ دروازے پر لگتا تہا اور ایک دروازے کی چول بہی توڑ ڈالی اور کئی سوراخ دروازے مین کر دیے مگر ہمکو نقصان کم پونہچا کیونکہ ہمنے دروازے مین لکڑیان انبار کرکے لگا دی تہین اور گولہ لکڑیون مین ہی رہ جاتا تہا عرصۂ قلیل کے بعد دو توپین ہماری اونہون سنے بیکار کردین بعد ازین دشمنون سنے ایک اور سرنگ کی طیاری کی اس استقلال اور ارادے پر قائم رہنے مفسدین کے سے اور نقصان تین آدمیون لائق اور کارگزار کے سے دل تمام قلعگیونکا جو ہر وقت کی مصروفیت اور نگہبانی وغیرہ سے تنگ آ گئے تہے ٹوٹ گیا اور یہہ بہی امر تحقیق تہا کہ اگر دوسری سرنگ اڑ گئی اور ایک اور شق دیوار قلعہ مین ہو جاوے تو دو راستے کو روکنا بہت مشکل پڑیگا اور مفسدین اندر قلعہ کے آ دہمکینگے اب صرف یاس نظر آئی اور سوا سے کشتیون کے اور کوئی شکل رہائی کی ظاہر نہوئی اور اب دریا بہی بباعث بارش کے طغیانی پر تہا بعد از مشورۂ کامل کے یہہ صلاح مصمم قرار پائی کہ قلعہ خالی کر دینا مناسب وقت ہے اور فوراً سب سامان سفر کا درست ہوا ہم لوگ اور بچے تین گروہ مین منقسم ہوئے اور تینون گروہ علیحدہ علیحدہ کشتیون پر بوقت نصف شب سوار کر دیے گئے بعد ازان ایک شخص ہر ایک پہرے پر گیا اور پہرے والونکو بہی ساتہ لے آیا قریب دو بجے صبح کے تاریخ ۴ جون ہم سب کشتیون پر سوار ہو گئے توپین جو قلعے مین تہین اونمین میخ مار دی اور اونکو اسطرح بیکار کرکے چہوڑ دیا اور جو کچہہ سامان جنگ قدرے باقی بچا تہا اوسکو ضائع کر دیا اب حکم کوچ کا صادر ہوا اور ہم سب بہ بندوبست تمام روانہ ہوئے جسوقت ہم قلعے کی دیوار سے آگے بڑہے فوراً گولیان ہم پر برسنی شروع ہوئین اور سپاہیون سنے غل مچایا کہ فرنگی بہاگے جاتے ہین مفسدین سنے ایک کوس تک ہمارا تعاقب کیا اور ہم پر گولیان مارین مگر ہم دور تہے اور ہمارا کچہہ نقصان اونسے نہوا

ہم بہت دور نہ گئے تہے جب ہمکو معلوم ہوا کہ کرنیل گولڈی صاحب کی کشتی بہت بڑی اور بہاری تہی اور اوسکا بہانا بہت مشکل تہا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو خالی کرکے چہوڑ دین اسواسطے سب سوار کشتی مذکور کے کرنیل سمتہ صاحب کی کشتی مین آ گئے اس تبدیلی کشتی مین کچہہ عرصہ گذرا اور اس توقف کا نفع سپاہ مفسد کو حاصل ہوا یعنی اونہون سنے اس عرصے مین ایک توپ لاکر ہمپر گولہ زانی شروع کی مگر ہماری کشتیان بہت فاصلے پر تہین

اسواسطے ہمکو کچہہ ضرر اونسے نہ پوہنچا جو گولہ آتا تہا وہ راستے مین گر جاتا تہا اسیطرح ہم موضع سنگہی رام پور تک پہوںچے اور راستے مین ہر چند گانو والے اور سپاہ گولہ رانی کرتی تہی مگر ہمکو کچہہ آسیب نہ پہونچتا تہا مگر کچہہ نقصان کرنیل سمیتہ صاحب کی کشتی مین عائد ہوا اور اوسکے مرمت کو ہم چند لحظہ ٹہرے کہ اسمین ایک گولی ایک ملاح کو لگی اور وہ مر گیا ہمارے ساتہہ دو ملاح تہے سو ایک اونمین سے اس مقام پر مارا گیا اور دوسرا ابہی تک ساتہ تہا مرمت کشتی کرکے ہم آگے کو روانہ ہوے کرنیل سمیتہ صاحب کی کشتی آگے تہی ہم چند گز کے فاصلے پر اس گانو سے گئے تہے کہ ہماری کشتی تہ دریا پر جہان ریگ بہت تہی رک گئی اور دوسری کشتی آگے چلی گئی ہم سب پانی مین اوترے اور سب نے زور کیا کہ اوسکو جنبش دین مگر اوسنے اوس جگہہ سے حرکت نہ کی غرض کہ قریب نصف گہنٹے کے ہم اس حالت پریشانی مین تہے کہ دو بڑی کشتیان آتی ہوئی نظر آئین جب وہ قریب بیس گز کے فاصلے پر پونہچین تو ہمکو معلوم ہوا کہ اونمین سپاہی مفسد ہین وہان پہونچتے ہی اونہون نے گولیان مارنی شروع کین اور کئی صاحبونکو قتل اور زخمی کیا اس ہنگامے مین جرچ صاحب کی گولی سینے مین لگی اور فشر صاحب جو میرے پیچہے کہڑے تہے اونکے زانو مین ایک گولی لگی صاحب موصوف نے مجہے آواز دی اور مین نے ذرا ایک اپنا سر جو اونکی طرف پہیرا تہا کہ ایک صدمہ سنگین میرے شانہ راست پر معلوم ہوا جب مین نے شانے کو دیکہا تو ایک گولی لگی تہی اور پوست اور کچہہ گوشت بہی شانے کا اوڑ گیا تہا اور میجر روبرٹسن صاحب کے چہرے پر زخم آیا تہا اس عرصے مین وہ دونو کشتیان بہت نزدیک آگئین تہین بلکہ چند سپاہی ہماری کشتی پر آگیے تہے یہہ حال دیکہکر میجر روبرٹسن صاحب نے ہم لوگون سے کہا کہ زندہ ان سپاہیونکے ہاتہ مین آنے سے بہتر ہے کہ تم سب دریا مین کود پڑو یہہ سنکر سب نے دریا مین کودنا شروع کیا مین جلدی سے کشتی پر گیا اور وہانسے ایک بندوق لیکر ایک سپاہی کو مارا اور دوسری مرتبہ بندوق بہری مگر ٹوپی نہ ملی اور سپاہی بہی بہت جمع ہو گئے ناچار بندوق لیکر مین بہی وہانسے بہاگا اور دریا مین کود پڑا لفٹنٹ قٹس جرلد صاحب معہ میم صاحبہ کے ایک گوشہ کشتی مین بیٹہے تہے اور اونکا لڑکا بہی اونکے پاس تہا اور صاحب موصوف کے ہاتہ مین ایک بندوق معہ سنگین کے موجود تہی اسوقت تک جرچ صاحب خون مین لوٹ رہے تہے اور باقی سب صاحب دریا مین کود پڑے تہے میجر روبرٹسن صاحب معہ میم صاحبہ اور اپنے بچے کے اور مس طامس صاحبہ یکجا نزدیک کشتی کے کہڑے تہے اور اونکے پاس لفٹنٹ سمن صاحب اور جرچ صاحب خود بہی کہڑے تہے اب میرے تئین میجر فلوٹ صاحب اور انسائن ایکفورڈ صاحب اور چند اور صاحب نظر آئے میرے خیال مین آتا ہے کہ وہ مارے گیے ہونگے فشر صاحب معہ میم صاحبہ کے قریب بیس گز کے فاصلے پر کشتی سے تہے اور صاحب کے ہاتہ مین اونکا لڑکا تہا اور ایسا معلوم ہوتا کہ شاید مردہ ہے اور میم صاحبہ کا حال یہہ تہا کہ پانی کے زور سے وہ ٹہر نہین سکتی تہین اور اونکے کپڑے بجاے بادبان کے ہو گئے تہے اور اونکو کہینچے پہرتے تہے مگر صاحب موصوف اونکو پکڑے تہے اور بہنے نہ دیتے تہے اب مین نے یہہ تجویز کی کہ یہانسے بہاگ کر اگلی کشتی سے جا ملیے کیونکہ میری دانست مین وہ کشتی بہت فاصلے پر لگی تہی اس ارادے سے مین دہار پر پڑ لیا اور جب نزدیک فشر صاحب اور اونکی میم کے گذرا تو دیکہا کہ وہ بڑے وقت اور تکلیف مین تہے مگر مجہہ سے اوسوقت اونکی کچہہ اعانت نہو سکتی تہی اسواسطے مین آگے کو روانہ ہوا اور تہوڑے عرصے کے بعد دیکہا کہ فشر صاحب بہی

شناوری کرتے ہوے چلے جاتے ہین مگر تاریکی شب نے اب ساحت دریا کو گھیر لیا تہا اسواسطے پہر اوسکا حال کچہہ نہین معلوم ہوا ایک گہنٹہ کامل بلکہ زیادہ مین شناوری کرتا گیا آخرکار نزدیک کشتی اولین کے پہونچا یہان بہی دیکھا کہ سب تباہ حال کشتی انشنیونکا تہا رونین صاحب اور چہوٹی بیٹی یعنی مس گولڈی صاحب کی اور ایک اور بچہ اور ملاح موجود تہے باقیماندہ سب قتل ہوے اور لفٹنٹ سوین ہم صاحب اور ڈاکٹر بالمی صاحب اور ایک یا دو اور صاحب زخمی پڑے ہین انکو یہہ واردات روبرو سنگہی رامپور کے گذری تہی جہان سپاہیون نے جو ہمارے تعاقب مین آتے تہے دو توپین لگا رکہی تہین اور اونہین گراپ بہر کر ماری تہی جنسے یہہ سب حادثہ واقع ہوا

ہمنے اب اس کشتی کی مرمت کی اور یہانسے روانہ ہوسے مگر شب بہر دل مین ہراس کامل تہا صبحی بروز دوم ایک آواز کنارے سے ہماری گوش زد ہوئی اور مین نے پہچانا کہ آواز فشر صاحب کی ہے غرض کہ ہم اونکو بہی کشتی پر لے آئے اور اونہون نے آکر بیان کیا کہ اونکی میم صاحبہ اور بچے دونو اونکے ہاتہون مین سے دریا مین ڈوب گئے صاحب موصوف کو زخم بڑی تکلیف دیتا تہا کیونکہ گولی پار زانوے چپ کے ہوگئی تہی تمام روز ہم کشتی پر روان رہے اور آخرکار ایک گانو مین کہ جو روبرو سے قسم پور متعلقہ ملک اودہ کے آباد تہا یہان گانو والے حاضر ہوئے اور ہمنے اول یہہ بہی اونکا فریب تصور کیا مگر آخرکار ثابت ہوا کہ وہ خیرخواہ ہین پس ہم نے کشتی کنارے پر لگائی اور ہم گانو مین گئے چونکہ گرسنگی غالب تہی ہمنے اونسے کچہہ کہانے کو مانگا اور اونہون نے چپاتیان اور دودہ ہمکو لادیا اوسکے کہانے سے ہمکو نہایت تسکین اور تقویت ہوئی

زخم ران مین اب بہت تکلیف دیتا تہا اور میرا جسم جو سارے دن برہنہ آفتاب مین رہا تہا وہ بہی جہلاتا تہا اسلیے مین نے سمجہا تہا کہ کشتی شب بہر یہان رہے گی اور چونکہ مین دو روز سے سویا بہی نہ تہا مین نے ایک ٹہاکر سے کہا کہ اگر کوئی چارپائی دو تو مین تمہارے گانو مین رات کو سورہون ٹہاکر مذکور مجہے اپنے ساتہ لیگیا اور وہان بہت سا کہانا کہلایا اور چارپائی سونے کو دی اب میری پشت مین اسقدر درد زیادہ ہوا کہ کسی پہلو مجہے آرام نہ آیا اور شب کو کرنیل سمتہ صاحب نے کہلا بہیجا کہ کشتی اب روانہ ہوتی ہے مگر مین بہت ماندہ ہوگیا تہا اور مین نہ گیا صاحب موصوف نے مکرر اور تاکید کر پیغام بہیجا مگر مین نے نہ سنا اور یہہ ارادہ کیا کہ جو کچہہ ہوگا یہان ہی سمجہہ لینگے آخرکار کشتی روانہ ہوگئی اور چند روز تک کچہہ خبر اوسکی نہ ملی چند روز کے بعد وہی ملاح جو کشتی کو لیگیا تہا واپس آیا اور اوسنے آکر خبر دی کہ نانا صاحب نے مقام بٹہور سے اون پر گولیان ماریں اور وہ سب مرگئے مین قریب ایک مہینے کے اس گانو مین رہا بعدازان وہان سے چلا آیا اور اونکے ساتہ کانپور آیا سنا ہے کہ میجر رابرٹسن صاحب اور چند صاحب غرض دونو کسی گانو علاقہ اودہ مین جو متصل فتحگڈہ کے واقع ہے مخفی ہین

تہورنل صاحب کے خدمتگار نے اور جیمس صاحب کے سائیس نے کچہہ زیادہ حال بیان کیا وہ ذیل مین درج ہوتا ہے

باعث ایسی جلدی خالی کردینے قلعہ کا معلوم نہین مگر ۱۹ ماہ جولائی کو سب صاحب لوگ معہ میم صاحبان وغیرہ

قریب تواخت دو گھنٹہ صبح تین کشتیون پر جو قلعے مین تہین سوار ہوگیے تہے ایک کشتی مین صرف کرنیل گولڈی صاحب کا اسباب بھر اگیا تہا اور باقی دو کشتیون مین سب صاحب اور میم صاحبان و بچہ وغیرہ سوار ہوے تہے کشتی والون کو قبل از صبح چہوڑ دیا تہا انکے ساتھ صرف ایک یا دو ملاح تہے یہہ سب صاحب بڑی مشکل سے کشتیان لیکے گئے کیونکہ یہہ طغیانی اول تہی اور کچہہ دریا کا حال معلوم نہوتا تہا بوقت صبح وہ ایک گانون مین پہونچے جو قریب دو کوس کے مقام فتحگڈہ سے واقع تہا اور یہان کچہہ روپیہ ملاحونکو دیا کہ وہ گانون مین جاکر کچہہ اور ملاح نوکر رکھکر لاوین مگر بجاے ملاحون کے جب یہہ خبر ملازمین نواب کو پہونچی تو ایک بڑا گروہ رعایاے مسلحہ کا آیا کہ کشتیونکو معہ سوار گرفتار کرین یہان خوب جنگ وقوع مین آئی اور جب تک کہ سب صاحب لوگ وغیرہ یکجا کشتی پر جمع ہون لفٹنٹ سمپسن صاحب کی گولی لگی اور وہ رہگراے ملک بقا ہوے اور چونکہ بہتیرے صاحب تہ نشین سواران کشتی کی گر رہے تہے اونکے مرنے سے فتور عظیم واقع ہوا اور اس ہنگامہ مین میم جون صاحب کی ایک دختر گولڈی صاحب کی اور ایک کسی اور صاحب کی جسکا نام معلوم نہین ہے اور ایک اور دختر قریب دوازدہ یا چہاردہ سالہ عمر کے مفسدین گرفتار کرکے نواب کے پاس لیگئے ایک سپاہی کسی کالیخان جو متعلق رجمنٹ دہم کے تہا اس کشتی مین موجود تہا اس سپاہی نے از حد کوشش واسطے بچانے تمام گروہ کی کی تہی مگر کچہہ اوس سے نہوسکا آخرکار اوسنے جون صاحب کی میم کو مخفی کیا اور اونکے بچے کو اپنی حفاظت مین رکہا غرض کہ گولڈی صاحبہ کی دختر کو اور دوسری مس اور تیسری کو جنکا ذکر اوپر ہوچکا مفسدین نواب کے پاس لیگیے نواب نے اونکی خورش اور سکونت کے باب مین اول بہت تکرار میان لائے اونکو ایک مکان مین جو نواب کے باغ مین تعمیر کیا ہوا تہا رکہا اور جون صاحب کی میم کا حال بعد ازین کچہہ معلوم نہوا کرنیل گولڈی صاحب کی اسباب کی کشتی تو اول ہی چہوڑ دی گیی تہی اور دوسری کشتی جب پیچہے رہ گیی اور اوسمین لفٹنٹ سمپسن صاحب مارے گیے اور چند سواران کشتی مذکور گرفتار ہوے تہے اوسکو بہی چہوڑ کر باقیماندہ صاحب تیسری کشتی مین جو ہلکی تہی اور خوب دوڑتی تہی سوار ہوکر بہاگے اس کشتی مین خوراک اور بندوقین اور سامان جنگ بکثرت موجود تہا اور اس کشتی مین چار سائیس اور دو خدمتگار بہی سوار تہے یہہ سب معہ صاحب لوگونکے جو اوسپر موجود تہے بہدایت ایک ملاح کے جو باقی رہگیا تہا کشتی مذکور کو روان کرتے تہے یہہ ملاح خیرخواہ سرکار تہا اور وطن اوسکا فتحگڈہ تہا ہر چند اس کشتی پر تمام رستہ کنارے پر سے بندوقین چلی تہین مگر مقام بٹہور تک وہ لوگ پہونچ گئے تہے وہان ملاح مذکور کو گولی لگی اور وہ مرگیا اور اوسکے مرنے سے پہر کوئی ایسا موجود نہ رہا جو حال دریا سے واقف ہوتا اسواسطے کشتی تہ پر لگ گیی سب کشتی نشینون نے اوسکو وہان سے نکالا جب یہہ خبر مفسدین کو پہونچی فوراً اونہون نے آکر کشتی کو گہیر لیا اور سب کشتی نشینون کو مقام کانپور مین لیگیے

صاحبان مفصلۂ ذیل جنکے نام مجہے تبلاے گیے کشتی مذکور مین سوار تہے اور سواے انکے اور کیی صاحب بہی جنکے نام درج نہین غرض کہ یہہ سب کانپور مین ایک مکان مین جسکو اسیمبلی روم کہتے تہے یکجا رکہے گیے چہوٹے بچے انکو تو سواری گاڑی پر لیگیے تہے اور باقی سب پیادہ پا چلتے تہے اور راستے مین کسینے اونکے کلمات بے ادبانہ و گستاخانہ نہین کہے بلکہ یہہ بہی مین نے سنا ہے کہ بعض معزز اشخاص نے اونکی شفاعت بہی کی تہی مگر کچہہ فائدہ مترتب نہوا

نام اون صاحبونکے یہہ ہین کرنیل گولڈی صاحب معہ ایک دختر انکی دوسری دختر جو نواب فتحگڈہ کے پاس

پہونچائی گئی تہی کرنیل سمیتہ صاحب متعلقہ ارجمنٹ معہ میم اور دو بچے میجر فلوٹ صاحب اور ایک میجر صاحب معہ میم اور بچہ کرنیل گولڈ صاحب کی میم معہ تین بچے تہورنہل صاحب معہ میم اور دائی اور آیا اور دو بچے یونس صاحب معہ میم اور دو بچے ایک اون دو بچون مین سے آیا کے پاس تہا اور آیا نے اوسکو نہ دیا اور خود بہی مکان مذکور مین اوسکے ساتہ گئے اور شاید سب انگریز وہان سے گئے ساتہ وہان مارے گئے پادری فشر صاحب معہ بچہ جمیس صاحب آسسٹنٹ محال افیون معہ اونکے بیرا یعنی کہار کے جو ساتہن اور بیا تہا اور جسنے اپنے آقا کو تا مرگ نچہوڑا اور اونکے ساتہ خود بہی قتل ہوا جو آن صاحب جنکا ہم نام قلعے مین مارا گیا تہا ایک ڈاکٹر صاحب معہ میم اور بچہ چند روزہ جسکو مفسدین نے لیکر ایک تختے مین ڈالکر دریاے گنگ مین بہاتے ہوئے شہور سے کانپور تک لیگیے تہے اور ایک صاحب معمر معہ دو بسن رسیدہ لڑکیونکے جنمین سے ایک کی نسبت ایک عہدہ دار لفٹنٹ وائی بارنٹ نامے کے ساتہ ہو چکی تہے اور سواے انکے اور کئی صاحب تہے

مفرورین مقام بداؤن مین اڈیورڈ صاحب کلکٹر تہے اور دو صاحب اور دونلڈ صاحب نامے بہی اور باقی مشہور ہے کہ آگرے کو چلے گیے تہے

سواے صاحبان مذکورہ بالا کے کئی سارجنٹ اور کرانی اور بلجے والونکے لڑکے اور افسران متعلقہ ارجمنٹ معہ عیال و اطفال کے تہے

یہہ سب صاحب لوگ چار روز بمقام کانپور مکان مذکورہ بالا مین رہے اور وہان اور صاحب لوگ بہی جمع ہو گئے تہے انکو سواے روٹی اور نمک اور پانی کے اور کچہہ کہانے پینے کو نملتا تہا ان سب کو یہہ امید تہی کہ ہم رہائی پاوینگے مگر افسوس کہ سپاہ گورہ جو آئی وہ ایسی دو منزلہ کرنے سے اور بارش سے ماندی ہوگیی تہی کہ وہ آگے نہ بڑہ سکی اور متصل کانپور کے رہے اونہون نے مقام کیا اگر وہ اوس روز چلے آوین اور مقام نکرین تو سب صاحب لوگ جان سے بچ جاتے خدا خوب اس حال سے واقف ہے مگر چند نوکر ہندوستانی کا یہہ قول ہے کہ ایک شب پیشتر ہماری فوج کے بمقام کانپور آنے سے جب نانا نے دیکہا کہ اب کچہہ نہ بنیگا اوسنے حکم دیا کہ جتنے صاحب قید ہین سب کو تہ تیغ کرو اس حکم کے صادر ہوتے ہی ایک گروہ قصائیونکا اندر مکان کے آیا اور آکر سب کو قتل کیا

جو تکلیفات کہ ان صاحبون نے فتحگڈہ سے کانپور آنے تک اوٹہائین تہین نہایت شاق تہین ہاتہ اون صاحبون کے جو کشتی پر سوار تہے اور کشتی کو کہینچتے تہے آبلہ دار ہو گئے تہے اور ہر وقت کی محنت شاقہ سے جو وہ قلعے مین کرتے تہے زیادہ تر ماندے ہو گئے تہے اکثر اونکے ملازم مقام فتحگڈہ ہی سے اونکو چہوڑ کر بہاگ گئے تہے اور میم صاحبان اور بچے بغیر نوکرون کے نہایت تکلیف مین تہے بلکہ یہہ ہی میرے نزدیک باعث قوی دلشکی محصورین کا تہا ورنہ اگر وہ چند روز اور بہی قائم رہتے اور قلعہ نچہوڑتے تو سب امر اچہے ہو جاتے کیونکہ مفسدین و سرکشون کے پاس سامان باقی نرہا تہا اور دریاے گنگ ہر روز طغیانی پر ہوتا جاتا تہا اور ہماری فوج گورہ بہی قریب لینے کانپور کے تہی مگر مرضی آلہی بغیر ہوئے نہین رہتی

حال کشتی اول کا اسطرح بیان کیا گیا ہے جو دو صاحب اوسمین مارے گئے تہے اونکے سر نواب کے پاس

لائے گئے اور نواب نے حکم دیا کہ شہر مین دکھاؤ اور تین میم صاحبان معہ دیگر قیدیان عیسائی کے بعد از اوٹھانے انواع انواع کی تکالیف اور دشواری کے جو بیان سے باہر ہین حسب الحکم نواب توپ سے اوڑائی گئین

ایک شخص لال خان نامے جو بائیس برس پاس کرنیل سمیتھ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ کے ملازم رہا اسطرح حال اون صاحبونکا جو کانپور لیجائے گئے تھے بیان کرتے ہین

کرنیل سمیتھ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ معہ میم صاحبہ کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ جولائی قتل ہوے

میجر منرو صاحب کی ایک گولی گردن پر لگی تہی جب وہ کشتی کو متصل شیوراج پور کے کھینچ رہے تہے اور وہ وہان ہی مارے گئے

میجر فلوٹ صاحب کے ایک زخم مقام سنگی رام پور مین آیا تہا اور وہ وہان سے دریا مین کود پڑے تہے اور ڈوب گئے اور اونکی میم صاحبہ قبل از شروع فساد مقام فتح گڈھ سے کہین چلی گئی تہین

کپتان خلیور صاحب کے ایک زخم ٹانگ پر قلعہ فتحگڈھ مین آیا تہا مگر وہ ساتہ تہے اور قریب ایک میل کے فاصلے پر بہٹور سے اونکے گولی لگی اور وہ مر گئے

لفٹنٹ فش جرلڈ صاحب مقام سنگی رام پور سے معہ میم صاحبہ اور بچے کے دریا مین کود پڑے تہے

لفٹنٹ سوئین ہم صاحب بمقام سنگی رام پور مارے گئے اور اونکی میم صاحبہ معہ بچے کے قبل از فساد فتحگڈھ سے کہین چلی گئی تہین

لفٹنٹ ہندرسین صاحب کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ جولائی قتل ہوئے

ڈاکٹر مہیتہ کوٹ صاحب معہ میم صاحبہ اور بچے کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی قتل ہوئے

ڈاکٹر بالتی صاحب بہی کانپور مین بتاریخ مذکور قتل ہوے

کرنیل ٹکر صاحب تو قلعہ فتحگڈھ مین مارے گئے تہے مگر اونکی میم اور ہمشیرہ تین بچے بمقام کانپور بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی راہگیرائے ملک بقا ہوے

پادری فشر صاحب زخمی ہوے تہے مگر کانپور پہونچکر بتاریخ مذکور قتل ہوے

کرنیل گولڈی صاحب بہی زخمی تہے مگر زندہ معہ ایک دختر کے بمقام کانپور پہونچے اور ساتہ دیگر صاحبان کے بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی وہ تو راہی ملک عدم ہوئے

جون صاحب کے سر مین بمقام قلعہ فتحگڈھ اوسی روز جس روز کرنیل ٹکر صاحب مارے گئے تہے گولی لگی تہی اور ایک شبانہ روز جانکنی مین تہے بعد ازان مر گئے

ٹہورنس صاحب کلکٹر بہی زخمی ہوے تہے مگر معہ میم صاحبہ اور دو بچون کے بمقام کانپور پہونچکر بتاریخ ۱۵ جولائی رہ سپر ملک بقا ہوے

صاحب سشن جج کو بھی معہ میم صاحبہ اور تین بچے بچیون کے اور ایک انگریزی آیا کے کانپور مین لیجاکر تاریخ مذکور قتل کیا لوگ خیال کرتے ہین کہ پادری صاحب جنکے تعلق مدرسہ تمیز کا تھا معہ چند اور عیسائیون کے کارخانہ مسٹر ٹنگلین صاحب مین جو متصل بمقام مہدی گھاٹ کے واقع ہے معہ مسٹر ٹنگلین صاحب کے قتل ہوے

مشہور ہے کہ دو صاحب کلکٹر اور دو اجنٹ محال افیون اور ایک میم صاحبہ اور تین بچے مادہو سنگہ زمیندار کے پاس جو قریب پانچ کوس فتحگڈہ سے بملک اودہ رہتا ہے جاکر پناہ گیر ہوے تھے اور اوسکی حفاظت مین زندہ اور موجود ہین

آگره

جب خبر وحشت اثر فساد اور قتل کی جو بمقامات میرٹھ اور دہلی وقوع مین آئی تھی یہان پونہچی تو کولون صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کی سب فوج ہندوستانی اور گورہ کو جمع کیا اور اونکو ایسی فہمایش کی کہ جس سے سپاہ مذکور مرتکب کسی امر قبیح کی نہوئی مگر اسکا اثر چند روزہ تھا کیونکہ آخر مین یہہ سپاہ بھی شامل مفسدین ہوگئی تھی حال اسکا تفصیل ذیل مین درج ہے

آخر ماہ جون ایک شب کو یہہ شبہہ پیدا ہوا بلکہ بہ تحقیق معلوم ہوا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا جسمین وہ خاص گروہ سپاہ کا ہے جنے بمقامات نصیرآباد و نیمچ سرکشی کی تھی قریب آگرے کے آگیے ہین مدین خیال طیاری واسطے اونکے استقبال کے بلکہ لفظ اندفاع یہان نہایت موزون ہے عمل مین آئین یہان تک ہر روز عیسائی ساکنین شہر اپنے اپنے مکانات چھوڑکر قلعے مین چلے جاتے تھے جسکو حکام نے اول ہی صاف کرکے حتی الامکان جہان تک ممکن تھا قابل بود و باش کے بنا لیا تھا اور سواے اسکے قلعہ مذکور کو جسقدر ممکن تھا مضبوط اور محفوظ بھی کر لیا تھا اور توپین اور دیگر سامان جنگ اوسمین بکثرت جمع کیا تھا مگر اچھے ہوشیار گولنداز کم تھے

بتاریخ ۲ جولائی فوج کوٹہ کنٹنجنٹ کو جسمین سوار اور پیادہ معہ توپخانہ تھے اور اس لحظہ تک سب صاحب اونکو خیرخواہ جانتے تھے حکم چھاونی مین آنیکا دیا گیا اس حکم سے ساکنین کو نہایت تعجب ہوا اور زیادہ تر استعجاب اس سے پیدا ہوا کہ اونکو حکم بدلنے گارد گورہ متعینہ جیلخانہ کا جسمین چار ہزار مجرمان بدکردار مشہور اور معروف جمع تھے دیا گیا اور ایک روز گارد اونکا کاشانہ گورنری پر تعینات ہوا بتاریخ ۴ دریافت ہوا کہ دشمن قریب تر آگئے اسواسطے فوج مذکور کو حکم ہوا کہ آگے جاکر راستے مین خیمہ زن ہون جب فوج مذکور مقام قرارداده پر پونہچی تو جیسا لوگونکو یقین تھا ویسا ہی ظہور مین آیا یعنی جسوقت مفسد نزدیک تر مقام مذکور آئے اور اس فوج کو قابو ملا تمام و کمال فوج بغیر استثنا ایک بھی سپاہی کے جاکر شامل مفسدین ہوگئی اوسی روز بوقت سہ پہر ہر ایک میم صاحبہ اور بچے جو چھاونی اور سول لین مین تھین اور اب تک قلعے مین نہین گئی تھین قلعے مین جاکر مقیم ہوئین اور دوسرے روز بعد از طلوع آفتاب بعض بعض آدمی سواے فوج گورہ اور اہل دستہ فوج ملیشیا باہر رہگئے تھے ورنہ سب اندر مقیم ہوگئے تھے

قلیل عرصہ اس روزگار کا گذرا تھا کہ قریب دس ہزار جنگی سپاہی مفسدین کے جسمین سات ہزار پیادے اور ایکہزار پانچسو سوار

سوار اور آٹھ ضرب توپ درمیان تین سو گز کے فاصلے کے ایک میدان مین جو عقب موقع سسیا واقع متصل ہمار سنگم میل آگرے سے براہ فتح پور سیکری واقع ہے آکر خیمہ زن ہوے بعد از دوپہر روز کے ہماری فوج روبرو موضع مذکور کے پہونچی لیکن بجاے فوراً قبضہ کر لینے موضع مذکور کے جس سے دشمنون کو سواے میدان مین آکر لڑنے کے اور کوئی صورت باقی نرہتی ہماری فوج نے اول ہی کچہ فاصلے سے توپ سر کرنی شروع کی اور دشمنون کو وقت اور قابو موضع مذکور کے لے لینے کا دستیاب ہوا اور اس سبب سے اونکو جاے محفوظ ملی اور بدقت وہان سے نکال لے گیے اس ہنگامے مین ہمارا بہت اتلاف جان ہوا

بیان جنگ ۵ا جولائی اسطرح پر ہے کہ جو فوج بمقابلہ دشمن تاریخ ۵ا یہان سے گیے تہے وہ قریب گیارہ بجے دن کے روانہ ہوے تہے اور بجانب موضع شاہگنج جو قریب چھ میل کے فاصلے پر آگرے سے واقع ہے روان ہوے اور اونہون نے اوس میدان مین پہونچکر جو بجانب راست راستے کے واقع ہے صف جنگ آراستہ کی اور اوسی ہیئت سے آگے قدم زن ہوے یہان سے فوج دشمن بخوبی نمودار تہی اور بجانب راست موضع مذکور کے جوق جوق جمع تہے ہماری فوج اسطرح آراستہ ہوئی تہی کہ ایک ایک فیلڈ باٹری اسپی دونو جانب فوج کے قائم کیے گیے تہے اور پیادے وسطے مین تہے اور سواران ملیشیا کچہ ایک عقب مین تہے جب قریب چھ سو گز کے فاصلے پر ہماری فوج پہونچی تو مفسدین نے ہماری باٹری پر جو بجانب راست تہی گولہ رانی شروع کی اور گولے اور گراپ اور شیل بکثرت آے ادہر سے بہی گولہ چلنا شروع ہوا اور اس خوبی سے یہانتک گولے کی زد پڑتی تہی کہ دو دو گولے ہماری توپونکے چلے تہے کہ دشمن بھاگ نکلے یہ حال دیکھکر از جانب باٹری راست شور و غل خوشی کا مچا اور یہ صدا بلند آوازہ ہوئی کہ اونکا تعاقب کرو اور اس مین شک نہین کہ اگر اسوقت تعاقب ہوتا اور ہماری فوج حملہ آور ہوتی تو دشمن اپنے مقام سے میدان مین نکال دیے جاتی اور اونکی سب توپین ہمارے قبضے مین آتین بلکہ جنگ بہی ختم ہو جاتی اور نقصان جان بہی اسقدر ہوتا جسقدر بعد ازین وقوع مین آیا ہماری توپون نے آخرکار جنبش کی اور فوج صف بستہ بیشتر قدم زن ہوئی لیکن دشمن اپنی اتواپ کے گرد جمع ہوے اور چونکہ ہم سب اونکی شست کے اندر تہے اونہون نے ایسی گولہ رانی کی کہ ہمارا اوس سے بہت نقصان جان ہوا اور ہمارے اکثر سپاہی اور گھوڑے مجروح و مقتول ہوے اور ہم آگے بڑہتی جاتی تہے اور گولہ رانی کرتی تہے یہانتک کہ ہم دو سو گز کے فاصلے پر موضع مذکور کے پہونچے وہان سے ہمنے دیہہ مذکور پر گولی ماری مگر میرے نزدیک چندان نقصان دشمنونکا نہوا ہوگا ناواقف اور ناآزمودہ آنکہ بہی دیکھ سکتی تہی کہ ہمارا گولی ایک دیوار بلند پر لگتی تہی جسکو اتواپ قلعہ شکن صرف توڑ سکتی تہین اور اگر ہماری توپ دست راست ایک پچاس گز بہی پیشتر بڑہ جاتی تو اونکی زد اون اضراب مفسدین پر پڑتی جسکو گولی اسقدر ہمارا نقصان کر رہی تہی نتیجہ اس بدنظمی کا وہی ہوا جو تصور مین تہا یعنی دشمنونکو اور دل قوی ہوا اونکی سوار ہماری فوج راست کو آکر بہت دق اور تنگ کرتی تہی اور اونکی پیادی منتشر بقاعدہ شکل مشق کرکے اپنی رائفل سے ہمکو نہایت ضیق مین کرتی تہی اور چونکہ ہمارے ساتہ سوار نہ تہی اسواسطے ہم سے درباب اونکی اندفاع کی کچہ کوشش نہوسکی ایک گروہ اونکی سوارونکا دلیری کرکے ہمارے عقب پر آیا اور ہماری فوج کی وسط مین ہوکر اپنی فوج وسطی کے جانب نکل گیے یہ تو سچ ہے کہ ہماری سواران ملیشیا نے اون مفسدین پر حملہ کیا تہا جو ہماری فوج راست پر تاخت لاے تہے اور جب

پانچ آدمی مفسدین کے قتل ہوئے اور کچھ زخمی تو تمام مفسد اوس جانب سے بھاگ کر اپنی باڑی کے پاس جا کر جمع ہوئے انکی اس طرف جاتی سے وہ توپ دشمن کی بند ہو گئی جو وہان دانستہ لائی گئی تھی اور اگر وہ چلتی تو ہر ایک سوار جو میدان مین تھا اوسکی ضرب و زور سے اوڑ جاتا

گولہ رانی موضع مذکور پر کامل ایک گھنٹے تک جاری رہی اور اس عرصے مین مخالفین بھی ہمپر آتشبازی بنادیق دیوار و بالاخانہ مکانات سے کرتے تھے دو کمپنی سپاہ گورہ بعد ازین موضع مذکور مین بشجاعت تمام گھس گئے اور دشمنون کو دست بدست مارتے جاتے تھے اور اونکو اجازت ہوتی تو وہ یہ امر باسانی تمام کرتے جب تک گورہ مذکور موضع مزبور سے باہر آئے باڑی دست چپ نے گولہ رانی موقوف کی تھی مگر باڑی دست راست جواب گولہ ہای دشمن کا ہنوز دیتے جاتے تھے اور تھوڑے عرصے قبل از زخمی شدید ہونے کپتان ڈی اویلی صاحب کے اس باڑی نے اتواپ دشمن کو بند کر دیا تھا بوقت زخمی ہونے کپتان صاحب موصوف کے ہماری باڑی مین گولے کم ہو گئے تھے اسپر بھی کپتان صاحب گو زخمی شدید تھے ایک پیٹی توپ پر بیٹھے رہے اور حکم سر کرنے توپ کا دیتے رہے اور یہ باڑی اسی سبب سے اوس وقت تک جاری رہی جب تک کوئی باقی نرہا بباعث موجود نہونے سواروں کے ہم دشمنونکا تعاقب نکر سکے گو ہمنے اونکو اسقدر محنت اور مشقت سے شکست دی تھی اور ہمکو اور کوئی امر سوا اسکے باقی نرہا تھا کہ واپس مراجعت کر کے قلعے مین چلے آوین اور یہ امر ہمنے حتی الامکان بانتظام تمام شروع کیا جب دشمنون نے یہ دیکھا کہ ہم مراجعت بجانب قلعہ کرتے ہین تب اونہون نے توپین لیکر ہمارا تعاقب کیا اور تمام راستے مین آگرے تک گولہ رانی اس طور سے جاری رکھی کہ اچھا تجربہ کار جسطرح کرتا ہے اور اونکے سوار جوق جوق ہمارے چپ و راست آکر اسقدر تنگ کرتے تھے کہ ہم سے ایک گولہ بھی بعد ازین سر نہو سکا

آخر کار تمام فوج ساڑھے چھ بجے شام کے بعد از جنگ سخت تین گھنٹے کے قلعے مین پونہچے

جب یہ فوج واپس آتی تھی اونکو ملیشیای پیادہ راستے پر ملے اور اپنی فوج کے عقب مین آکر اوسکی حفاظت کی اور اوس وقت تک اونکے عقب مین آئے جب تک یہ فوج ماندہ و کار دیدہ قلعے مین پہونچ گئی ہر چند یہ تدبیر محافظت کی عمل مین آئی تھی تاہم سواران مفسدین بجانب چھاونی آگرہ روان ہوئے اور جب تک یہ فوج گورہ قلعے مین گئی اونہون نے چند مکانات کو آگ لگا دی تھی بعد از غروب آفتاب بر ہمارے قلعہ سے اکثر مکانات شعلہ ور نظر آتے تھے اور شب دوم بھی یہ ہی حال رہا غرض کہ کوئی مکان چھاونی ایسا نہ تھا جس کو گزند آتش کا نہ پونہچا ہو اور اگر کوئی مکان یا شی آگ سے بچی تھی اوسکو مفسدین نے اور طرح خراب اور برباد کیا تھا دروازہ و دریچہ چوکھاٹ وغیرہ سب نکال کر لے گئے بلکہ لکڑی کا نام بھی باقی نرکھا اور سوائے دیوار خشتی کے مکانات مین اور کچھ نظر نہ آتا تھا روز دوم دشمن ناپدید ہو گئے اور تمام مفسد بجانب بھرت پور روانہ ہو گئے اور یہان انتظام آگرہ بخوبی ہو گیا

چودہ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا نے علامات فساد ظاہر کیے اسلیے مناسب متصور ہوا کہ ۲۴ گورہ ۲۴ رجمنٹ شاہی معہ تین ضرب توپ زیر حکم لفٹنٹ کوک صاحب کے اور کسیقدر سواران ملتانی نوملازم تحت حکم لفٹنٹ لنڈ صاحب کے راول پنڈی سے جاکر سپاہ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چھین لین اور بتاریخ ۷ ماہ جولائی قریب نواخت ۴ گھنٹہ شام کے یہ فوج مقام دینا سے بجانب میدان پریٹ جہان ۱۴ رجمنٹ آمادہ فساد ہو کر مستعد کھڑے تھے روانہ ہوے اس سب فوج کی افسری پر کرنیل ایلس صاحب متعلقہ ۲۴ رجمنٹ شاہی مقرر ہوئے تھے جب سپاہ مفسدین نے اس فوج گورہ کو آتے دیکھا پریٹ سے بھاگے اور اپنے افسرون پر ایک فیر کر کے اپنی لین اور دیگر مقامات بہرہ مین پناہ گیر ہوے اور وہان سے بنادیق سر کرنی شروع کین ۲۴ رجمنٹ شاہی نے توپین لین کی جانب کر کے اونپر حملہ کیا مگر مکانات چھاونی کی پناہ اونکو ایسی اچھی تھی کہ ہمارا نقصان اس حملے مین بہت ہوا کپتان سپرنگ صاحب کو زخم کاری لگا اور وہ بعد ازین مر گیے کرنیل ایلس صاحب اور لفٹنٹ سٹریٹ فیلڈ صاحب زخمی شدید ہوے اور اور لفٹنٹ کرچٹ صاحب کے زخم سخت پہونچا دو سارجنٹ اور ایک کورپورل اور ۲۱ گورہ قتل اور ۲۵ زخمی ہوے اور مفسدین کے ۶۰ سپاہی بعد از جنگ مذکورہ بالا گرفتار ہوے اور توپ سے اوڑا دیے گیے اور بعد ازان ہر روز کچھ کچھ سپاہی گرفتار ہو کر اوڑاے جاتے ہین اور اب تک یقین ہے کہ کل رجمنٹ مفسد تباہ اور برباد ہو گئی ہوگی کچھ سپاہ مفسد بجانب راول پنڈی اور تہوڑی سی بسمت جہنگ فراری ہوئی مگر گرفتار ہو کر اوڑا دی گیی دو کمپنیان اس رجمنٹ کی جو بجانب راول پنڈی ہمراہ خزانہ سرکاری کے روانہ ہوئین تہین اونہون سے بھی کچھ علامات فساد کے ظاہر ہوے اور اسی سبب سے اونکے بھی ہتھیار چھین لیے تھے اسپر بھی وہ جادہ راستی پر نہ آے لہذا تھورنٹن صاحب کمشنر قسمت جہیلم نے اونکی نسبت حکم قید کا صادر فرمایا اور وہ جیلخانہ ضلع مین مقید ہوے اور زنجیرین بہت بہاری اونکے ڈالی گیین یہ سپاہی اسقدر مفسد تھے کہ گو گرفتار ہو کر جیلخانے مین مقید ہوے تھے مگر تاہم وہ لوگ برملا حکام کو دشنام دیتے تھے اور بہت سخت اور درشت کلمات کہتے تھے

نصیر آباد

بتاریخ ۲۵ ماہ مئی بوقت نواخت ۴ گھنٹہ شام دو کمپنی ۱۵ رجمنٹ نی فساد برپا کر کے توپون پر قبضہ کر لیا اور لیکہ اپنے پاس رکھین ہرچند سوارو نے دو تین حملے بھی کیے مگر توپین اونسے نہ لے سکے کپتان سپوٹسوڈ صاحب اور کورنٹ نیوبری صاحب قتل ہوے کپتان ہارڈی صاحب اور لفٹنٹ لوک صاحب زخمی ہوے مگر ۳۰ رجمنٹ ۴ بجے سے ۷ بجے تک قائم رہی اور ۷ بجے اونکو ۱۵ رجمنٹ نے کہا کہ اگر ہم سے مل جاو ورنہ توپ لاکر تمپر گراب مارینگے کرنیل کمبیل صاحب نی مرتبہ آخر ایکبار پھر سپاہ کو سمجہایا مگر اون سپنی صاحب کو صلاح دی کہ مقام نصیر آباد مین نہ رہو اور کہین اور بہاگ جاؤ ورنہ ہم مددگار آپکی جانکی نہو سکینگے یہ سنکہ سب صاحب مقام بیور کو بوقت شب روانہ ہوے اور اونکی روانہ ہوتے ہی سب بنگلونمین شعلہ [illegible] رسالہ بہی معہ افسران پانزدہم رجمنٹ روانہ بیور ہوے اور مقام مذکور مین سب افسرون پر اونکی اپنی سپاہ نے بندوقین سر کین مگر کسیکو زخم بہی نہ پونہچا فنوک صاحب اور ہارکورٹ صاحب اور ہیتھ صاحب اور انڈرو صاحب بسلامت مقام اجمیر مین پونہچے کرنیل پینی صاحب کمانیر رسالہ راستے مین بیور آتے ہوے گہوڑے سے گر کر مر گیے

ایک وقایع نگار احوال اس مقام کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب فساد میرٹھ وغیرہ مین ہوا اوسکے بعد فوراً آثار ہنگامہ پردازی اس نواح مین بھی شعلہ ور ہونے لگا اور اول فساد ان اضلاع مین جو ہوا وہ اس مقام نصیر آباد مین ہوا تھا اور حسب دستور جیسے جو امر ہونیوالا ہوتا ہے اوسکی علامات اول سے ہے نمودار ہوتی ہین ویسے ہی اس بلوے کی بھی علامات یعنی ناخوشی اور نارضامندی سپاہ کی تمام باشندگان مین مشہور ہوئی اس شہرت کے باعث سے جو جو تجاویز ممکن تھین وہ عمل مین آئین یعنی اول بمبئی لانسر کو حکم ہوا کہ شب کو مسلح رہا کرین اور کچھ اونمین سے چھاونی مین گشت کیا کرین اور توپین تمام شب بلکہ ہر وقت کسی ہوئی رہتی تھین اور اونمین گراب بھی رہتی تھی اور گولنداز گو ہندوستانی تھے مگر اونکی وفاداری اور نمک حلالی پر اعتماد تھا ۲۵۰ گورہ ۸۳ رجمنٹ شاہی اور کچھ گولنداز گورے مقام ڈیسا سے جو قریب دو سو میل کے فاصلے پر نصیر آباد سے بجانب جنوب واقع ہے طلب ہوے ان تجاویز سے گونہ اطمینان باشندگان چھاونی نصیر آباد کا ہوا تھا مگر بتاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت نواخت ۳ گھنٹہ سہ پہر فوج ہندوستانی نے جسمین ۱۵ اور ۳۰ رجمنٹ تھی بلوہ شروع کیا اور سب سپاہ اپنی لین سے باہر نکلی اور بندوقین بھر کر اپنی لین کے آگے کالم بنا کر کھڑے ہوے اس عرصے مین کچھ سپاہ مفسدان رجمنٹ کی بجانب توپخانہ ہندوستانی گیے اور وہان گولندازونکو ترغیب دیکر سب توپین اپنے قبضے مین کرلین شروع بلوے مین تو اکثر سپاہی ان دونو رجمنٹ کے تابعدار اور فرمان بردار معلوم ہوتے اور اونھون نے اپنے افسرون کی تمام احکام کی تعمیل بھی کی مگر جب اونکو حکم ہوا کہ اپنی رجمنٹ والون پر جنھون نے قبضہ توپونکا کر لیا تھا فیر کرین اونھون نے اس حکم کی تعمیل نکی کیونکہ اونکا یہ ارادہ تھا کہ آخر کو مفسدین کے شامل ہونگے یہ حال دیکھکر افسران انگریزی کو اور کوئی امر سواے واپس آنے کے اپنی فوج مین سے باقی نرہا اور جب وہ واپس آے تو سپاہ نے بہت شور و غل کیا اور کچھ بدزبانی بھی کی اور گولیان بھی اون پر چلائین بعد بلوہ کے چند لمحہ مین تمام اول بمبئی لانسر طیار اور مسلح ہوا اور کالم جنگی باندھکر بجانب توپخانہ باشتہ کوب روانہ ہوکر جب نزدیک پہنچے تو توپخانے سے ایک فیر اون پر ہوئی ادھر سے حکم حملہ کرنے کا ہوا اور توپخانے پر حملہ ہوا تروپ ششم نے بسرگردگی کپتان سپوٹس وڈ صاحب کے حملہ کیا اور اونکے بعد اورون نے بھی اپنے اپنے افسر کے ماتحت توپخانے پر حملہ کیا مگر توپون نے ایسی بارش آہن کی کہ بہت آدمی اور گھوڑے غرق دریاے فنا ہوے بلکہ امید فتح کی منقطع ہوگیی تھی اسپر کرنیل پنی صاحب نے حکم حملے کا تبدیل کرکے حکم مراجعت کا صادر فرمایا اور تمام سپاہ اس ترکیب سے ہٹتی ہوئی واپس آئی کہ اگر مفسد اونکا تعاقب کرتے تو کچھ فائدہ نہ اوٹھاتے اس ہنگامے مین کورنٹ نیوبری صاحب کئی گولیان کھا کر جان سے سیر ہوکر زمین پر گرے اور مفسدین نے اونکی لاش کو بضربات شمشیر پارہ پارہ کر ڈالا کپتان سپوٹس وڈ صاحب بھی عین ہنگامے مین کام آے اور کپتان لوچ صاحب اور کپتان ہاروی صاحب دونو زخمی ہوے بعد ازین مفسدین نے بنگلہ ہاے انگریزان جلانا شروع کیا اور عرصہ قلیل مین تمام چھاونی نصیر آباد شعلہ ور تھی و صاحب لوگ جو آتش فنا سے محفوظ رہے تھے بجانب مقام اجمیر روانہ ہوے اور کشتہاے مزروعہ اور کوہ ہاے گرد نواح کے راہ سے بسمت مقام بیور راہی ہوے بعد از طے کرنے ۱۰۰ میل کے صاحبان مفرورین افسران ۳۰ رجمنٹ ہندوستانی سے جو قبل از صاحبان مذکورین چھاونی نصیر آباد سے مفرور ہوے تھے ملاقی ہوئے اور یہان کرنیل پنی صاحب

نے بباعث ہجوم افکار اور گر پڑنے گھوڑے سے جان بحق تسلیم کی باقیماندہ صاحبان راستے مین نہایت تکلیف از طرف خورد و نوش اوٹھا کر اور اکثر خطرات سے بمشکل جان بچا کر بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۵۷ء بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ روز وارد مقام بمبئی ہوے اور آیندہ تکلیفات سے خیلے محفوظ رہتے

کراچی

اس مقام مین بھی ویسا ہی اندیشہ لوگون کے دل مین غالب ہوا تھا جیسا اکثر مقامون مین جنکا ذکر سابق ہو چکا ہے پیدا ہوا تھا بتاریخ ۱۳ ستمبر علامات انحراف ظاہر ہوے گو تدابیر مستحکم حکام وقت سے علامات مذکورہ بہت جلدی فرو ہو گیین تھین

بروز یکشنبہ بہنگام گیارہ یا بارہ بجے شب کے میجر میک گریگر صاحب کمانیر ۲۱ رجمنٹ ہندوستانی کو ایک حوالدار اور دو اور شخصون نے آکر اطلاع دی کہ فوج مین کچھ فساد ہونے والا ہے اور اگر تدابیر مستحکم عمل مین نہ آئین تو اوسی شب فساد عظیم برپا ہوگا میجر صاحب نے اسکی اطلاع فوراً جنرل صاحب کو کی اور توپخانہ اور جسقدر گورے دوم رجمنٹ شاہی کے موجود تھے چشم زدن مین طیار ہو کر میدان مین آ گئے خبر اس طیاری کی ایسی جلدی مشتہر ہو گئی جیسے آگ ہوا سے پھیل جاتی ہے اور تمام شہر مین تہلکہ مچ گیا اب سواے اسکے اور کوئی آواز گوش زد نہوتی تھی کہ کہین سے آواز گاڑی کی اور کہین سے آدمیون کے چلنے کی آتی تھی اور کسی طرف سے گھوڑون کی ٹاپ کی اور کسی جانب سے توپون کی پہیون کی کان مین آتی تھی افسر لوگ گھوڑونکو پاشنہ ڈالکر ساکنین کو اس حال سے اطلاع کرتے تھے لوگون کو گمان قبل از اس واردات کے بھی اس سرکشی کا نہ تھا اور اسی سبب سے یکایک جو یہ موقع ظاہر ہوا تو اون کے دلون مین تردد اور ہراس از حد پیدا ہوا خیر خواہ لوگون کو فوراً اطلاع اس سرکشی کی دی گیی مگر اونکو نوبت مکان محفوظ بتانے کی نہ آئی اسواسطے چند اشخاص کو توپخانے کے کوارٹر گارد مین اور بعضے فیوزلیر کے مکان گارد مین بھاگ کر پوشیدہ ہوے بعضے اول رجمنٹ گورہ کی ڈیوڑھی مین جا چھپی اور جو لوگ واقف اور ہشیار تھے وہ گودام میگزین مین متواری ہوئے مگر ایک بڑے گروہ جسمین اکثر میم لوگ تھین جا کر مکان مس کوٹ دوم رجمنٹ گورہ مین پناہ گیر ہوے مگر یہ مکان محفوظ اور لائق پناہ دہی کی نہ تھا کیونکہ اوسمین دروازے اور دریچے بکثرت تھے لیکن خوف اور ہراس مین ہوش لوگون کے بجا نہین رہا کرتے اور اس وقت مس کوٹ مین عجب کیفیت گذرتی ہوگی جب میم لوگ اپنے مکانون سے گھبرا کر بھاگین تھین اونمین سے کسیکے پیر مین تو جوتا بھی تھا اور کوئی پوشاک شب خوابی ہی پہنے ہوے بھاگے آتی تھی کوئی کسیطرح اور کوئی کسی ہئیت سے چلی آتی تھی غرضکہ یہ عالم بھی دیدنی تھا اور صاحب لوگ پاجامہ شب خوابی پہنے ہوے اور بندوق اور شمشیر وغیرہ ہاتھونمین لیے ہوے اسیطرح چلے آتے تھے جیسے ترک دشمنون کی قتل پر آمادہ ہوتے ہین اور بنظر اسکی کہ لوگونکو کچھ ہراس ثابت نہو انگریز چیرٹ پی رہے تھے اور برانڈی اور پانی مخلوط کر کی استعمال مین لاتے تھے اور اوسکی نشہ مین خود ہتھیار یعنی شمشیر وغیرہ کو حرکت دیتے تھے تو ایک عالم رستخیز نمودار ہوتا تھا ایکطرف تو یہ حال تھا اور جانب دیگر مقام ہذا کی اور رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ اپنی لین سے باہر آ کر صف آرا ہون اور جب اونکی نام

پوکارے گیے تو کیی سپاہی غیر حاضر تہے اور اونکی اکثر اسلحہ بہی موجود تہی بعد ازین فوراً روبروی توپخانہ اور بحاضری سپاہ دوم رجمنٹ گورہ سپاہ ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی سے ہتہیار رکہا لیے اس عرصے مین کوئی علامت فساد کی ۱۴ رجمنٹ ہندوستانی سے ظاہر نہین ہوئی ہرچند بعض بعض شخص یہ کہتے ہین کہ جب ۱۲ رجمنٹ کو حکم لین سے باہر آنیکا ہوا تہا اوسوقت ۱۴ رجمنٹ بہی خود بخود بدین ارادہ طیار ہوی تہی کہ بصورت ضرورت اور موقع وقت کی وہ بہی شامل رجمنٹ ۱۲ ہو جاوینگے مگر ۱۴ رجمنٹ مین اتفاق کل سپاہ غیر ممکن تہا کیونکہ اوسمین اکثر سپاہی تو قوم ہودی تہے اور باقی پوربیہ اور یہ امر راست اور درست ہے کہ اوسمین بہی دو سو سپاہی پوربیہ تہے مگر یہ دو سو نفر موجودگی باقیماندہ سپاہ رجمنٹ مذکور کے جو اونسے درباب فساد کے کبہی متفق نہوتے کوئی امر مفسدانہ ظہور مین لاتے

کپتان صاحب پولس نے بفور فرار ہونے چند سپاہ ۱۴ رجمنٹ اپنی سپاہ پولس کو اونکے تعاقب مین روانہ کیا اور روز دوم وہ دس سپاہی گرفتار کرکے لاے اونمین سے سات کو پہانسی ہوئی اور تین توپ سے اوڑا دیے گیے جسوقت ان سپاہیونکے گلے مین پہانسی ڈالی وہ روے اور خواستگار امان جان کے ہوے اور یہ عذر کیا کہ یہ ہمارا پہلا قصور ہے اور ہم بخوف توپہا جو ہمارے سامنے نصب کی گئین تہین بہاگ گیے تہے مگر کم بختونکو یہ یاد نہ رہا کہ وہ مسلح بہاگے تہے اور اونہون نے سپاہ پولس کا مقابلہ کیا تہا سواے اسکے ایسے سپاہی جو صرف توپ کو دیکہکر بہاگ جاوین اونکا قتل بہی بعلت نامردانگی واجب اور لازم ہے توپ سے اوڑانیکا موقع لائق دیکہنے کے نہین ہوتا جب مجرمونکو توپ سے باندہا تو اونکی زبان سے ایک حرف بہی نہ نکلا اور جسوقت حکم ہوا اوسیوقت پارچہ ہاے گوشت اوڑتے ہوے نظر پڑے بعضے اعضا تڑپتے ہوے ۱۴ رجمنٹ کے سامنے گرے جسکے دیکہنے سے اکثر دلونمین ایسا اثر پیدا ہوا کہ بہت آدمی حالت غشی مین گر گیے سر اور شانے مجرمونکے توپ سے بندہے رہے اور آنکہین اونکی تہرا کر ایسی ہو گئین تہین جیسے کسی آسیب یا بہوت کی آنکہین ہوتی ہین

آره

رجمنٹ ۷ و ۸ مقیم مقام دیناپور ۲۴ ماہ اگست تک خیرخواہ مشہور تہے مگر اس روز بوقت نو بجنت ۴ گہنٹہ بعد دوپہر سب سپاہی اپنے اپنے ہتہیار باندہکر روانہ بطرف دریاے سون ہوے اور شبا شب وارد بہ کنارہ دریاے مذکور ہوے بروز دوم یعنی یکشنبہ وقت صبح تمام عمارات متعلقہ مردمان سڑک آہنی جو برلب دریاے مذکور واقع تہین شعلہ ور نظر آئین اور ایک چٹہی ونیک صاحب مجسٹریٹ کے پاس کسی شخص مقیم دیناپور کے باطلاع اس امر کی آئی کہ آج یعنی بتاریخ ۲۴ سب سپاہ تینون رجمنٹ کی فساد برپا کرگی سوارون نے اور اور اشخاص نے بہی خبر دی کہ سپاہ مفسد دوسرے کنارے پر آگئی اور غارتگری اور آتش زنی بنگلہ ہا کر رہے ہین یہان خوبی قسمت سے پینتالیس سپاہ سکہ اور چار افسر ہندوستانی بمقام آرہ انکے پاس تہے اور صاحب مجسٹریٹ نے ان سب سپاہیونکو حکم دیا کہ صاحب جج کے حاطے کو جاکر مضبوط اور محفوظ کرین اس عرصے مین ڈلیپرن صاحب اور ہویل صاحب اسسٹنٹ گہوڑا دوڑاتے ہوے آے اور آکر خبر دی کہ سپاہ مفسدین نے ایک کشتی اپنے قبضے مین کر لی ہے اور اوسمین تہوڑے تہوڑے سپاہی سوار ہوکر اس کنارہ دریا کے آ رہے ہین اور کل مفسدین کی تعداد قریب دو یا تین ہزار کے تبلائی چونکہ سب ساکنین اس شہر کے یکجا جمع ہو گیے تہے

اونھون نے یہ تجویز کی کہ بوئیلٹ صاحب بارک ماسٹر کے بنگلے مین جاکر پناہ گیر ہون کیونکہ بنگلہ مذکور بہ طرح مضبوط اور جنگی بنایا گیا تھا
اور اوسمین ر وغیرہ بھی جمع تھی اور یقین تھا کہ وقت ضرورت اوسمین حفاظت جان بھی ہوگی چونکہ صاحبان متعلقہ سرک
آہنی کو خبر اس فساد کی نہین پہونچی تھی اسواسطے کوک صاحب نے خود درخواست دی کہ مین جاکر اونکو لے آتا ہون اور جاکر
مین صاحب اور ڈاکٹر صاحب اور مین صاحب کو جنکا بنگلہ ساڑہے تین میل کے فاصلے پر مقام آرہ سے تھا اطلاع دی اور
مین صاحب کو مع میم اور بچے کے بسلامت لے آئے مگر جب قریب بنگلے کے پہونچے تو اونھون نے دیکھا کہ دہوان اُس
جانب دریا سے بکثرت اوٹھتا ہے یہ دیکھکر اونھون نے مصلحت اسمین سمجھی کہ موضع عنایت مین جو قریب لین سپاہ کے واقع تھا
جاکر پناہ گزین ہون اور اونکو یہ توقع تھی کہ اونکے ملازم اونکو وہان بچا رکھینگے اور ملازمین نے بھی اونکی توقع کو قوی کیا اور
کہا کہ ہم تمکو بچا دینگے اور موضع مذکور مین کچھ اندیشہ نہین ہے اور وکٹر صاحب نے بھی بصلاح ملازمین یہی صلاح
مستحسن سمجھی کہ معہ میم صاحبہ اور پانچ بچون کے موضع مذکور مین جا گزین ہون الامن صاحب معہ میم صاحبہ اور پانچ بچون کے بجانب
بار گھاٹ جو آٹھ میل آرے سے برلب دریاے گنگ واقع ہے روان ہوے اور وہانسے بسلامت دنیاپور پہونچ گئے
چونکہ اوس روز مفسدین کے آنیکا امکان نہ تھا اسواسطے کوک صاحب پھر موضع عنایت مین گئے اور مین صاحب کو معہ میم صاحبہ
اور بچے کے آرے مین لے آئے صاحب موصوف نے وکٹر صاحب کو بھی بہت فہمایش آرے آنے کی کی تھی
مگر اونھون نے کچھ نہ مانا اور اپنے ملازمین کے کہنے سے مقام مذکور ہی مین رہے مین صاحب وغیرہ کو معہ ولسن صاحب
اور اونکی میم کے جو اوسی روز وارد آرہ ہوے تھے روانہ گھاٹ کیا اور وہانسے صاحبان ممدوحین بحفاظت حافظ حقیقی
بسلامت مقام دنیاپور مین پہونچ گئے اگرچہ اون پر راستے مین بہت تکلیف اور سختی گذری مگر جان بسلامت رہے

ایک صاحب حال اُس مقام کا اسطرح بیان کرتے ہین کہ بعد از کہانا کہانیکے بنگلہ بوئیل صاحب مین ہم سب
بتفصیل ذیل قلعے مین جاکر شب باش ہوے اور ہمنے تمام شب بآرام تمام بسر کی تفصیل یہ ہے یعنی لٹل ڈیل صاحب
ڈیک صاحب کوم صاحب کولون صاحب بوئیل صاحب فیلڈ صاحب کوک صاحب ہیلی صاحب اندرسن صاحب
تیت صاحب ڈسی کوسٹا صاحب ڈسی سوزا صاحب گوڈفری صاحب ڈیلیرن صاحب ہوئیل صاحب اور سید عظیم الدین حسین صاحب
ڈپٹی کلکٹر معہ سپاہ سکہ غرض کہ یہ سب صاحب بآرام تمام تمام شب قلعے مین رہے بروز دوم یعنی بتاریخ ۲۷ وقت صبح چونکہ
مفسدین اب تک نہین آئے تھے ہم سب باہر قلعے کے آئے اور احاطے مین چاے پی رہے تھے کہ خبر اس امر کی
ہمارے پاس آئی کہ گورسنگ کے آدمیون نے آکر بوئیل صاحب کے سائیسونکو مارا اور گہوڑے صاحب کے چھین کر لیگئے
یہ خبر سنکر ڈیک صاحب معہ چند دیگر صاحبون کے اور سکہون کے طیار ہوے کہ جاکر گہوڑے چھین لاوین اس عرصے مین ایک چپراسی
نے آکر خبر دی کہ سپاہ مفسد بازار مین آگئی لابداب تضییع اوقات مناسب نہ تھی اسواسطے ہم سب قلعہ مین گئے اور دروازہ ہاے
قلعہ کو اندر سے تیغا کر دیا اور چار گہوڑے ایک احاطہ متصل بنگلہ مین جو بجانب شمال واقع تھا طیار رہے چند ساعت ہمکو
گذری تھی کہ مفسد سب گردگی صوبیدار بہادر احاطہ کچہری کلکٹری مین جاتے ہوے نمودار ہوے اب وقت بجے
کا تھا اور سپاہ نجیب جنمین سے ۵۰ نفری مقام آرے مین موجود تھی استقبال مفسدان کر کے اونکے شریک ہوگئے

اور سرغنہ مفسدین کو اپنے ہتہیار بطور نذر دکہلائے سپاہیان مذکورین نے نشان خزانے کا بہی دیا اور ہمارا مقام بہی بتلا دیا اب ہوگل مچا اور قریب دو ہزار آدمی مفسد ہماری جانب آئے مگر ہم چند آدمیون نے اونکو متعجب اور ناچار کر دیا آخرش سوائے واپس جانیکے اور کچہ اون سے نہو سکا چند مفسدین نے درختون کی پناہ لی اور بعضے بویل صاحب کے بنگلے مین جاکر پناہ گیر ہوئے کچہ جنوب کی جانب اور کچہ شمال کی طرف چلے گئے اور سب طرف سے ہم پر گولیان برسانی شروع کین مگر اون سے ہمارا چندان نقصان نہوا قریب ایک بجے دن کے مفسدین نے پہر ہمارے قیام گاہ پر حملہ کیا اور وہی نتیجہ پہر اوٹہایا یعنی شکست کہا کر بہاگ گیے اب اونہون نے اور تدابیر ہمارے قلعے سے نکالنے کی کین اور وہ یہ تہی کہ ایک گاڑی بہر کر بانس اور گہاس لائے اور پانچ یا چہہ تہیلی فلفل دراز کی اوسمین رکہکر بجانب شرق قلعے کے بفاصلہ ۲۰ گز ہم لوگون سے انبار کرکے اوسمین آگ لگا دی دہوان گہاس وغیرہ کا اور بو فلفل سرخ کی سے دم بند ہوتا تہا مگر ہماری خوش نصیبی سے اوس وقت ہوا شرقی بہ تیزی تمام چلنی شروع ہوئی اور تمام دہوان وغیرہ سب مکان کے اندر کے کمرے مین سے اوڑ گیا ایک حوالدار ۸ رجمنٹ کا نزدیک ایک درخت کے اوٹ مین کہڑا ہوکر سپاہ کو کہہ رہا تہا کہ حملہ کرو اور ہم لوگون کو بدشنام یاد کر رہا تہا کہ فیلڈ صاحب خطرہ جان کرکے اوپر بنگلے کے گیے اور وہان سے ایسی گولی ماری کہ حوالدار مذکور مر گیا چند آدمی جو اوسکے پاس کہڑے تہے اونہون نے لاش کو اوٹہا کر آگ مین ڈال دیا اور اس طرح اوس آگ کو اور مشتعل اور متعفن کیا اب ایک گہنٹہ کی مہلت ہوئی یعنی ادہر سے کوئی گولی نہ چلی اس عرصے مین ہم لوگون نے کچہ بسکٹ کہائے اور شراب پی قریب پانچ بجے شام کے مفسدین مرتبہ سوم حملہ آور اور واپس ہوئے بعد ازان تمام شب گولہ رانی موقوف رہی ویک صاحب نے شب کو پہرے وغیرہ مقرر کیے اور تمام روز نہایت تحمل اور مردانگی سے کام کیا تہا اور کہتے تہے کہ سب نا امید اور دل شکستہ نہو اس قلعے مین ایسے ایسے شیر دل اور مردانہ آدمی ہین کہ اونکا مغلوب کرنا آسان نہین اور وہ ایسے نہین کہ جم غفیر مفسدین خون تشنہ کے دیکہکر خوف زدہ یا دل شکستہ ہون اور دیکہو تمنے کئی مرتبہ دلیری اور مردانگی مفسدین کی آج ہی دیکہ لی ہی غرض کہ سب پہرے والے تو اپنے اپنے مقامات پر تعینات ہوئے اور مابقی قدرے آرام لینے لینے قیام گاہ پہ گیے ہمارے پاس ایک یا دو چٹائی یعنی بوریہ فرش تہی اسواسطے اکثر ہم لوگون مین سے خالی زمین پر سوئے اور خشت بجائے بالش کے سر کے نیچے رکہی شب کو کوئی امر لائق تحریر وقوع مین نہ آیا مگر مفسدین کبہی کبہی ایک دو گولیان ہمارے مکان کے برآمدے پر مار دیتے تہے تا کہ ہم غافل نہو جاوین جو حملے مفسدین نے ہم پر کیے تہے اونمین اونکے قریب تیس آدمی مقتول اور مجروح ہوئے تہے اور ایک شخص درخت پر چڑہ کر ہماری طرف جہانکتا تہا کہ اسمین ہماری ایک گولی نے اوسکو درخت سے زمین پر گرا دیا اور وہ تین روز تک تڑپتا رہا اور بعد تین روز کے مر گیا جب تک وہ زندہ تہا مگر اوسکی طاقت نشست و برخاست کی طاق ہو گئی تہی اکثر دیکہنے مین آیا کہ جانوران گوشت خوار مثل زاغ و زغن اوسکا گوشت نوچ نوچ کر کہاتے تہے اور کبہی وہ دست و پا اونکے اوڑانیکو ہلاتا بہی تہا مگر چونکہ طاقت کافی اونکے اندفاع کی نرکہتا تہا اسواسطے اونکو دور نکر سکتا تہا

تاریخ ۲۸ ۔ روز سہ شنبہ ۔ اس روز وقت صبح مفسد ایک برنجی توپ چہہ پنی لائے اور بویل صاحب کے بنگلے پر

لا نصب کی اور ایک اور ضرب لا کر ہماری شرق کی طرف لگائی اور اوسسے گولہ رانی شروع کی مگر اونکا فن گولہ اندازی کا کامل نہ تہا اسواسطے اکثر گولے بالا بالا جاتے تہے اور بعضے دیوار کو لگ بہی جاتے تہے مگر اوس سے چندان نقصان نہوتا تہا اور اس روز بنادیق کم کام مین آئین صرف توپ ہی چلتی رہی ایک ہمارا سکہ سپاہی مجروح غلولہ بندوق سے ہوا یہ شخص قریب سوراخ کے جو دیوار مین واسطے تفنگ زنی کے کر رکہا تہا کہڑا تہا کہ گولی آکر اوسکے سر مین پیچہے کی طرف گردن سے اوپر لگی مگر ڈاکتر ہال صاحب نے اس حکمت سے اوسکا معالجہ کیا کہ اب وہ اپنے رفیقونکے ساتہ کار سرکار مین مصروف اور سرگرم ہے اب دشمنون نے یہ چاہا کہ ہماری دیوار مین بجانب شرق وجنوب شق کردین اور بیچ پناہ دیوار کہنہ کے جمع ہوکر اسکی تدبیر مین تہے کہ ہمارے سکہ سپاہیون نے اونپر حملہ کیا اور بندوقین مارین ایک سکہ نے دلیری کرکے جو شق کہ دیوار مین ہوا تہا اوسکو زیادہ کرکے دو عدد بیلچہ اور کلہاڑی وگیرہ جنسے وہ کہودتے تہے اندر کہینچ لی جس سے بعد ازین بہت کام بر آمد ہوا اب پانی ہمارے پاس کم باقی رہا اور کہانا بہی کم وزن ملنے لگا صرف دال اور چاول اور قدری چٹنی کہانیکو ملتی تہی اور نمک نہ رہا تہا ہم تدابیر حزم اور احتیاط کی جو ضرورت تہین عمل مین لاکر خراب کرنے اپنے اپنے مقامون پر رہے اور ہم مین سے چار صاحب لوگ اور جسقدر سکہ سپاہی منظور ہوتے تہے ہمیشہ جگا کرتے تہے اور انکی تبدیلی دو دو گہنٹہ بعد ہوا کرتی تہی

تاریخ ۲۸ - روز چارشنبہ — قریب چہہ بجے صبح کے بیوگل واسطے جمع ہونے تمام فوج کے بلند آوازہ ہوا اور تینون رجمنٹ آکر پریٹ پر جمع ہوین اونکی وردی بہی اونکے جسم پر تہی مگر پاجامے وردی کے نہ تہے سواسے انکے سو آدمی اور بہی اور دو ہزار آدمی گورسنگہ کے موجود تہے آٹہ بجے گورسنگہ ہند کور ایک تام جام یعنی ہوادار پر سوار آیا اور ملاحظہ اپنی فوج نمکہلال کا کرکے احکام ضروری دیے بعد ازین سب سپاہی بجانب شہر روان ہوے اور پانچ سو آدمی ہماری حفاظت یا نگہبانی کو وہان رہ گیے جسوقت یہ سب فوج جمع ہوتی تہی اوسوقت ہمکو کمال اندیشہ ہوا تہا کہ اب ہمارا اخیر روز زندگانی کا آگیا کیونکہ ایک گروہ بیشمار مفسدین کا جمع تہا اور ہم یہ سمجہ چکے تہے کہ سب ملکر ہمارے قلعے پر حملہ آور ہونگے اور زینہ وغیرہ لگا کر ہم سب کا کام تمام کرینگے مگر ہماری خوش نصیبی سے یہ نہوا اسی اثنا مین فیلڈ صاحب بویل صاحب کوک صاحب کولون صاحب اور والپیرن صاحب نے جو ہم سب مین فن بندوق رانی مین قادر انداز تر تہے اپنے اپنے موقع کی جگہ پسند کرکے نشانے لگا رکہے تہے اور مفسدین نے بنگلہ بویل صاحب پر جاکر اوسکے گوشہ ہاے جنوب و شرقی و جنوب و غربی پر مورچال قائم کیے اور توپ برنجی اوسپر قائم کین اور دمدمی میز اور الماری وغیرہ کا انبار کرکے طیار کیے اور ان مورچال سے اب گولہ رانی شروع کی

تاریخ ۲۹ - روز پنجشنبہ — قریب ایک بجے بعد نصف شب کے خوب آواز بندوقونکی بفاصلہ قریب ایک کوس کے گوش زد ہوئی اس سے ہمنے جانا کہ ہماری مدد قریب آ پہونچی مگر ہمکو ابہی اور سختیان اوٹہانی باقی تہین کیونکہ آواز مذکور شدہ موقوف ہوگیی اور ہمکو یقین ہوا کہ ہمارے دوستونکو شکست ہوئی ہوگی اس سبب سے کہ مفسدین یہان بکثرت جمع تہے ایسے وقت مفسدین نے ہم پر بہی حملہ کیا مگر ہم ہر وقت ہوشیار رہا کرتے تہے

اور ہم نے ایسی تفنگ زنی کی کہ سوای دو توپونکے اور سب بنادیق وغیرہ اونکی بند کردین مگر توپین مثل روز ہاے گذشتہ
چلتی رہین ہماری پاس چونکہ پانی کم ہوگیا تہا ہم کہودنے ایک نئے چاہ کے مین مشغول ہوے اور ہمارے سکہون نے
دس گہنٹے مین اٹھارہ فٹ عمیق کنوا کہود کر طیار کردیا اور اس چاہ مین نہایت شیرین اور بکثرت پانی نکلا اس
عرصے مین مفسدین نے اکثر ترغیبین سپاہ سکہ کو دین کہ ہتہیار رکہدو اور صاحب لوگونکو سپرد کردو مگر اونہون نے
ایک نہ مانی اور اونکو جواب بدشنام دیا اور ثابت قدم اور خوش دل رہے اور مانند صاحب لوگونکے جنکی رفاقت مین
وہ تہے کسی سے خوف نکرتے تہے بعد محاصرہ ہونے آج کے اول مرتبہ ہم مین سے کئی صاحبون نے غسل کیا اور دن
مین ہم لوگ بویل صاحب کی باغ مین حملہ کرکے گئے اور وہان سے پانچ بہیڑیان لاے اور فوراً تین ادن مین سے ذبح
کرکے حصے تقسیم کرلین بوقت صبح ایک سکہ سپاہی قرابین اور تلوار لیے ہوے ہماری دیوار کے پاس کسیطرح آگیا اور
اگر خواستگار اندر آنیکا ہوا چونکہ اوسنے بیان کیا کہ مین اوس فوج کی ساتہ تہا جو کمک کو آتی تہی اس لیے ہمنے تیغا کہول کر
اوسکو اندر قلعہ کے بار دیا اوسنے سب حال فوج کمک کی شکست کہانیکا اور اونکی تعداد نفری اور مقام جنگ کا بیان
کیا یہ سب حال سنکر ہمنے آیندہ جلدی کمک کی آنے کی توقع منقطع کردی اور عزم صمیم لڑکر مرجانیکا کیا قریب شام کے
ہمارے دل پہر از خود محظوظ ہوے اور فکر ہمارے دل سے دور ہوگئی ہم زمین پر دراز ہوکر سکہون سے ادہر اودہر کی باتین
کرتے ہوے سو گیے

تاریخ ۳۰ روز جمعہ — آج مفسدین نے توپ مورچال سے ہٹاکر بالاخانہ بنگلہ بویل صاحب پر قایم کی اور اونکے
سامنے روک ایک دیوار کی تہی اس توپ سے اونہون نے گولہ رانی کی مگر ہمارا کچہ نقصان نہوا صرف ایک گولہ دروازہ
کمرے مین لگا تہا اور اوسکو توڑ کر دالان مین سیدہا چلا گیا اسیطرح کئی گولیان بہی اندر آئین مگر سوای سوراخ کرنی دروازے
کے اور کچہ نقصان ہمارا نکیا اب مفسدین نے توپ آہنی جانب شرق سے لاکر عقب بنگلے پر نصب کی اور اپنے سامنے
دیوار باغ بطور روک رکہی اور اوس دیوار مین ایک سوراخ کیا اور اوسکی راہ گولہ مارنا شروع کیا اونکے گولے دیوار قلعہ
مین لگتے تہے مگر دیوار مین ایک نشان سا پڑ جاتا تہا اور گولا اوس سے سرک کر نیچے گر پڑتا تہا اب دریافت ہوا کہ دشمن
ایک مکان سے جو عقب قلعہ مین واقع تہا سرنگ لگاتے تہے یہ خبر سنکر ہمنے بہی ادہر سے سرنگ لگانی شروع کی کہ
اونکی سرنگ کو بیکار کردین اس کام مین ہم سب بخوشدلی و بے تردد مشغول تہے مگر ایک یا دو روز کے بعد سننے اس خبر
کے کہ اب سرنگ لگتی ہی سپاہ مفسد کہین کہین قرب وجوار مین نظر آتی تہی اسلیے ہم نے ایک دیوار خام چار فٹ بلند
اوپر بالاخانے کے تعمیر کی اور اوسمین سوراخ رکہے اور ان سوراخون کی راہ مفسدین پر ایسی تفنگ زنی کی کہ وہ نزدیک
آکر سرنگ نہ کہود سکے بوقت شب ہم سب بحسب دستور قدیم اپنے اپنے مقام پر سونے کو گیے

تاریخ یکم اگست روز شنبہ — آج کے روز کوئی امر لایق تحریر کے وقوع مین نہین آیا صرف یہ کہ دشمن توپون سے
گولہ رانی کرتے رہے آج دو باقیماندہ بہیڑ بہی سکہونمین اور ہم مین تقسیم ہوئین صبح کو بویل صاحب اور کوک صاحب نے
تیغے کے برابر جاکر چند مفسدین کو غلولہ ہاے تفنگ سے زخمی کیا اور یہ صاحب بہی بہت بچ گئے کیونکہ کئی گولیان دشمنو کی

اونکے سر کے برابر سے نکل گئین اس موقع پر کبھی کبھی سکھ سپاہی جاکر اونکی جگہ پر سے بندوقین مارتے تھے اور اونکو دم لینے کی فرصت نہ دیتے تھے

تاریخ دوم اگست روز یکشنبہ — اس روز دشمن سرنگ کھودنے مین بہت مصروف تھے اور لویل صاحب نے دو اور کوک صاحب نے چار مفسد گولیون سے عین سرنگ کے منہ پر مار ڈالے بعد ازین حاضری کھانے آئے اور بعد حاضری پھر اپنے مقام پر جا قائم ہوئے اور اونکے تفنگ اندازی سے مفسد سرنگ کے پاس کمتر آ سکتے تھے اب گوڈفری صاحب نے خود درخواست کی کہ مین بہ تبدیل لباس دنیاپور جاؤنگا اور اونکی درخواست سب نے منظور کی اور اونکے بال اور موچھین مثال مسلمانان درست کرکے اونکو پوشاک مسلمانی جو ڈپٹی کلکٹر ہندوستانی سے لی تھی پہنائی ان صاحب کا پہچاننا بہت مشکل تھا کیونکہ یہ زبان ہندی خوب صاف بولتے تھے اس روز ہمنے دیکھا کہ مفسد بہت جلد مثال ڈاک بجانب غرب کچہری کلکٹری براہ بی بی گنج بھاگے جاتے ہین اور قریب آٹھ بجے شب کے جب ہم سونے جاتے تھے ہمنے بڑا شور و غل سنا کہ ایک بازار مین جو ہماری شرق کی طرف واقع تھا ہوتا تھا ہمنے بغور جو سنا تو معلوم ہوا کہ ہمارے نوکر کچھ خوش خبر لائے ہین ہمنے صرف دو آدمیونکو قریب آنے دیا اور اونہون نے ہمکو خبر دی کہ دشمن بھاگ گیے اور اونکو میجر آیر صاحب کے کمپو نے شکست دی یہ سنکر ہمکو خوشی ہوئی مگر احتمال فریب کا بھی ہوا کہ شاید یہ لوگ اس بہانے سے ہمکو باہر نکالتے ہون اس خیال سے ہمنے ایک رسی لٹکائی اور ایک کو اوپر کھینچ لیا اور دوسری کو ایک چٹھی دی کہ ڈاک کی طرح جلدی اوسکو مقام دنیاپور پونہچاوے عرصہ قلیل کے بعد اکثر عیسائی زن و مرد جو مقام آرے مین رہتے تھے ہمارے پاس آئے مگر اس ہیئت تباہ سے کہ اونکے پاس پورا کپڑا بھی ستر پوشی کو نہ تھا یہ لوگ بروز دوم مفسدہ گرفتار ہوکر مقید ہوگیے تھے اور مفسدین نے اس خیال سے اونکو زندہ رکھا تھا کہ جب ہم سب بھی اونکے ہاتھ لگ جاتے تو وہ سبکو یکجا اور یکمرتبہ قتل کرتے مگر مشیت ایزدی اور طرح پر تھی بعد ازین ہم سب معہ سکھ باہر آئے اور لویل صاحب کے بنگلے پر گیے وہان ہر شی کا برا حال دیکھا ہر شی شکستہ تھی اور کتابین اور تصویرین اور کاغذ اور کواغذ حساب کتاب پارہ پارہ کیا ہوا تھا اور جابجا پاشیدہ پڑا تھا پنکھے بھی سب اوتار کر توڑ ڈالے تھے چونکہ تضیع اوقات واجب نہ تھی اسلیے ہم بالاخانے پر گیے اور وہانسے توپین اور جسقدر بارود موجود تھی لاکر اپنے مقام پر رکھی اور وہ مکان جسمین سے اونہون نے سرنگ لگائی تھی اوسکو مسمار کردیا اور اونکے سرنگ کو توڑ دیا بعد ازین اپنے مقام پر آکر بآرام تمام شب بسر کی

تاریخ ۳ اگست روز دوشنبہ — اس روز بعد از پینے قہوہ اور چاے کے ہمنے دیکھا کہ کیلی صاحب اور نکلس صاحب جو مقام بکسر مین رہا کرتے تھے گھوڑون پر سوار ہمارے احاطے مین چلے آتے ہین اونکو دیکھکر ہمنے تین چیخین خوشی کی مارین اور نیچے اوترکر دروازہ کھولدیا یہ دونو صاحب اندر آئے اور بخوشی تمام ملے دیک صاحب اور کوک صاحب دونو گھوڑون پر سوار ہوکر میجر آیر صاحب کے کمپو کو جو اوس پار بر باس ندی کے بفاصلہ قریب پانچ میل کے مقام آرے سے پڑا تھا چلے کمپو سے مذکور مین سب صاحب ایسی نہایت خوشدلی سے ملے بعد ازین وہانسے کوچ ہوا اور یہ دونو صاحب بھی فوج کے ساتھ مقام آرے مین واپس آئے اسیطرح بعد از محاصرہ سات دن کے ہم بتاریخ ۳ ماہ اگست ۱۸۵۷ء اور رہا ہوئے

حمد و ثنا اوس خدا کی ہے جسنے ہم پر سب طرح رحم کیا

طریق اور رویہ سپاہ سکہ کا بایام محاصرہ لائق تعریف کے ہے اور کوک صاحب کی محنت اور کوشش دائمی بہی توصیف کے شایان ہے ان صاحب نے ہر ایک کام مین مدد دی ہے اور بویل صاحب نے سواے نگہبانی دشمنان اپنے علم انجنیری سے قلعہ کو جہان جہان وہ کم مضبوط ہوا مستحکم کیا دیک صاحب ہمیشہ خوش و بشاش رہتے تہے اور سکہونکا دل بڑہاتے رہتے تہے اور کوک صاحب کہانا تک پکایا کرتے تہے الغرض ہر ایک شخص نے ہمہ تن مصروف ہو کر کوشش بلیغ بکار برد کی ہے اور اسلیے بعوض ہمت مردانہ کے مستحق پانے ایسی چیز کے سواے خالی شکر گزاری گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر کے ہین جو پایدار اور قیام پذیر تر الفاظ دل خوش کن سے ہو

مہد پور

بتاریخ ۸ ۔ نوامبر روز یکشنبہ وقت صبح فوج مجموعی مالوا کنٹنجنٹ ولایتی روہیلے اور مکرانی معہ بدمعاشان شہر کے گردگی عملدار مہد پور پر حملہ آور ہوے یہ مفسد چار یا پانچ ہزار آدمی مسلح بہ بنادیق و شمشیر وغیرہ تہے اور باوجود اسقدر کمی سپاہ کنٹنجنٹ کہ صرف دو سو پچاس نفری تہی اور بیشی سپاہ مفسد جسکا ذکر اوپر آچکا ہے آٹھ گہنٹے ہنگامہ کارزار جاری رہا یعنی سات بجے صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک لڑائی رہی آخرش مفسدین نے ہماری توپین چہین لین اور ہم سے سواے پس پا ہونیکے اور کچہ نہو سکا اب جتنے مسلمان کنٹنجنٹ مین تہے وہ سب ہم سے منحرف ہو گیے اور مفسدین سے جا ملے کپتان ملس صاحب کمانڈنگ پیادہ کنٹنجنٹ کے جب سواران گوالیار کنٹنجنٹ کو لڑا رہے تہے اور جب کنٹنجنٹ مذکور کارہاے نمایان کر رہے تہے بضرب گولی مقتول ہوے ڈاکتر کیری صاحب ہنگام مراجعت مارے گئے اور سارجنٹ میجر رو کونیل اور سارجنٹ میجر نیس جو دونو توپخانے کے تہے وہ بہی اوسی موقع پر قتل ہوے میجر ٹمس صاحب ہمراہی باقیماندہ سپاہ دوم رسالہ گوالیار کنٹنجنٹ فوج مالوا مین آکر شامل ہو گیے اور حال ٹمس صاحب کی میم کا کچہ معلوم نہوا کیونکہ اونکے گہوڑے کے ٹانگ وقت مراجعت ضرب گولی سے ٹوٹ گئی تہی باقیماندہ افسرون نے جدہر امن اور حفظ جان سمجہا اودہر روانہ ہوے اس ہنگامے مین قریب ایکسو پچاس سپاہی کنٹنجنٹ کے ہماری جانب کام آئے اور قریب چار سو مفسد مارے گئے بعد از سفر کرنے ایک شبانہ روز بیچ جنگل اور پہاڑیون کے سب صاحب لوگ بمقام اوجین وارد ہوے اور یہان ایک صاحب پر یدیشا تا مے بمشکل جان بر ہوے کیونکہ ولایتی اور دیگر مسلمانان اوجین درپے اونکے قتل کے تہے مگر یہ معلوم نہین کہ وجہ اس درپے قتل ہونیکی بجا تہی یا بیجا یہان سے بہاگ کر صاحب موصوف بتاریخ دہم بمقام اندور پہونچے یہان مہاراجہ صاحب نے اذن پر نہایت مہربانی کی پوشاک و پاپوش اور خوراک اور شراب بکثرت دی اور ہر طرح اونکی آسایش اور آرام کے طلبگار رہے بتاریخ گیارہوین صاحب موصوف ہنگام نواخت یازدہ گہنٹہ نصف بالا قبل از دوپہر بمقام مئو وارد ہوے اونکی ہمراہی مین ایک صوبہ دار اور تیتیس جوان کنٹنجنٹ کے تہے ولیادہ بسلامت موجود ہین

سیالکوٹ

بتاریخ ۹ ۔ جولائی فوج سیالکوٹ نے جسمین ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کا اور ۴۶م رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی تہی

فساد برپا کیا اور بعد از قتل کرنے اکثر صاحبوں کے اور کرنے ہر طرح کی خرابی یعنی ضائع کرنے مکانات اور اسباب وغیرہ کے بجانب شرق روانہ ہوے اور گاڑی اور بگی وغیرہ مال لیگیا اپنے ساتہ لیجانے صاحبان مفصلۃ الذیل مقتول ہوے کپتان بشوپ صاحب متعلقہ ۴۶ رجمنٹ ڈاکٹر گرہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اور پادری ہنٹر صاحب معہ میم و بچہ مگر برگیڈیر برانڈ صاحب صرف زخمی ہوے اور باقیماندہ صاحب لوگ معہ میم اور باجے والوں کے قلعہ مین جاکر پناہ گیر ہوے اور اکثر میم صاحبان اور بچوں کو اون ہی سپاہیوں اور سواروں نے قلعے تک بحفاظت پونہچا دیا جو بعد از پونہچانی کے شامل مفسدین ہو گئے تہے

مفسدین ایسے خونخوار ہوگئے تہے کہ اونسے زیادہ کوئی خونریز نہوگا اونکی تدابیر سب شیطانی عقل کے مانند تہین صبح نہین ہونی پائی تہی کہ سوار بطور پیٹرول اور سکرمشر کے تمام مقامات مین چھاونی سے قلعے تک مقرر ہوگئے تہے اور یہ سب صاحب لوگ جو زندہ رہے ہے صرف خدا کی مہربانی اور اوسکے رحم سے بچے کہ اوسنے اپنی قدرت سے ایسا کیا کہ قاتلونکی گولیان سب خالی گئین معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین نے میم لوگونکے اور بچونکے مارنے سے پرہیز کیا تہا برگیڈیر صاحب کا گمان نمکحلالی سپاہ کا آخر تک اونکے دلمین رہا بلکہ اسی سبب سے صاحب ممدوح بجائے بہاگنے کے آہستہ آہستہ قدم زن تہے اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تین سواروں نے آکر تین گولیان اونکو مارین جنمین سے ایک اونکی پشت تک پونہچی تہی اسی وقت کپتان بالمین صاحب اور کپتان چیمبر صاحب بہی دروازے سے نکل کر بہاگے اور گولیان اونکے چارونطرف چلتی تہین کپتان بشوپ صاحب متصل قلعے کے پونہچکر جب وہ نالے کے پار ہوتے تہے مارے گئے ایک سوار نے اونکو پوشیدہ مقام مین بیٹھ کر تاک کر ایسی گولی ماری کہ وہ جانبر نہوسکے ڈاکٹر گرہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اپنے بیٹے کو بگی مین سوار کرکے لیجاتے تہے کہ کچھ سوار سامنے سے آئے صاحب نے کہا مت مارو مگر وہ صاحب کو دیکھکر خوب قہقہہ مار کر ہنسے اور گولی ماری جسکی ضرب سے صاحب مرکر اپنے بیٹے کے گود مین گر پڑے مس گرہیم صاحبہ یعنی بیٹی گرہیم صاحب نے گھوڑا دوسری جانب پھیرا اور وہانسے بہاگین اور ٹیلر صاحب کے گروہ مین اونکو پناہ ملی مگر اونہون نے وہان سے بہی جاکر باغ مین پوشیدہ رہنے کا ارادہ کیا اور جب وہانسے روانہ ہوین تو چند سوار اونکے تعاقب مین چلے اور درپے اونکے قتل کے ہوے مگر مس صاحبہ نے بعاجزی تمام ہاتہ جوڑ کر امان جان مانگی مفسدین نے اونکو ہاتہ پکڑ کر برگیڈیر صاحب کے بنگلے مین پونہچایا وہان بہی چند مفسد درپے اونکی جان ستانی کے ہوے مگر جو سوار اونکو وہان لیگئے تہے وہی درمیان مین پڑکر اونکو وہانسے بچاکر گارد سواران مین لیگئے جہان کمپبل صاحب موجود تہے یہان درمیان مفسدین کے درباب تقسیم روپیہ خزانے کے تکرار ہوئی اور اس ہنگامے مین قابو کو غنیمت سمجھکر سب صاحب لوگ بہاگے اور کمپبل صاحب کے گروہ کے ساتہ تین سوار اور ایک حوالدار ہوے اور اونکو بحفاظت قلعے تک پونہچا دیا

بیان ذیل ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے جو ڈاکٹر رسالہ نہم کے تہے اور معہ اپنی میم اور بچے کے اور دختر گرہیم صاحب کی مرتے مرتے بچی تہی تحریر کیا ہے

احوال جو میرے عیال و اطفال پر اور میرے اوپر ساڑھے چار بجے صبح سے آٹھ بجے رات تک گذرا جسکے بعد ہم قلعے مین گئے تہے اور ہمنے اپنے تئین وہان محفوظ تصور کیا تہا نہایت بیکسی اور نا امیدی کا وقت تہا تفصیل اس اجمال کی

یہ ہی کہ ساڑھے چار بجے صبح ایک نوکر میری خوابگاہ مین بے تحاشی چلا آیا اور کہنے لگا صاحب صاحب جلدی اوٹھو سوار لوگ بندوق چلاتے ہین اور پلٹن بگڑی ہے تب فوراً مین اوٹھا اور مین نے کپڑے پہن کر ہتھیار باندہے اور سب عیال اطفال کو بیدار کیا اور خود باہر برآمدے مین گیا تاکہ دیکھون کیا ہوتا ہے وہان جاکر مین نے دیکھا کہ بہت سے سوار پھرتے ہین کوئی آہستہ اور کوئی پشنہ کوب اور اودہر ہوتے ہوئے بندوقین بھی کئی مقام سے مرے گوش زد ہوئی مین منتظر اس امر کا تھا کہ کوئی حکم ہدایت آتا ہوگا مگر کوئی نہ آیا مین لفٹنٹ ساندرس صاحب کوارٹر ماسٹر رسالہ نہم کے ساتھ رہتا تھا اور ہمنے یہ قرار کیا تھا کہ اگر فساد برپا ہوگا تو فوراً گاڑیان تیار کرواکر عیال و اطفال کو قلعے مین روانہ کردینگے موجب اسکے گاڑیان مینے طیار کروائین اور جو جو اسباب بھیجنا منظور تھا وہ اونمین رکھا مگر ہنوز ہمارے عیال و اطفال اونمین سوار نہ ہوئے تھے کہ ساندرس صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر بجانب بسکوٹ رسالہ جو قریب تین سوگز کے فاصلے پر تھا گئے وہان اونکو مین سوار ملے صاحب ممدوح نے اونسے دریافت کیا کہ لین مین کیا ہوتا ہے سوارون نے صرف اتنا کہا کہ بھاگ جاؤ اور یہ کہکر اپنے راستے پر جدہر جاتے تھے اودہر چلے گئے مین اپنے برآمدے مین کھڑا ہوا اونکو دیکھ رہا تھا جب وہ ہمارے حاطے کے دروازے پر آئے تو وہان ایک یا دو لحظہ ٹھہرے اور آپسمین کچھ مشورہ سا کیا بعد ازان گھوڑونکے منھ پھیر کر سامنے کو چلے گئے اسوقت دو یا تین غول سوارونکے بجانب ۴۶ رجمنٹ کے گئے اور کچھ سوار بطور پترول ہر راستے پر گشت کرتے تھے اب مجھے کوئی نصف گھنٹہ برآمدے مین آئے ہوئے گذرا ہوگا کہ بڑی دست چپ کی جانب ایک پستول کی آواز آئی اور جو ہمارے نوکر کوٹھی کے اندر آکر جمع ہوگئے تھے اونہونے کہا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی بگی آتی ہے یہ سنکر مینے جو اوس جانب نظر کی تو دیکھا کہ گرہیم صاحب کی بیٹی سوار بگی مین بظاہر تنہا چلی آتی ہے اور زار زار گریہ وزاری کر رہی ہے مین نے اوسکو پکڑ کر بگی کے پیچھے اوتارا اور جو آواز پستول مینے سنی تھی وہ اونہون نے کہا کہ ایک سوار نے کی تھی جو اونکے دریچے ہوا تھا اور اونکے طرف سے گرہیم صاحب کی جانب جاکر صاحب کو گولی سے مار دیا تھا گرہیم صاحب کی بیٹی نے یہ بھی مجھسے کہا کہ مفسدین نے اوس پل کا قبضہ کرلیا ہے جو قلعے کے راہ مین پڑتا ہے بعد ازان مینے اور اونہون نے لاش گرہیم صاحب کو بگی سے اوتار کر ایک علیحدہ مکانمین رکھا اور عہد کیا کہ قلعے کی جانب بچ جانا چاہیے مگر کچھ خیال مین نہ آتا تھا کہ کیا تجویز حفاظت جان کی کرنی چاہیے اس عرصے مین گیر صاحب ڈاکٹر اسپان میرے پاس خوش خرش آئے اور کہنے لگے کہ اونکے نزدیک تھوڑے سے سوار بگڑ کر چلے گئے اور یہ کہ اونہون نے یہ بھی سنا ہے کہ برگیڈیر صاحب ایک اور کسی صاحب کو اپنی بگی مین سوار کرکے رسالے کی لین کی جانب گئے ہین مگر یہ خبر غلط تھی کیونکہ اکثر سوار اب بھی اودہر اودہر جاتے ہوئے ہمارے حاطے کے نزدیک سے گذرتے تھے مگر ہماری جانب کوئی نہین آتا تھا اور آوازہائے پستول بھی ہوتین تھین مینے یہ بھی سنا تھا کہ درصورت برپا ہونے فساد کے ایک گروہ سوارونکا ہمارے پاس تعینات کیا جاویگا اور وہ ہمکو بحفاظت تمام قلعے تک پہنچا دیگا اب ہم اوس گروہ کے انتظار مین تھے مگر وقت انتظار مین گذرتا جاتا تھا اور ہمارے حاطے کا دروازہ جانب راست تو بند تھا اور جانب چپ مثال چشمان منتظر کھلا آخر ایک سوار آیا اور اوسنے [illegible] دروازے سے [illegible] دکھاکر نوکرون سے کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ مارے جاؤگے

اور کوچوان کو کہا کہ گاڑی لین مین لیجا جب سوار مذکور نزدیک آیا تھا تو ہمارے نوکرون نے ہمسے کہا تھا کہ اندر کوٹھی کے جاکر دروازہ بند کرلو کہ پلٹن آتی ہے ہمنے ایسا ہی کیا اور ہم تین صاحب یکجا تھے اور ہر ایک کے پاس [illegible] موجود تھے پس ہمنے یہ صلاح کی تھی کہ مرتے دم تک لڑنا بہتر ہے اب ہمارے پاس دو عورات ہندوستانی جو ہمارے ملازم تھین موجود تھین اور ہمارے عیال و اطفال سب دس نفری تھے اور گریہم صاحب کی بیٹی گھبرا گئی [illegible] قریب دس منٹ کے بعد اسکے سوار مذکور کے ایک جماعت سپاہیان ۴۶ رجمنٹ کا آواز بیگل آئی کہ کارتوس بندی کرین مگر خدا نے جو قادر مطلق اور رحیم برحق ہے اونکو اس حرکت سے باز رکھا یہان جتنی میم صاحبان موجود تھین سب غسلخانے مین [illegible] متواری ہوئین الا مس گریہم صاحبہ وہان نگئین سپاہ ۴۶ رجمنٹ اب کوٹھی کے دروازے توڑتی تھی اور بندوقین مارتی تھی اسمین ایک شخص غسل خانے کے قریب آیا مین نے اوسکی جانب اپنا طپانچہ راست کیا یہ شخص سپاہی معلوم نہوتا تھا بلکہ کوئی خدمتگار جو ہماری جاے پناہ مفسدین سے کے تبلانے کو آیا تھا کیونکہ جسوقت اوسنے میرے طپانچہ کو دیکھا اور دیکھا کہ مینے اوسکے پیچھے طپانچہ ہاتھ سے وہ اولٹا بھاگا اور یہ کہتا تھا صاحب لوگ وہان ہین ہم نہین جانتے [illegible] ہین اس عرصے مین سب ہمارے عیال و اطفال غسلخانے سے زنانہ خانے مین چلے گئے اور وہان گودام [illegible] بیٹھ رہے مس گریہم صاحبہ یہ حال دیکھکر ہم سے جدا ہوے اور باغ مین جاکر خفیہ کہین بیٹھ رہے ہم سب گودام مین [illegible] گئے تھے کہ سپاہی غسل خانے مین آے اور کوٹھی کے اندر آکر تمام دروازے توڑ ڈالے اور ہر کمرے مین بندوقین مارین بعد ازان زنانہ خانے مین بھی آے اور وہان بھی دروازے پر خوب بندوقین مارین گیرڈ صاحب جو میرے [illegible] کھڑے تھے اونھون نے ایک سپاہی ۴۶ رجمنٹ کو جو دشمنونکے طور سے وہان کھڑا تھا گولی ماری اور اوسکو [illegible] اب یہ خیال ہوا کہ شاید اور سپاہی اب ہماری تلاش مین آوینگے مگر بجاے اورونکے آنیکے وہ سپاہی بھی جو وہان [illegible] چلا گیا اور پھر نہ آیا ہم اپنے اس مقام سے خود سنتے تھے کہ سپاہی چوکیدار سے بار بار دریافت کرتے تھے کہ صاحب لوگ کہان ہین مگر وہ یہی کہتا تھا کہ وہ بھاگ گئے مجھسے بیان نہین ہو سکتا کہ کسقدر فکر اور تردد لاحق حال ہمارے وقت صبح سے گیارہ بجے دن تک رہا مگر بعد ازان چوکیدار ہمارے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ ابھی خاموش رہو سپاہی واپس چلے گئے ہین مگر سوار ابھی آتے جاتے ہین اور احاطے مین آکر مستفسر ہوتے ہین کہ صاحب لوگونکو کیا ہوا اور اب مکان لٹتا ہے شور و غل کہ ہو رہا تھا اور آواز شکستن جو غارتگرونکے الماری و صندوق وغیرہ توڑنے سے آتی تھی ہمکو زیادہ خوف زدہ کرتے تھے اور ہم آواز سم ستوران مفسدین چہار طرف سے سنتے تھے چوکیدار نے یہ بھی کہا تھا کہ خاموش رہو مگر جہان آٹھ بچے ہون وہان خاموشی بہت مشکل ہوتی ہے اور ہمکو یہ بھی اندیشہ تھا کہ اگر ذرا بھی غل ہوا اور مفسدین کے کان تک پونہچا تو ہماری قیام گاہ اونکو معلوم ہوجاویگا اس عرصے مین چوکیدار مذکور ہمارے واسطے چپاتیان اور پانی لایا اس گودام مین خدا ساز دو دریچے تھے اور اونمین سے ایک شکستہ تھا جسمین سے کچھ کچھ ہوا ہم تک پہونچتی تھی مگر تاہم گرمی اور عفونت اس مکان مین بہت سخت تھی دوسرا گودام جو ہمارے جاے امن کے نزدیک تھا اوسکو مفسدین نے توڑ ڈالا اور جب اونھون نے ایک [illegible] مین آگ لگا دیا تو ایسا [illegible]

اس مکان مین معلوم ہوا کہ شاید مفسدین نے دیوار مکان مذکور کو سرنگ لگا کر اوڑا دیا اور جب دوسرا میگزین اوڑا تو اس کثرت سے آدمیون کی قدم کی آواز آتی تھی کہ ہمکو گمان قوی اس امر کا ہوا کہ مفسدین نے یہان لا کر توپ لگائی ہے اور گولے مار کر ہمکو یہان سے نکالینگے اور قتل کرینگے وہم اور تردد از بس ہم پر طاری تھا آخرکار جب دو نو خیال باطل نظر آئے تو ہم نے سمجھا کہ مفسدین نے میگزین اوڑا دی ہوگی اس عرصے مین ایک شخص آیا اور دریچے کی راہ سے اندر دیکھکر واپس غل مچاتا ہوا چلاتا گیا اب ہمکو بالکل یقین ہوا کہ ایام زندگانی آخر ہوے کیونکہ یہ شخص جو دیکھ گیا تو یہ ضرور اور مفسدونکو لاویگا اور ہمارے دروازے پر کئی مرتبہ کسینے دستک بھی دی بلکہ ایک شخص نے جو نہایت خونخوار نظر آتا تھا ایک صدمہ بھی بڑی زور سے اون پر مارا مگر توڑ نہ سکا بعد ازان وہ بھی دریچہ مذکور کے نزدیک آکر اندر جھانکنے لگا اسمین مین نے اپنے طپنچے سے خوب شست درست کرکے ایسی گولی ماری کہ وہ اولٹا گر پڑا اور اوسکی دم واپسین کی صدا تھوڑی دیر تک سنی بعد اوسکے وہ وہان ہی مر گیا بعد ازین چوکیدار دوبارہ ہمارے پاس آیا اور قدرے پانی اور میوہ وغیرہ لایا اور یہ کہ گیا کہ جسوقت سب سپاہی چلے جاوینگے اوسوقت مین تمکو اطلاع دونگا اور جسوقت باہر نکلنے کا موقع ہوگا اوسوقت مین تمکو باہر لیجاونگا بعد از مارے جانے اوس شخص خونخوار کے پھر کوئی ہماری جانب نہین آیا میرے لڑکون مین سے ایک کو ایک دائی دودہ پلاتی تھی اور مین نے اور مسز صاحبہ نے یہ صلاح کی کہ یہ لڑکا اسی دائی کے سپرد کر دو اور چونکہ وہ ذات کی سکھنی تھی اوسنے کہا کہ مین چوکیدار کو ساتھ لیکر نکل جاونگی اور شام تک اوسکے پاس رہ کر رات کو اپنے گھر چلی جاونگی یہ تجویز ہم نے اس خیال سے کی تھی کہ ہم سب تو یہان قتل ہونگے مگر اس دائی کی سبب یہ لڑکا بچ جاوے تو بہتر ہے قریب سات بجے شب کے ہم گودام سے باہر آئے اور قلعے تک جو قریب ایک میل یا تو بالا کے فاصلے پر تھا پیادہ گئے اور وہان سب دوستون نے بخوشی تمام مبارکبادی دی کیونکہ ہمارے آنے سے پیشتر ہمارا قتل ہونا قلعے مین مشہور ہو گیا تھا

ایک وقائع نگار احوال بلوہ سیالکوٹ کا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ جس ایام مین واقعات مفسدانہ دیگر مقامات پنجاب مین وقوع مین آتے تھے سپاہ چھاونی سیالکوٹ اپنی امور متعلقہ کو بخوبی و نمک حلالی سرانجام دیتے تھی اور بریگیڈیر برائینڈ صاحب کمانڈنگ مقام مذکور ہر طرحکا اعتبار سپاہ مذکور کا اپنے دلمین رکھتے تھے اور ہر چند اوسوقت اکثر اصحاب کی یہ رائے تھی کہ اسقدر اعتبار سپاہ کا بہت مناسب اور لائق تھا مگر آخرکار بخلاف اسکے ثابت ہوا کیونکہ وبای فساد کو بہت عرصہ سیالکوٹ تک پہونچنے مین نہ لگا بریگیڈیر برائینڈ صاحب نے وہ تدابیر عمل مین لائین جنسے سپاہ کے دلمین بھی اعتبار اپنے افسرونکا باقی رہا اور اونکو کوئی موقع بلوہ پردازی کا ہاتہ نہ آیا اور صاحب موصوف نے اونکو بالکل تعین کروا دیا کہ سرکار گورنمنٹ راست کرداری اور راست بازی سے اونکے ساتھ پیش آوے گی صاحب ممدوح نے پیٹرول شب کے واسطے مقرر کیے اور پہرے اور گشت قایم کین اور سپاہ گورہ کو مقامات ضروری پر نصب کیا اور توپونکو متصل بارک گورہ کے لاکر قایم کیا اور ہر طرحکی خبرداری اور ہوشیاری عمل مین لائین جنسے مفسدین چھاونی میان میر کو چھاونی تہا مین دخل ادبار ہتو اس سپاہ کی جادۂ راستی پر راسخ دم اور ثابت قدم رہنے کا یہ باعث تہا

کہ سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود تھی ورنہ یہ بھی مثال دیگر سپاہ مفسد بلوہ پردازی کرتے اور آخرکار یہی امر ظاہر ہوا یعنی جب شروع ماہ جون سپاہ گورہ حسب الحکم معہ دو ضرب توپ شامل فوج گشتی ہوئی اور برگیڈیر برائنڈ صاحب نے اونکے جانے مین تکرار کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا بلکہ اونکو لکھا گیا کہ سپاہ ہندوستانی کے ہتھیار لیلو اور اونہون نے مصلحتاً اوسوقت ایسا نکیا بلکہ جب فوج گشتی مقام مذکور مین پونہچی اوسوقت بھی اونکو ہتھیار لینے مین انکار رہا اور سپاہ گورہ شامل فوج گشتی ہوکر وہانسے روانہ ہوئی اور سیالکوٹ مین سوائے فوج ہندوستانی کے اور کوئی فوج موجود نرہی تو نتیجہ اس ہتھیار نہ لینے کا جلدی ظاہر ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب مختلف خبرین فوج کی ہتھیار چھین لینے کی اور بعضی رجمنٹ کی برخاست ہوجانے کی اور واقعات پشاور وغیرہ کی ۴۶ رجمنٹ کو پونہچی تو بے اشتبہ اونکے دلمین بھی کچھ تردد پیدا ہوا یہ حال دیکھکر اب برگیڈیر برائنڈ صاحب کو خیال آیا کہ اگر فوج گورہ موجود ہوتی تو بہتر تہا تا کہ فوج ہندوستانی کو قابو واسطے بلوہ پردازی کے باقی نہ رہتا مگر اسوقت مین فوج گورہ تو کیا ایک گورہ بھی فوج گشتی مین سے علیحدہ نہین ہوسکتا تھا صاحب موصوف نے وہ موقع تو فروگذاشت کیا تھا جو اوسوقت مین دستیاب ہوا تھا یعنی جب فوج گورہ اور فوج گشتی مقام پر موجود تھی اوسوقت تو ہتھیار نہ لیے اب اونکو لینا قابو ملنا دشوار تھا ناچار تن بتقدیر سپرد کیا اس فوج نے اب تک تو اسقدر نمک حلالی ظاہر کی کہ سپاہ جون ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کے نے خود آکر درخواست دی کہ جہان کہین سرکار ہمکو بھیجے اور جو کام ہمارے سپرد کرے اوسکی بجا لانے مین ہمکو کچھ عذر نہین ہے مگر یہ باتین صرف اسواسطے تھین کہ افسران انگریزی دہوکہ کہ اگر اونکا اعتبار کرین اور اوس اعتبار مین وہ اپنا کام یعنی بلوہ پردازی بسہل الوجوہ کرلین اسی اثنا مین ونس ہیل کے فاصلہ تک پترول نصب ہوسے اور ایک گارد دریاے چناب پر اور ایک وزیر آباد کے گھاٹ پر مقرر ہوا بلکہ اور سب تدابیر عمل مین آئین جنسے یقین حفاظت چھاونی سیالکوٹ کا ہوسکتا تھا جب ہم خیال کرتے ہین کہ کیا کیا واقعات اور مفاسدون مین ظہور مین آسے ہین تو برگیڈیر برائنڈ صاحب کا ہتھیار نہ لینا اور اسقدر اعتبار سپاہ ہندوستانی کا کرنا اور جیسا اور حکام پنجاب نے بہ نسبت سپاہ ہندوستانی کے کیا تھا ویسا نکرنا داخل جرم متصور ہوسکتا ہے مگر چونکہ اس حرکت بیوقوفی مین اونکی جان بھی جاتی رہے اسواسطے کوئی نکتہ چین اب کچھ نسبت صاحب موصوف کے نہین کہہ سکتا اور سوائے ترحم اور افسوس کے اونکو یاد نہین کرسکتا

آخرکار یہ فساد جو پیش پا افتادہ تھا شعلہ ور ہوا اور بتاریخ ۹ جولائی ۴۶ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین نے فساد برپا کیا وجہ یہ کہ فساد جہلم کی خبر سپاہ سیالکوٹ کو پہونچ گئی تھی اور یہ کافی باعث بلوہ پردازی کا واسطے اس سپاہ کے تھا اور سپاہ نے اپنی تدابیر ایسی خوبی سے کین تھین کہ صبح ہوتے تک سب پترول وغیرہ اونکے سوارونکے مقرر ہوگئے برگیڈیر برائنڈ صاحب اثناء راہ قلعہ مین گولی سے زخمی ہوے اور قلعے مین آکر اونہون نے جان دی کپتان بشوپ صاحب بھی قلعہ کی راہ مین ایک سوار کے ہاتہ سے زخمی ہوکر مر گئے ڈاکٹر گریہم صاحب بھی اپنی بیٹی کو لیکر قلعے کو جاتے تھے اثناے راہ مین ایک سوار نے اونکے گولی ماری اور وہ گولی کہا کر اپنی بیٹی کی گود مین گر کر مر گئے اور پادری ہنٹر صاحب بھی معہ اپنی میم اور بچے کے اوسی وقت مفسدین کے ہاتہ سے جانبر نہوے

مفسدین بعد خراب کرنے اور لوٹنے اسباب کے بگہیونمین اور گاڑیونمین جو اونہون نے لوٹین تہین سوار ہوکر بجانب مشرق روانہ ہوئے مفسدین نے اب یہ چاہا کہ بجانب شمال مقام بسبر و دراہی ہوکر بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ترموگہاٹ سے عبور دریاے راوی کرین یہ خبر فوج گشتی کو جو متصل امرتسر کے مقیم تہی پہونچی اسکے سنتے ہی فوج مذکور نے وہان سے کوچ کیا اور دو منزلہ کرکے مقام قیامگاہ مفسدین تک تا بہ سہ پہر وارد ہوئے ۴۶ رجمنٹ کو دیکہا کہ اوسکے دونو جانب سواران رسالہ تہے اور اونمین سے کے دور دور تک آگے چلے گئے تہے فوج گشتی یہ دیکہکر اور آگے بڑہی اور جب بفاصلہ ۳۰۰ گز کے پونہچی تو اودہر سے غلولہ رانی رایفل کی ۵۲ رجمنٹ شاہی سے شروع ہوئی طرفین سے خوب گولیان چلین بعد ازان اودہر سے توپ سرہونی شروع ہوئی اونمین اول گولے چلے اور بعد ازان گراپ دشمنون نے بہی ہمارے بازو سے راست پر شجاعت و مردانگی حملہ کیا اور فوراً ہمارے بازو سے چپ اور عقب پر بہی حملہ آور ہوئے اسکے دیکہنے سے دشمنون کا کچہ دل بڑہا اور اونہون نے آگے بڑہکر توپون پر بہی حملہ کیا اور کوئی ۲۵ گز کے فاصلے تک آپونہچے یہ حال دیکہکر سپاہ گورہ نے اون پر تاخت کیا اور ایک لمحہ مین اونکو پسپا کیا سوم پنجاب پیادہ نے اونکا تعاقب کیا اور جو کچہ اسباب و سامان جنگ دشمنون کے پاس تہا سب اسی مقام مین چہوٹ گیا صرف ایک توپ جو دشمنونکی دوسرے کنارے دریاے راوی پر تہی اور وہ اب ہم پر گولہ ران ہوئے ادہر سے بہی دو یا تین توپین اونکے مقابلے پر طیار ہوئین اور ایسے گولہ ہاے گراپ وغیرہ سر ہوئے کہ دشمنونکا نہایت نقصان ہوا سپاہ مفسدین سے دو سو نفری خستہ و کشتہ ہوئی

اودہر تو سپاہ مفسد جو مفرور ہوگئی تہی بدست دیہاتیان قرب و جوار اور ملازمان و رعایاے مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر گرفتار ہوکر آتی تہی اور ادہر چند مفسد قریب تین سو سپاہیونکے ایک جزیرہ دریاے راوی مین قایم ہوکر مستعد بجنگ و پیکار ہوئے اور کرنیل نکلسین صاحب کمانڈنگ فوج گشتی نے طیاری حملہ کرنے کی کردی دشمنون نے جو ایک توپ اونکے پاس تہی اوسکو کنارہ جزیرہ مذکور پر نصب کیا اور اوس سے جواب میجر بورسیر صاحب کے عبارون اور دو نوپٹی توپونکا دیتے رہے اسی حالت مین بارش گولہاے طرفین مین ۵۲ رجمنٹ شاہی نے بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی وقت صبح کشتیون پر عبور دریا کرنا شروع کیا اور عین ہنگامے مین کچہ خوف جان نکرکے اس مہم کو سر کیا اس مقام پر اس کنارے سے دریا جزیرہ مذکور تک قریب پون میل کے عریض تہا اور اسی سبب سے بہت وقت بیچ طے کرنے کے اوٹہانی پڑی زیادہ تر سپاہ گورہ تا نواخت ۹ گہنٹہ صبح عبور دریا کرکے جزیرے تک پہونچ گئے تہے اور باقیماندہ کو خود جرنیل نکلسین صاحب نے آگے بڑہایا یہ حال دیکہکر مفسدین نے اپنی توپ اون گورہ سپاہ پر جو اونکے قریب پہونچ گئی تہی پہیر کر سر کرنی شروع کی اس توپ پر گولنداز بریگیڈیر برایند صاحب کا خانساماں تہا یہ شخص اول گولنداز تہا اور کسی سبب سے ترک روزگار کرکے بریگیڈیر صاحب موصوف کے خدمت مین بطور خانساماں کارگزار تہا جب اودہر سے توپ اسطرف کو پہیری تو ہمنے بہی دو توپ اپنی بجانب دشمن لگائین مگر مفسدین نے عرصہ قلیل تک تو خوب دلیری اور مردانگی کو کام مین لایا مگر آخر کار جب فوج گورہ وہان پونہچی تو اونہون نے پہونچتے ہی توپ دشمن پر قبضہ کر لیا اور مفسد و بقرار لاے اس مقام پر لڑائی سنگین سے ہوئی اور سپاہ گورہ نے ایسی داد شجاعت کی دی کہ مفسد سب براہ دریا فراری ہوئے اور اس بیچ اسی سے بہاگے تہے کہ بہت لوگ ڈوبگے

اور اکثر مقتول ہوے اور جو باقی رہے تھے اونکو دیہاتیان قرب وجوار نے گرفتار کر کے روبروی حکام کے لانا شروع کیا یہان تک کہ بیچ عرصہ ہفتہ عشرے کے جتنے سپاہی اس رجمنٹ کے تھے سب گرفتار ہو کر سزایاب ہوے اور نام ونشان اس رجمنٹ کا گم ہو گیا اسی عرصے مین کپتان لارنس صاحب واسطے دوبارہ قایم کرنے انتظام کے لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیے گئے تھے اور صاحب موصوف نے رسن اور توپ کو ایسا کام مین لایا کہ عرصہ قلیل مین بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہو گیا یہان اسقدر اور تحریر کرنا مناسب ہے کہ رسن سے تو مراد گل دینے سے ہے اور توپ سے غرض توپ سے باندہ کر اوڑا دینے سے ہے یعنی صاحب موصوف نے گل دینے اور توپ سے اوڑا دینے مفسدین کے بخوبی اور بزودی تمام کل ضلع کا بندوبست کر لیا

جون پور

شروع ماہ جون مین فوج ہندوستانی نے اس مقام مین فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ کلنبرہ معہ دیگر عمارات کے جلا کر خاک کر دیا کیپیج صاحب اور ٹریلینڈ صاحب معہ میم اور دو بچونکے قتل ہوے اور فین صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر بارکر صاحب معہ میم صاحبہ کے اور پادری روتھر صاحب معہ میم صاحبہ کے اور سیزر صاحب معہ میم صاحبہ کے اور میئون صاحب اور اسٹیل صاحب اور ورڈسورتھ صاحب اور ہیوورد صاحب اور کوپس صاحب اور بریڈفورڈ صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کارخانہ نیل بھاگ کر بسلامت مقام بنارس مین پونہچے اور ولیکی صاحب معہ میم صاحبہ اور ایک لڑکے کے مقام تحصیل مین محفوظ اور مصون رہے

جھانسی

اون ۶۲ صاحبون مین سے جو اس مقام مین تھے صرف ایک صاحب لفٹنٹ رایوز نامے متعلقہ ۱۲ رجمنٹ بسلامت فرار ہو کر بچے اونکی زبانی احوال قتل جو مفسدین نے کیا تھا معلوم ہوا حال خونریزی جو ذیل مین درج ہوتا ہے حسب بیان ایک بنگالی کے جو صاحب کلکٹریٹ مقام جھانسی کے دفتر مین ملازم تھا تحریر ہوا

تاریخ ۵ جون گذشتہ قریب نواخت ۳ گھنٹہ بعد دوپہر ہم سب دفتر مین بیٹھے تھے کہ میگزین کی طرف سے آواز بنادیق گوش زد ہوئی ہمارے دلمین نہایت تردد پیدا ہوا بعد ازین فوراً دو چپراسی اور ایک دفعدار برقندازان پرمٹ جنکو کارشور صاحب نے ایکہزار پانچ سو روپیہ آمدنی پرمٹ لیکر خزانہ صاحب ڈپٹی کمشنر مین بھیجا تھا واپس آے اور بیان طراز ہوے کہ بعضے سپاہی خزانے مین یہ کہتے تھے کہ خبر گرم ہے کہ ایک گروہ قضاقان خزانے کو آکر لوٹینگے ہمارے دفتر کے بند ہونیکا فوراً حکم ہوا اور چپراسیان دفتر کو یہ حکم ہوا کہ مسلح طیار رہین اور حاطۂ دفتر سے باہر نجاوین کہ بروقت ضرورت موجود ہون اس عرصے مین ولٹن صاحب دور سے بے تحاشا بھاگتے ہوے نظر پڑے اور نزدیک آکر اونہون نے کارشور صاحب سے کہا کہ جلد معہ عیال واطفال کے یہانسے بھاگو سپاہ بگڑ گئی اور اب کچھ باقی نہین رہا یہ سنکر کارشور صاحب معہ عیال واطفال کے بگی مین سوار ہوے اور ولٹن صاحب کو ساتھ لیکر ڈاک بنگلے مین بسلامت پونہچے مین اور دیگر عمال دفتر اب دفتر سے باہر آے اور چپراسیونکو حاطے مین چھوڑ کر ایک مقام پر جو راستے سے الگ تھا جا کر کھڑے ہوے

کہ دیکھین کیا ہوتا ہے جب یہان سے کچھ معلوم نہوا تو ہم نے ارادہ کیا کہ رپیٹ پر سے ہوتے ہوے شہر کو جاوین اور چند قدم بجانب رپیٹ گئے تھے کہ ایک سپاہی نے دور سے ہم سے کہا کہ ادہر مت آؤ کیونکہ کچھ سپاہی ۱۲ رجمنٹ کے نے بگڑ کر میگزین پر اپنا قبضہ کر لیا ہے مگر ہم نے اوسکی ممانعت کا کچھ خیال نکیا اور آگے قدم زن ہوے اور آگے جاکر دیکھا کہ افسران ۱۴ رجمنٹ رسالہ کچھ سوار اپنے ساتھ لیکر سپاہ ۱۲ رجمنٹ سے گرم سخن سازی ہین اور اونکو فہمایش کر رہین ہین کہ تم حق نمک فراموش نکرو یہ دیکھتے ہوے ہم شہر مین چلے گئے ہم راستے ہی مین تھے کہ ہمنے چند سپاہیونکو سکین صاحب اور گوردن صاحب کی کچہری کے طرف جاتے ہوے دیکھا اور اونکا ارادہ زشت اور زبون اونکے بشرے اور وضع سے پایا جاتا تھا مگر چونکہ صاحبان موصوفین معہ دیگر صاحبان و عیسائیان ساکن مقام ہذا باستثناے افسران رجمنٹ قبل ازین محافظت سواران رسالہ ۱۴ مین آ گئے تھے اسلیے سپاہ مذکور اس روز قتل صاحبان نکرسکی بعد ازین سب صاحب لوگ وغیرہ سواے افسران رجمنٹ قلعے مین چلے گئے اور سکین صاحب نے حکم دیا کہ دروازہاے شہر بند کیے جاوین اور کوئی شخص سواے اجازت افسر پولس کے داخل شہر نہونے پاوے

بروز دوم وقت صبح ہمنے یہ سنا کہ ۵۰ سپاہی ۱۲ رجمنٹ نے فساد برپا کر کے میگزین کا قبضہ کر لیا ہے باقیماندہ سپاہ موجودہ مقام ہذا نے بروز مفسدہ و شب روز مذکور اظہار کیا کہ ہر طرح کا فساد نکیا مگر دلمین بسبب انحراف مستعد اور آمادہ تھے کیونکہ افسران انگریزی نے بعینی اونکو نصیحت کی اونہون نے ایک بھی نسنی اور چند افسران مذکورین نے اونکو حکم دیا کہ حملہ آور ہوکر مفسدین کو گرفتار کرین مگر اونہون نے تعمیل حکم نکی اور مفسدین کو بھی حرفہای امید و بیم کہے گئے مگر سود مند نہوے اور وہ دوبارہ اپنے کار سرکار پر آکر حاضر نہوے

اون ۵۰ سپاہیون نے بروز مفسدہ ایک جھنڈا دین کا متصل میگزین کے نصب کر کے سب اہل دین کو صلاے عام شامل ہونے کی دی تھی اور اقرار کیا تھا کہ جو شخص آکر اونکے ساتھ خدمت کریگا اوسکو بارہ روپیے ماہواری ملیگا مفسدین مذکور کا متصل میگزین کے وگرد جھنڈے مذکور کے اپنے مقام پر تا تاریخ ششم قایم رہا اور اس تاریخ کو باقیماندہ سپاہ بھی یعنی سپاہ ۱۲ رجمنٹ اور سواران رسالہ ۱۴ اونکے ساتھ شامل ہوگئے یہ مفسدین اول اپنے افسران انگریزی پر جنہون نے ایک لمحہ بھی اپنے سپاہیونکو نچھوڑا تھا حملہ آور ہوے اور اول لفٹنٹ کیمبل صاحب کو زخمی کیا مگر صاحب موصوف اپنے گھوڑے سے جدا نہوے اور گھوڑا اونکا ایسا چالاک تھا کہ وہ ایک دیوار پھاند کر صاحب کو قلعے مین لیگیا لفٹنٹ ڈنلوپ صاحب اور لفٹنٹ تیلر صاحب بھاگ نسکے اور مفسدین کے ہاتھ سے قتل ہوے اور مفسدین کا غصہ اول ان دونو صاحبون پر نکلا انمین سے تیلر صاحب کو دو حوالدارون نے اور ایک سپاہی نے ایک چارپائی کے نیچے چھپا بھی رکھا تھا مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور آخرکار صاحب موصوف سپاہ کے غضب مین گرفتار ہوکر جان بر نہوے بعد ازین مفسدین دو حصون منقسم ہوگئے اور کسینے بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگا دی اور کسینے قیدیونکو جیلخانے سے رہائی دی ایک گروہ جسمین پچاس سوار اور تین سو سپاہی تھے معہ دو توپون کے اور بہت سے چپراسیان رپٹ اور پولس بسرگردگی داروغہ محبس متصل شہر کے آئے اور باواز بلند کہنے لگے کہ دین کی جے یہ آواز سنتے ہی دروازہ کھلا اور وہ شہر مین داخل ہوے یہ حال

یہ حال دیکہکر رانی نے اپنی محل سرا کے دروازون پر پہرے وغیرہ مضبوط کرکے آپ اندر بیٹہ رہی اور دروازے بند کر لیے کپتان سکوردن صاحب نے رانی سے استدعا کی کہ ایسے نازک وقت مین مدد کرنی ضرور ہی مگر وہ اس درخواست کو منظور نکر سکی کیونکہ مفسدین نے اوسکو دہمکایا کہ اگر تم انگریزونکی مدد کروگی تو ہم تمکو مار ڈالینگی اور محل سرا کو جلا کر خاک سیاہ کر دینگے بعد ازین پہرے والے رانی سے بہی شامل مفسدین ہو گیے

اب مفسدین بجانب قلعہ اس ارادے سے روانہ ہوے کہ حملہ کرکے قلعہ لے لین مگر شجاعت انگریزان نے اونکو نزدیک نہ آنے دیا اور اونکے اکثر سپاہی بندوق انگریزیان سے مارے گیے جب مفسدین کی کچہ پیش رفت نہوئی تو اونہون نے گارد سوارون کے اور مسلمان چپراسیان ریبٹ اور پولس کے دروازون پر چہوڑے اور آپ واپس چلے آے

شب تو یہ جنگ وجدل گذر گیی دوسرے روز وقت صبح اینڈرو صاحب اور پرسل صاحب اور سکوٹ صاحب بلباس مسلمانان قلعہ سے باہر نکلے تاکہ رانی کے پاس جاکر اوس سے کچہ تجویز مدد کی کرین مگر اوسکا بہید معلوم ہوگیا اور مفسدین اونکو گرفتار کرکے رانی کے پاس لیگیے رانی صاحبہ نے اونسے ملاقات بہی نکی اور اندر سے کہلا بہیجا کہ انکو رسالدار مفسدین کے پاس واسطے حکم کے لیجاوین رانی صاحبہ کے یہ الفاظ نسبت ان صاحبونکے تہے کہ مجہے کچہ علاقہ انگریزی سوارون کے ساتہ نہین یہ گویا حکم قتل تہا کیونکہ رانی کا حکم سنکر مفسد اون تینون صاحبونکو محل سرا کے باہر کشان کشان لیگیے اور اینڈرو صاحب کو روبرو دروازہ محلسرا کے جمادکہار کے بیٹے نے جو صاحب موصوف کا کسی وجہ سے دشمن ہوگیا تہا قتل کیا اور باقیماندہ دو صاحبونکو باہر دیوار شہر کے بدار البقا پہونچایا اس روز بوقت سہ پہر مفسدین نے پہر ارادہ حملہ کرکے لینے قلعے کا کیا مگر اپنا عزم پورا نکر سکے اور بطور روز گذشتہ گارد وغیرہ دروازون پر چہوڑ کر واپس اپنے مقام پر آے

بروز سوم اب غارتگری اموال و اثقال صاحبان و بنگالیان و دیگر عمال شروع ہوئی بنگالیون کو اسواسطے تلاش کرکے مارتے تہے کہ ایک بنگالی نے جو دفتر ڈاک خانے مین ملازم تہا ایک صاحب فلیمنگ نامی کو اپنے گہر مین پوشیدہ رکہا تہا اور مفسدین نے سراغ لگا کر اوسکو نکالا اور اوسی بنگالی کے گہر مین اوسکو مار ڈالا تہا بروز دوم صبح سے تلاش بنگالیونکی ہوئی اور مین اور دو اور بنگالی اون حرامزادون کے ہاتہ لگ گیے وہ ہم تینونکو روبرو رسالدار کے لیگیے جسنے حکم دیا کہ تا افتتاح قلعہ انکو قید رکہو

بعد از ہماری گرفتاری ہونیکے مفسدین نے ایکمرتبہ پہر ارادہ حملہ کرنے قلعے پر کا کیا اور رانی کو دہمکایا کہ اگر شامل مفسدان نہوگی تو اوسکو فوراً مار ڈالینگی ناچار رانی اونکی شریک ہوئی اور ایکہزار آدمی معہ دو ضرب توپ کلان جو اوسنے زمین سے کہدوائین مفسدین کی ساتہ دین یعنی کہ یہ توپین تین سال سے زمین مین دفن تہین اسطرح قوی تر ہوکر قلعے پر گولہ ریزی شروع کی مگر کچہ نقصان محصورین کا نہوا اور قلعے کی ایک خشت بہی اپنی جگہ سے نہ ہلی کیونکہ تمام گولے دیوار پر لگتی تہی بلکہ جو گولیان محصورین کی آتی تہین اونسے دشمنونکا بہت نقصان اور اتلاف جان ہوتا تہا اور محصورین چند مدت اور بہی قلعے مین قائم رہ سکتے تہے مگر ہندوستانی ملازمین نے جو قلعے کے اندر سے تہے

اونسے قریب کیا کپتان گوردن صاحب کے اس روز ایک گولہ لگا جسکی ضرب سے وہ فوراً مر گئے بعد ازین ملازمین ہندوستانی نے ایک کہڑکی جو قلعے مین تہی کہولدی اور کچہ مفسد اندر قلعے کے آ گئے کپتان پووس صاحب نے ایک دغاباز کو مار ڈالا مگر مقتول کے بہائی نے اونکو ایک ایسی گولی ماری کہ وہ بہی وہین گر کر مر گئے جزوی انگریز جو قلعے مین تہے اب حیران ہوے کہ کیا کرین مفسد اندر بہی آ گئے اور باہر بہی موجود تہے مگر پہر دل قوی کرکے اوپر بالاخانے کے چڑہ گئے اور وہانسے مفسدین پر غلولہ اندازی کرتے رہے جب مفسدین نے دیکہا کہ اب بہی صاحب لوگ قابو مین نہین آتے اونہون نے وقفہ چاہا اور اس عرصے مین بحلف انگریزون سے کہا کہ اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ اور ہتہیار دیدو تو ہم تمکو بمزاحمت جانے دینگے اسبات پر سب صاحب لوگ بیوقوفی سے راضی ہوے اور جب وہ ہتہیار دیکر قلعے کے باہر نکلے اوسوقت مفسدین نے اونکو نرغہ کر لیا اور گرفتار کرکے جہوکن باغ مین لے گئے اور وہان اونکو تین صفون مین تقسیم کیا ایک مین مرد اور دوسری مین عورات اور تیسری مین بچے کہڑے کئے بعد ازین قتل عام شروع ہوا داروغہ محبس نے اول شمشیر نیام سے نکال کر کپتان سکین صاحب کو قتل کیا بعد ازین سب سپاہی جو موجود تہے تلوارین لیکر اون پر گرے اور اول تو مردون کو قتل کیا من بعد عورات کو اور بعدہ بچونکو مار کر اس حرکت ناخدا ترسی کو ختم کیا

کپتان سکین صاحب نے قبل از مرنے کے ایک سپاہی سے جو متصل اونکے کہڑا تہا کہا کہ یہ خیال خام ان مفسدین کا ہے کہ ان چند انگریزونکے مرنے سے ملک انگلستان شجاعان آزمودہ کارون سے خالی ہو جاویگا اور کارشور صاحب کے پسر کلان نے بزبان ہندی مفسدین سے یہ کہکر امان جان مانگی کہ تمنے میرے والد اور والدہ کو تو قتل کیا اب بہی کیا تمہارا غصہ فرو نہین ہوا جو تم مجکو بہی مارتے ہو مگر اونہون نے ایک نہ سنی اور اوسکو بہی وہین تہ تیغ کیا کپتان گوردن صاحب اور سکین صاحب اور اونکی میم صاحبہ جنکے پاس اسلحہ اور سامان جنگ بکثرت تہا معہ چند چپراسیون کے جو اونکے ساتہ رہ گئے تہے خوب لڑے صاحبون نے اسقدر مفسد مارے جتنی مرتبہ سکین صاحب کی میم بندوق بہرکی اور یہ مفسدین کو اسطرح دار البوار کو بہیجا آخر کار جب اونہون نے دیکہا کہ مفسدین سے لڑکر فائدہ مترتب نہوگا اور خصوصاً جب سکین صاحب نے دیکہا کہ گوردن صاحب بہی مر گئے تو صاحب موصوف نے اپنی میم صاحبہ کو گلے لگایا اور اوسکی پیشانی چوم کر اوسکو گولی سے مار دیا اور بعد ازان خود بہی گولی کہا کر مر گئے

شاہجہان پور

بتاریخ ۳۱ ماہ مئی روز یکشنبہ بوقت صبح ۲۸ رجمنٹ ہندوستانی مقیم شاہجہان پور نے فساد برپا کیا چند سپاہیان مفسد گرجا گہر مین جسوقت نماز ہو رہی تہی آئے اور رکٹ صاحب کلکٹر اور ایک کرانی کو قتل کیا اور انساین سپس صاحب متعلقہ ۲۸ رجمنٹ کو زخمی کیا اور میک کیلم صاحب پادری کے مقتول ہونیکا بہی گمان ہے کیونکہ کسینے پادری صاحب موصوف کو بعد از سپاہ مفسد کے گرجا مین آنیکے اور صاحبونکے مخفی ہونیکے ایک مکان متعلقہ گرجا گہر مین نہین دیکہا تہا جب گرجا گہر مین شور و غل مفسدین کے آنیکا ہوا تو چند صاحب لوگ جو متصل معبد مذکور کے رہتے تہے بنادیق و طپانچہ لیکر واسطے امداد صاحبونکے آئے اور جب سپاہ نے ان صاحبونکو معہ بنادیق وغیرہ

آتے ہوئے دیکھا وہ بھاگ گئے کیونکہ مفسدین کے پاس سوای شمشیر کے اور کوئی سلاح آتش بار نہ تھا کپتان جیمس صاحب جو بیمار تھے یہ سنکر خود گھوڑے پر سوار ہوکر پریٹ پر گئے کہ شاید اونکی فہمایش سے سپاہ پھر راہ راستی پر آجاوے مگر صاحب موصوف وہان پہونچتے ہی قتل ہوئے اور سارجنٹ مسیح صاحب بھی اوسی مقام پر مارے گئے ڈاکٹر بولینک صاحب اپنی گاڑی پر چلے جاتے تھے کہ اونکے گولی لگی وہ بھی وہین رہ سپر ملک بقا ہوئے اکثر افسران انگریزی و ساکنین عیسائی بمقام پوائین بھاگ کر راجہ مقام مذکور کے حفاظت مین آئے مگر راجہ مذکور نے اونکو دوسرے روز نکال دیا ناچار ہوکر سب صاحب وہانسے روانہ ہوکر بمقام محمدی وارد ہوئے کپتان اور صاحب احوال قتل اون اسہ صاحبونکا جو بعد ازین وقوع مین آیا تھا اور بتائید آلہی اپنے اور اپنی میم اور دختر کے فرار ہونیکا حال اسطرح پر بیان کرتے ہین

جب مجھے یہ خبر یعنی خبر مفسدے کی پہونچی مین نے فوراً میم صاحبہ کو معہ دختر کے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تھا بدین خیال روانہ کیا کہ یہ سپاہ بھی موافق سپاہ ۲۸ رجمنٹ کے کاربرداز ہونگے اور اسمین میری غلط فہمی بھی نہ تھی کیونکہ بتاریخ ۴ جون سپاہ موجودہ یعنی تین کمپنیان نہم ا ۶۶ رجمنٹ کی جو میری ہی ہاتہ کی بملازمی شاہ معزول بھرتی کی ہوئی تھی اور کچھ سپاہ پولس جنگی نے آمادۂ فساد ہوکر خزانے پر قبضہ کیا اور مجھسے کہا کہ ہم اپنے مقام صدر یعنی سیتاپور کو جاتے ہین مین نے اونکو بہت فہمایش کی اسمین اونہون نے کہا کہ اگر سب صاحب ہمارے ساتھ چلینگے تو ہم قسمیہ اقرار کرتے ہین کہ کسی پر دست درازی نکرینگے جب کچھ اور تدبیر نہ بن پڑی تو ناچار ہم سب اونکے ساتھ اس شب روانہ ہوئے اور تمام سپاہ راضی اور خوش معلوم ہوتی تھی اور نہایت خوش رہی دوسری صبح بھی ہم نے اونکے ساتھ کوچ کیا کوئی گھوڑے پر سوار تھا اور کوئی پیادہ چلتا تھا اور میم لوگ میری گاڑی مین سوار تھین جب ہم نزدیک اورنگ آباد کے پہونچے جو ۲۰ میل بجانب شرق محمدی واقع ہے ایک سپاہی نے بیکایک پستول ایک انگریز سے چھین کر شیل صاحب متعلقہ دفتر ڈاکٹری اسپیان کو جو نہایت معمر تھے یعنی کوئی ۷۵ برس کے اونکی عمر تھی مار ڈالا بعد ازین کشت و خون جاری ہوا سپاہیون نے ہر طرف سے گھیر کر قتل کرنا شروع کیا ہم سب ایک درخت کے نیچے جمع ہوکر کھڑے رہے اور گولیان چارونطرف سے ہم پر برستی تھین ہم مین سے کسینے بندوق وغیرہ فیر کرنا مناسب نجانا کیونکہ اوس سے کچھ فایدہ نہوتا سوار ہمارے چارونطرف کچھ فرق سے نرغہ کیے کھڑے تھے تھوڑے عرصے تک تو مین بھی سب صاحبونکے پاس کھڑا رہا مگر پھر مجھے خیال آیا کوئی نہ کوئی تو سپاہ مین سے جو میرے ہاتہ کے ملازم رکھوائے ہوئے ہین مجھے بچا لینگے اس خیال کے دلمین آتے ہی مین مفسدین کی طرف بھاگ کر چلا گیا اور ایک سپاہی نے مجھے دیکھکر کہا کہ اگر اپنا طپانچہ ششنالہ مجھے دیدو تو مین تمکو بچا لونگا مین نے فوراً ایسا ہی کیا اور سپاہی مذکور نے میرے اور اپنے رفیق سپاہیونکے درمیان آکر مجھے بچا لیا اس عرصے مین کچھ اور سپاہی بھی میری جانب آئے اور مجھے اپنے کمپو مین لیگئے اور وہانسے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تھا مجکو پہونچایا اوسی مقام پر ہم جنگلونمین مخفی رہے اور چند روز تک تو ہمنے نہایت احتیاط کی مگر جب سپاہ مفسد اوس نواحی سے روانہ ہوگئی ہم سب

راجہ مذکور کے مکان پر واپس آئے اور قریب دو مہینے کے اوسکے پاس رہے اس عرصے مین کچہ سپاہی پہر اس نواح مین آئے اور ہم پہر جنگلونمین مخفی ہو بیٹہے تمام اضلاع اودہ مین نہایت خونریزی ہوئی اکثر صاحب جو مفصل مین تہے وارد لکہنو ہوے

سکرورہ ضلع اودہ

بتاریخ ۹ جون وقت شب فوج اس مقام کی جسمین دوم رجمنٹ پیادہ کشادہ اور اول رسالہ غیر آئین اور نمبر اول فیلڈ باٹری اسپی تہی باوجود عہد و پیمان خیرخواہی و نمک حلالی سے برگشتہ ہوگیے

ایک صاحب یہان کا حال اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ ونگفیلڈ صاحب کمشنر قسمت جو سکرورے مین مقیم تہے سوار ہوکر بمقام گونڈا تشریف لاے اور آکر ہم سبکو کہا کہ جہان تمہارے نزدیک جان کی حفاظت ہو وہان تم بہاگ جاو شکر اوس حافظ حقیقی کا کہ میری خوش نصیبی سے اسوقت میرے سامنے مین اٹہارہ کہار موجود تہے اور یہ تجویز مین نے دو روز پیشتر سے کر رکہی تہی کیونکہ مجہے خبر پہونچ گئی تہی کہ سپاہ سکرورہ بگڑنے والی تہی بعد از ہمراہ لینے ایسی چیزون کے جو ضروری تہین اور جو عرصہ قلیل مہلت چند گہنٹے مین لے سکے لیکر ہم گونڈا سے بوقت نواخت دو گہنٹہ صبح بتاریخ ۱۰ جون روانہ ہوے اور مین نے یہ سمجہکر کہ سواے راجہ بلرام پور کے اور کوئی بچانے والا نہین نظر آتا بلرام پور کی راہ لی ہمارے اس جرگے مین مین تہا اور میری والدہ اور سارلوٹ اور دو بچے میرے دفتر کا کرانی دوم اوسکا بہائی اور دو لڑکے اور ہیوج کنس صاحب اور لیچ صاحب کی میم اور ایک بچہ اس عرصے تک کسی افسر نے گونڈا سے کوچ نہین کیا تہا مگر ہمکو دو گہنٹے بہی بلرام پور مین وارد ہوے نگذرے تہے کہ سب افسر لوگ بہاگتے ہوے مقام مذکور مین پونہچے قریب تین روز ہم بلرام پور مین مقیم رہے تہے کہ راجہ صاحب کو معرفت اون سوارونکے جنکو راجہ صاحب نے براہ گونڈا اور سکرورہ تعینات کر رکہا تہا خبر پونہچی کہ فوج مفسدین درپے صاحبان آتی ہے اس خبر کے سنتے ہی راجہ نے ہم سے کہا کہ یہان مقام کرنا مصلحت نہین اور اونہون نے ایک چٹہی بنام کسی صوبہ ملازم راجہ نیپال کے لکہکر تمام عیال دار صاحبون کو اودہر روانہ کیا چٹہی مذکور مین یہ لکہا کہ جہان تک ممکن ہو ان سب کی حفاظت کرنا اور ایک اور چٹہی بنام اپنے برادرزن کے جو راجہ بانسی ضلع گورکہپور ہے لکہکر اون صاحبونکو دی جو مجروح تہے اوسمین بہی مضمون مصرحہ بالا درج تہا ہم بلرام پور سے روانہ ہونے کو تہے کہ جسمس آرچ صاحب اور جورج آرچ صاحب دونو مقام بہرایچ سے آئے اور ہمارے ساتہ علاقہ نیپال مین چلے مقام مقصود تک ہم سب سلامت پونہچے اور وہان قریب ایک مہینے کے مخفی رہے کیونکہ ہمیشہ یہ خبر آتی تہی کہ سپاہی اور سوار مفسد ہمارے درپے قتل ہوکر آتے ہین چند روز بعد ہمارے یہان پونہچنے کے ہمارے جرگے مین تفرقہ پڑا دونو آرچ صاحب اور ہیوج کنس صاحب اور پیشتر اندر علاقہ نیپال کے چلے گیے اور میرا کرانی دوم اور اوسکا بہائی اور سارجنٹ میجر لیچ معہ اپنی میم کے بمقام گورکہپور چلے گیے اور مین معہ اپنی عیال و اطفال کے بمقام تولہوا اوسوقت تک رہے جب تک گورکہپور مین فساد رہا اور جب ہم نے سنا کہ مقام مذکور مین اب فساد باقی نہین ہم بہی وہان چلے گیے مقام گورکہپور مین ہم ایک مہینا اور دو روز رہے بعد اسکے بباعث غلط فہمی کسی حاکم کے مقام مذکور کو خالی کردیا اب پہر ہمکو حکم ہوا کہ جہان حفظ جان معلوم ہو وہان تم سب چلے جاو کیونکہ ہمراہ

فوج گورکہ صاحبان عیالدار کا مقام بنارس تک جانا ممکن نہین یہ سنکر مینے اور اوسیورن صاحب ڈپٹی اجنٹ محال افیون نے معہ اپنے عیال و اطفال کے اور کوک صاحب اور ہچنین صاحب اور آگسٹاین صاحب نے معہ عیال و اطفال کے ایک کشتی کرایہ کی اور ارادہ کیا کہ جو ہو سو ہو اوسپر سوار ہو کر بمقام دنیا پور چلین اور روانہ بہی ہوے زیادہ تر راہ تو ہمنے بے ہنگامہ اور مزاحمت کی طی کی اور تمام رستہ اسطرح کا نہ تہا کیونکہ جب ہم سے قریب تیس میل کے فاصلے پر رولگنج رہا جہان دریاے گنگ ملتا ہے تو کچہ مفسد کشتیون پر سوار ہو کر ہمپر حملہ آور ہوے مگر ہمارے پاس بہی بہت ہتہیار رہتے اور جو بیس سپاہی ہمنے معرفت راجہ لوہر پور کے رکہے تہے وہ بہی مسلح تہے اور خوب مستعد جب مفسدین نے ہم پر گولیان مارین ہمنے بہی ایکدم بیس گولیان اونپر برسائین اسمین کئی مفسد مارے گئے اور باقی فرار ہو گیے مابقی راستا ہمنے بغیر ہنگامے کے طے کیا شکر اوس خداے برحق کا ہے جسنے ہمکو ہزارہا مفسدین سے جو درپے ہمارے قتل کے تہے بچایا ہوچ کنس صاحب اور دولوآرچہ صاحب تو بسلامت ہمارے پاس پہونچ گیے مگر میرے کرانی دوم اور اوسکے بہائی اور عیال و اطفال کا کچہ پتا نہین لگتا کچہ عجب نہین کہ وہ کہین مفسدین کے ہاتہ سے مارے گئے ہون

بریلی

بتاریخ ۱۵ ماہ مئی خبر سرکشی مقامات دہلی اور میرٹہ کی اس مقام مین پہونچی اس تاریخ تک مقام ہذا مین کوئی امر مشتبہ نسبت نمک حلالی سپاہ کے وقوع مین نہین آیا تہا اور کئی روز تک بعد وصول ہونے خبر مذکورہ بالا کے بہی کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی پریڈ و دلیل وغیرہ سب حسب دستور سابق ہوتی رہین اور اگرچہ واقعات میرٹہ اور دہلی کے ہر ایک سپاہی کو یقین معلوم ہو گئے تہے مگر اونکے طریق اور رویہ مین کچہ فرق نہ آیا تہا اب اکثر مفرورین مقامات مختلفہ کے اس شہر مین آنے شروع ہوے اور ہر روز بکثرت آتے تہے اور اخبارات متوحش و خوف دہندہ مشتہر کرتے تہے اونکے بیانات نے آخرکار تخم عناد کا سپاہیونکے دلونمین بویا ہر چند افسران ہر دو رجمنٹ مقیم مقام ہذا اپنے سپاہیونکو ہر روز فہمایش کرتے تہے مگر اب معلوم ہوا کہ اونکا کہنا چندان موثر اور متاثر نہ تہا اور سپاہی اونکے قول پر اعتبار کم کرتے تہے چونکہ فوج بریلی مین حسب تفصیل ذیل ہندوستانی تہی یعنی ۱۸ اور ۶۸ رجمنٹ اور ہشتم رسالہ غیر آئین اور کرلی صاحب کی باٹری اور گو کہ سپاہ مذکور سے کوئی امر بدوضعی کا ظہور مین نہین آیا تہا تاہم یہ مصلحت قرار پائی کہ سب میم صاحبونکو اور بچونکو یہانسے روانہ کر دینا چاہیے اور موافق قرارداد کے تا تاریخ ۲۰ ماہ مئی سب مقام نینی تال کو روانہ ہو گیے اس عرصے مین مفسدین شہر ہاے مختلفہ آکر لین مین سازش کرنے لگے پیغامبر بمقام دہلی سے بہی آے اور اقرار انعامات گران بہا کا کیا اور ترغیب اور تحریص سے سپاہ کو آمادہ ترک کرنے شراکت اور دوستی سرکار کے کرتے تہے مگر خوف انگریزان سپاہ کے دلمین بہت غالب تہا ہر چند مثال طفلان وہ ہر ایک خبر معتبر سمجہتے تہے اور فہمایش اور اقوال افسران پر اعتبار نکرتے تہے اور بازار مین تحقیقات اصل حال کی کرتے تہے اور اون لوگون سے دریافت حال کرتے تہے جنکو کچہ خبر نہ تہی اور گو کہ اب تک کوئی امر سوء ادب اور نافرمانی کا سپاہ سے ظہور مین نہین آیا تہا تاہم سب پر آشکارا ہو گیا تہا کہ اونکے دلمین کچہ تردد لاحق ہے اکثر آدمی یہ سمجہتے تہے کہ مقدمہ بگڑ گیا بعضے اپنے دلمین یہ خیال کرتے تہے کہ فساد ہو چکا اور بعضے یہ تصور کرتے تہے کہ اب کچہ اندیشہ نہین اور

جو لوگ گمان بد اپنے دل مین رکہتے تہے اونکو اور لوگ ہنستے تہے اور کہتے تہے کہ کچہ بہی نہ ہوا الغرض شہر اور فوج مین روز روز گمانہاے بد ترقی پکڑتے جاتے تہے اور صاحبان لشکری و ملکی ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت امن اور انتظام شہر کے کر رہے تہے اور مضبوطی ہر ایک امر کے کرتے تہے کہ اگر اتفاقا کچہ ضرورت پڑے تو اوسوقت حفظ جان ہو سکے اور یہ قرار پایا کہ اگر سپاہ حملہ کرے یا فساد برپا کرے تو سب صاحبان بمقام لین رسالہ ہشتم جمع ہو جاوین القصہ ۲۹ تاریخ تک سب بدستور رہا اور کچہ فساد ظاہر مین نہ آیا مگر اس تاریخ ایک خبر مشتہر ہوئی کہ آج سپاہ فساد کرنے پر آمادہ ہین یہ خبر افسران وغیرہ کو بہی پہونچی تہی اور ہر ایک منتظر اوس وقت کا تہا مگر یہ روز بہی بامن گذر گیا اور سپاہ نے انکار بحث اس خبر کی اطلاع سے کیا اور کہا کہ ہمکو کچہ خبر نہین کہ کسنے یہ خبر دروغ مشتہر کی بعد ازین معلوم ہوا کہ یہ خبر اور لوگون نے مشہور کی تہی تا کہ بدنظمی ہو جاوے اور اونکو قابو لوٹ اور غارتگری کا ملے اور انگریزونکے بنگلے لوٹنے اور جلانے سے اونکو فائدہ حاصل ہو اسی روز صوبہ دار میجر ۶۸ رجمنٹ کا اجیٹن صاحب کے پاس آیا اور آب دیدہ ہو کر نسبت اپنے اور اپنی رجمنٹ کے بیان اسطرح کہ ہم سب جیسے خیرخواہ اور نمک حلال تہے ویسے ہی ہین اور آپ میم صاحبونکو اور بال بچونکو چہاونی مین دوبارہ بلوا لو تاریخ ۳۰ روز شنبہ کو بہی کوئی امر خلاف دستور وقوع مین نہین آیا اور ہر چند یہ روز گذشتہ بہی کچہ نہین ہوا تہا مگر ہر ایک کے دل مین یہ یقین ہو گیا تہا کہ کچہ امر زشت اور زبون ہونے والا ہے اس روز وقت شام مفرورین ۴۵ رجمنٹ بکثرت اس شہر مین آئے اور انہون نے اکثر خبرین متوحش چہاونی مین مشہور کین اونہون نے لوگونکو یہ کہا کہ سپاہ انگریزی قریب آ گئی ہی اور گورہ لوگ اپنا بغض نکالتے ہین اور سب کو تباہ کرتے ہوئے چلے آتے ہین اس شب کو سپاہیان رخصتی بہی آکر شامل رجمنٹ ہوئے اونہون نے اور بڑی خبرین بیان کی اور جو اثر ۴۸ رجمنٹ فیروزپور والی کی خبرون نے کیا تہا اونکو انہون نے اور صداقت دی اور اونکی تائید کی ایسی ایسی خبرین متوحش سنکر اس شب تمام سپاہی لین مین آپس مین مشورے مین رہے اور کوئی اپنے مکان لین مین تمام شب نہ آیا دوسری صبح کو یکشنبہ تہا اور سب صاحب لوگ گرجا گہر گئے تہے آج یہان بڑا انبوہ تہا ہندوستانی افسرون نے اور اور لوگون نے بیان کیا کہ سب خیریت ہے اور یہ بہی کہا کہ آج سپاہی بہت خوش ہین نقشجات مطبوعہ یعنی اسم شماری سپاہ اور حساب تنخواہات سب اچہی طرح طیار ہوئے چٹہیات رخصت بہی درست ہو کر صحیح ہوئین اور سپاہ نے دغابازی کو اس خوبصورتی سے اپنے دلمین رکہا تہا کہ کچہ بہی علامت اوسکی اب تک ظاہر نہوئی تہی عین بوقت نواخت گیارہ گہنٹہ روز ایک توپ سر ہوئی اوسکے بعد فورا تمام لین مین غل و شور مچ گیا اور گولیان مکانات مین سے چلنے لگین اکثر سپاہی لین مین سے بہاگ کر آئے اور اپنے افسرونکو کہا کہ بہاگ جاؤ اور پریٹ کے قریب مت آؤ کیونکہ سپاہ کا کہیل خوب بن گیا تہا مسلح سپاہی دیوانہ وار چارونطرف بہاگتے پہرتے تہے اور جو سامنے آتا تہا اوسکو گولی مارتے تہے ایسی جلدی یہ فساد برپا ہوا کہ اکثر افسرونکو اوسکی خبر بہی نہین پہونچی تہی کہ کہ اونکے بنگلے مین سپاہ مفسد پہونچ گئی تہی اور گولیان اونپر چلنی شروع ہو گئین تہین اکثر افسر جو اس روز جان بسلامت لیکر بہاگ گئے تہے خداساز اور اتفاقی سے بچ گئے تہے لفٹنٹ ماروبل صاحب متعلقہ ۱۸ رجمنٹ کو مفسدین نے گہوڑے پر سے نیچے اوتار دیا اور اونکا گہوڑا لیگئے بعد ازان اون پر بہتیری گولیان چلین مگر اونکو ایک بہی نہ لگی اور وہ بسلامت

بہاگ گئے لفٹنٹ روجر صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ کو ایک گروہ مفسدین نے نرغہ کر لیا اور چاہتے تہے کہ اونکا گہوڑا چہین کر اونکو مار ڈالین مگر صاحب موصوف نے اپنے گہوڑے کو پہندایا اور سپاہ کے اوپر سے پہاند کر بہاگ نکلے اور ہرچند مفسدین مذکورین نے اون پر گولیان چلائین مگر اونکو ایک بہی نہ لگی دو کمپنیان کرنیل کولن ٹروپ صاحب کے بنگلے کو چلین کہ وہان جاکر صاحب کا کام تمام کرین مگر سوائے مایوسی کے اور کچہ اونکے نصیب نہوا کیونکہ صاحب موصوف اونکی پوہنچنے سے پیشتر بنگلہ چہوڑ کر چلے گئے تہے کپتان ہیرسن صاحب اور کپتان جب صاحب اور لفٹنٹ وارد صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ قریب لین کے رہتے تہے اونکے بنگلے مین اور لین سپاہ مفسدہ مین کوئی سو گز کا فاصلہ تہا اور اونکو جاکر سپاہ نے گہیر لیا مگر اونکے گہوڑے جلدی طیار ہوگئے تہے اور وہ تینون صاحب اپنے اپنے گہوڑے پر سوار ہوکر ساری پریڈ کے سامنے ہوتے ہوئے بہاگے ہرچند سپاہ نے باڑ پہ باڑ گولیونکی ماری مگر قدرت خدا سے ایک گولی بہی کسیکے نہ لگی باور اسکے ایک اور امر ایسا وقوع مین آیا کہ جس سے قدرت حافظ حقیقی نمایان اور آشکارا تہی یعنی ساری پریڈ پر اسطرح بچتے ہوئے جب توپخانے کے روبرو وارد ہوئے تو جتنی توپین موجود تہین سب اونکے اوپر سر ہوئین اور سب مین گراپ بہری تہی اور صرف فاصلہ بہی کوئی دو سو گز کا تہا مگر اوسکی شان دیکہیے کہ ایک کو بہی آنگراپ کی گولیون سے آسیب نہ پہونچا البتہ ٹکر صاحب سارجنٹ میجر صاحب کی مدد کرتے ہوئے مارے گئے برگیڈیر سبولڈ صاحب کو ایک گولی سینے پر لگی اور صاحب موصوف گو زخمی شدید ہوئے تہے مگر گہوڑے سے جدا نہوئے اور مقام قیام گاہ صاحبان تک پوہنچے اور وہان وارد ہوتے ہی گہوڑے سے زمین پر گر کر جان سپرد ہوئے قریب تین صاحب لوگون کے ملکی و لشکری مقام قرارداد پر پوہنچے اور ایک گہنٹہ وہان اونہون نے بدین نیت قرار کیا کہ اگر کوئی اور صاحب فرار ہوکر جان بسلامت بچا ہو تو وہ بہی آکر اونکے شامل ہو جاوے ہر ایک مکان چہاونی کا اب شعلہ ور تہا اور آواز تفنگ و توپ و شور سپاہ سے ظاہر ہوتا تہا کہ کشت و خون ہو رہا ہے تینون قسم کی سپاہ توپخانہ و سوار و پیادہ سرکشی مین متفق ہوگئی تہی پس اسقدر سپاہ کے سامنے جزوی انگریز جو موجود تہے کیا کر سکتے تہے بلکہ کچہ ارادہ مقابلہ یا نمایش بہی دیوانہ پن مین شامل تہا اسواسطے سب صاحبون نے گہوڑے پہیرے اور بجانب کوہ نینی تال روانہ ہوئے کوہ نینی تال یہانسے ۸۰ میل کے فاصلے تہا اور صاحب لوگ ۴ گہنٹے برابر گرمی و تکان راہ کا کچہ خیال نکر کے رواں تہے صرف ایک گہنٹہ راستے مین مکث کیا تہا تاکہ کچہ رفع تکان گہوڑونکا ہوسے آخرکار بغیر کسی ہنگامے کے تمام راستے طے کرکے بسلامت مقام مقصود پر فائز ہوئے

ایک صاحب اسطرح تحریر کرتے ہین کہ سب صاحب لوگ بالکل ماندہ و پریشان ہو گئے تہے کیونکہ راستے مین تمازت آفتاب بہی بہت تہی اور کہانا بہی اونکو نہین ملا تہا مگر جب وہ مقام ہلدوانی مین جو زیر کوہ واقع تہا پوہنچے اور وہان کپتان رامزی صاحب کمشنر کماؤن اونکو ملے اور صاحب نے اون سب کو خوب اچہا کہانا کہلایا اور تجویز سواری ونکی کرکے اوسی شب بمقام نینی تال پوہنچا دیا تو کوئی شخص ایسا شکرگذار اور احسان مند خداے تعالی کا نہین تہا اور نہ ہوگا جیسے یہ سب صاحب تہے یہان یہ بہی بیان کرنا ضرور ہے کہ رسالہ ہشتم کے دو افسر ہندوستانی اور ۲۴ سوار اپنے نمک پر قائم تہے

اور اونھون نے جب یہ حال فساد کا دیکھا تو اپنا سب اسباب لین مین چھوڑ کر ہمراہ اپنے افسرونکے وہ بھی بھاگ نکلے اور یہ ارادہ مصمم کر لیا کہ جو صاحبون پر گذرے گی اوسکے شریک ہم بھی رہینگے اور مفسدین کی شراکت اختیار نکرینگے وہ صاحب لوگ جنکا پتہ اب تک نہین لگتا خدا جانے اونکا کیا حال ہوا مگر اسمین شک نہین کہ قتل اور خونریزی انگریزان بریلی مین ہوئی ہے اور یہ اگر زیادہ نہین تو کشت و خون و حرکات زبون موقوعہ مقامات دہلی و میرٹھ سے کم بھی نہین ہوا دشمن جانی ان مفسدین مین ایک صوبہ دار توپخانہ تھا جسنے اپنے تئین برگیڈیر جنرل افواج کا قرار دیا تھا اور جھنڈہ سبز استادہ کر کے حکم لوٹنے اور مسمار کرنے چھاونی کا دیا تھا اور چونکہ اس عرصے مین شب ہوگئی تھی اوسکے رفیقون نے شب کے وقت خوب لوٹا اور بازار آتش زنی تیز کیا غرض کہ صبح کو چھاونی مین سوائے انبار خاکستر کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اگرچہ شہر بریلی تباہ و برباد نہوگا تو انگریزونکی تباہی اور بربادی کا نشان قائم رہیگا اور یہ یادگار رہیگا کہ اس شہر مین بیرحمی بے اندازہ نسبت انگریزونکے وقوع مین آئین تھین اور مرد اور عورت اور بچے انگریزونکے جو گرفتار ہوے تھے سب بیرحمی سے مارے گیے تھے ایک شخص خان بہادر خان پنشن خوار سرکار نے اپنے تئین شاہ روہیلکھنڈ قرار دیا تھا اور اسنے جو چند ساعت پیشتر امیدوار اس امر کا رہا کرتا تھا کہ صاحبان عالیشان بخوشی و خندہ روئی جو اوسکے ساتھ شامل ہوگیے تھے اوس سے ملاقات کرین حکم قتل اونہین صاحبونکا صادر کیا اور اوسکی بیحمیت دینداروں نے تعمیل حکم بجان و دل کیا اور اول اوسکی کچہری مین بلکہ بحضور اجلاس مین کہنا چاہیے وہی دو صاحب جج اور دو ڈاکٹر صاحب اور دو ڈپٹی مجسٹریٹ گرفتار ہوے جنکے ساتھ وہ ہمیشہ ملاقات کیا کرتا تھا اور اوسنے انعام واسطے اون صاحبونکے مقرر کیا جو فرار ہوگیے تھے اور ایک ہزار روپیہ واسطے سر صاحب کمشنر کے قرار دیا

ایک دلیل سپاہیونکی دغابازی صریح کی یہ ہے کہ بمقام بریلی ایک روز پیشتر برپا ہونے فساد ۶۸ رجمنٹ کے سپاہ و افسران ہندوستانی نے اپنے اپنے افسران انگریزی سے یہ کہا تھا کہ اپنی اپنی میم صاحبونکو اور بچونکو پہاڑ سے واپس طلب کر لو اور یہ بھی کہا تھا کہ دیکھو سب طرح امن و امان ہے اور اس امر کا قسمیہ عہد کیا تھا کہ اگر کچھ بھی فساد ہوا تو اپنے اپنے افسران وغیرہ کی جان بچانے کو اپنی جان تک سے دریغ نکرینگے تاہم تمام روز کچھ سپاہی متصل ایک پل کے خفیہ بیٹھے تھے کہ اگر صاحب کمانڈنگ افسر اودہر سے نکلین تو اونکو قتل کرین اور نیز دو کمپنیان تعینات ہوئین تھین کہ صاحب موصوف کا بنگلہ جا کر گھیر لین اور ایک کمپنی براہ فتحگڈہ مقرر ہوئی تھی کیونکہ مفسدین نے یہ خیال کیا تھا کہ افسر لوگ براہ مذکور فرار ہونگے ۱۸ رجمنٹ کے مس کوٹ گھر کے گارد نے افسرون پر گولیان سر کین اور افسران مذکورین ہر چہار طرف روان اور گریزان تھے اور اوس سنتری پہرے والے نے جسنے چند لحظہ پیشتر نواخت گیارہ گھنٹے کے ایک افسر کو سلامی دی تھی اوسی سنتری نے اوسی افسر کو بعد سر ہونے توپ اطلاعی فساد کے گولی ماری غارتگری اور قتل سپاہ کی عین خواہش معلوم ہوتی تھی اور یہ وہ آدمی ہین جنکی ہمنے پرورش کی تھی اور جو رحمدل ہندو اور دلاور سپاہی کہلاتے تھے

اون غریب بیکسونکا خیال کرنا چاہیے جو افسران ملکی و لشکری و کرانی اور دو میم اور بچے تھے جو بروز اول فساد

بریلی سے بہاگ کر اوس روز قتل سے بچ گئے تہے مگر بعد ازان گرفتار ہوکر بادشاہ نو کے روبرو لائے گئے اور قتل ہوئے یہ امر بہی یعنی اون سب کا گرفتار ہوکر آنا اور بحکم شاہ نو قتل ہونا راست اور صحیح ہے

صوبہ دار توپخانہ بریلی نے اپنے تئین سپہ سالار قرار دیا اور برگیڈیر سب بولڈ صاحب کے گاڑی مین سوار ہوکر باشان وشوکت معہ ہمراہیان کثیر پہرا کرتا ہے اور دیگر افسران ہندوستانی بگی و گاڑی و دیگر سواریون مین جو صاحب لوگ بمجبوری چہوڑ گئے تہے سوار ہوکر پہرتے ہین سرغنہ مفسدین مقام ہذا نے ہر ایک انگریز وغیرہ کو جو اوسکے ہاتہ لگا پہانسی پر چڑہا دیا اور باقیماندہ کی گرفتاری وغیرہ کیواسطے انعام مقرر کیا ہے یہ شخص سب سے زیادہ خونخوار اور حرامزادہ معلوم ہوا اور امید یہ ہو کہ یہ شخص معہ دیگر مفسدین کے جلد ہی کیفر کردار کو پہونچیگا

یہ ترجمہ ایک خط کا ہے جو مقام دہلی سے بریلی کو آتا تہا اور راستے مین بمقام ہاپوڑ گرفتار ہوا از جانب افسران فوج دہلی بنام افسران رجمنٹہاے مقیم بریلی و مراداباد یہ کہ اگر تم ہماری مدد کو آتے ہو تو تمکو چاہیے کہ اگر کہانا وہان کہاؤ تو ہاتہ یہان آکر دہونا کیونکہ یہان انگریزون سے لڑائی شروع ہوگئی ہے اور ہرچند بفضل الٰہی یہان فوج بہت جمع ہے مگر تاہم درصورتیکہ ہمکو ایک بہی شکست ہوئی تو انگریزون کی دس شکست کے برابر ہوگی اب تمہارا آنا بہت ضرور ہے کہ شاہنشاہ فیض بخش و فیضرسان شاہ دہلی انعامات و علاقجات جلیل خیرخواہونکو بخشین گے ہم تمہارے انتظار مین ہمہ تن چشم بن گئے ہین اور چون گوش روزہ دار بر اللہ و اکبر ست ہو رہے ہین ہمارے گوش مشتاق تمہاری توپ کی آواز کے ہین اور ہماری آنکہین بمثال قاصد تمہاری راہ پر لگی ہوئی ہین اب یہ بہی تمکو مناسب ہے کہ اس طلب کو بہت ضروری تصور کرکے چلے آؤ اور ہمارے گہر کو اپنا دولتخانہ تصور کرو فقط

صاحبان مفصلۂ الذیل ہنگامہ بریلی مین مقتول ہوے روبرٹسن صاحب جج ایک صاحب سشن جج ڈاکٹر ستے صاحب اور آر صاحب ڈپٹی کلکٹر اور بیچ صاحب پرنسپل مدرسہ اور ڈاکٹر ہنسبرو صاحب مہتمم جیلخانہ ان سب صاحبونکو مردمان شہری نے قتل کیا اور انساین ٹکر صاحب اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ ہنری صاحب متعلقہ ۸ رجمنٹ کو سپاہ رجمنٹ مذکور نے اور ہسپیل صاحب کو معہ اونکے والدہ اور میم اور دو بچے اونکے اور لارنس صاحب کو معہ اونکے عیال و اطفال اور ڈیوس صاحب اور فلین صاحب اور سیل صاحب اور ایبون صاحب معہ عیال و اطفال کو مسلمانان شہر قدیم و نو نے قتل کیا اور ڈی کیمپ صاحب ساکن پیلی بہیت اور برایہ صاحب اور سارجنٹ ہاردی صاحب معہ عیال و اطفال اور باردی سپاہی گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی مفرور ہوگئے

چند صاحب لوگ اسطرح جان بچاکر فرار ہوے کہ سواے تائید ربانی و افضال سبحانی کسیطرح اونکا جان بر ہونا ممکن نہ تہا چنانچہ اونمین سے ایک صاحب کا حال چٹہی مندرجہ ذیل مین ثبت ہے اوس سے واضح ہوگا کہ جو جو تکالیف سارجنٹ والدن صاحب نے اوٹہائین طاقت بشری سے باہر تہین

احوال مفسدہ بریلی اور فرار ہونا صاحبان کا مقام مذکور سے تمام شہر مین مشہور ہوگیا تہا اور اقوام پٹہان و گوجر و بنجارہ و کنجر وغیرہ اپنی عادات قدیمہ دزدی و آتش زنی و قتل بیکسان و غریبان پر آمادہ و مستعد ہوگئے تہے

پس ایسی حالت مین اگر کوئی شخص بہاگ کر چاہے کہ ان غارتگرون سے جان سلامت رہے تو امکان بشری سے باہر تہا مگر ایسا ہی احوال سارجنٹ والدن صاحب کی چٹھی سے جسکا مضمون ذیل مین درج ہے واضح ہوتا ہے کہ بیچارے سارجنٹ صاحب اور سارجنٹ سٹیبل صاحب دونو دلیر و قوی تھے بلکہ سٹیبل صاحب کو تو رستم ثانی کہنا بجا ہے ان دونو نے گھوڑونکے طیار ہونیکا حکم دیا اور طیار بہی کروائے مگر لگام کسیکی بہی نہ تہی مفسد لیکر بہاگ گئے تھے اب ان دونو صاحبون نے تجویز کی کہ کچہ اوڑہنی بجاے لگام کے گھوڑونکے منہہ مین دیکر سوار ہون جب تک یہ تلاش مین ہی تھے کہ گولیان اونکے نزدیک آکر تپشنے لگین اور توپین بہی رسیدہ ہوئین اونکے قدیم دوستون سے یعنی بعضے گولندازون نے یہ کہا کہ اگر یہان سے تم نہین بہاگ گئے تو گولہ تمہارے پاس آتا ہے ناچار ہوکر اونہون نے ارادہ پیادہ روی کا کیا اور شمشیر اور طپانچے ساتہ لیکر باین ارادہ روانہ ہوئے کہ کوہ نینی تال پر چلے جاوین کیونکہ اونکے عیال و اطفال سب وہان تھے اس روز وہ دونو صاحب اسقدر دور نکل گئے کہ فوج مفسدکا وہان اندیشہ نہ تہا یہان تمام چہاونی شعلہ در بر تہی اور کئی میل تک میدان اوس سے روشن ہو گیا تہا اور کئی دیہات اور انبارگاہ جو وہان تھے سب مین آگ لگ گئی تہی اور یہہ شعلہ اور غل مفسدین کا جو شہر بریلی اور بیرونجات مین پہیل گیا تہا اور ان دونو صاحبونکی تنہائی اور بیکسی یہان تک تہی کہ کہانا پاس تہا نہ کچہ پینے کو موجود تہا اور نہ کوئی ایسا رفیق نظر آتا تہا کہ جس سے اعانت چاہین ان خیالات سے ان دونون صاحبونکا دل پراگندہ ہوتا تہا مگر چونکہ شب ماہ تہی اسواسطے یہ دونو صاحب چار و ناچار آگے قدم زن ہوئے اور بدل چاہتے تھے کہ کوئی مفرورین مین سے اونکو ملجاوے یا کسیکی خبر ملے اور اگر کچہ اور نہین تو پانی تو کہین ملے کہ بیقراری عطش سے نجات پاوین اونکو ہر چند راہ مین کئی کوئے ملے مگر انکے پاس کوئی شے نہ تہی کہ جسکے ذریعے سے پانی کہینچکر پیتے بلکہ اونکے ملنے سے اور پانی نہ ملنے سے اونکی تشنگی اور دوبالا ہوتی تہی مگر ناچار آگے کو قدم زن تھے اور یہ دلمین سوچتے تھے کہ مقام بہاڑی پر پونہچ کر سب اندیشون سے بری ہو جاوینگے بلکہ وہان جو پولیس سرکاری ہے وہ اونکی کچہ مدد بہی کریگی آخرکار رفتہ رفتہ بوقت صبح دونو صاحب مقام بہاڑی کے قریب وارد ہوئے اور اوسکے باہر ایک نالہ گندہ پانی کا جاری تہا مگر اسوقت مین وہ غنیمت سمجہکر دونون صاحبون نے اوسمین سے خوب پانی پیا اور آتش تشنگی کو منطفی کیا اس عرصے مین چند گانووالے اپنی مویشی لیکر باہر آتے تھے اونہون نے جو ان دونو صاحبون کو دیکہا تو نہایت خوش ہوئے اور ایک آواز دی جسکو سنکر سب گانووالے باہر آئے اور ان دونون صاحبونکو گہیر کر کہنے لگے کہ ہتہیار دیدو نہین تو جو کچہ ہتہیار رکہنے کا نتیجہ ہوگا وہ تم دیکہلوگے دونو صاحبون نے آپس مین صلاح کی اور چونکہ اونہون نے یہ بہی دیکہا کہ گانووالے اکثر مسلح باسلحہ پنجگانہ تھے اونہون نے یہی مصلحت سمجہی کہ دیدینا مناسب نہین ہے بعد ازین اونہون نے گانووالون سے کہا کہ ہم پستول تمکو اس شرط پر دیتے ہین کہ تم مین سے چند آدمی ہمراہ ہمارے ہوکر ہمکو دوسرے تہانے تک پونہچا دو یہ امر گانووالون نے مان لیا مگر بعد از لے لینے پستولونکے کہا کہ تلوار بہی دیدو اب ان دونو صاحبون نے یہ سوچا کہ تلوارین بہی جاتی ہین اب بالکل مایوس ہوگئے مگر چونکہ کچہ چارہ نہ تہا والدن صاحب نے تو تلوار بہی پہینک دی مگر سٹیبل صاحب نے صرف میان تلوار نمبردار دیہ کے سامنے پہینک دیا اور شمشیر بکف ہوکر مثال شیر نر اون مین گہس گیا اور پانچ چہ گانووالونکو خستہ و مجروح کیا اس عرصے مین والدن صاحب کے کئی ضرب لگی اور ایک زخم برچھی کا سینے پر ایسا لگا

کہ وہ مثال مردہ زمین پر گر گیے اور سٹیبل صاحب بھی کہ جو ایسی جرات اور شجاعت سے کام کر رہے تھے زخمی ہو کر مر گیے ایک لوہانی لٹھہ اونکے مغز پر لگا جسکی ضرب سے وہ جان بر نہوسے بعد از اس واقعہ کے گانو والونکو نہایت مایوسی ہوئی کیونکہ اونکے پاس کوئی شی قیمتی نہ تھی اور سواے ٹوپی اور پگڑی اور بوٹ کے اور کوئی شے اونکے کار آمد نہ تھی الغرض گانو والون نے اون دونو لاشونکو کھینچکر اوس نالے کے پاس ڈال دیا جہان ان دونو سپاہیون نے پانی پیا تھا اور جب الدین صاحب نے جنمین کچھ جان باقی تھی پڑے پڑے یہ سنا تھا کہ گانو والے اونکو نالے مین ڈال دینگے اونکے دل مین نہایت فکر ہوا تھا کیونکہ اونکو شناوری نہین آتی تھی مگر تاہم اونہون نے کسی حرکت سے علامت بقیہ جان ظاہر نکی اور جب اونکو کنارے ڈال دیا تو اونکو اسطرف سے بھی اطمینان ہوا گانو والے اون دونو کو وہان ڈالکر بخوشی تمام واپس گانو مین آے ناظران کتاب ہذا کو کچھ تعجب یہ سنکر ہونا چاہیے کہ سرغنہ اس ہنگامے کے مثل دیگر ہنگامہ ہاے ہمارے ہی اہل پولیس تھے اب راقم اون ہی صاحبونکے تصور پر احوال والدین صاحب کو چھوڑتا ہے کہ جب وہ کیے گھنٹے کے بعد ہوش مین آے تو اون پر کیا گذرتا ہوگا حال اونکا یہ تھا کہ اونسے حرکت بلکہ جنبش بھی نکی جاتی تھی اور تشنگی و سیلان خون سے جان ہلاکت کو پہونچی اونکے ایک زخم نہایت عمیق زانو پر لگا تھا اور اونکے جسم پر کئی اور زخم لگے ہوے تھے جنکے درد کی باعث اونکو اور بھی تکلیف تھی اور تمازت آفتاب بھی بدرجہ اتم تھی مگر ان سب تکالیف کو گوارا کرکے اور کسیطرح آپکو جمع کرکے لاش سٹیبل صاحب تک بصد دقت اپنے تئین پونہچایا مگر دیکھا وہ بالکل سرد ہو گئے تھے بعد ازین صاحب مذکور سرکتے سرکتے نالہ مذکور تک گیے اوسکے پانی نے اونکی نہایت تسکین کی اور بوقت شب اونکو اسقدر قوت حاصل ہوئی کہ وہ اوٹھکر جنگل مین جو متصل تھا چلے گئے اور دلمین سوچا کہ لقمہ شیر و گرگ ہونا بہتر ان آدم صورت بہائم سیرت کے پنجے مین پھنسنے سے ہے مگر باوجود اس عہد اور ارادے کے بعد ازین صاحب موصوف کئی بار گرفتار ہوے اور کیی بار اونکی تلاشی ہوئی اور کپڑے چھین گیے اور چھوٹے بڑے سب اونکو ہنستے تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے ایک شخص کہتا تھا کہ یہانسے چلا جا اور جب وہ تھوڑی دور چلے جاتے تھے تو دوسرا اونکو پھر بلا لیتا تھا اور جب وہ نزدیک آتے تھے تو اونکو دیکھکر ہنس دیتا تھا اور لڑکے اون کو پتھر مارتے تھے اور برا کہتے تھے کوئی اونکو پانی تک بھی پینے کو نہین دیتا تھا اور لاکھ لجاجت اور سماجت اونکی اون بیرحمونکو برسر رحم نہین لاتی تھی وہ شخص جسنے اس مصیبت کا سفر کیا ہوگا کہ بماہ جون گرم ریگ پر چلا ہو اور اونکا سر برہنہ ہو اور ۲۴ یا ۴۸ گھنٹے تک اس شدت گرما مین اور ایسی تکالیف مین اوسکو پانی بھی نہ ملا ہوگا وہ سارجنٹ والدین صاحب کے حال پر اختلال پر خیال کر سکتا ہے سواے اسکے سارجنٹ صاحب موصوف کئی مرتبہ سیلان خون زخم سے کمزور ہو کر گر پڑتے تھے اور جان سے ہاتھ دہوتے تھے ایک مرتبہ برکیلی صاحب کا ہاتھی مقام ہلدوانی سے واپس آتے ہوے اونکو ملا اور اونہون نے مہاوت سے کہا کہ سوار کروا کر اونکو پہنچا دے مگر اس کمبخت نے بھی نہ مانا اور صاحب کو اوسی حال مین چھوڑ کر آپ اپنی راہ لی اس عرصے مین مقام نینی تال خبر پونہچی کہ چند صاحب مجروح راستے پر پڑے ہین ایک ہاتھی وہان سے روانہ ہوا اور اوسنے والدین صاحب کو سوار کرکے مقام ہلدوانی پونہچا دیا اس مقام پر اونکو کچھ کہانا ملا اور اس خیال سے کہ اب مقام نینی تال پہونچکر میم سے ملاقات ہوگی اور وہ ہر طرح خبرگیران رہے گی سارجنٹ صاحب کو ایسی تقویت پہونچی

یا آب رفتہ پہر بچ آیا مقام ہلدوانی سے صاحب موصوف ایک چارپائی پر لیٹ کر تا بمقام نینی تال آئے اور یہان توجہ ڈاکٹر بوہل صاحب سے اب اونکو بہت آرام ہے

الہ آباد

تباریخ ۶ ماہ جون مقام الہ آباد مین مفسدہ برپا ہوا چند روز قبل از روز قیامت ساکنین الہ آباد کیا انگریز اور کیا ہندوستانی کے دلونمین نہایت خوف پیدا ہوا تہا اور اکثر انگریز اور نیم لوگ قلعے مین جاکر پناہ گیر ہوے تہے گو چند روز بعد اوسکے وہ سب پہر قلعے سے باہر آکر اپنے اپنے مکانون مین جاگزین ہو گئے تہے ایک روز قبل از برپا ہونے فساد کے یعنی بتاریخ ۵ ماہ مذکور بنارس سے خبر اس مضمون کی آئی تہی کہ ہندوستانی سپاہ مقیم مقام مذکور نے فساد برپا کیا تہا مگر توپخانہ گورہ نے مفسدین مین سے ایک ایک کو اوڑا دیا تہا ایسی ایسی خبرین جو بنارس اور دیگر مقامات سے آتین تہین اونسے انگریزان الہ آباد کو اس امر کا خیال ہو گیا تہا کہ کچہ تدابیر واسطے حفاظت جان کے بہت ضرور ہے مگر اونکو ہرگز یہ گمان نہ تہا کہ ۶ رجمنٹ فساد کریگی کیونکہ چند روز پیشتر رجمنٹ مذکور نے خود درخواست کی تہی کہ ہمکو مقابلہ مفسدین دہلی روانہ کرو اور اونکو یہ بہی خیال تہا کہ در حالت قول وقسم کے جو پیشتر رجمنٹ مذکور نے کیے تہے وہ کبہی مصدر ایسی حرکات ناشایستہ وبیحیائی کے نہونگے اور اسی خیال سے اونکو یہ توقع تہی کہ اگر سپاہ مفسد بنارس یا اور کسی مقام کی اون پر حملہ آور ہوگی تو یہ رجمنٹ اونکی محافظ جان رہیگی اور اسی سبب سے پہرہ جنگی رجمنٹ مذکور کے جابجا گرد اس شہر کے قائم کیے گئے تہے

ایک صاحب شروع مفسدے کا حال اسطور پر بیان کرتے ہین کہ الہ آباد مین ایک دستہ سپاہ جسمین پیدل اور توپخانہ تہا واسطے حفاظت راج گہاٹ کے تعینات کیا گیا تہا اونکی افسری مین ایک صاحب تہے اور اونکو سامان جنگ بہی دیا گیا تہا اور دو توپین اونکے ساتہ دی گئین تہین مشہور یہ ہے کہ ان ہی احسان فراموش حرامزادون نے اول فساد شروع کیا تہا اور بہانہ فساد کا یہ ہوا تہا کہ افسر سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ توپ اور سامان جنگی سب قلعے مین بہیجدو اور حسب الحکم صاحب افسر ممدوح نے سپاہ کو تعمیل حکم کا حکم دیا مگر اونہون نے ماورا نافرمانی حکم مذکور کے یہ ظاہر کیا کہ ہمارا ارادہ توپ اور سامان کے پریڈ پر لیجانے کا ہے اور وہان اور سپاہ سے ملکر اپنے فائدے کے کام مین ہم اوسکو صرف کرینگے اور یہ کہکر اپنے مقام سے کوچ کرکے الوپی باغ مین آئے جہان رسالہ سواران مقیم تہا کپتان الکزنڈر صاحب نے جب شور وغل آمد سپاہ مفسد کا سنا اونہون نے اطلاع فساد کی دی اور رسالے کو طیار رہنیکا حکم دیا سواران رسالے نے اونکے حکم کی تعمیل کی یعنی وردی وغیرہ پہن کر ہتہیار باندہے اور سوار ہوے مگر جب صاحب ممدوح نے اونکو حکم سر کرنے اسلحہ آتشبار کا کیا تو اونہون نے اپنے طپنچے سب باد ہوائی چہوڑ دیے تاکہ کسیکو سپاہ مفسدین مین سے نہ لگے اور جب سپاہ مذکور قریب رسالے کے پونہچی تو کچہ اشارات آپس مین ہو گئے اور رسالہ بہی جاکر بیچ امر قبیح قتل وغیرہ کے اونکے شامل ہو گیا سپاہ مفسد نے امتحان رفاقت رسالے کے واسطے سوارونکو یہی کہا کہ تم اپنے افسر کو خود قتل کرو اور اونہون نے ایسا ہی کیا اور اس مقام پر اور اسطرح کپتان الکزنڈر صاحب کو جو افسرونمین نہایت لئیق اور شجاع تہے قتل کیا بعد از قتل کرنے کپتان صاحب کے مفسدین نے اور دو صاحبونکو جنکو وہ گہاٹ سے دست و پا بستہ ساتہ لائے تہے اسی مقام پر قتل کیا

اوراسطرح سب متفق ہوکر بجانب لین رجمنٹ روانہ ہوے راہ مین جو کوئی ملتا تہا خواہ انگریز یا ہندوستانی اوسکو قتل کرتے چلتے تہے اور جب وہ میدان پریٹ پر پونہچے تو بیوگل بجا اپ ٹہیک نو گہنٹے شب کے بجے تہے اور ہم ایک باغ مین جو متصل میرے مکان کے تہا گنجفہ کہیل رہے تہے کہ اس عرصے مین ایک سوار اردلی جنٹ صاحب کمشنر نے آکر خبر اس بلوے کی دی تمام سپاہ جو پہرے وغیرہ پر چہاونی اور دیگر مقامات پر تعینات تہے سب آکر میدان پریٹ پر جمع ہوے مگر افسرونمین سے کوئی تو مس کوٹ مین تہا اور کوئی اپنے مکانمین اور اونمین سے کسیکو شبہہ بہی اس امر کا نہ تہا کہ اونکی سپاہ موجودہ الہ آباد کسیطرح کا فساد برپا کریگی اس عرصے مین جب آواز بیوگل کی ہوئی تو سب اپنے اپنے سپاہ کے لین کیطرف اس خیال سے بہاگے کہ اونکی افسری مین دشمنونکا مقابلہ کرین اور اس جستی اور زودی سے پہنچ گیے کہ کوئی تو وردی پہنے ہوے گیا اور کوئی اپنی پوشاک روزمرہ ہی مین روانہ ہوا ان افسرونکو اس حالت مین دیکہکر سپاہ بہت خوش ہوئی گویا اونکا مدعا بر آیا اور ایک مرتبہ ایسی بار گولیونکی ماری کہ جتنے صاحب لوگ وہان موجود تہے سبکے سب جان سپر ہوے اسی عرصے مین کپتان برچ صاحب اجیٹن قلعہ اور کپتان انیس صاحب متعلقہ بارکماسٹری جو دونو ایک مکان مین رہتے تہے شور و غل اور آواز بیوگل سنکر باہر مکان کے آے اور سپاہ پہرہ والے سے جو اونکے مکان کے روبرو تہا دریافت کیا کہ یہ شور و غوغا کیسا ہے سپاہیون نے اپنی لاعلمی بیان کی یہ سنکر دونو صاحبون کے دلمین خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن آگیا اور بہتر ہے کہ محافظت خزانہ کیجاوے یہ خیال کرکے سپاہ پہرہ والے سے کہا کہ دو سپاہی ہمارے ساتہ تا کچہری کلکٹری کہ وہان خزانہ ہے چلو سپاہی راضی ہوے اور اونکے ساتہ چلے جب قریب خزانے کے پونہچے تو اونہون نے چاہا کہ دونو صاحبون کو قتل کرین مگر ایک ملازم صاحبان ممدوحین نے جو ہمراہ تہا دونو صاحبونکو خبر کردی اور اونہون نے اپنے گہوڑے اولٹے پہیرے درباب ان دونو صاحبون کے ایک روایت تو یہ ہے کہ ان دونو نے ارادہ جانے قلعے کا براہ باغرہ تجویز کیا تہا مگر جب راستے مین شہر والون نے اونکو گہیرا تو وہ بجانب باپمور روانہ ہوے اور بعضے یہ کہتے ہین کہ اونہون نے ایک کشتی پکڑ لی تہی اور ایک صاحب تو اوسپر سوار ہوگیے تہے اور دوسرے سوار ہونیکو تہے کہ سپاہ نے گولیون سے اون دونو کا کام تمام کیا القصہ بعد ازین مفسدین نے ایک شور برپا کیا اور خوب غل مچاکر رام چندر جی کی جے بولے اور چند اونمین سے بجانب جیلخانہ روانہ ہوئے وہان اونہون نے ڈہائی ہزار قیدی کو جو نامی اور مشہور تہے بلکہ بد خلائق اونکو کہنا چاہیے رہا کیا اونکی رہائی سے تمام ساکنین الہ آباد کو متوحش اور پریشان کیا اور اونکی زنجیرون کی آواز کیے گہنٹے تک شہر مین آتی تہی تمام قیدی متفق ہوکر بجانب مساکن صاحبان روان ہوے اور تمام بنگلونکو جلادیا اول اونہون نے اور سپاہ مفسد نے بنگلہ اجیٹن صاحب ۶ رجمنٹ کو جو متصل اور قریب تر لین چہاونی کے تہا جلایا بعد ازان برل صاحب کی کوٹہی مین آگ لگائی اور جلاتے جلاتے تا بڈاک خانہ پونہچے اور بیل صاحب کے بنگلے کو اور کپتان بیچ صاحب کی کوٹہی کو جو نہایت آراستہ تہی اور اسیمبلی ہوس کو اور بنگلہ ہاے میجر مور ہوس صاحب اور میم ہملٹن صاحب اور پامر صاحب کو جلاکر خاک سیاہ کردیا بعد از جلانے بنگلہ ہاے صاحبان اور لوٹ لینے اسباب کے

قیدی گرد نواح مین پہیل گییے بعضے تو اپنے گہرون کی طرف بہاگ گئے اور کچہ سپاہ مفسد نے اسباب مغرورنہ کی باربرداری کے واسطے گرفتار کییے اور اکثرون نے غارت کرنا اسباب رعیت کا شروع کیا دوسرے روز یعنی بروز یکشنبہ تاریخ ۷ ماہ مذکور سب سپاہ میدان پریڈ پر جمع ہوئی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ اس خزانے کو جو تعداد مین تیس لاکہ روپیہ تہا آپسمین تقسیم کرلین گو یہ امر قرارداد سابق سے خلاف تہا کیونکہ اول یہ مشورہ ہوا تہا کہ سب خزانہ لیکر روبروے شاہ دہلی کے رکہین گے اور خود بجاآوری احکام شاہ مین مصروف رہین گے مگر طمع نے سب صلاح پہیر دی اور جتنے مشورے تہے سب پر طمع غالب آئی اور قریب نواخت دو گہنٹے بعد دوپہر صندوق خزانے کے کہلے اور ہر کسی سپاہی نے تین توڑے اور کسی نے چار توڑے روپے کے اوٹہالے فی توڑا ہزار روپیے کا تہا جب وہ سب اوٹہا چکے اور زیادہ اوٹہانے کی طاقت کسی مین نرہی تب اونہون نے قیدیون اور بدمعاشان شہر کو حکم دیا کہ باقیماندہ روپیہ وہ آپسمین تقسیم کرلین

فوراً بعد اس واقعہ کے ایک مسلمان جہادی نے جسکا نام اجتک بخوبی صحت کو نہین پونہچا مگر نامزد بمولوی صاحب تہا جہنڈا سرکشی بخلاف سرکار انگریزی قائم کرکے اکثر بدمعاشونکو جمع کیا مشہور یہ ہے کہ یہ شخص کوئی مولوی مکتب پڑہاتا تہا لیکن جب ان احسان فراموش محسن کُش سپاہ نے بلوہ عام کیا اور سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود نہ تہی تو اسنے بہی بخلاف سرکار ابد پایدار سر سرکشی اوٹہایا تہا اوسکی حکومت اگرچہ چند روزہ تہی مگر یہ دو امر ظاہر ہوتے ایک تو یہ کہ اتفاق مسلمانون مین جیسا کہ مشہور ہے بہت ہے اور دوسرے یہ کہ مسلمان انگریزونکو کلیتہً ناپسند کرتے ہین کیونکہ جسوقت مسلمانون نے سنا کہ ایک مولوی کہڑا ہوا ہے صدہا ہر روز آکر جمع ہوتے تہے اور غرض سب کی یہ تہی کہ گورہ لوگ یعنی انگریزون کو بیخ و بن سے نیست و نابود کردین

مولوی مذکور کا اجلاس اوس باغ مین ہوا کرتا تہا جو جانب گوشہ جنوبی و مغربی چہاونی کے واقع ہے اور مشہور بنام سلطان خسرو کا باغ ہے اس باغ مین اوسنے اپنی ایک ہفتے کی خیالی حکومت کو کیا اور اکثر وعظ اور نماز مین اوقات بسر کرتا تہا اور اکثر باواز بلند یہ کہتا تہا کہ ای مجاہدین قلعہ پر جاؤ کہ فرنگی اب نابود ہین اور قرآن سے فال نیک و اعلان اس امر کا نکلتا ہے اور کئی مرتبہ اوسکی ہدایت سے مسلمان جو اوسکے پیرو تہے صف بستہ بجانب قلعے آتے تہے مگر توپون کو دیکہکر جو فصیل قلعہ پر چڑہی تہین واپس آتی تہی اور راہ مین رعیت کی کم بختی لاتی تہی اسطرح کئی مرتبہ وہ قلعے پر آئے مگر مایوس ہوکر واپس گییے اور کبہی گولے کے نزدیک نہ آئے دور ہی دور سے توپونکو دیکہکر ہٹ جاتے تہے

تاریخ ۱۴ صاحبان قلعہ نے کچہ سپاہ سکہ بسرگردگی ایک افسر انگریزی کے واسطے سزادہی مفسدین کے باہر قلعہ کے بہیجی مگر چونکہ گروہ مولوی بکثرت تہا اور اسی سبب سے سپاہ مذکور کے قابو کا نہ تہا وہ قلعے مین واپس چلے گئے اس ہٹ جانے نے مولوی اور اوسکے رفیقونکا اور بہی دل بڑہا دیا اور مولوی اب یہ کہتا تہا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور دیکہو مددایزدی اب انگریزونکو نکال دیتے ہین اور سوا اسکے جب اونہون نے دیکہا کہ جو گولہ قلعہ سے آیا اوسنے کسیکا نقصان نہ کیا اور نہ کوئی اوس سے مارا گیا تو اونہون نے یہ خیال کیا کہ مولوی صاحب نے اپنی قوت سحر سے

اتواب انگریزان کو بیکار کر دیا ہے مگر یہ خیالات اونکے جلدی ختم ہو گئے کیونکہ بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور ایک گروہ کثیر پیادگان سکہ کا بجانب دریاباد جہان مفسدین میواتی قیام پذیر تھے روانہ ہوا اور اوسی جانب کو ایک گروہ سپاہ گورہ کا بسواری جہاز دخانی براہ دریاے جمن روانہ کیا گیا اور ان دونو فوجون نے وہان جاکر خوب قتل عام کیا اور مسلمانون کو اچھی طرح نصیحت دی مفسدین کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اسی شب مولویصاحب معہ اپنے کنبے کے فرار ہو گئے اسطرح چندروزہ حکومت مولویصاحب کی ختم ہوئی ایسا خیرہ شخص کبھی دنیا کے پردے پر دوسرا پیدا نہین ہوا ہوگا اور اس شخص کے سبب سے ساکنین الہ آباد کے نام پر داغ لگا

اسی مولویصاحب نے دو اشتہار بنام شاہ اودھ الہ آباد اور دیگر مقامات قرب وجوار مین مشتہر کیے تھے اور وہ دونو ایک صاحب کی توجہ سے راقم کو دستیاب ہوے چنانچہ اونکی نقل بھی ذیل مین واسطے آگہی ناظرین کتاب ہذا کے درج ہوتی ہے

اشتہار اول منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خدا نعت رسول اکرم
ہے جو قرآن و احادیث مین خوبی جہاد
جسکے سرون پہ پڑی گرد صف جنگ جہاد
ای برادر تو حدیث نبوی کو سن لے
زر بھی جو خرچ کیا اور لگائی تلوار
جو نہ خود جاوے لڑائی مین تو کچھ بھیجے کیا
مدت العمر کے بخشے ہین گناہ شہدا
حق تعالی کو مجاہد بہت بہاتے ہین
مال اور اولاد کی اور گھر کی محبت چھوڑو
دین اسلام بہت سست ہوا جاتا ہے
زور شمشیر سے غالب ہوا اسلام امم
اب تو غیرت کرو نامردی کو چھوڑو یارو
ہے مسلمان پریشان بغیر از اسباب

یہ رسالہ ہے جہادیہ کہ لکھتا ہے قلم
ہم بیان کرتے ہین تھوڑا سا اسی کو یارو
وہ جہنم سے بچا نار سے ہو وہ آزاد
باغ فردوس ہے تلوارون کے سایہ کے تلے
پھر تو دیویگا خدا اسکی عوض سات ہزار
او سپہ قبض لیگا خدا پیشتر از مرگ [illegible]
کیون نہو جنگ مین کشش آتی ہین بہر خدا
مثل دیوار جو صف باندھ کے جم جاتی ہین
راہ مولا مین خوشی ہو کے شتابی بڑہو
غلبۂ کفر سے اسلام مٹا جاتا ہے
سستی اگلی جو کبھی تو نہ ہوا نیکنام
ملو چل چل کے امام اپنے سی کافر یارو
لشکر سب کو نہ دیا امر کو الارباب
بات ہم کام کی کہتے ہین سنو بھائی یارو

واسطے دین کے لڑنا نہ پئے طمع بلاد
فرض ہے تم پہ مسلمانو جہاد کفار
جو مسلمان رہ حق مین لٹے الحفظ بہر
دلسے اس راہ مین پیسا کوئی دیویگا اگر
جو کہ مال اپنے سے غازی کو بنا دیے اسباب
جو رہ حق مین ہین لڑتے کبھی نہین مرتے
فتنہ قبر و غم صور و قیام محشر
اے مسلمانو سنی تم نے جو خوبی جہاد
گرچہ جیتے تو گھر بار مین پھر آوگے
عیش و آلودگی اسطرح نکرتے جو جہاد
کب تلک گھر مین پڑے جوتیان چٹخاوگے
بارہ سو برس کے بعد آئی یہ دولت ہاتھ آگی
یعنی اسباب لٹے انکا جو کچھ تہا ورنگا
وقت آیا ہے کہ تلوار کو پکڑو یارو

اہل اسلام اسی شرع مین کہتی ہے جہاد
اوسکا سامان کرو جلد اگر ہو شیدا
روضۂ خلد برین لگیا واجب اوسپر
سات سو اوسکو خدا دیویگا روز محشر
اوسکو بھی مثل مجاہد کی خدا دیگا ثواب
بلکہ وہ جیتے ہین جنت مین خوشی کرتے ہین
ایسے صدمو سے شہیدونکو نہین ہے کچھ ڈر
چلو اب رن کی طرف مت کرو گھر بار کو یاد
ورنہ گر ہو مارے تو جنت کو چلے جاوگے
ہند پھر کسطرح اسلام سے ہوتا آباد
اپنی سستی کا خدا افسوس یہ پھل پاوگے
حیف اس دولت بیدار سے مومن بہاگی
سب یہ یا تو تو نہین اور کیا پھر دا

تمام شد

اشتہار ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی المجد والکرم والصلوٰۃ علی نبیہ الکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ ناصبی لواء الہم وجمیع متبعی الدین شرع لیث الاسلام الاعظم بعد حمد و صلوٰۃ کے واسطے رفع حجت بروز قیامت و تبلیغ احکام شریعت کہ طریقہ سنت ہے خادم الطلبہ و حقیر الفقرا امیدوار رحمت رب غنی محمد لیاقت علی الہ آبادی چند باتیں ضروری فرمان واجب الاتقان یعنی قرآن مجید و فرقان حمید اور ارشاد فیض بنیاد برگزیدہ لم یزلی حضرت نبوی صلعم سے بخوبی ثابت و متحقق کرکے مسلمان با ایمان کو سناتا ہے کہ جو بدعات ظلم و فساد ساری سلطنت ہندوستان میں خصوص ضلع الہ آباد میں کفرہ فجرہ نصارا کا علی العموم اوپر ہر ایک مومنین متبع اسلام کرام کی از قبیل غارتگری و آتش زدگی و قتل و پھانسی و کندیدگی مکان و چھاپہ زنی و خونریزی علما و مشائخان و احراق کلام اللہ و احادیث و کتب فقہ وغیرہ ہو رہا ہے اظہر من الشمس سے ہے اسصورت میں ہر ایک مومنین مخلصین کو لازم ہے کہ مستعد جہاد ہو جاویں بموجب ارشاد فیض بنیاد آنحضرت صلعم کے لکل نبی حرفۃ وحرفتی الجہاد واسطے ہر شخصے کے پیشہ ایک مقرر رہا ہے اور پیشہ میرا ہی جہاد فائدہ بیشک جسنے پیشہ اپنا چھوڑ دیا وہ ذلیل اور خوار اور فقر فاقے میں گرفتار ہوا فقط اب بموجب ان الجنۃ تحت ظلال السیوف فائدہ اخروی اوٹھاویں اور درجہ شہادت کا جسمیں زندگی ہمیشہ کی ہے اور نعماء جنت اور ازواج حوران بہشت پاویں اور کسیطرح کا شک و خطرہ بدل میں نہ لاویں اور جان و مال سے اور تکثیر سواد و درہے صاحب و ہتھیار وغیرہ سے جہاں تک ممکن ہو شرکت بجا لاویں ایسا نکریں کہ اوقات سعیدہ اوان حمیدہ میں شرکت سے محروم رہیں اور پچتاویں اور جو شخص کہ اس مقدمے میں پیشوائی کرے اوسکو اپنا امام سمجھکر بموجب الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا اوسکی تابعداری کریں کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید فضائل جہاد سے بھرا ہوا ہے ظاہر ہے کہ سورہ توبہ میں جا بجا ارشاد ہے اور احباب سے امید ہے کہ انتظار عامہ پیام نام بنام جداگانہ نکریں صرف اس اعلام کو کافی و وافی بوجھکر ہر صاحب اپنے ملاقاتی و احباب سے ارشاد کر دیں اور جہاد میں بڑا سامان یہ ہے کہ بندہ سے توکل بخدا کریں اور امداد جانب خالق کون و مکان سے ہو سوا امداد غیبی صریح ظاہر باہر کہ مسلمانان ہندوستان کے بسبب بے استطاعتی زر و عدم موجودگی گولہ باروت و توپ و لشکر مجبور و ناتوان ہو رہے تھے سو اوس خالق احد اللہ الصمد نے دین احمد صلعم کو جیسا کہ باطنا قوی و توانا کیا ہے ویسا ہی ظاہرا بھی سب سامان واسطے تسکین خاطر فاتر ضعفا مسکینان اور امداد دین متین سے اونہیں کفار نابکار نصارا بد اطوار سے بلا سبب و کوشش ہم لوگون کے دلا دیا چنانچہ لشکر سوار و پیادہ و توپ گولہ باروت و زر کثیر خصوصا قطعہ شقہ عطیہ حضرت فرمانروائے کشور ہند ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وعموما امداد عساکر و افواج و میگزین جناب برجیس قدر دام اللہ حشمتہم والی لکھنؤ سے اور ہمراہی تمام راجگان قلمرو لکھنؤ و راجگان قرب و جوار الہ آباد وغیرہ اور اخلاق و اتفاق سارے ہندوستان میں باوصف ہونے اختلاف اقوام و مذاہب کے سو یہ سب دلائل کامل و براہین مدلل کمر بندی جہاد و برائے اندفاع اس قوم نصارا طاغی باغی کے ہے مناسب ہے کہ جو بھائی مسلمان اس خبر فرحت اثر کو سنے وہ فورا مستعد ہوکر کمر ہمت جہاد باندھیں اور تا شہر الہ آباد تشریف لاویں اور قلعہ بند کفار نابکار کو

قلع قمع کر کے بزور تیغ بیدریغ اپنی کی خاک مین ملادین اور باقیماندونکو اس ملک سے بھگادین پھر باطمینان حکومت عدالت اسلام فرماوین اب بسبب خوف طوالت کے تمام عرض کے چند آیات طیبات ذیل عبارت مرقومہ بالا مع ترجمہ ہندی درج ہے

قال اللہ تبارک وتعالی فی سورۃ التوبہ الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ
فرمایا خدای پاک و برتر نے سورہ توبہ مین جو یقین لاے اور گھر چھوڑ اے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال و جان سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس
اولٰئک ہم الفائزون یبشرہم ربہم برحمۃ منہ ورضوان وجنٰت لہم فیہا نعیم مقیم خالدین فیہا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم یا ایہا الذین
اور وہی پہنچی مراد کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار اونکا اپنی طرف سے مہربانی کی اور باغونکی اور رضامندی کی جن مین اونکو آرام ہے ہمیشہ کا رہا کرین اونمین مدام اللہ کے
امنوا لا تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم منکم فاولٰئک ہم الظالمون قل ان کان آباءکم
پاس بڑا ثواب ہے ای ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپونکو اور بھائیونکو رفیق اگر وہ عزیز رکھین کفر ایمان سے اور جو تم مین انکی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہین گنہگار تو کہہ اگر تمہارے باپ اور
وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموہا وتجارۃ تخشون کسادہا ومساکن ترضونہا احب الیکم من اللہ
بیٹے اور بھائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کماتے ہو اور سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور حویلیان جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ سے
ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین یا ایہا الذین امنوا مالکم انفروا
اور اوسکے رسول سے اور لڑنے سے اوسکی راہ مین تو راہ دیکھو جب تک بھیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگونکو ای ایمان والون کیا ہوا ہے تمکو جب تمکو کہیے کوچ کرو
فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم
اللہ کی راہ مین دہی مین گرگیا ہے دنیا کی زندگی پر آخرت کو چھوڑ کر سو کچھ نہین دنیا کا نفع آخرت کے حساب مگر تھوڑا اگر نہ نکلو گے تمکو دیگا دکھ کی مار اور
عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شیء قدیر انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم
بدل لاوے گا اور لوگ تمہارے سوا اور کچھ نہ بگاڑو گے اوسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہے نکلو ہلکی اور بوجھل اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور
فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون قال اللہ تعالی وتبارک فی سورۃ الصف ان اللہ یحب الذین یقاتلون
جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق اگر تمکو سمجھ ہے فرمایا خدا برتر اور پاک نے سورہ صف مین اللہ چاہتا ہے اونکو جو لڑتے ہین اوسکی راہ مین
فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ ورسولہ
قطار باندھ کر جیسے دیوار مین سیسہ پلاے ای ایمان والون بتاؤن تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو دکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے
وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتہا
اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر سمجھ رکھتے ہو بخشے تمہارے گناہ اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے
الانہار ومساکن طیبۃ فی جنت عدن ذالک الفوز العظیم واخری تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین
نیچے بہتی نہرین اور ستہرے گھر بسنے کی باغون مین یہ ہے مراد ملنی بڑی اور ایک چیز جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والون کو

ایک وقائع نگار احوال اس مقام الہ آباد کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ مقام الہ آباد مین چند عرصے تک نہایت اندیشہ فساد کا جاری رہا ساکنین عیسائی مقام ہذا کو اندیشہ تھا کہ باشندگان شہر بلوہ پردازی کرینگے

مگر افسران ۶ رجمنٹ کو اپنی سپاہ کی طرف سے بالکل اطمینان تھے بتاریخ ۵ ماہ جون ایک حکم بریگیڈیر صاحب مقیم کانپور کا آیا کہ قلعہ پر سپاہ گورہ تعینات کرنی چاہیے اور حتی المقدور مقابلہ مفسدین کا بہت ضرور ہے وہ صاحب لوگ جو فوج سے علاقہ نہین رکھتے تھے اونکو بھی ہتھیار دیے گیے اور اونکے گروہ ملیشیا کہلاتے تھے اور اونکو بھی حکم ہوا کہ قلعے مین جاکر تحت حکم صاحب کمانڈنگ کے کاربرداز ہون اس مقام مین قریب تیس ۳۰ انولیڈ سپاہی یعنی جو جنگ گاہ مین کسیطرح معذور ہو گیے تھے موجود تھے اور کچھ کمسریٹ اور میگزین کے سپاہی تھے غرض کہ سب قریب سو جوان کے تھے اندر دروازے قلعے کے سپاہ ۶ رجمنٹ اور چار سو سکھون کے پہرے مین تھے تاریخ ۵ ماہ جون خبر قتل اور ہنگامہ پردازی مقام بنارس کے یہان آئی اور بتاریخ ۶ ماہ مذکور قریب نو بجت ۹ گھنٹہ شب بیوگل اطلاعی بجا اور آواز توپونکی چلنے کی اوس جانب سے جدہر دو توپین زیر حکم کپتان ہارورڈ صاحب بہمراہی دس کمپنی ہای ۶ رجمنٹ واسطے حفاظت پل گنگا براہ بنارس کے مرسل ہوے تھے گوش زد ہوئی اور اس کثرت سے آواز آتی تھی کہ قلعہ والون کو یقین ہوا کہ رجمنٹ مذکور نمک حلال ہے اور بخلاف مفسدین بنارس کے گولہ رانی کر رہی ہے مگر عرصہ قلیل کے بعد کپتان ہارورڈ صاحب نے قلعے مین آکر جب بیان کیا کہ رجمنٹ مذکور بگڑ گیی اور سپاہ نے اونکے حکم کو کچھ نہ مانا اور توپونکو اپنے قبضے مین کرلیا تو معاملہ راست راست معلوم ہوا جب بیوگل اطلاعی بجا تہا تو سب افسر مس کوٹ گھر مین تھے اوسکی سماعت کرتے ہی سب پریٹ کی جانب روانہ ہوے اور وہان پہنچتے ہی سپاہ نے اونکو چپ و راست مارنا شروع کیا پانچ افسر تو گولیون سے مارے گیے اور نو افسر گرفتار ہو کر سنگین سے قتل ہوے سپاہ نے خزانہ لوٹ لیا اور اور قیدیونکو جیلخانے سے آزاد کیا مکانات کو لوٹا اور جلا دیا اور قتل عام شروع کیا اور یہ حرکات اونکے ایسی قبیح تھین کہ کہ قلم اونکے شمہ بیان سے قاصر بلکہ عذر خواہ ہے اسیقدر کافی ہے کہ آرچر صاحب کی میم کو اونہون نے بقصد ایذا رسانی قتل کیا اور بویلیو صاحب کو معہ اونکے عیال و اطفال کے درخت سے باندہا اور اول اونکی انگلیان تراشین بعد اونکے بازو کاٹ ڈالے اور بعدہ اونکو زندہ جلا دیا دیوار ہاے قلعہ پر چند سپاہ گورہ نصب کی گیی تہی اور اونہون نے ایسی گولہ سیل اور گراپ کی شہر کے جانب روان کیے کہ اونکے سامنے جو آیا خواہ مکان خواہ مفسد بے ایمان اسکو اونہون نے ایک ہی رستا بتلایا اس شہر سے گروہ گروہ بہاگتے نظر آتے تھے مگر فوج قلعہ کو اندیشہ در باب فوج سکہ کے باقی تھا کہ آیا یہہ کیا کرتے ہین جو بہرہ ۶ رجمنٹ کی سپاہ کا قلعے کے دروازۂ کلان پر تعینات تہا اونکے ہتھیار چہین لیے اور جب دیکھا تو اونکی نیند و چین بہری ہوئی نہین آخرکار کرنیل نیل صاحب معہ ایک گروہ فیوزلیر کے وارد وقت ہوے اور فوج قلعہ معہ ۴۰۰ سکہ جو اونکے ہمراہ رہے تھے قلعے سے باہر آے اور اب کا معاوضہ شروع ہوا فوج سرکاری شہر مین گیی اور جو مفسد سامنے آیا اوسکو اونہون نے دار البوار کو بہیجا فوج سکہ جو اونکے ساتھ تہی اور جسمین سے دو ایک سپاہی کوچہ ہاے شہر مین لڑتے ہوے مارے گیے تھے اونہون نے حکم قتل مانگا اور کرنیل نیل صاحب نے بخوشی حکم صادر فرمایا اس حکم کے پاتے ہی سکہ لوگ جو خون عیال و اطفال انگریزان دیکھکر نہایت رنجیدہ اور غصے مین تھے شہر مین گہس گیے اور جو باشندے خون انگریزان سے بہت راضی ہوے تھے اونکو نتیجہ اس اعمال زشت کا دکہایا

اسوقت رحم مفقود تہا اور امان خواب مین بہی نظر نہین آتی تہی اور سکہون نے اپنی رفیقونکی خون بہا لینے مین بہت بہت آدمیونکے مکانونمین گہس کر قتل کیا ادہر تو سکہہ بازار جدال و قتال گرم کر رہے تہے اور ادہر سے سپاہ دخانی نے جہاز پر سے شہر مین گولے مارنے شروع کیے اور اکثر مکانات شہر کو گولون سے منہدم کر دیا فوج سکہ اور فیوزلیر نے شہر مین منتشر ہوکر خوب گولیان ہر طرف شہر کے سرکین اور آواز تفنگ معہ شور و غل اون آدمیون کے جنہون نے اپنے وقت پہ رحم نہین کیا تہا اور اب امان و رحم کے طلبگار تہے آسمان تک پہونچا یا تہا ایک عرصے تک ان سنگدلون نے خون بیگناہان و بیکسان مین خوشی حاصل کی تہی اور اب وہ وقت آگیا تہا کہ اوسکا عوض اون سے لیا جاوے اور اب جو یہہ وقت آیا تو وہ لوگ ہماری سپاہ کے روبرو امان جو اور عذر خواہ ہوتے تہے مگر کچہ سود مند نہوا کچہ عرصے کے بعد دہوان آسمان تک ہر جانب شہر سے اوٹہا اور شعلہ مکانات کے گرد معلوم ہوا گویا شعلہ یہہ چاہتا تہا کہ مکانونمین جاکر اپنا زور دکہاوے اور اپنا سکہ خطبہ وہان بٹہاوے

جب مفسدین تشنہ خون اسطرح خوب سزایاب ہو چکے تو ایک کمیشن مقرر ہوا جسمین بلوہ پردازونکی تحقیقات ہونی شروع ہوئی اور جو لوگ سنگین اور گولی سے بچ گئے تہے اونکو جلادونکی رسی اور لکڑی سے سزا ملی یعنی اونکو بعد تحقیقات اور ثبوت جرم پہانسی دی گئی اب الہ آباد نمونہ ویران آباد کا ہو گیا جس مقام پر مکانات خوش قطع اور باغیچہ ہای خوش اسلوب تہے اب وہان دیوارہای آتش دیدہ اور مکانات ویران گردیدہ نظر آتے ہین

ہم یہان ایک حال عجیب و غریب تحریر کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جب سپاہ نے بلوہ کیا اور اپنے افسرونکو قتل کیا تو ایک انسائین جسکا نام آرتہر مرکس ہل چیک تہا اور وہ پسر اوسوالڈ چیک صاحب ٹاون کلارک مقام ایوشیام کا تہا اور چند ماہ پیشتر ہنگامہ کے رجمنٹ ششم مین آشامل ہوا تہا اور رسس کورٹ گہر مین بمنزلہ مردہ تصور کرکے مفسدین اوسکو وہان ہی چہوڑ گئے تہے بعد چند عرصے کے ہوش مین آیا اور وہان سے گو زخمی تہا مگر ایک خندق مین آہستہ آہستہ چلا گیا اور وہان ایک درخت کے سہارے سے جا بیٹہا پانچ روز تک یہان متواری رہا مگر بروز پنجم مفسدین نے اوسکو دیکہ لیا اور اپنے حاکم کے روبرو لے گئے وہان اوسنے دیکہا کہ ایک اور شخص جو سابق مین مسلمان تہا اور اب کرسٹان ہو گیا تہا موجود ہے اور سپاہ اوسکے درپے ہین کہ پہر مسلمان ہو جاوے بلکہ شخص مذکور بنظر حفظ جان راضی اس امر پر ہوگیا اور چاہتا تہا کہ کلمہ محمدی پہر پڑہے کہ اس انسائین نے اوسکو اس حال مین اور آمادہ اس امر کا دیکہکر اسطرح پہ کہا کہ ای دوست میرے جو ہو سو ہو مگر ایک لمحہ بہی حضرت عیسا کو دل سے مت بہول یہ کلمات وہ کہہ ہی رہا تہا کہ خبر آمد فوج کرنیل نیل صاحب کی وہان پہونچی اور مفسد یہہ سنتے ہی دست و پا گم کرکے بہاگے اور شخص مذکور اونکے ہاتہ سے بچ رہا جب مفسد بہاگ گئے تو شخص مذکور نے چاہا کہ شکرانہ انسائین مذکور کا واسطے ایسی نصیحت پر ہدایت کے ادا کرے اور جسوقت اوسنے اوسکی جانب رخ کیا تو دیکہا کہ وہ شہید ہو چکا تہا اور طاقت اور جبر مفسدین سے باہر ہو کر اسپن آباد دوامی مین جا گزین ہوا تہا یہ قصہ قابل تحریر تہا اسواسطے درج کیا

ہمیر پور

بتاریخ ۱۱ ماہ جون یعنی چند روز بعد مفسدہ کانپور کے اس مقام ہمیرپور مین بھی بلوہ ہوگیا چند روز تک شب و روز آواز توپون کی اس مقام مین سننے مین آتی تہی جس کے سننے سے شہر مین اندیشہ پیدا ہوگیا تہا مگر لونڈ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ اور گرنیٹ صاحب جنٹ مجسٹریٹ نے حتی المقدور کوئی دقیقہ انسداد بلوے مین باقی نہین رکہا تہا اور غالب تہا کہ اگر سواران راجہ کساجی جو قریب پانسو نفری کے تہے اور برقنداز جو چہہ سو نفر تہے نمک حلال رہتے تو اس مقام مین فساد نہوتا اور کوشش دونو صاحبان مذکورہ بالا کی کارگر ہوتی اور وہ دونو اب تک زندہ رہتے مگر بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور سواران مذکورین معہ بدمعاشان شہر مسلح شمشیر اور لاٹھی سے ہوکر شہر مین گشت کرنے لگے اور جو اونکے سامنے پڑگیا انگریز اور کیا بنگالی اور کیا ہندوستانی جسکی نسبت اونکو شبہ انگریزی دانی کا بھی ہوا اوسکو اونہون نے مارنا شروع کیا یہ لوگ ہندوستانی ڈاکٹر کے جو قوم کا بنگالی تہا درپے جان ہوئے مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا چند روز تک تو وہ چہپا پہرا بعد اوسکے شہر چھوڑ کر فراری ہوگیا ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کے نانا صاحب نے واسطے قتل عام بنگالیون کے بیچ کانپور اور اور شہرون قرب و جوار کے مقرر کیا تہا اور اگر فوج انگریزی نہ آپہونچتی تو وہ یہ امر قبیح ضرور عمل مین لاتے ڈاکٹر ہندوستانی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے دو مہینے تک وہیا تو مخفی چہپیے رہا بعد اوسکے جان بچا کر اب وارد کلکتہ ہے زوجہ صوبہ دار ہمیرپور کو شاباش ہے کہ اوسنے اپنے شوہر کو قتل انگریزان و بنگالیان سے بہت منع کیا تہا اور صوبہ دار بھی اوسکی اس نصیحت انسانیت آمیز پر کاربند ہونیکو مستعد ہوا تہا مگر سپاہ خونخوار نے ہرگز نہ مانا اور قتل شروع کر دیا مفسدین نے لونڈ صاحب کو ریتی پر لیجا کر بطور حیوانات زانو کے بل کہڑا کیا اور اون پر گولیان مارنی شروع کین اول دو گولیان تو خطا گئین مگر تیسری صاحب کے بازو پر لگی اور یہ بھی کچہہ کاری نہ لگی تہی یہ زخم کہا کر صاحب نے آہ بھی نکی اور عقب کی طرف رخ کر کے بہت مایوسانہ پوچہا کہ ابہی سپاہ انگریزی نہین آئی اسکے بعد سپاہ نے چارون طرف سے اونکو گہیر کر بضربات شمشیر راہی ملک بقا کیا بعد ازان صوبہ دار بجانب کچہری کلکٹری گیا اور لاش کو وہین خون مین آغشتہ پڑا رہنے دیا

ساگر

تمام فسادات مین جنمین چہاونی ہاے مختلفہ مین خونریزی ہوئی تہی ایک ہی طریق مرعی رہا ہے یعنی افسران نے اپنی سپاہ پر اعتماد کلی رکہا تہا گو کہ اونکی بدوضعی ظاہر و ثابت ہوتی تہی اور ہمیشہ اوس دم تک اپنی سپاہ کے ساتہ شب باش ہوتے رہے جب تک سپاہ نے سب تدابیر درست کر کے اونکو مار دیا یا ذبح کیا اس مقام ساگر مین دو رجمنٹ پیدل کی اور ایک سوارونکی تہی اور صرف ۶۰ نفر گولندازان گورہ موجود تہے اور قلعہ اور میگزین اور توپخانہ قلعہ شکن تو ایک سرے پر چہاونی کے تہے اور توپخانہ دیگر دوسرے سرے پر اور ان دونو مین فاصلہ سوا تین میل کا تہا اور اسی سبب سے ان دونو مقامونکی حفاظت غیر ممکن تہی اور توپخانے مین جو ایک پہاڑی کے اوپر واقع تہا رسد موجود نہ تہی اور نہ مکانات کافی واسطے جمع کرنے رسد کے مہیا تہے اور پانی بہی پہاڑی کے نیچے سے جاتا تہا اور حال یہ تہا کہ خزانہ اور قلعہ تو سپاہ کے قبضے مین تہا بلکہ تمام شہر اونکے اختیار مین تہا اور سپاہ تینون رجمنٹہای مذکورہ بالا

شب کو آپس مین ٹھنی تھی اور با آواز بلند اپنے ارادے کو ظاہر کرتے تھے ایسے موقع مین ایک درخواست مقام للت پور سے جو بجانب شمال ساگر کے واقع ہے باستدعای کمک وصول ہوئی اوسمین درخواست توپونکی معہ سامان جنگی کے کیگئی تھی ایک کمپنی اور ایک تروپ کو معہ دو توپچی توپون کے حکم روانگی حسب درخواست مذکور ہوا اور شک اس امر مین تھا کہ وہ تعمیل حکم کرتے یا نہین گو اونہون نے متابعت حکم کی مگر اول ہی مقام پر اس امر مین صلاح ہوئی کہ افسرون کو قتل کرکے واپس چلے جاوین مگر اس صلاح مین جو ۴۲ رجمنٹ کے سپاہیون نے کی تھی ۳۱ رجمنٹ والے شامل نہوے اسواسطے اس روز ظہور اس امر کا ملتوی رہا اور دوسرے روز پھر کوچ کرکے دوسرے مقام پر قیام پذیر ہوے چار سپاہیون ۴۲ رجمنٹ کے نے اس دستہ فوج کو کہلا بھیجا کہ سپاہ گورہ اونکی سزادہی کو آتی ہے اسواسطے بہتر ہے کہ وہ واپس آوین ہمارا اپنا دل ہی ہمکو نامرد کرتا ہے ورنہ مفسدین کا کچھ حوصلہ نہین ہے غرض کہ برگیڈیر سیج صاحب لے سپاہ ہمراہ اور چارون سپاہیان مرسل کو گرفتار کرکے تحقیقات اونکے جرم کی کورٹ مارشل مین کی اور بعد ثبوت جرم حکم قید بمشقت شاقہ کا نسبت اونکے بوقت نواخت چہ گھنٹہ شام صادر فرمایا اور بوقت نصف شب وہ لوگ پابزنجیر ہوکر روانہ جیلخانہ ہوشنگ آباد ہوے مقام للت پور مین فوج نے فساد برپا کیا اور راجہ بانپور نے ملک اپنے قبضے مین کرلیا میجر گوسن صاحب جو کمانیر فوج للت پور تھے اونہون نے درخواست کمک کی روانگی کی برگیڈیر سیج صاحب نے چار سو پیدل اور سو سوار اونکو روانہ ہونیکا حکم دیا مگر جس روز انکی روانگی قرار پائی تھی اوس سے اول شب ہنگامہ برپا کرنیکے واسطے تجویز ہو چکی تھی مگر برگیڈیر صاحب نے اونکو اوسی روز روانہ کیا اور نگرانی کمال رکھی ایک سپاہی نے کرنیل ڈالزل صاحب کمانیر ۴۲ رجمنٹ کے مارنیکا قصد کیا مگر شخص مذکور گرفتار ہوکر جیلخانے مین بھیجا گیا خوف اور اندیشہ از بس سبکے دلونمین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور ہوئی کہ نگہبانی جان انگریزان خصوصاً جان میم صاحبان و بچگان عمل مین نہین آتی صاحب کمان افسر اب بھی اس امر کے منتظر تھے کہ کوئی ظاہر حرکت سرکشی ظہور مین آوے تو وہ بھی کچھ تدابیر عمل مین لاوین مگر یہ بھی جلدی شہود مین آگیا ایک چھوٹی سی گڈھی نامزد بہ بالابیت مین فساد ہوا مگر میجر گوسن صاحب کی سپاہ نے حملہ کرکے گڈھی مذکور لے لی اور سولہ سپاہی گرفتار کیے سپاہ ۳۱ اور ۴۲ رجمنٹ نے جنمین کہ پہلے کے سپاہی مقید تھے میجر صاحب سے بہت ضد اور اصرار درباب اونکی رہائی کے کیا اور میجر صاحب نے اونکو رہائی دی راجہ بانپور نے جبکہ یہ سپاہی مقید مین تھے چھاونی مین لکھ بھیجا کہ اگر سپاہی اپنا سامان جنگی اور ہتھیار لیکر اوسکے پاس آجاوین تو بارہ روپیہ ماہوار فی سپاہی کو دیا جاویگا اسمین کیا شک و شبہ تھا

ایک صاحب اسطور پر تحریر فرماتے ہین کہ چونکہ مقام قیام ہمارا اٹھن مین تھا اور یہ مقام صرف ۲۰ میل ساگر سے ہے تو راجہ اور سپاہ مفسد جسوقت چاہیگی توپخانہ اور ہماری ۴۸ نفری گورے کی عقب مین آجاویگی اور اس حالت مین مفسدین چھاونی اونکے روبرو اور سوار اونکے بازو مین ہونگے اس نظر سے مقام تجویز کرکے مین نے اپنا کام شروع کردیا یعنی اول تو خزانے کو قلعے مین بھیجدیا بعد ازان میگزین بیرونی اور میگزین توپخانہ روانہ کیا اور اسکے بعد میم اور بچے اور اسباب کمپنی گولندازان گورہ بھی داخل قلعہ کیا یہ سب امر طے کرکے مین خود قلعے مین گیا

اورگارد سپاہ ہندوستانی کے بدلے سپاہ گورہ سے اسطرح ایک ہی حربے مین مین نے قلعہ اور میگزین اور خزانہ لے لیا تمام میم لوگونکو اور بچونکو وہان رکھکر دوسرے روز کہ یوم یکشنبہ تھا کچھ اسباب ضروری مثل آبخانہ داری و پارچہ وغیرہ بھی روانہ قلعہ کیا روز دوشنبہ جسوقت قواعد سوارونکی ہوہی تھی مین نے کمپنی گولندازان اور نمبر ۳ فیلڈ بٹری کوبھی داخل قلعہ کیا اور تمام عیسائیونکو بھی حکم قلعے مین آنے کا ہوا اور سب امن وامان سے ہو بیٹھے بعدازین مین نے تمام ہندوستانی افسران فوج کو بلوایا اور سب مفسدے کا حال بیان کیا اور کہا کہ تم بہت آدمی ہوا اور تم خود دیکھتے ہو کہ ہم نمک حلال اور خیرخواہ ہین مگر تم دیکھتے سب کچھ ہوا اور کرتے کچھ نہین اور اگر تمہاری مرضی یہ ہے کہ بدمعاش تمہاری عزت خراب کرین اور تمہاری رجمنٹ کو برباد کرین تو مین تم پر بھی اعتماد نکرونگا اور ایسے آدمیون کے ساتھ مین افسر انگریزی نرکھونگا جنہون نے میرے نزدیک اپنا اعتبار اور وثوق کھو دیا ہوگا اگر تم اپنی عزت اور رجمنٹ کو بچایا چاہتے ہو تو مفسدین کو گرفتار کرکے ہمارے سپرد کرو یہ سنکر سب شامل ہوے اور مین بھی باستقلال تمام ٹھہرا رہا آخرش ان سب باتونکا اونہون نے اقرار کیا دوسرے روز مین نے ایسی ہی گفتگو ہندوستانی افسران رسالہ سوم سے کی اور اونہون نے بھی اوسیطرح سب باتونکا اقرار کیا مگر ایمانداری اور حیثیت مسلمانونکی دیکھو کہ دوسرے روز بعد گنتی کے کپتان مین صاحب میرے پاس آکر بیان طراز ہوے کہ اونکے سپاہیون نے تلوارین تیز کین ہین اور اب نماز اور دعا کرنے مساجد مین گیے ہین اور اونکو کہدیا ہے کہ یہان سے بھاگ کر اپنی جان بچاؤ ان صاحب کو بڑا اعتماد اپنے سپاہیون پر تھا اور اسی خیال سے وہ قلعے مین نہین آئے تھے اور اب تک اپنی سپاہ کے ساتھ تھے ۴۲ رجمنٹ تو شامل رسالہ سوم کی ہوگیی تھی مگر ۳۱ اب تک علیحدہ تھی بنگلے اور بازار سب لٹ گیے مگر چونکہ ایک کمپنی بھی میرے پاس ایسی نہ تھی جسکے ذمے توپخانہ ہوتا اسواسطے مین نے حرکت نکی تاریخ ۷ ایک سوار نے ایک سپاہی ۳۱ رجمنٹ کو گولی ماری اور سپاہی نے سوار کو اوسکی عوض ایسی گولی ماری کہ وہ مرگیا اب آپسمین سپاہ کے جنگ قائم ہوئی ایک جانب تو ۴۲ رجمنٹ اور رسالہ سوم تھے اور دوسری جانب ۳۱ رجمنٹ اس ۳۱ رجمنٹ نے ہم سے مدد مانگی مین نے بھی وہ ۹۰ سوار جو ہمارے ساتھ رہ گیے تھے بھیجے اور خوب گولہ رانی طرفین سے ہوئی بہم سپاہی ایک کمپنی ۴۲ رجمنٹ کے جاکر شامل مفسدین ہوگیے بوقت شام ۳۱ رجمنٹ نے پھر استدعا کمک کی کی اور درخواست کی کہ دو توپین بھیجدو مین نے بجواب کہلا بھیجا کہ اب وقت تنگ ہوگیا ہے کل کے روز وقت صبح مدد کیا بلکہ فتح بھیجدی جاویگی مفسدین یہ سنکر رو بفرار لانے اور ۳۱ رجمنٹ اور ۹۰ سوار رسلہ ہمارے اونکے تعاقب مین چند میل تک گیے جب یہ حال فوج مقیم کمپو نے سنا تو وہ توپین لیکر چھاونی کی جانب روانہ ہوے اور ڈہسین ندی سے نزدیک جو راہ مین پڑتی تھی اونہون نے دیکھا کہ کچھ سپاہی پیدل اور سوار اونکے واسطے موجود ہین القصہ مفسدین جسمین تمام رسالہ سوم تھا اور ہندوستانی افسران و سپاہ ۴۲ رجمنٹ اور چند سپاہی ۳۱ رجمنٹ کے تھے شب کو فرار ہوگیے اور اسطرح ہنگامہ اس مقام کا ختم ہوا اگر ابھی کچھ اور ہونا ہے تو میری خواہش دلی یہی ہے کہ بس اسیقدر ہوکر آئندہ ختم ہو فقط

جلندہر

بتاریخ ۷ ۔ جون روز یکشنبہ قریب گیارہ بجے شب کے ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ لگی اور سب افسر حسب الحکم اپنی اپنی لین کو روانہ ہوئے بعضے افسرونکو معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ سے اطلاع اس امر کی ہو گیی تہی مگر بہتونکو اطلاع بہی نہ تہی کہ یکایک اون پر گولی پڑنے لگی عرصہ قلیل کے بعد شعلہ ور ہونے آتش مذکور کے چند سواران رسالہ ششم لین سپاہ رجمنٹ مذکور مین نمودار ہوئے اور کسینے ان سوارونمین سے لفٹنٹ بیگشا صاحب کو جو اجیٹن رجمنٹ مذکورہ بالا کے تہے گولی ماری تہی جس کے زخم سے صاحب موصوف جان بر نہوے اور آخر کار بتاریخ ۲۰ ۔ رہ سپر ملک بقا ہوئے اور اونکے مرنے کا دیگر افسرونکو نہایت رنج و افسوس ہوا صاحب ممدوح کو اوس وقت مین گولی لگی تہی کہ جب وہ سپاہ کو سمجہا رہے تہے اور بارش غلولہ ہاے تفنگ مین ہر طرح کی کوشش بیچ باز رکہنے سپاہ کے کر رہے تہے

تہوڑے عرصے کے بعد شروع ہونے تفنگ اندازی کے دو کمپنی ۸ رجمنٹ گورہ معہ دو توپونکے اپنی بارکون سے نکل کر بجانب لین توپخانہ روانہ ہوئے اس عرصے مین ایک دستہ رسالہ ششم اونپر حملہ آور ہوا اور اونہونے ارادہ کی لینے توپونکا کیا مگر گراپ کی مار نہ سہہ سکے ادہر سے ایسی گراپ اون دو توپون سے جو چند روز پیشتر ہوشیار پور سے آئین تہین چلی کہ سواران مذکور تاب نہ لا کر رو بفرار لائے عرصہ قلیل کے بعد سپاہ گارد ۳۶ رجمنٹ جو خزانے پر تعینات تہے معہ خزانہ جسمین سوا لکہ ہزار روپیہ تہا بارک توپخانہ مین آئے اس گارد کے افسر کی تعریف بیان سے باہر ہے کیونکہ چند روز قبل از اس خدمت کی اونہی ایک پیغامبر کو بہی جو اوسکی سپاہ کے لین مین آکر سپاہ کو جہوٹی باتین کہکر آمادہ سرکشی کیا چاہتا تہا گرفتار کرکے حوالہ سرکار کر دیا تہا

دوسرے روز وقت صبح دریافت ہوا کہ تمام سپاہ بجانب قلعہ فلور روانہ ہو گیی مگر تین سو یا چار سو سپاہی بجانب دامن کوہ کچہ خزانہ لیکر چلے گیے ہین قریب نواخت تو گہنٹہ روز بریگنڈیر جونسٹن صاحب دو سو گورہ ۸ رجمنٹ شاہی کو معہ چہہ ضرب توپ آپ اپنی ساتہ لیکر تعاقب سپاہ مفرورین روانہ ہوی مگر اب کوئی قابو یا موقع اونکی گرفتاری کا باقی نرہا تہا کیونکہ مفسدین مذکور کو بہت عرصہ فرار ہوئے ہو چکا تہا

قبل از فرار ہونیکے سپاہ مفسد نے میگزین ۳۶ رجمنٹ کو جا کر توڑا تا کہ سامان جنگ ہمراہ لے جاوین مگر شتاب زدگی اور ترودازہ ودمین بجاے لیجانے کارتوس گولی دار کے ستر ہزار کارتوس خالی لیگیے اونمین شاید کوئی گولی دار ہو تو ہو اور وہ خزانہ بہی اونکے ہاتہ لگا جو گارد ۶۱ رجمنٹ مین تہا سواے لفٹنٹ بیگشا صاحب کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک اور افسر رسالہ بہی ۳۶ رجمنٹ مین زخمی خفیف ہوا تہا اور ایک افسر کا بازو ضرب گولی سے اوڑ گیا تہا اور ۶۱ رجمنٹ مین دو افسر زخمی خفیف ہوئے تہے اور ایک کو زخم شدید لگا تہا

ایک وقایع نگار احوال ہنگامہ مقام جلندہر کو اسطرح تحریر کرتا ہے کہ اس مقام مین بہی مثال مقامات دیگر شروع فساد آتش زدگی سے ہوا یعنی بتاریخ ۳ ۔ جون لین ۳۶ رجمنٹ مین آگ لگی اور شب دوم بنگلہ ہسپتال آتش دیدہ ہوا بتاریخ ۶ ۔ جون ایک تروپ توپخانہ اسپی کا اور چہارم رجمنٹ سکہ جلندہر مین وارد ہوئی مگر چونکہ سپاہ قدیم اونکے ورود سے

اندلیشناک معلوم ہوئی اسواسطے سپاہ نووارد کو اوسی روز وقت شام حکم ہوا کہ وہانسے روانہ ہو جاوین صاحب افسر کمانڈنگ افواج جلندہر لفٹنٹ کرنیل ہون نیگ سے جو نسٹن صاحب متعلق ۶۱ رجمنٹ شاہی کی تہا اور اونکی کارگزاری سے جو ہنگام فساد اونسے وقوع مین آئی تہی اور جسکا بیان آگے تحریر ہوتا ہے دانائی اوس حکم کی ظاہر ہوگی جسکے موجب صاحب موصوف افسر کمانڈنگ تمام فوج قسمت سرہند کے مقرر ہوئی تہی بتاریخ ۷ ماہ جون روز یکشنبہ اگرچہ فوج مین کچہ انتشار پایا جاتا تہا مگر کوئی امر فساد انگیز ہنوز وقوع مین نہین آیا الا بوقت نواخت ۱۱ گہنٹہ شب یکایک ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ نمودار ہوئی اور جو افسر وہان خبر آتش زدگی استماع کرکے فوراً پونہچے تہے اونپر گولیان سر ہوئین فوراً بعد اسکے چند سواران کشادہ رسالہ ششم سوار ہوکر ۳۶ اور ۶۱ رجمنٹ کی لین مین گیے اور اونکے شامل ہوکر بقتل افسران انگریزی مشغول ہوے اور اول بیگشا صاحب اجیٹن ۳۶ رجمنٹ کو جو سپاہ کو فہمایش کر رہے تہے بغلولہ تفنگ زخمی کیا یہ زخم صاحب موصوف کو ایسا کاری لگا تہا کہ بعد چند روز کے صاحب موصوف نے اسی زخم کے شداید کی باعث جان بحق تسلیم کی بعد ازین سواران مذکور نے اتواپ اسپی پر حملہ کیا تا کہ اوسکا قبضہ کرلین مگر دو گولہ ہائے گریپ نے اونکے بہت سے گہوڑے بے سوار کردیے یہ توپخانہ گو ہندوستانی سپاہ کے قبضے مین تہا مگر ایسے بندوبست سے سپاہ گورہ اونکے عقب مین موجود تہی کہ اگر سپاہ توپخانہ ارادہ شامل ہونے مفسدین کا بہی کرتی تاہم اتواپ مذکور اونکے قبضے مین نہ آتین اور سپاہ گورہ اونکے حفاظت مین فوراً آموجود ہوتی آواز اتواپ سنکر دو کمپنیان ۸ رجمنٹ شاہی کی معہ دو ضرب توپ موقع واردات پر آموجود ہوئین اور اون پر مفسدین نے حملہ کیا مگر سپاہ گورہ نے بغلولہ ہائے تفنگ اونکا استقبال کیا اور اسقدر گولیان اونکی نذر کین کہ وہ لے نہ سکے اور آخر کار میدان کارزار سے رو بفرار لائے اور مقام جلندہر کی جانب پہر رخ بہی نکیا صبح کو دریافت ہوا کہ مفسدین بجانب قلعہ پہلور فراری ہوے ہین یہ سنکر فوراً اطلاع فساد اور فراری ہونے مفسدین کے بذریعہ تار برقی مقام مذکور کو بہیجی گیی اوسمین یہ بہی درخواست کی گیی تہی کہ پل دریاے ستلج جو قریب قلعہ مذکور کے ہے اوسکو توڑ دین تا کہ مفسد عبور دریا نکرسکین مگر اتفاقاً اہلکار تاربرقی مقیم قلعہ مذکور اوسوقت نشہ شراب مین سرشار تہا اور اوسنے اس خبر کا جواب نہ بہیجا ناچار ادہر سے دوبارہ بہیجنے خبر کا ارادہ کیا مگر مفسدین نے چالاکی کرکے تار مذکور کو راستے مین سے توڑ دیا تہا اور خبر جلندہر قلعہ مذکور کی سپاہ کو نہ پونہچی جب یہ حال معلوم ہوا تو تعاقب مفسدین مذکور کا بہت ضروری ہوا کیونکہ اگر وہ کسی اور مقام مین پہونچ جاتی تو وہان بہی وہ فساد کرکے رعایا کو خراب کرتی مگر اس تجویز مین بہت عرصہ گذر گیا یہان تک کہ دوسرے روز کہین ۷ بجے تک فوج بسر کردگی برگیڈیر جونسٹن صاحب تعاقب مفسدین کیواسطے طیار ہوکر روانہ ہوئی اور اس آرام سے کوچ کرتی ہوئی چلی کہ نو میل چلکر مقام پہگوارے مین چند گہنٹے واسطے کہانا کہانیکے قیام کیا فی الحقیقت ایسے موقع پر اسقدر ہی عرصہ کہانا کہانے مین صرف کرنا لازم تہا اس عرصہ چہ گہنٹہ مین ہرچند سپاہ نے کیسے بار چاہا کہ یہان سے جلدی روانہ ہوکر کچہ سیر میدان کارزار مین دکہین مگر اونکے افسر بالا دست کی مرضی نہوئی ناچار دل ہی دل مین افسر ممدوح کی تعریف کرتے رہے اور وہان مفسدین نے پہلور مین وارد ہوکر ۳ رجمنٹ ہندوستانی کو ہمراہ لیکر اور پہر کہنا اور لسبارا کو اسنے قبضے مین کرکے عبور دریا کیا اور وہانسے بجانب لدہیانہ روانہ ہوے اور ادہر برگیڈیر صاحب

بعد قیام چھہ گھنٹہ مقام پھگوارے سے روانہ ہوکر قریب نواخت دس گھنٹہ شب وارد مقام پہلور ہوے اسی عرصے مین کٹ صاحب ڈپٹی کمشنر لدہیانہ نے ہر تدبیر کی جس سے صاحب موصوف مفسدین کی پیشروی مین سد راہ ہو سکتے تہے اور ادہر تو اونہون نے ایک چٹھی اس مضمون کی برگیڈیر صاحب موصوف یعنی جونسٹن صاحب کو تحریر فرماکر روانہ کی کہ ہمارا ارادہ روکنے مفسدین کا ہے اور وہ بہت قریب آگیے ہین اور ادہر جب مفسدین نے عبور دریا کیا تو صاحب موصوف برسر مقابلہ آے صاحب موصوف کے ساتہ چار کمپنیان سکہونکی تہین جنکو اونہین صاحب نے بہرتی کیا تہا اور اب وہ زیر حکم لفٹنٹ ولیمس صاحب کی تہین اور وہ سپاہ راجہ نابہا کی تہی جو دو ضرب توپ لیکر اونکی کمک کو آئی تہی صاحب موصوف نے گولہ ہاے گریپ سے مفسدین کا استقبال کیا اور غلولہ ہاے بندوق بہی اونکی نذر کین اور کچہ عرصے تک یہ مدارات بدین خیال جاری رکہی کہ عقب سے برگیڈیر صاحب اپنی فوج لیکر اونکی خوب تواضع کرینگے مگر برگیڈیر صاحب تو تشریف نہ لاے اور صاحب موصوف کا سب سامان جنگ ختم ہوگیا اب ناچار اور کچہ چارہ سواے گریز کے باقی نرہا مگر یہ امر بہی صاحب ممدوح الوصف نے اس خوش اسلوبی کے ساتہ کیا کہ کچہ انتظام مین خلل نہوا شب کو قریب دو بجے صبح کے جب فوج گورہ نے آواز توپ و تفنگ سنی تو اونہون نے درخواست موقع واردات پر جانیکی کی مگر اونکی شجاع اور دلاور برگیڈیر صاحب نے کہ اونکو بخوبی دریافت ہوگیا تہا کہ مفسدین کا مقابلہ رکٹ صاحب کرتے ہین اور اسوقت مین مدد بہت مفید ہوگی اور یہ موقع واسطے نیست اور نابود کرنے مفسدین کے بہت خوب ہے مگر صرف یہ ارشاد فرمایا کہ مفسدین کی تلاش تو صبح بہی ہونی ممکن ہے یہ جواب اسقدر ناگوار سپاہ کینہ خواہ کو ہوا کہ وہ خود پیچ و تاب کہاکے خاموش ہو رہے اور آخر کار اس شب کی صبح بہی نمودار ہوئی تسپر بہی صاحب شیردل نے کوچ نفرمایا اور حکم دیا کہ کشتیان واسطے عبور کرنیکے مہیا کرو اس تگ و دو اور جستجو مین بہی قریب پانچ گھنٹہ اور بسر ہوگیے اب صاحب بہادر نے عبور دریا فرمایا اور مقام لدہیانہ مین پونہچے اور آہ اونکی سپاہ کا صرف یہ کام باقی رہ گیا تہا کہ محافظت خزانہ اور کچہری کی کرین کیونکہ مفسد تو وہان سے بہی آگے روانہ ہو چکے تہے القصہ صاحب بہادر نے کچہ فوج واسطے حفاظت خزانہ اور کچہری کے مقام لدہیانہ مین چہوڑی اور باقی سپاہ ہمراہ لیکر تعاقب مفسدین مین بجانب انبالہ روانہ ہوئی اب بہی اگر کچہ چستی اور چالاکی کام مین آتی تو کچہ نہ کچہ فائدہ بخشتی مگر اب بہی یہ ہوا کہ جب دریا پر وارد ہوئی تو اوسوقت تک حکم عبور دریاے بیاس صدور نہوا جب تک ایک ایک متنفس مفسدین کا عبور نکر گیا اس انتظام کو کیا کہتے ہین اور یہ مفروری اور جان بری مفسدین کی کیسی تہی

اس ہنگامے مین گو سب حال شجاعت اور مردانگی انگریزان ظاہر ہوا اور پایہ ثبوت کو پونہچا کہ ایک ایک متنفس ولایتی کیا کیا کار ہاے عجیب کر سکتا ہے مگر یہ بہی واضح ہوا کہ بعضے بعضے نے اونمین سے پاس وردی اور انسانیت اور خاصیت انگریزان کو داغ لگایا الغرض برگیڈیر جونسٹن صاحب اس علاقہ جلیلہ سے پایۂ تنزل مین آگیے

ذکر متعلق گوالیار

پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام ادگر ہر روز اپنا اعتبار افسرون کے نزدیک بڑہایا کرتی تہی اور کہا کرتی تہی کہ ہم کبہی دغا نکرینگے اور اگر کوئی فوج مفسدہ آویگی اوسکا مقابلہ کرینگے ہر آن جو گفتگو سپاہ مذکور اور اونکے افسرون سے

ہوا کرتی تھی بلکہ اوس شب کی گفتگو سے بھی جو روز مفسدہ سے پہلے گذری تھی کوئی شبہ اونکی نمک حلالی مین پایا نہین جاتا تھا مگر افسران بباعث آنے ۳ رجمٹ گوالیار کنٹنجنٹ اوز صاحب کمانیر توپخانہ مقام سیپری جس مقام مین تمام فوج نے فساد بپا کیا تھا اور بسبب سننے خبر سرکشی مقامات اندور اور مئو جہان سپاہ ہولکر بھی شامل فساد ہوگیی تھی اور بباعث انکار کرنے صوبہ ملک کی بیچ دینے تنخواہ رجمٹ کی یہ لوگ بھی فساد پر آمادہ ہوے تھے بہرحال تاریخ ۴ جولائی تک یہان سب بخوشی و بآرام رہتے اور وقت صبح بتاریخ مذکور تمام سپاہ بہرہ شش حسب دستور قدیم بنگلہ ہاے افسران سے اپنی اپنی لین کو روانہ ہوے

بیان مندرجہ ذیل جسمین حالات فساد و فراری ہونا چند صاحبان و میم لوگونکا درج ہے ایک ڈاکٹر صاحب متعلقہ گوالیار کنٹنجنٹ نے تحریر فرمایا ہے

قریب ساڑہے پانچ بجے اردلی کپتان کارٹر صاحب کمانیر کا دوان دوان دروازے پر آیا اور آکر بیان طراز ہوا کہ لین مین بڑا ہنگامہ ہو رہا ہے اور سپاہی ادہر اودہر بہاگتے پہرتے ہین یہ سنکر کپتان صاحب نے وردی پہنی اور لفٹنٹ اوڈوڈا صاحب جیمین کو کہا کہ جلدی میرے ساتھ چلو لیکن لفٹنٹ صاحب کا گھوڑا طیار کھڑا تھا اور کپتان صاحب کا طیار ہوتا تھا اس سبب سے لفٹنٹ اوڈوڈا صاحب بغیر انتظار کرنے کپتان صاحب کے سوار ہو کر لین کی جانب روان ہوے اور وہان پہونچتے ہی اونکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ وہین مر گیے اتنے عرصے مین کپتان صاحب کا گھوڑا طیار ہوا اوس عرصے مین اور اردلیون نے آکر خبر دی کہ گروہ کثیر پیدل اور سوار اونکا میدان پریٹ پر جمع ہو اور جمع ہوتا جاتا ہے یہ خبر سنکر کپتان صاحب کپتان لیمارشنڈ صاحب کے بنگلے پر رسیدہ ہوگیے تاکہ اونکو بھی ہمرہ کر جو دو توپین مہد پور کنٹنجنٹ کی مقام کوارٹر گارد مین رکھی ہین اونکا قبضہ کرلین یہ حکم کپتان لیمارشنڈ صاحب کو دیکر کپتان کارٹر صاحب پہر بجانب لین روان ہوے اور راہ مین ملر صاحب کوارٹر ماسٹر سرجنٹ سے جو بندوق کاندہے پر رکہے ہوے چلا جاتا تھا ملے اونکی زبانی حال صحیح سنا کہ رجمٹ بگڑ گیی ہے اور سارجنٹ صاحب کو اونہون نے خود کہا تھا کہ بہاگ جاؤ نہین مارے جاوگے یہ سنکر بھی کپتان صاحب پہر بجانب لین روان ہوے مگر جب آگے جا کے چار سپاہیون نے جو راستے مین جاتے تھے نہایت بلجاجت اور خوش آمد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ مفت جان جاتی رہیگی اور اس عرصے مین آوازہاے تفنگ بکثرت لین کی جانب سے سمع مین آئی اور کپتان صاحب نے خیال کیا کہ اسوقت مین لین مین جانا بیفائدہ بلکہ بیوقوفی ہے تو واپس بنگلے کو آئے ہم نے بزودی ہرچہ تمامتر سامان محافظت میم صاحبان اور بچگان کا کیا چونکہ میری گاڑی دوہری نشست کی تھی اور گھوڑے بھی بہت مضبوط تھے بعنایت ایزدی مین باعث حفاظت میم برلٹن صاحب اور میم ہرسن صاحب جن دونو کی گود مین بچے تھے ہوا اور ہمنے دونو میم صاحبونکو گاڑی مذکور مین جا دی ان دونو میم صاحبونکے خاوند جو رسالہ دوم مین بہرتی تھے یہان موجود نہ تھے جس عرصے مین سائس نے گھوڑے جوتے اوس عرصے مین دیگر ملازمین نے کچھ کمبل اور بستر بھی ہماری گاڑی مین ڈال دیے اور یہی اسباب ہمارا بچا باقی سب غارت ہوا میم ہاے باقیماندہ بھی ایک گاڑی مین سوار ہو کر بہاگین مگر میمس صاحب کا

حال تحقیق معلوم نہین ہوا کیونکہ ڈاکٹر جمیس صاحب جنہون نے سیری عوض چندروز کام بہی کیا تہا ہوا خوری کو سوار ہوکر نکلے تہے اور میم صاحب بہی اونکے ساتہ سوار ہوئین تہین بنگلے سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب کو توکسی سپاہی نے بندوق مار کر مار ڈالا تہا اور میم صاحب کا گہوڑا آواز تفنگ سے چونک کر بہاگا تہا اور میم صاحب اوسپر سے گر پڑی تہین اور جہان وہ گرین تہین وہانسے کچہ آواز زخم بہی آتی تہی کہ کوئی اوٹہاوے مگر اسوقت مین اونکی مدد کو جانا بعید از عقل تہا بلکہ بعید از قیاس اس سے ظن غالب ہے کہ یہ میم صاحب بہی قتل ہوئی ہونگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہین ہوئی منجملہ ذکر افسران عیسائی جو غیر متعہد مقام اوگر مین تہے اونمین سے دو صاحبون نے جو متعلق پنجم رجمنٹ کے تہے اور ایک جو توپخانہ مہدپور مین تہے خبر معلوم نہین اور نہ اونکے عیال و اطفال کا کچہ حال معلوم ہوتا ہے مگر جیسا ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تہے اگر ویسا ہی اعتبار اونہون نے بہی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل کو پونہچین ہونگے

بیچ عرصہ بارہ منٹ یعنی بارہ لحظے کے شروع فساد سے یہ جزوی گروہ مفرورین بجانب جنگل روان ہوکر اور کسیکے پاس سواے پارچہ جو جسم پر تہے اور کچہ نہ تہا بلکہ بعضے اونمین سے پوشاک شبینہ مین تہے کیونکہ خبر مفسدہ سنتے ہی اپنے بسترون سے اوٹہکر اسیطرح روانہ ہوگئے تہے بعضے برہنہ پا و برہنہ تا بزانو تہے اور کسیکو یہ نہ معلوم ہوتا تہا کہ کدہر جاتے ہین اور کہان جاوین کسیکے ساتہ خدمتگار نہ تہا اور نہ کوئی شئی خوردنی ہمراہ تہی اور چلتے ہوے عقب کو جو نظر کرتے تہے تو جن مکانونمین اونکا تمام مال و اسباب تہا اونمین سواے شعلہ تیز کے اور کچہ نظر نہ پڑتا تہا اسطرح روان تہے اور موضع راتر سے گذر کر شہر مندودا مین جو بفاصلہ چار میل کے مقام سارنگپور سے واقع ہے وارد ہوے اور اس شہر مندودا مین ہمنے باقیماندہ شب گذرانی یہان ہمارے ساتہ دو صاحب معہ اپنے عیال و اطفال کے ملے یہ دونو صاحب سر راہ راستے کے تہے اور بباعث فساد مجبوری اپنے علاقے کے راستے کو جو درمیان اندور اور بیاجرہ کے واقع تہا چہوڑ کر فراری ہوے تہے اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۃ الذیل تہے کپتان کارٹر صاحب کمانیر پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اوگر کپتان میک ڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور میجر میکفرسن صاحب کمانیر سوم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام سکیسر لکی کپتان رائل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور ڈاکٹر سلیفنٹ صاحب متعلقہ رجمنٹ مذکور کپتان لیمارشند متعلقہ سوم توپخانہ میم ریلٹن صاحبہ معہ بچہ میم ہرسن صاحب معہ تین بچہ میم ہمین صاحبہ معہ مس یعنی دختر ہمین صاحب واٹ صاحب اور اگلفیلڈ صاحب ولایتی سرباہان راستہ معہ عیال و اطفال اور راقم وسط راہ مابین مقامات اوگر اور مندودا مین ہمکو دو سوار ملے ایک اونمین سے منشی رام راو تہا اور دوسرا اونکار سنگہ چپراسی اور بعد از قیل و قال بسیار ہمکو دریافت ہوا کہ یہ دونو بطور جاسوس ملازم میجر رچرڈ صاحب رزیڈنٹ بہوپال کے تہے ان دونو نے ہم سے کہا کہ علاقہ بیگم بہوپال مین جانا مناسب ہے اور اقرار کیا کہ کچہ سپاہی ہمراہی کو دینگے جو ہمکو تا مقام سیہور پونہچا دینگے الغرض مقام مندودا مین ہمکو کچہ مزا اوس بدبختی اور بدنصیبی کا ملا جو بعد ازین ہمارے گروہ کیواسطے مقسوم تہا یعنی ہر ایک باشندہ اس مقام کا ہمسے بدزبانی اور بدوضعی سے پیش آتا تہا اور جسقدر زہر خندہ کرتے کہ ہم لوگ اونکے کلام سنتے تہے اوسیقدر

وہ گفتگو درباب نیست و نابود ہونے عملداری سرکار انگریزی باندازطعن و تشنیع زیادہ بیان کرتے تھے کوئی مکان واسطے شب گزاری کے نہین ملتا تہا اور قدرے شیرونان جو گرسنہ بچونکی رفع ہونے کے واسطے درکار تھے بصد دقت دشواری نصیب ہوئی اس مقام مندوداسے ہم بجانب مقام سراؤ و براہ سارنگپور روانہ ہوے یہ مقام قریب تین میل کے فاصلے پر واقع تہا مگر راستے مین دو بڑے حارج تھے ایک تو دریاے کالا سندہ اور دوسری سڑک کلان

ہم سے قریب چار میل سارنگپور باقی رہ گیا تہا یہان ہمنے سنا کہ مقام مذکور پر غارتگر قابض ہو گیے ہین اور ایک رجمنٹ رسالہ مع چند افسرونکے مقام مذکور مین مقیم ہے بلکہ ہر ایک قدم راستے کا غارتگرونکے قبضے مین ہے اور اگر یہانسے روانہ ہوے تو اونکے ہاتہ سے سلامت جانا ناممکن ہے یہ سنکر اب ضرور ہوا کہ مقام مذکور مین نہ جانا چاہیے بلکہ اس راستے کو بھی چھوڑ دینا بہتر ہے یہان سے چلکر ہم نے راستہ کلان تو چھوڑ دیا اور راہ غیر آباد اختیار کیا اور ایک گھنٹے مین قریب ایک میل کے راستہ طے کرتے ہوے بجانب راجہ سراؤ و جو دوست سرکار تہا روان ہوے اور قریب پانچ میل راہ طے کی تہی کہ چند دہاتی ہمارے پاس آے اور بیان طراز ہوے کہ چند میل پیشتر صدہا سوار و پیادہ ہمارے منتظر مقیم تھے ایسی خبر سنکر جو شخص ہماری سی مصیبت مین ہوگا اوسکا دل کب قوی رہتا ہے اور ہمکو ہی فکر کچہ اپنے واسطے نہ تہی اسواسطے کہ ہمارے پاس ہتہیار تھے اور ہم جانتے تھے کہ ہم تو لڑتے بہڑتے اپنا راستہ نکال ہی لینگے مگر ہمکو فکر میم لوگونکا اور بچونکا از حد تہا کیونکہ اونکی حفاظت ہمارے ذمے تہی اس عرصے مین ہزارہا دہاتی وہان آکر جمع ہو گیے اور ہر ایک کی صورت سے اندیشہ و خوف معلوم ہوتا تہا

بتوسط رام راو مذکور کے ہمنے چاہا کہ کچہ روپیہ دیکر کوئی صورت گزارے کی شہر مذکور مین پیدا ہو اور رام راو نے کہا کہ سردار شہر یہ بات کر سکتا ہے اور فیما بین یہ شرائط قرار پاین مگر تاہم سردار مذکور کو کچہ تامل آگے چلنے مین تہا اس سبب سے ہمکو بھی کچہ شبہ درباب فریب کے پیدا ہوا اور اسی نظر سے رام راو مذکور نے سردار مذکور کو علحدہ لیجاکر عہد و پیمان کیے اسپر بھی ہمکو اعتبار نہ آیا اور رام راو کے بشرے سے ثابت ہوتا تہا کہ وہ بھی مطمئن نہ تہا بلکہ اوسنے صاف ہمکو کہدیا کہ ان لوگون سے کچہ توقع نہین ہے انبوہ شہریونکا ہر آن زیادہ ہوتا جاتا تہا اور تہوڑی پیچہے ہی سردار شہر ہمارے پاس سے چلا گیا اور منشی رام راو بھی علحدہ ہوا انبوہ مذکور ہمارے قریب آتا جاتا تہا ہم سب ایک میدان مین یکجا جمع تھے اور ہر لحظہ خیال حملہ انبوہ مذکور کا دلمین آتا تہا

اب ہمکو یہ ثابت ہوا کہ یہ موضع جسمین ہم تھے قوم سوندیونکا تہا اور یہ قوم ہم سے منحرف تہی اور جو لوگ ہم مین سے اس قوم کی عادت سے واقف تھے وہ نہایت خوف دلمین رکہتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سب بڑے اندیشے مین تھے اس عرصے مین شب قریب آتی جاتی تہی اور اس مقام مین شب باش ہونا گویا معرض تلف مین اپنے تئین ڈالنا تہا کیونکہ اسمین کچہ شک نہ تہا کہ تاریکی شب مین ہزارہا دہاتی جو گرد ہمارے تھے وہ ضرور حملہ آور ہوتے اس خیال سے اب یہ ہمنے قرار دیا کہ یہانسے چلنا بہتر ہے اور خدا کو یاد کرکے اور اوسکی حفاظت کو مدد اپنا سمجہکر سب جمع ہو کر اور خوب سب طرح مضبوطی کرکے یعنی عقب مین زیادہ آدمی اور آگے کم رکہکر ہم اوسی موضع کی طرف روانہ ہوے جسمین اندیشہ

حملے کا تہا جب ہم نزدیک موضع کے پہونچے اور ہمنے دیکہا کہ ہمارے تعاقب مین کوئی شخص قوم لوندہا سے نہین آیا تو ہمنے آگے زیادہ آدمی رکہکر داخل موضع ہوے ہم نے یہ قرار دیا تہا کہ خاموشی سے طے کرنے موضع مذکور کے بہت مناسب ہے تا کہ کسیکو معلوم نہو کہ کون جاتا ہے مگر بباعث شور و غل سگ دہاتی و روشنی مکانات دیہ اور آواز سم اسپہاے سواری خفیہ روی ممکن نہ تہی ہم چوکی دیہ سے بہی گذر گیے اور کوئی آدمی سواے ایک شخص کے جو ہمکو دیکہکر اندر مکان کے چلا گیا تہا اور اوسکے جانے سے ہمکو گمان تہا کہ وہ صرف نشاندہی کے واسطے گیا ہوگا اور پہر جلدی آجاویگا اور کوئی نظر نہ پڑا اور تمام رستا بغیر جنگ و قتل کے طے ہوا جب ہم باہر دیہ مذکور کے پہونچے تو کچہ اطمینان ہوا اور ہم سب آپسمین مبارکبادی بخیریت طے ہونے اس موضع کی کرنیکو تہے کہ ہم مین سے ایک صاحب سے ایسی حرکت سرزد ہوئی کہ جس سے سب کو اندیشہ تباہی پیدا ہوا یعنی بندوق جو اوسکے ہاتہ مین تہی یکا یک سر ہوگیی

بتاریخ ۱۶ - قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لاراد مین پہونچے اور قریب ایک گہنٹہ ہم یہان روکے گیے اور اسقدر عرصہ ہر ایک مقام پر بہنگام وارد ہونے کے ہمکو توقف ہوا کرتا تہا اور بعد از ایک گہنٹے کے ہمکو اجازت ہوئی کہ گدہی کہنہ مین جسمین راجہ رہتا تہا جاو گدہی مذکور کے اندر اور باہر کچہ عجب حال بیسر و سامانی کا نظر آتا تہا کہ ہمکو وہان رہنے سے کوئی توقع آرام کی معلوم نہین ہوتی تہی جو مکان ہمارے رہنے کیواسطے تجویز ہوا تہا وہ لایق بود و باش نہ تہا اسواسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اوس مکان کے باہر کے دیوار کے سایے مین رہنا بہتر ہے اور یہ سمجہکر ہم وہان جاتے تہے کہ کچہ آرام لین اس عرصے مین ایک شخص نے برج گدہی پر پکارا سوار سوار یہ سنکر ہم سب اندر مکان کے بہاگ گیے اور گو اس اندیشے کی کچہ اصل نہ تہی تاہم اسکے انجام کا خیال متفکر رہا کیونکہ یہ حرکت خالی از سبب نہ تہی تہوڑے گندہ دانہ اسپہ ہمارے کہانیکو آے اور ہم اس خیال مین تہے کہ ہمارے گہوڑونکے واسطے کچہ گہاس وغیرہ بہی آتی ہوگی اس عرصے مین ہمکو خبر پہونچی کہ راجہ صاحب بخیال نام آوری اپنے کے دو روپیہ یومیہ ہم لوگونکے مصارف کیواسطے خرچ کیا جاتے ہین عرصہ قلیل چند گہنٹہ تک تو راجہ صاحب اور اونکے ملازم ہم سے ملتے رہے اور بخاطر داری پیش آتے رہے مگر چند گہنٹے کے بعد سب نکے اوضاع و اطوار مین فرق آگیا اور کوئی چیز جو ہمکو درکار تہی ہمکو نہ ملی قبل ازین ہمکو سب طرح کی توقع راجہ لاراوڈ سے تہی مگر جب اوس سے امر خلاف چشمداشت عمل مین آیا یہان تک کہ راہبر یعنی اگوا بہی اوسنے ہمکو نہ منگوا دیا تو جو نا امیدی ہمکو ہوئی اوسکا بیان ممکن نہین صرف تصور پر منحصر ہے زیادہ تر نا امیدی ہمکو اس سے ہوئی کہ منشی رام راو اور راو نکار سنگہ چپراسی نے بہی ہمارے ساتہ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم حسب الحکم راجہ صاحب یہان سے آگے نہ جاوینگے

ایسی حالت مین اور ایسے موقع پر اس مقام مین ٹہرنا بعید از عقل و دانائی تہا اسواسطے فوراً طیاری روانگی عمل مین آئی اسوقت قریب چار بجے سہ پہر کا تہا ہم نے سفر بہی بہت کیا تہا اور ہمارے پاس کوئی شی خوردنی بہی موجود نہ تہی اور گریہ زاری بچہ ہاے گرسنہ جگر کو خون خون اور دل کو پارہ پارہ کرتی تہی جب ہم طیار ہوے تو مسلح آدمی بکثرت گرد دیوار قلعہ کے جس جانب ہمارا راستہ تہا جمع ہوے یہ حال دیکہکر ہماری روانگی بظاہر متعذر معلوم ہوتی تہی مگر ہم نے کچہ خیال نکیا

اور وہانسے روانہ ہوئے اور یہی خیال بہت صاحبون کے دلمین تہا کہ ہم اون آدمیونمین جو گرد دیوار کے جمع ہین مرنے جاتے ہین مگر ہمکو نہایت تعجب ہوا کہ جب ہم اونکی بار سے نکلے تو کسینے نہ تو بندوق سر کی اور نہ کچہ زبان سے کہا جب ہم نے عبور دریا کیا اور غار وغیرہ طے کرنے لگے جہان معلوم ہوتا تہا کہ قبل اسکے سوار مقیم تہے ایک شور برپا ہوا اور آدمی بکثرت پہاڑی کے اوپر جو ہمارے سامنے تہے گئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ بہ نیت اوسکے قبضہ کرنیکے گئے تہے ہم جب عبور نالہ کر رہے تہے ایک آدمی ہمکو ملا اور اوسنے اقرار کیا کہ وہ ہمکو راستہ بتلا دیگا اس سے ہمکو نہایت تقویت ہوئی اور اکثر ہم مین سے جنگلونمین جاتے تہے کہ سوارونکا مقابلہ کرین ہم اپنی راہ چلتے تہے اور کوئی مزاحم نہ تہا ہر چند ہمکو یہ یقین تہا کہ ہر قدم پر مرگ موجود تہی مگر کوئی امر ایسا واقع نہوا اور سوائے عنایت الٰہی و افضال خدا اور کون ایسے وقت مین محافظ اور نگہبان ہمارا تہا اور کون ہمکو بچا سکتا تہا

قلیل راہ اور ہمنے طے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتہ تہی اولٹ گئی اور اندیشہ ایذا رسی سواران گاڑی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لاراوڑ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تہا مگر ساکنین دیہ جو اس مقام کے قریب واقع تہے بہت خاطرداری سے پیش آئے اور ہر طرح کی مدد اونہون نے ہماری کی حتی کہ پٹیل دیہہ مذکور نے خود بلا اجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتہ تا عبور دریا کالا سندہ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے قول کا بڑا سچا تہا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہمنے بہی اوسکی خاطرداری اور تواضع جسقدر لازم تہی کی اسوقت تک ہمارے دلمین راہنمائے سابق الذکر کیطرف سے بہت شبہ باقی تہا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار اوسپر ہونے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی یہ ہے کہ ہمنے اوسکو کچہ روپیہ پیشگی بابت اجرت اوسکی رہبری کے دیدیا تاہم اوسکی نگہبانی ضرور متصور ہوئی اور ہم مین سے فی کس اپنی اپنی نوبت سے اوسکی نگہبانی مین مشغول رہا کرتے تہے قریب نصف شب کے راستہ گم ہو گیا اور کیئے گہنٹے تک ہمارے سوار انکے جانور کہیتونمین پہرتے رہے آخرکار ایک موضع مین وارد ہوئے اور دریافت کرنا راہ مقام انجود مناسب متصور ہوا مگر ہنوز ہم دریافت نکرنے پائے تہے کہ لوگون نے ہم پر بندوق سر کین اور ہم یہانسے بہی بنا چاری بہاگے مگر یہ معلوم نہ تہا کہ ہم راہ راست پر ہین یا کسی غلط راستے پر جاتے ہین اور نہ یہ معلوم تہا کہ ہم کہان جاتے ہین

چند کوس آگے جا کر ہم ایک چمارون کے گانو مین پہنچے اور یہان ہمکو معلوم ہوا کہ ہم کہان ہین اور اب کدہر جانا چاہیے اور یہان ہمکو ایک آدمی بہی ملا جسنے راستہ مقام انجود کا نشان دیا اور اوسکی نشاندہی پر چلے اور قریب صبح کے بتاریخ ۵ ماندہ وگرسنہ مقام مذکور مین وارد ہوئے یہ مقام شروع علاقہ بیگم بہوپال پر واقع ہے اور یہان پونہچکر ہمنے شکر ادا کیا اور سمجہا کہ اب ہم مقام امن و آسائش مین پونہچے کیونکہ بیگم بہوپال اب تک خیرخواہ و شریک سرکار تہی قریب ۱۲ بجکر باہر مقام مذکور کے ہمنے ایک درخت املی کے نیچے قیام کیا اور کاشتکار ہمارے پاس آیا اور اوسنے احوال خیریت اشتمال مقام سہور کا بیان کیا یہ سنکر ہمکو نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تہا کہ ہم مقام سہور جاوین اور اوس کے ذریعے سے ہمکو کچہ دودہ میسر آیا اور اوس سے ہمنے لڑکونکی گرسنگی جس سے وہ قریب المرگ ہو رہے تہے قدرے کم کی

کماشدار مذکور نے یہ بہی اقرار کیا کہ ہماری چٹہی وہ صاحب رزیڈنٹ سہور کے پاس بہجوا دیگا سواے اسکے اوسنے ہم سے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہے وہان چلکر آرام کرو مگر وہان جاکر جو ہمنے دیکہا تو مکان نہایت غلیظ تہا اس سبب سے ہم وہان نگیے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کماشدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بہی یہان آجاویگی

تہوڑا عرصہ ہمکو یہان پونہچے ہوا تہا کہ طوفان بارش وباد شروع ہوا اور ناچار ہوکر ہم شہر مین چلے گیے کیونکہ بس لحظہ بعد شروع ہونے بارش کے تمام اوس جگہہ پر پانی پہیل گیا اور کہین کسی چیز کے رکہنے کا ٹہکانا نرہا ایک نالہ ایسے مین مابین ہمارے مقام قیام اور انجو کے واقع تہا اور اب بارش کے سبب سے اوسمین طغیانی بہی بہت ہوگیی تہی یہان جو تکالیف ہم پر گذرین اوسکا بیان جسقدر مبالغے سے کیا جاوے تہوڑا ہے ہم سب بناچاری اوس نالے مین گیے اور زور وشور پانیکا ایسا تہا کہ وہان ٹہرنا مشکل تہا مگر چونکہ کنارے پر بہی قیام باعث بارش وباد کے نہایت تکلیف دہ تہا اسواسطے ہم نے خطرہ جان کو اوسپر ترجیح دی اور عبور کرنے مین کوشش کی کوئی تو بچونکو دوش پر اوٹہاے ہوے تا بگلو پانی مین تہا اور ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تہا کہ اب بہا اسپر بارش اور باد کا طوفان اور طوفان بپا کررہا تہا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکہتا تہا اور اپنی تکالیف وبدنصیبی پر شکر ادا کرتا تہا ہم ۲۰ زن ومرد باہم تہے اور سب تا بجسم تر تہے اور گرسنہ وسرمازدہ ٹوٹی برآمدہ دوکان نقال مین جو قریب ۱۴ فٹ طول مین اور ۸ فٹ عرض مین تہا سب یکجا گل ولاے مین بیٹہے تہے یہان ایک انگشت برابر جگہہ بہی خشک نہ تہی ناچار کچہ کفل ہم پونہچاے اور تہوڑی گہاس بچہا کر اوسپر کنبل ڈالکر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہو اب ہم جان سے تنگ ہوگیے تہے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تہی اور کوئی وقت ایسا نہ تہا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے اسواسطے جانا کہ اگر کچہ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف ٹہری وگرسنگی وسردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب وہان دراز ہوے

تمام شب باد وباران کا گذر برامدے مین بہی ہوتا رہا اور گریہ وزاری بچہ ہاے گرسنہ کی اور شور وغل گہوڑونکے جو چہوٹ کر آپسمین لڑتے تہے ہرگز ایک لحظہ بہی سونے ندیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گہوڑونکے پاس کہڑے رہے کہ وہ چہوٹ نہ جاوین اور کبہی چہوٹے ہوؤنکے پکڑنے مین رہے تاریخ ۸ - بہی بارش جاری رہی مگر اس روز ہمکو کچہ چپاتیان اور دودہ ملا وقت شام پہر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تہین اور شب بہی ویسی ہی تکالیف مین گذر گیی

تاریخ ۹ - کچہ مطلع آسمان صاف ہوا مگر ندی نیود جسکو عبور کرنا تہا نہایت طغیانی پر تہی یہ روز بہی ہمنے بامید رسید جواب چٹہی سہور بسر کیا مگر کوئی چٹہی نہ آئی ناچار بوقت نواخت سات گہنٹہ شام بغم وافسوس تمام یہانسے روانہ ہوے اس مقام کے عامل نے جو ایکروز پیشتر نہایت شرافت وخاطرداری سے پیش آیا تہا اب بالکل انحراف قبول کیا حتی کہ اوسنے قلی تک ہم کو نہ دیا اور نہ کوئی راہبر یا چوکیدار دیا ناچار بلا رہبر کے ہمکو ندی مذکور عبور کرنی پڑی اس امر کو ہمنے اپنے نزدیک نہایت زبون اور بدمین تصور کیا مگر تاہم سواے اسکے اور کچہ چارہ نہ تہا کہ بے رہبری وحفاظت

حافظ حقیقی ہمیشہ قادر ہین اور دل مین یہ خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور مقام مہو سے آکر ہم سے راستے مین ملے گا

جب ہم اس مقام انجر سے روانہ ہونیکو تھے تو ہم نے سنا تھا کہ مفسدین مئو واندور اس جانب چلے آتے ہین بلکہ یہان تک خبر تھی کہ دو منزل تک پہونچ گیے ہین یہ سنکر اول ہی ہر چند ہمارا حال خراب تھا اب زیادہ نازک وقت گذرا لیکن بصد دقت وخرابی دو گھنٹے مین ہمنے عبور دریا کیا اور وہانسے آگے بڑھے مگر سیاہ مٹی یہان کی ایسی چکنی تھی کہ بمشکل ہم نے شام تک چار کوس طے کیے اور رات جنگل مین بسر کی

تاریخ ۱۰ اقرب فراغت ۵ بجے صبح کے ہم یہانسے روانہ ہوے اور مقام جمنیر گئے جو علاقہ بیگم صاحب مین واقع تھا اور اپکیتان کارنڈ صاحب اور راقم آگے سب کے گیے کہ جاکر تحقیق حال مہو کا دریافت کرین جسوقت ہم شہر مذکور مین پہونچے اور بازار مین گھوڑون پر سے اوترے کہ ہمکو ایک ہاتھی اور ایک چپراسی نظر پڑا اوسکو دیکھکر ہم نہایت خوش ہوے اور چپراسی مذکور نے ہمکو ایک چٹھی بھی دی اوسمین میجر رکٹ صاحب نے لکھا تھا کہ مقام مہو مین ہرگز مت آؤ اور سیدھے ہوشنگ آباد کو روانہ ہونا اور ہوشنگ آباد مین جو جمنیر سے چھ منزل آگے تھا سب طرح کی آسایش اور راحت ملیگی یہ چٹھی ہمکو اس پریشانی وحیرانی مین گویا باعث حیات وخوشی خاطر ہوئی سوا اسکے میجر صاحب نے ہمارے واسطے اقسام اقسام کا اکل وشرب بھی روانہ کیا تھا اور ملبوسات جو سفر مین برتے بھی سب قسم کے بھیجے تھے کھانے مین تو ترکاری گوشت چاء شکر وغیرہ اور پینے کو بیر شراب ورم شراب اور برانڈی واسطے رفع ماندگی وکسل کے بھیجی تھی اور ملبوسات مین گرم کپڑے اور سفید کپڑے بچھانے اور اوڑھنے کے واسطے ارسال کیے تھے فی الحقیقت یہ سب چیزین اس افراط سے اور اسقدر اقسام کی بھیجی تھین کہ اس سے صاف ظاہر تھا کہ میجر صاحب موصوف کو کسقدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہین جو وہ خوشی بیان کرین جو ہمکو بروقت اوٹھانے سرپوش خوانون کے اور دیکھنے اسقدر اجناس نفیسہ کے حاصل ہوئی تھی

مگر چونکہ ممانعت روانگی مقام مہو سے ہمکو کمال تعجب تھا اسواسطے ہمنے اوس چپراسی سے حال مفصل دریافت کیا یہ چپراسی ایک مسلمان تھا مگر نہایت فہمیدہ اور ہوشیار اسنے سب حال مفصل ہم سے کہا کہ حسب صلاح ودرخواست سکندر بیگم والی بھوپال سب صاحب لوگ ہوشنگ آباد کو چلے گیے ہین اور میجر صاحب بھی بروقت روانگی چپراسی مذکور روانہ ہونیکو طیار تھے اور بیگم صاحبہ نے یہ بھی اقرار مثل اشتہار حفاظت ملک ونیک رویگی سپاہ گورنمنٹ اوسکے ذمے ہے چپراسی مذکور نے یہ بھی بیان کیا کہ بیگم کے پاس ایک اشتہار شاہ دہلی کا اس مضمون سے آیا ہے کہ بقاعدہ مسلمانان با ایمان جھنڈہ محمدی کھڑا کرے اور سب فرنگیون کو بیخ وبن سے نیست ونابود کرے لیکن بیگم صاحبہ کے بروقت اطلاع کرنے افسران گورنمنٹ سے اور اون کے بسلامت روانہ ہونے سے ظاہر ہے کہ اوسکی شرکت ساتھ مفسدین کے براے نام ہے

اپنی سواریان ہم نے یہان ہی چھوڑ دین اور اوسی شب روانہ بسمت مقام املاہ ہوے اور تین کوس کا چکر کھایا

تاکہ مقام سراشیا سے بچی ہوی چلین کیونکہ یہ شہر برلب دریاے پارتی علاقہ سیندہیہ مین تہا اور اس مقام مین سوار
و پیادہ مفسدین بکثرت موجود تہے اب ہمارا ارادہ یہ تہا کہ مقام موریا مین کچہ بکث کرین اور آرام لین مگر جب ہمنے
یہ سنا کہ یہ مقام قریب دو میل کے فاصلے پر سہور سے ہے ہم نے اوسکو بہی بلا پر چہوڑ دیا اور آگے روانہ ہوکر
مقام سوملا مین جو ایک چہوٹا سا گانو تہا قریب چار گھنٹے کے آرام لیا مگر چونکہ یہان رسد وغیرہ بہم نہ پہونچ سکی
اسواسطے یہان سے بہی روانہ ہوکر مقام ایچاور کو جو بڑا شہر پانچ کوس کے فاصلے پر واقع تہا چلے اور اس شہر مین وقت
نواخت ۸ گھنٹہ شب تاریخ ۱۱ ء وارد ہوے

ایچاور ایک شہر ہے اور اوسکے گرد فصیل تعمیر کی ہوئی ہے اور جب ہم اس شہر مین پونہچے تو دروازۂ شہر بند
تہے مگر کچہ عرصے کے بعد ہمارے واسطے دروازہ کہل گیا اور ہم شہر مین داخل ہوے اور حاکم شہر مذکور بنام
جان ڈی سلوا جو بنام جان صاحب مشہور تہا ہمکو اپنے مکان مین لے گیا اور خبرگیری خورد و نوش ہماری اور ہماری
سواریونکی بخوبی کی اور سب طرح باد ب وتعظیم تمام پیش آیا اوسکی خاطرداری کی ہمنے نہایت قدر کی کیونکہ تمام اس
سفر مین سواے الفاظ زشت و زبون سماعت مین نہین آے تہے اور سب یہ کہتے تہے کہ ان نالایق فرنگیونکا
اب راج جاتا رہا ایسی مصیبت کے بعد جو یہ راحت نصیب ہوئی تہی تو اسکی بڑی قدر تہی اور ہر ایک صاحب بدعاے
خیر کا مدار و حاکم ایچاور کو یاد رکہیگا یہ جان ڈی سلوا یا جان صاحب جس نام سے وہ یہان مشہور تہا از ملک پرتگال
تہا مذہب عیسائی اوسنے اختیار کیا تہا اور لباس مسلمانی پہنا کرتا تہا از بس بے تکلف تہا اور ماہیت ادویہ
سے بہی کچہ واقفیت رکہتا تہا اس سبب سے اوسکو ساکنین ہمہ دان جانتے تہے اور اوسکا نہایت پاس ادب
لحاظ کرتے تہے اوسنے ہمکو اپنا صندوق ادویہ دکہایا اور اوسکے پاس اکثر ادویہ انگریزی و ہندوستانی موجود تہے
اور انکے باعث ہزارہا آدمیونکی علاج بہی وہ کرتا تہا

ایک ممبر فرانسیس بوربون والی بہی یہان رہتے ہین یہ لوگ فرانس سے ہنگام سرکشی فرانس چلے آے تہے
انمین سے اکثر تو ملازم سرکار انگلشیہ ہوگیے تہے اور اب پنشن پاتے ہین اور ہر ایک نے نام اپنا مسلمانی
رکہ لیا ہے ایک خواہ آدمی نکولس ریلی نامے نہایت ہوشیار ہمارے پاس آیا یہ اپنے تئین ساکن ایرلنڈ بتلاتا ہے
ایرلنڈ ایک جزیرہ متعلق انگلستان کے ہے بلکہ یہ اور جزیرہ انگلنڈ دونو ملکر بنام جزائر انگلستان مشہور ہین یہ بہی
لباس ہندوستانی پہنتا ہے اور زبان انگریزی خوب بولتا ہے اسکے سبب سے ہمکو بہت حال اس ملک کا معلوم ہوا
اسکی پیدایش کا مقام کانپور ہے اور یہ ملازم بیگم دولہن صاحبہ کا ہے جسکی جاگیر مین شہر ایچاور شامل ہے اس بیگم کا
اصلی نام الزبتہ ہے اور یہ بہی عیسائی تہی مگر حکیم شہزاد مسیل کے ساتہ اوسکی شادی ہوگیی تہی اور یہ دونو یعنی بیگم صاحبہ
معہ اپنے شوہر کے حسب الطلب سکندر بیگم کے بہوپال گیے ہین یہان موجود نہین

اس مقام مین ہمنے مفصل حال مفسدہ اندور کا سنا اور جو قتل وہان ہوا تہا وہ بہی مشرح دریافت ہوا
اس مفسدے کا حال قبل ازین مشہور ہوگیا ہے حاجت تحریر کی نہین بوقت سہ پہر یہان ہماری ملاقات

کمال الدین کا مدار مقامات لارکوئی اور بیلی نود سے ہوئی اونسے بہت خاطرداری کی اور کہاکہ اوسکے علاقے مین ہمکو سب طرحسے امنیت حاصل ہوگی اور خاص لارکوسے مین جہان ہمکو دوسرے روز جانا تہا سب طرح کی آسائش اور خاطرداری ہوگی بروز دوم تاریخ ۱۳۔ کو ہم بمقام لارکوسے پونہچے یہ منزل بہت بڑی تہی اور راستے مین تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کئی میل تک اس منزل مین بڑے گہن کا جنگل طے کرنا پڑا یہان پونہچکر ہمکو از حد استعجاب ہوا جب ہمنے دیکہاکہ کوئی خبر بہی نہین لیتا گو کمال الدین اسقدر اطمینان کرآیا تہا بہرحال ہمنے یہ تصور کیاکہ اسجا خطرۂ جان نہین ہے اور اس خیال سے ہم ایک بقال کے مکان کے برآمدے مین بیٹہے تہے کہ ایک شخص کندن سنگہ نامے آیا اور بچشم خشم آگین اور آواز مہیب بولاکہ مین جاسوس ملازم مہاراجہ ہولکر اور سیندہیہ ہون اور مجہے حکم ہے کہ کوئی فرنگی اس ضلع مین سے زندہ نہ چلاجاوے یہ کہکر خوب دہمکایا اور کہنے لگاکہ وہ پہاڑ جو سامنے نمودار ہے اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اس مقام سے واقع ہے وہان پانچ سو سوار مفسد موجود ہین اور میرے زیر حکم ہین مگر چونکہ میرا اخلاص صاحب لوگون سے ہے اسواسطے تمہاری زندگی کی کچہ فکر کرونگا اور ادہر اودہر کی باتین کرکے بلطائف الحیل بیان کیاکہ کرنیل دیورنڈ صاحب رزیڈنٹ اندور تین روز ہوے کہ اسطرف سے گئے ہین اور اونہون نے ہماری خدمتگاری کی عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کئی بندوقین اور تلوارین ہمکو دین

یہ سب اوسکی باتین سنکر ہمکو از حد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور ضیق ہوے کہ کمال الدین نے کیا اقرار کیا تہا اور یہان کیا وقوع مین آتا ہے القصہ ہم نے یہ ارادہ مصمم کیاکہ شب یہان بسر کرکے صبح آگے کو روانہ ہو خیر جو کچہ ہوگا سو سمجہ لینگے آخرکار ہم سب بشب تاریخ ۱۴۔ روانہ ہوگئے دلونمین فکر و تردد تہا اور خیال ہر یاس و ناامیدی ہماری دانست مین ہماری زندگی کندن سنگہ مذکور کے ہاتہ مین تہی اور اوسکی حفاظت کا ذریعہ یعنی روپیہ ہمارے پاس موجود نہ تہا اور چونکہ روپیہ بہی نہ تہا اور اوسکا قول سن ہی چکے تہے پس اس حالت مین ہتہیار بہی جیسے وہ کہہ گیا تہا اوسکو دینے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تہے مجہے اب افسوس اس امر کا آیا کہ وہ حرامزادہ جو چند ساعت تنہا ہمارے پاس آکے ہمکلام ہوا تہا اور اسقدر کلمات بیہودہ اوسنے کہے تہے اوسی وقت مین ہم نے اوسکو کیون نہ مار ڈالا کہ اب خوف اوسکی جانستانی کا باقی نرہتا اور اوسوقت اوسکا قتل کرنا کچہ مشکل نہ تہا مگر اب کیا ہوسکتا تہا ہم آگے کو قدم زن ہوتے تہے اور ہمنے دیکہاکہ کندن سنگہ مذکور اپنے سوارونکی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہمکو دریافت ہوا کہ یہ کندن سنگہ برادر سوم دلیپ سنگہ و زبیت سنگہ جاگیرداران ضلع ہذا کا ہے اور اون سبکی یہ صلاح قرار پائی ہے کہ جو کچہ ہمارے پاس ہے وہ سب چہین لین اس حال کے سننے سے کچہ فکر ہماری کم ہوئی اور افضال الٰہی پر نظر کرکے جسنے اب تک ایسی ایسی آفات سے محفوظ رکہا تہا پیشتر بجانب موضع گورارنیا قدم زن ہوے

قریب آٹہ بجے شب کے ہم بمقام گورارنیا وارد ہوے اور دیکہاکہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہے

باشندے وہان کے بہاگ گیے ہین ایک بنیا وہان موجود تہا اور باقی سب معلوم ہوا کہ رسد وغیرہ لیکر سواران ہولکر مین سگیے ہین اور یہ سوار اوس گہاٹ پر موجود ہین جس گہاٹ سے ہم عبور کرکے بمقام ہوشنگ آباد پہونچنے جو باشندے وہان موجود تہے وہ سب بتعظیم وتکریم پیش آے اور اونکے اوضاع واطوار سے معلوم نہین ہوتا تہا کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ اونکو اوس سے کیا فائدہ تہا اسی نظر سے ہمنے خبر مذکور کو غلط نہ سمجہا اور ہر ایک سے مستفسر رہے غرض کہ جس سے سنا کچہ نہ کچہ اختلاف خبر مذکور مین پایا گیا اس سبب سے ہمکو چندان اعتبار اوسکا نہ ہا اور بتاریخ ۱۵ ماہ وقت صبح ہم یہانسے روانہ ہوکر قریب نواخت دو گہنٹہ بعد دوپہر کے بیمزاحمت وارد بودہاہی گہاٹ ہوے اور راستے مین کسیطرحکا اندیشہ نہوا یہان سے ہمکو وہ زمین نظر پڑی جسمین امید زیست کی تہی اور جسکے واسطے اسقدر کوشش وتردد ہم کرتے آتے تہے ہماری شکرگزاری اوس رحیم وکریم کی ازحد وقیاس تہی جسنے ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی تکالیف اور شدائد مین کی کہ جسمین ہر روز موت کا سامنا تہا اور ہر لحظہ احوال دگرگون ہوتا تہا اور جسنے ایسی راہہاے سخت ودشوار گزار مین ہماری رہبری کرکے ہمکو مقام محفوظ ومنزل مقصود کو پونہچایا تہا

القصہ بوقت نواخت تین گہنٹے بعد دوپہر کے ہمنے عبور دریاے نربدا کیا اور اوس کنارے پر میجر گارد صاحب نے جو سہور سے آگیے تہے اور کپتان ڈوڈ صاحب کمشنر نے بطیب خاطر وخوشدلی ہم سے ملاقات کی اور جو جو مہربانیان وہان کی سب صاحبون نے خصوصاً کرنیل ہابین صاحب اور دیگر افسران ۲۴ رجمنٹ مندراس مقیم مقام مذکور نے ہمپر کین اونکا بیان نہین ہوسکتا اور اسقدر نہین کہ اون پر کسی عنوان زیادتی کا تصور بہی نہین ہوسکے اس مقام مین اور بہت سے مفرورین اندور وسہور مثل ہم لوگونکے وارد ہوے تہے اس سبب سے کوئی مکان خالی نہ تہا مگر تاہم جیسے مندراس والے مہمان نواز مشہور ہین ویسا ہی اونہون نے کیا اور ایک گہنٹے مین ہمارے واسطے کسب سامان مہیا کردیا اور کسیطرح کی تکلیف اب باقی نرہی زیادہ تر خوشی ہمکو ایک اور امر سے ہوئی کہ ایک میم صاحبہ جو ہمارے ساتہ مین تہی اوسکی گود مین ایک بچہ بارہ دن کا تہا اور اوسکا شوہر گم تہا بلکہ ہم سب کو یہ یقین ہوگیا تہا کہ وہ قتل ہوگیا ہوگا مگر اس میم صاحبہ نے بڑی ہمت وجرات کرکے معہ اپنے بچے کے ان سب تکالیف کو گوارا کیا اور اب اوسکا نتیجہ یہ ملا کہ اوسکا شوہر یہان زندہ اوسکو ملا اس صاحب کا نام کپتان ہارسن صاحب ہے اور یہ صاحب کمانیر ثانی رسالہ دوم گوالیار کنٹنجنٹ کے تہے اور ان صاحب کے درپیے بہی یابا بیٹہے اور اوسکے سوار جو ہمارے تعاقب مین بہی آے تہے کئی روز رہے تہے اور یہ صاحب بہی بافضال الہی اونکے ہاتہ نہ آکر جان بسلامت اس مقام مین پونہچے تہے

بلند شہر

خبر مفسدہ میرٹہ کی جسنے اول مقام بلند شہر مین پونہچائی تہی وہ ایک صاحب افسر تہا جو میرٹہ جاتا تہا اور اثناے راہ مین مابین ہاپور اور میرٹہ کے اوسکو مفسدین نے لوٹ لیا تہا ناچار وہ وہان سے آگے نہ گیا

اور واپس بلند شہر کو آیا کیونکہ اوسکو خبر ملی تھی کہ بباعث بلوہ میرٹھ کے آگے جانا بہتر و مناسب نہین ہے چند روز مین کئی مسافر صاحب لوگ جو بجانب غرب جانے والے تھے یہان آکر مقیم ہوے یہ سب مسافر قریب بیس صاحب لوگونکو جمع ہو گئی تھی اور جو خبر بلوہ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوائیونکو کچھ سزا نہ ملی اور نہ کچھ تدارک اونکا ہوا تمام مین مشہور ہو گئی اسلیے دیگر مفسدان ضلع بلند شہر کے دلونمین حوصلہ مفسدہ پردازی کا پیدا کیا لیسیٹ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر کے پاس سوای ایک کمپنی ۹ رجمنٹ ہندوستانی اور کچھ سواران رخصتی اور اوسقدر فوج کے جسقدر وہ نو بھرتی کرسکے اور کچھ سپاہ نہ تھی پس اسقدر آدمیونسے صرف شہر کا بندوبست کرنا مشکل تھا چہ جاے آنکہ کل ضلع کا بندوبست کرتے اسواسطے تمام ضلع گوجرونکے اختیار مین ہو گیا مگر تاہم ایک یا دو مرتبہ صاحب موصوف نے یلغار کرکے گوجرونکو سزا دی اور کچھ گوجر گرفتار کرکے جیلخانے مین قید کیے اور اسیطرح کچھ بندوبست تا تاریخ ۲۱ ماہ مئی رکھا مگر جب خبر بلوہ پردازی ۹ رجمنٹ کی جنہون نے بمقام علیگڈہ فساد برپا کیا تھا اس شہر مین پونہچے تو تمام میم صاحبونکو ہمراہی اون صاحب لوگونکے جو یہان آکر مقیم ہو گئے تھے اور کچھ سوارونکے بمقام میرٹھ روانہ کیا مگر سب حکام یہان رہے اور ٹرنبل صاحب بھی جنکے بدلے لیسیٹ صاحب نے چند روز نشستہ کی تھی اس مقام مین تھے

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ مفسد پانچ بجے شام سے بلند شہر پر حملہ آور ہونگے یہ خبر سنکر کچھ عرصہ قبل وقت معہودہ کے حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور اونکو یہ خیال تھا کہ اٹھ رجمنٹ ہندوستانی کا گارد اگر اوسکو میرٹھ لیجاویگا مگر خزانہ بند ہی کر رہے تھے کہ ایک گروہ کثیر گوجرونکا شہر مین گھس آیا غرض کہ فوراً اونکا مقابلہ کیا اور کئی گوجر مارے گئے گوجرونسے اور تو کچھ ہو نہ سکا مگر اونہون نے جیلخانہ توڑ دیا اب ایک گارد ۹ رجمنٹ کا خزانہ پر قائم تھا بعد ازنکال دینے گوجرونکے حکام نے چاہا کہ اسی گارد ۹ رجمنٹ کو ترغیب دیکر ہمراہ خزانہ کے بمقام میرٹھ روانہ کرین اور وہ بھی جانے راضی ہوے مگر بجاے میرٹھ جانیکے اونہون نے راستا دہلی کا لیا اور چلتے ہوے سب حکام وغیرہ عیسائیونسے کہگئے کہ تم سب میرٹھ چلے جاؤ اور حکام نہین جاتے تھے مگر مجبوری گئے اور وہانسے کچھ سوار زیر حکم کپتان ترویٹ صاحب کے لیکر ایک یا دو روز بعد پھر بلند شہر مین آے اور دیکھا کہ سپاہ گورکھہ وہان موجود ہین اور قریب دوسہ سوار رسالہ رام پور کے بھی ہین ان سوارون نے دو یا تین روز بعد فساد برپا کیا مگر سوای فرار کے اور کچھ اونسے نہوسکا بھاگ گئے اونہون نے مکانات جلا دیے اور سرکاری اور رعایا کے مکانات کو لوٹ لیا بتاریخ ۳۰ مئی سپاہ گورکھہ واسطے شامل ہونے ساتھ کیمپ سپہ سالار بہادر کے یہانسے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوجرون نے سکندرآباد کو حملہ کرکے خوب لوٹا اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ سپاہ سرکار موجود نہین ہے کہ اونکی سزا دہی کو پونہچے گی اس خیال سے اونہون نے اس شہر سکندرآباد کو بطمانیت تمام غارت کیا سکندرآباد ایک بڑا شہر نو میل کے فاصلے پر واقع ہے اور ہزارہا لوگ اوسمین آباد ہین بتاریخ ۱ جون اس مضمون کی خبر پونہچی کہ سواران مفسد خورجے مین آگئے ہین اس خبر کے سنتے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ مین پیدا ہوا کہ اکثر اونمین سے بھاگ گئے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور ان پر بھی چندان اعتبار نہ تھا کہ وقت حملہ مفسدان یہ بھی قائم رہین پس یہ مناسب متصور ہوا کہ مقام گلوٹھی مین جو بارہ میل بجانب شمال بلند شہر کے واقع ہے

چلے جاوین اور ایسا ہی کیا مگر دوسرے روز جو پھر بلندشہر مین آسے تو شہر مذکور کو قبضہ ملازمین ولی داد خان مین جو رشتہ دار شاہ دہلی کا ہی پایا

جب یہ لوگ قریب شہر کے پونہچے تو دیکھا کہ مفسد بصف جنگ معہ تین توپون کے آراستہ ہین مگر صاحب لوگون نے جنمین کپتان ترووٹ صاحب اور سمیٹ صاحب اور لال صاحب اور کلیفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تھے اور ہمہ وجوہ ۴۰ اسوار اونکے ہمراہ تھے چاہا کہ دشمن پہ باین جمعیت قلیل حملہ آور ہون اور اس خیال سے آگے بڑہے اور دشمن پر حملہ کیا مگر دشمنون نے گراب مارا اوس سے تین سوار اوڑ گیے مگر کسی صاحب لوگ کو آسیب نہ پونہچا ناچار سب صاحب واپس میرٹھ کو چلے آسے اور شہر بلندشہر کو قبضہ ولی داد خان مذکور مین چھوڑ دیا

سرسا

بتاریخ ۲۹ ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار بدمعاش متصل فتح آباد کے جمع ہوسے ہین اور اونکا ارادہ یہ ہے کہ اوس شہر کو تاخت و تاراج کرین کپتان روبرٹسن صاحب نے جب یہ خبر سنی تو ارادہ کیا کہ کچھ سپاہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور سوار چہارم رسالے کے بسرگردگی لفٹنٹ ہلیارڈ صاحب کے روانہ کیے گیے یہ سپاہ بنواخت ایک گھنٹہ بعد نصف شب بتاریخ ۳۰ روانہ ہوسے اور اوسی تاریخ دو شتر سوار حصار سے بوقت ۵ بجے صبح کے آسے اونکے پاس دو چٹھیان تھین ایک تو صوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے اور دوسری رسالدار رسالے کیطرف سے تھی اور غالب کہ اونمین قتل انگریزان جو بمقام ہانسی و حصار سپاہ نے اور سواران جھجر نے کیا تھا لکھا ہوگا اور یہ بھی لکھا ہوگا کہ تم بھی یعنی سپاہ موجودہ مقام سرسا بھی ویسا ہی کرے فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور اوس سے ایک چٹھی نتھ چند خزانچی کو دی اوسمین بھی حال قتل کا جو مفسدون نے صداقت کیا تھا درج تھا

اس خبر کے سنتے ہی سب میم صاحبونکو روانہ مقام ساہووالہ کیا اور صاحب لوگ سب یہان موجود رہے قریب ساڑہے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ پیدل نے خزانے پر قبضہ کرلیا اور کچھ سوار واسطے حملہ کرنے اوپر شہر کے طیار ہوتے ہین ہرچند اب تک یہ یقین تھا کہ اکثر اونمین کے معہ افسران ہندوستانی خیرخواہ سرکار ہین اور جب یہ دریافت ہوا کہ چپراسیان پرمٹ حسب الحکم صاحب کلکٹر پرمٹ یہان آکر واسطے حفاظت شہر کے بکثرت جمع ہوسے تھے وہ دروازہ کھولنے مین انکار کرتے ہین تو سب نے یہ صلاح کی کہ یہان سے جلد جانا مناسب ہے اور مقام ساہووالہ مین جاکر اپنے عیال و اطفال سے ملنا بہتر اور مناسب ہے تھوڑے عرصے بعد وارد ہونے ان سب صاحبونکے بمقام ساہووالہ مین خبر پونہچی کہ چپراسیان پرمٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا اور سوار بتلاش صاحبان چار طرف سرسا کے منتشر ہوگیے ہین اور قیدی سب آزاد کیے گیے اور پلٹن پولس شامل غارت گرونکے ہوگیی

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ صاحبان مفصلہ الذیل فوراً ساہووالے سے روانہ ہوکر

بمقام دہوڈال جو علاقہ پٹیالہ مین واقع ہے چلے گیے دونلڈ صاحب اسسٹنٹ ثانی صاحب سپرنٹنڈنٹ معہ میم صاحبہ اور ایک بچہ خورد سال اور تین دختر دونلڈ صاحب اور بلیارڈ صاحب کی میم معہ دو بچونکے اور ایک بچہ خورد ایک ہفتے کی عمر کا اور روشلی صاحب کلکٹر ریسٹ معہ میم صاحبہ کے اور پول صاحب اسسٹنٹ پترول معہ میم صاحبہ اور دو دختر ونکی اور ڈاکٹر غنیس صاحب معہ میم صاحبہ اور ایک بچے کے اور موبر صاحب جونیر اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ

ہم سب بغیر مزاحمت کے روان تھے کہ موضع گودہا معروف بہ بنوالہ ایک گاڑی جسمین پول صاحب وغیرہ تھے اور جو پیچھے رہگیے تھے لٹ گیے بعد ازان موضع ٹہاپچ جہان ہم قریب دو بجے بعد دوپہر کے پونہچے تہے دہاتی ہمارے تعاقب مین آئے اور شور و غل مچاتے ہوئے چلے آتے تھے کہ ہمنے دو تین بندوقین جو سر کین تو قریب دو میل تعاقب کر کے واپس چلے گیے تاریخ ۱۵ قریب تین بجے صبح کے ہم موضع اگوری مین پونہچے اس مقام مین اہالیان پولس اور نمبردار نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر جسقدر دن آتا جاتا تہا اونکی نیت برگشتہ ہوتی جاتی تہی اور آخر کار قریب نواخت تین گھنٹہ بعد دوپہر کے ظاہرا حملہ آوری پر مستعد اور آمادہ ہوئے ساڑھے چار بجے ان سب بدمعاشون نے ہمکو گھیر لیا اور ارادہ حرکات خصومت آمیز کا شروع کیا مگر تہانہ دار دیہ نے جسکا نام بہوسنگہ تہا چار یا پانچ سپاہیان خیرخواہ و نمکحلال سے سب کو دور رکھا کسیکو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اوسیکی ہوشیاری اور دلاوری اور چالاکی اور شمولیت باعث ہماری زندگی کی ہوئی

تاریخ دوم ماہ جون وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر سوار مہاراجہ پٹیالہ نے بھیجے اور اونکی حفاظت مین ہم موضع دودوبال مین پونہچے اور بمقام سُنادر صاحب پترول مقام دہودہ ہمسے ملے تھے دس روز مین ہم بمقام پٹیالہ پونہچے اور مہاراجہ نے ہمکو جگہ باغ بارہ دری مین دی اور مہاراجہ صاحب بہت تواضع و تکریم سے پیش آئے کہانے اور میوہ جات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک اونکے مہمان رہے مین ایکروز کیواسطے انبالی گیا تہا بعد ازان سب میم صاحبونکو بکوہ کسولی روانہ کر کے ہم پہر تاریخ ۳۰ جون وقت صبح وارد سرسا ہوئے

گوپی گنج

تاریخ یکم جولائی وقت شام دو سوارون نے آکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی ۴۷ رجمنٹ کے مسلح بدنیخیال راستہ چھوڑ کر چلے جاتے ہین کہ جو گارد ۸۴ رجمنٹ شاہی کا راستے پر تعینات ہے اوس سے بچ کر نکل جاوین یہ سنکر صاحب مجسٹریٹ معہ لفٹننٹ ووہوس صاحب اور بیس سپاہیان گورہ کے روانہ ہوکر جسوقت وہ ایک گانو میں اندر جاتے تھے اوسیوقت اونکو جا لیا اور صاحب مجسٹریٹ نے جا اونسے حال دریافت کیا تو اونہون نے کہا کہ ہم ۴۷ رجمنٹ مقیم مرزاپور کے سپاہی ہین اور رخصت پر جاتے ہین مگر اون سبکی بندوقین بہری ہوئی تہین اسکا سبب اونہون سے کہا کہ ہمنے اپنی حفاظت کیواسطے بہر رکہین ہین صاحب مجسٹریٹ نے اونسے ہتہیار رکہدینے کو کہا اور اونہون نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب الحکم نہین دیے تھے اور چاہتا تہا کہ سر کرے مگر فورا گرفتار ہوا اور ہتہیار اوسکے چہین کر دو درجن بید اوسکو لگوائے بوقت تلاشی کے اونکے پاس چٹہیات رخصت نکلین اور صاحب مجسٹریٹ نے

بعد ازین اونکو حکم چلے جانیکا دیا

تاریخ ۳۔ قریب پانچ بجے شام کے پھر خبر صاحب مجسٹریٹ کو پونہچی کہ کچھ آدمی مسلح ایک گانوین جو قریب ۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے جمع ہوتے جاتے ہین دس بجے رات سے صاحب مجسٹریٹ معہ بارہ سوار اور پندرہ چوکیدارون کے گانو مذکور پر گیے اور بعد تجسس اور تلاش بسیار کے وقت صبح دریافت ہوا کہ ساکنان دیہ مذکور مفسدین کو پوشیدہ رکہتے ہین او صاحب مجسٹریٹ کو مغالطہ دیتے ہین اسواسطے صاحب موصوف نے اوس گانون کو جلادیا اور وہانسے جون صاحب کے کارخانہ نیل مین جو متصل تہا گیے اور وہان سے سواران ہمراہی اور چند چوکیدارون کو بہیجا کہ ایک دوسرے گانونکو جو قریب اوس مقام کے تہا جاکر جلادین اسی عرصے مین قریب پانچ یا چہ سو مفسد کے جمع ہوے اور جاکر کارخانہ نیل پر حملہ آور ہوے ایک چوکیدار نے بہاگ کر بمقام گوپی گنج خبر دی تہی کہ مفسدون نے کارخانہ گہیر لیا اور صاحب مجسٹریٹ اندر گہر گیے یہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے یہان پونہچی تہی اور اوسی وقت ایک گروہ سپاہ ولایتی زیر حکم لفٹنٹ ولموس صاحب روانہ ہوی اور بزودترین زود وارد مقام مذکور ہوے مگر دیکہا کہ کارخانہ مذکور مین آگ لگادی تہی اور لاش صاحب مجسٹریٹ کی بے سر پڑی تہی کیونکہ مفسدین اوسکا سر کاٹ کر لیگیے تہے قریب سو گز کے فاصلے پر اونہون نے دیکہا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اونکی خسر پورہ کی جو قریب پندرہ برس کی عمر کے تہا پڑی ہے جسوقت لفٹنٹ ولموس صاحب نے لاش صاحب مجسٹریٹ کو اسطور پر دیکہا اونہون نے حکم دیا کہ جو ملنے آوے اوسے ماردو اور سبکو چہوڑ دو اب تعاقب مفسدین کا دو یا تین میل تک کیا گیا اور جن دو گانون مین وہ چہپے تہے وہانسے اونکو نکال کر خوب مارا اور اون گانونکو جلادیا اور اکثر مفسدین اس معرکے مین مارے گیے اور اونکی لاشین واسطے طعمہ زاغ و زغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان مین چہوڑ دی گیین

اب گورہ لوگ واپس کارخانہ مذکور مین آے اور ہر چند تمازت آفتاب سے اور تعاقب و جنگ مفسدین سے ماندے ہو گیے تہے مگر تاہم بخوشی تمام تینون لاشونکو گوپی گنج تک جو چہ میل یہانسے تہا لیگیے گوپی گنج سے لاش صاحب مجسٹریٹ کی مرزاپور مین لیجاکر اونکے بہائی نے وہان دفن کی اور لاش جون صاحب اور اونکے خسر پورہ کی مقام گوپی گنج مین تاریخ ۵۔ دفن ہوئین

ہانسی

بر وقت قتل انگریزان بمقام دہلی یہان دو رجمٹ موجود تہین ایک اونمین سے یعنی رسالہ چہارم تو قریب ۱۵ ماہ جون کے یہانسے کوچ کر کے شامل سپاہ ہوگیا تہا اور اوسی روز وقت شب چند انبار گیاہ مین جو احاطہ لفٹنٹ بارول صاحب مین جمع تہے آگ لگی مگر بکوشش افسران جلدی فرو ہو گیی چند روز کے بعد یہ خبر شہر مین مشہور ہوی کہ غارتگر نزدیک آگیے ہین کپتان سٹافورڈ صاحب جو صرف حاکم ساتہ ہریانہ پلٹن کے اسوقت موجود تہے ایک کمپنی کو ساتہ لیکر باہر گیے مگر کوئی نظر نہ آیا دو یا تین روز کے بعد چالیس یا پچاس سوار مقام بہوانی کے جانب سے آتے ہوے نظر پڑے اور بہ وقت استفسار اونہون نے بیان کیا کہ ہمکو راجہ دادری نے

واسطے حفاظت شہر ہانسی کے بھیجا ہے مگر اونکو اجازت چھاونی مین آنے کی نہوئی دوسرے روز دو سوار راجہ دادری کے مقام روہتک جو بین بین ہانسی اور دہلی کے واقع ہے آئے اور خزانہ سرکاری کو اور شہر کو لوٹا اور قرب وجوار کے دہات پر بھی دست اندازی کی بعد ازان اونکا ارادہ ہوا کہ مقامات ہانسی و حصار و سرسا بھی آکر وہی عمل کرین مگر جب اونہون نے یہ سنا کہ سپاہ گورہ معہ دو ضرب توپ اونکے مقابلے کو آتی ہے وہ واپس دہلی کو چلی گئی

تباریخ ۲۹ جون فساد شروع ہوا اور تمام میم صاحبونکو بکمر تبہ بمقام حصار روانہ کیا

چپراسیان پریٹ و نہر اور بدمعاشان شہر نے سبز کپڑے پہنے اور ظاہر کیا کہ ہم دہلی شہید ہونے جاتے ہین ایک گروہ کثیر انکا متوقع شہادت کا متصل اسٹیشن یعنی پن چکی کے جمع ہوا اب ہریانہ پلٹن بھی برملا مفسد ہو گیے برزل صاحب کا بنگلہ جلا کر تمام چھاونی کو آگ لگادی جو صاحب لوگ یہان تھے وہ بمشکل جان بسلامت لیگیے کیونکہ بہت دور تک مفسدون نے اونکا تعاقب کیا تھا سکنر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہونیکا اور جو جو مشکلات اور شدائد اون کو پیش آئین تہین چھپوا دیا ہے غرض کہ بعد کچھ عرصے کے صاحب موصوف بمقام راج گڈہ وارد ہو کر راجہ بیکانیر کی محافظت مین پہونچ گیے اور وہ اور چند صاحب مقام مذکور مین بامن و امان زندہ رہے

راقم کا ارادہ تہا کہ احوال سکنر صاحب کا جو اونہون نے خود چھپوایا ہے اس مقام پر تحریر کرے چنانچہ ایک چٹھی بطلب حال مذکور خدمت مین صاحب موصوف کے روانہ کی مگر اوسکا جواب باصواب نہ ملا یعنی احوال مذکور دستیاب نہوا ناچار احوال ہانسی کو اتنا ہی لکھکر ختم کیا فقط

نیمچ

شب ۳ جون بوقت نواخت گیارہ گہنٹے شب چہاونی مین ایک توپ سر ہوئی جسکی آواز سے سب کے کان کہڑے ہوے اور فوراً دیکھا کہ چند بنگلے شعلہ ور ہو رہے ہین

ایک صاحب فی الحال اودے پور مین ہین حال اس کشت و خون کا اسطرح پر بیان کرتے ہین

کہ ایک بازو فوج گوالیار کا زیر حکم میکڈونلڈ صاحب قلعے مین موجود تہا اور بازوے ثانی ماتحت روز صاحب کے خالی اسپتال مین مقیم تہا جب خوف بلوہ عام ہوا تو روز صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنے بازو کو بھی قلعے مین لیجاوین مگر سب سپاہیون نے انکار کیا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چہتیا کے سر کی مگر صاحب کی خوش نصیبی سے نشانے نے خطا کی تہوڑے عرصے کے بعد میکڈونلڈ صاحب آے اور بازو جیب کو قلعے مین لیگیے اب سپاہ نے جبراً و قہراً کچھ اسباب محافظت کے جمع کرنے مین کوشش کی مگر یہ بھی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے آویگی تو ہمکو خواہ مخواہ اونکی اطاعت کرنی ہوگی بعد تہوڑے عرصے کے ایک سوار نے آکر کہا کہ طیار ہو اور آکر ہمارے ساتھ شامل ہو آخر کار سپاہ نے میکڈونلڈ صاحب اور رز صاحب سے کہا کہ اب تم بہاگ جاؤ ورنہ تمہاری جان پر آفت آویگی اور یہ سوار آپکو زندہ نچہوڑینگے یہ حال سنکر میکڈونلڈ صاحب اور رز صاحب اور اجیٹن صاحب جنکا نام معلوم نہین اور ڈرن فورٹ صاحب بہاگ کر بجانب مقام ڈارو روانہ ہوے اور اثناے راہ مین افسران رسالہ شکل کوٹ صاحب

اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگونکے اور پانچ میم صاحبونکے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد مفسدہ پردازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ اونکے سامنے آیا اوسکو اونھون نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ ارادت علی صوبہ دار رسالہ یکم کو برگیڈیر مقام نیمچ کا مقرر کیا اور برگیڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع کیا اور خزانہ نیمچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کلان نصب کیا اور اوسکے روبرو جھنڈہ قایم کرنے کے واسطے رہنے برگیڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اوسنے صوبہ دارون اور جمعدارون کو کرنیل اور میجر مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم نامے رجمنٹ ہفتم گوالیار پر حکمرانی کرتا ہے لاڈ صاحب کے پاس ایک رپورٹ اس مضمون کی آئی کہ ارادہ گوالیار والونکا یہ ہے کہ مقام نیمچ مین ایک نیا راج قائم ہو اور ایک مختار گوالیار مفسدین کے ساتھ سازش بھی رکھتا ہے سیکڈونلڈ صاحب نے یہ چاہا تھا کہ اپنے طغمے وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین نے اونکے ہاتھ مین سے چھین لئے ایٹ صاحب نے تاریخ دوم وقت شام پھر ارادہ فہمایش کرنے سوارونکا کیا اور کہا کہ جو اونھون نے عہد وفاداری کا کیا ہے تو اونکو لازم ہے کہ اوسکو وفا کرین مگر اونھون نے متفق اللفظ یہ درجواب کہا کہ تمنے کیون سرکار لاہور اور شاہ اودھ سے عہد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب مین کیون خلل انداز ہوا چاہتے ہو مگر یہ نہوگا

اب زیادہ تحریر کی گنجایش نہین نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہے اور نہ دل چاہتا ہے کہ مفصل حال کشت وخون کا بیان کیجیے پس اسقدر کافی ہے کہ جہان جہان قتل ہوا ہے اوس سب سے نیمچ مین زیادہ تر بیرحمی ظہور مین آئی اور وہ چیزین اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے اونکو مفسدین نے کلہاڑون سے توڑ کر خراب وخستہ کیا غریب لیتونجی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باندھکر اوڑا دیا اور مشہور ہے کہ اونھون نے چند میم صاحبونکو بھی اسیطرح اوڑایا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہو گیے اور شوور صاحب بروقت یہان نہ پونہچے مفسدین کے روانہ ہونیکے بعد آئے

ایک سپاہی بنام قادر اسمعیل جو بتاریخ نہم جون بمقام خیرواڑہ گرفتار ہوا تھا اوسکے اظہار مین اکثر باتین ایسی ہین جو کاتب حالات مذکورہ بالا سے رہگیے ہین اسواسطے اوسکا بیان بھی ذیل مین درج کیا جاتا ہے

مین اوپر بنگلہ کرنیل لارنس صاحب کے بیچ گارد درجہ حوالدار کے جسمین آٹھ جوان تھے تعینات تھا ایک روز یہ خبر وحشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آتے ہین اسکے سننے سے تمام رجمنٹ طیار ہوکر میدان مین آئی اور دیوارہاے قلعہ پر سپاہی متعین ہوے آخرکار یہ خبر غلط نکلی اور فیمابین صاحب لوگون اور سپاہیون کے عہد وپیمان ہوے تاریخ سوم قریب نواخت گیارہ گھنٹہ شب کے آواز بنادیق از طرف توپخانہ گوش زد ہوئی اور دوسرے روز جو مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوارون نے تمام مقام گھیر لیا تھا اور سپاہ پیدل بھی طیار ہوکر میدان مین آئی تھی اس عرصے مین آواز بنادیق بنگلہ برگیڈ میجر صاحب کے سننے مین آئی اور فوراً اوس بنگلے مین سے شعلہ آتش نکلتے نمودار ہوے مفسدین گروہ باندھکر پھرتے تھے اور جہان تہان بنگلونمین

آگ لگاتی تھی بوقت نواخت چار گھنٹہ صبح ایک نایک اور چار سپاہی وردی سواے پتلون کے پہنے ہوے کرنیل لارنس صاحب کے بنگلے پر آے اونکو دیکھکر ہمارا گارد لیار ہوا اور ہمنے بندوقین بھر کر اونسے کہا اگر تم نزدیک آؤ گے تو ہم مارینگے یہ سنکر نایک نے کہا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے کہا ایک دین کیونکہ ہمکو بھوانی بخش جمعدار چپراسیان نے سمجھا رکھا تھا کہ تم سے جو یہ سوال کرین تو اوسکا ایسا جواب دینا ورنہ وہ تمکو مار ڈالینگے جب ہمنے اونکو جواب ایک دین کا دیا تو نایک اور چارون سپاہی سنکر چلے گیے بوقت نواخت سات بجے کے چار سوار آئے اور شمشیر ہای برہنہ ہاتہ مین لیے ہوئے ہمارے سامنے آکر کھڑے ہوے ہمنے اونکو بھی دھمکایا جیسے ہمنے پہلے سپاہیونکو دھمکایا تھا کہ آگے آؤ گے تو ہم بندوق مارینگے اسپر اونھونے بھی وہی سوال کیا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے جواب دیا ایک دین یہ سنکر اونھون نے کہا پھر مقابلہ کرنیکی کیا ضرورت ہے ہتہیار دہر دو اور وردی اوتار کر ہمارے ساتھ چلو ہمنے ہتہیار رکھنے سے انکار کیا بعد ازین وہ دو سوار ہماری دونو طرف ہوکر ہمکو لے چلے اب سپاہ قلعہ کی روبرو پھرتی تھی اور پیادہ سپاہ ہمراہ توپخانے کے مقابلے مین تھی سواران مذکور ہمکو جرنیلی صوبہ دار بہادر کے پاس لیگیے یہ شخص پست قد بہت تحیم و شحیم سفید بروت کر کے وردی سپاہ پیدل کی پہنے ہوے بیٹھا تھا سپاہ عنسے نے خزانہ نکالا تھا اور دو ماہہ ہر ایک شخص کو دیتے جاتے تھے جرنیلی صوبہ دار نے ہمسے کہا کہ اگر تم فوج کے ساتھ کوچ کر دگے تو کل کے روز تمکو بھی دو ماہہ ملجا دیگا اور جو ہمراہی سے انکار کر دگے تو تمہارے ہتہیار چہین کر تمکو اسی جگہ مار ڈالینگے ہمنے بناچاری اقرار ہمراہی کا کیا اور روانہ ہوے قلعے سے پہلے ہمکو چہاونی مین لیگیے یہان وہ سب مال مغروقہ جمع کرتے تھے اور یہانسے گاڑی اور بگی مین بار کر کے لیجاتے تھے قریب نواخت دو گھنٹہ روز یہانسے روانہ بجانب مقام نمیا گذہ ہوے اور بدانتظامی سواے اسکے اور کچھہ نہ تھی کہ پیش فوج اور پس فوج اور سوار وغیرہ مین فاصلہ بہت تھا پیادہ سپاہ آگے تھی اوسکے بعد توپخانہ اور عقب مین سوار اس ہیبت سے وہ روانہ ہوے اور اوس شب کو مقام نوگانوہ مین وارد ہوے ہمارے گارد نے تجویز فرار ہونیکی کی اور جب قریب نوگانوہ کے پونہچے تو ہم ایک باولی مین اوترے گویا پانی پینے جاتے تھے سواران نے ہمسے کہا کہ چلے آؤ ہمنے جواب دیا کہ چلو آتے ہین ذرا رفع تکان کرلین اس مقام پر ہمنے حقہ کشی شروع کی اور جب تک تاریکی شب محیط زمین ہوئی بیٹھے رہے اور بعد تاریکی کے جنگل کی راہ لی اور اب چند روز کے عرصے مین براہ ڈوار و بہندر یہان وارد ہوے

سپاہی بیان کرتے تھے کہ اکثر افسر لوگ مارے گیے مین نے خود سنا کہ اکثر بنگلو مین سے آواز تفنگ آتی تھی اور وہ شعلہ ور تھی اور آتش زدگی کی گرم بازاری تھی اور سپاہیون نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ بریگیڈ میجر صاحب بھی مارے گیے تھے

سپاہ نے ہمکو اونکے ساتھ دہلی جانیکو کہا تھا اور یہ بیان کرتے تھے کہ وہان بادشاہ ہمکو چودہ روپیہ ماہوار دیگا اور یہ بھی کہتے تھے کہ ہم براہ چتور گڈہ پندرہ روز مین مقام دہلی پہونچ جاوینگے مین نے یہ بھی سنا تھا کہ ایک یا دو میم صاحبہ بھی ماری گئین اور جس مکان مین وہ تھین اوسمین بچے بھی تھے اور معتمدین نے اونکی نگہ

نیمچ

پکڑکر اونکو شعلے مین ڈالکر جلا دیا تہا

ایک صاحب منجملہ صاحبان مفرورین اپنا حال فرار ہونیکا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ مین معہ دیگر صاحبان مفرورین نیمچ کے جو بتاریخ ۳ ۔ وقت شب فرار ہوے تہے اب حفاظت رانا صاحب مین ہون اور رانا صاحب بہت خاطرداری اور مدارات سے پیش آتے ہین اور جو صاحب لوگ مقام ارنپورہ اور کوہ آبو مین ہین اونہون نے ہمارے پاس بہت سامان پارچہ پوشیدنی و دیگر ضروریات کا جسکے ہمکو از حد ضرورت تہی بہیجا کیونکہ ہم لوگ مقام نیمچ سے صرف پارچہ جو جسم پر تہے اور جان جو تن مین تہی لیکر فرار ہوئے تہے اور ہم اپنی خوش نصیبی اسکی مین تصور کرتے ہین کہ جان سلامت رہے کپتان انیلی صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ میوار ہمارے محافظ ہین اور اونکے احسانات کے ہم بہت شکرگزار ہین تمام افسران فوج بنگال جو نیمچ اور نصیرآباد مین تہی اونکو حکم آگرے جانے کا ہے اور راجپوتانہ مین پہر فوج بنبی جاط فوراً آنی والی ہے ہمارے ساتہ مین صاحبان مفصلہ ذیل ہین لفٹنٹ ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ گوردن صاحب اور ڈاکٹر کلارک صاحب متعلقہ فوج بنگال اور ڈاکٹر کوٹ صاحب اور ڈاکٹر جلین صاحب اور لفٹنٹ رور صاحب لفٹنٹ دیون پورٹ صاحب اور سارجن ہپی زون صاحب متعلقہ فوج بنبی اور پانچ میم لوگ اور دس بچے اور مقام شکر ہے کہ اب تک سب سلامت ہین

خبرین درباب قتل سارجن میجر سپیل صاحب کی میم اور اونکی تین بچونکی بہت مختلف ہین یہ صاحب متعلقہ توپخانہ اسپی تہے اور میم صاحبہ نے اپنے تین مکان مین جو اونکا اپنا تہا اور بہت پختہ بنا ہوا تہا بند کرلیا تہا اور دشمن اونکو اوسمین سے جب کسیطرح نکال نہ سکے تو دروازونکی راہ سے بندوقین مارکر اونکو ہلاک کیا

تین ہفتہ بعد اس فساد کے اون افسرونکو جو قلعے مین تہے پہر کچہ اندیشہ پیدا ہوا اور اونہون نے یہ تصور کیا کہ مفسدین شنوا اون پر حملہ آور ہونگے اسی لحاظ سے تمام میم اور بچونکو بمقام نصیرآباد جہان فوج گورہ بکثرت موجود تہی روانہ کیا اور اونکے ہمراہ افسران ۷۲ رجمنٹ کے گیے اور یہان قلعے مین صرف گیارہ صاحب لوگ رہ گیے ان صاحبونکا نام جو گیارہ صاحب واسطے حفاظت قلعے کے رہگیے تہے ذیل مین درج کیے جاتے ہین میجر برٹن صاحب کپتان شوور صاحب کپتان لائڈ صاحب کپتان لاری صاحب اور سرجن ہل صاحب اور لفٹنٹ ریگی صاحب اور لفٹنٹ بارنس صاحب اور لفٹنٹ الیس صاحب اور لفٹنٹ سٹیپلٹن صاحب اور لفٹنٹ ولیمس صاحب اور ڈاکٹر مری صاحب

بتاریخ ۱۲ ماہ اگست وقت شب چند سوارون نے مفسدہ پردازی کرکے اپنے کمان افسر پر تین گولی چلائین اور صاحب ممدوح نے سپاہ گورہ کو حکم دیا کہ انکو مارکر جس مکان مین وہ گہس بیٹھے ہین اوسمین سے نکالدو جب گورے نزدیک آئے تو مفسد بہاگے مگر بہاگتے بہاگتے ایک گورے کو اونہون نے جان سے مار ڈالا اور دو کو زخمی کیا اور ایک افسر کو مجروح کیا بعد ازین تمام فوج گورہ کو حکم طیاری کا ہوا خیال اسکے کہ شاید کل سوار مفسدہ پردازی کرکے بمقابلہ فوج گورہ پیش آوین مگر ایسا نہوا اور بعد چند روز کے فوج ہونے

نے آکر اس قلعے کی تبدیلی کرادی

لیکن جو ولایتی لوگ مقام نیمچ مین ستھے اونکو ابھی اور بھی تکالیف اوٹھانی تھین تفصیل اسکی یہ کہ تاریخ ۲۰ نومبر وقت شام مفسدین قریب چار ہزار سوار و پیادہ معہ تین ضرب توپ مندسور کی جانب سے اس قلعے پر عازم ہوئے اور اس قلعے مین ۷۰۳ نفر لائق کارزار اور ۱۵۴ نفر بیمار ستھے مگر سامان خورونوش اور اسباب جنگ بکثرت تھا اس تاریخ کی شام سے صبح ۲۲ تک فوج قلعگی نے جو دشمنون سے محصور ہو رہی تھی بدلیری و مردانگی مقام زیر حکم کپتان ہمین صاحب متعلقہ رسالہ دوم اپنے تئین بچایا اور جو حملہ دشمنون نے کیا اوسکو روکا اور ایسی ترکیب سے جنگ آور ہوئے کہ ہر ایک حملے مین دشمنونکا بہت نقصان جان ہوا اور تاریخ ۲۱ وقت صبح دشمنون نے ارادہ مصمم زینہ لگاکر قلعے مین گھس آنیکا کیا تھا مگر یہ بھی پیش رفت نہوا

تاریخ ۱۱ وقت صبح فوج قلعگی نے دیکھا کہ فوج زیر حکم لفٹنٹ فارگیو ہارسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے مقام باگنا سے دشمنون پر حملہ کیا اور بہت مفسدین کو قتل کیا مگر یہ فوج نیمچ کے قریب نہ رہ سکی کیونکہ فوج مفسدین کی بکثرت تھی اور گرد اگرد جابجا [illegible]

بعد از اس ہنگامے کے [illegible] معلوم ہوا کہ مفسدین ایک جھنڈہ سبز جسپر نام پنجاب کا درج تھا اور چار زینے چھوڑ گئے [illegible] والدایٹیکا [illegible] مالانا خان بلوچ سپاہی اور چند باجے والے نے متعلقہ رسالہ دوم جو اس کام کے واسطے عین بارش گولہ مین دیوار کی راہ نیچے اوتر گئے ستھے قلعے مین لائے اور جب تاریخ ۲۲ وقت صبح خبر روانگی فوج بریگیڈیر سٹوارٹ صاحب کی مقام مئو سے بجانب مندسور پہونچی اور فوج مذکور اثنائے راہ مین اس مقام نیمچ مین آگئی اوسیوقت مفسدین اس مقام کو چھوڑکر بھاگ گئے اور مقام نیمچ مفسدہ پردازوں سے خالی ہو گیا

ایک وقائع نگار احوال اس مقام کا اسطور پر تحریر کرتا ہے کہ جب فوج نصیر آباد نے ہنگامہ برپا کیا تو فوج نیمچ نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اس فوج نے بھی فساد شروع کیا اسوقت یہان ۷۲ رجمنٹ پیادگان بنگال اور ایک رجمنٹ سواران بنگال اور کچھ توپخانہ بنگال اور ۷ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ موجود تھی اور قلعے مین بازو سے رسالے ۷ رجمنٹ کا مقیم تھا اور بازو نے جب رجمنٹ مذکور کا ایک خالی ہسپتال مین تھا تاریخ ۳۰ اور ۳۱ مئی اور یکم جون کو کچھ علامات بیقراری کے اشتہ سپاہ سے نمودار ہوئی مگر بروز دوم وہ سب نابدیدہ ہوئے اور سپاہ نے دوبارہ قول وقسم از روے مذہب اور ایمان کے کیا مگر یہ قول اونکے بھی ایک فریب کے ساتھ تھے کیونکہ تاریخ ۳ جون توپخانے سے ایک آواز توپ کی آئی اور پھر دوسری آئی جسکے سنتے ہی سب فوج آمادہ پرخاش ہوئی اور تمام چھاونی مین منتشر ہوکر بازار کشت وخون وآتش زنی گرم کیا اور سوارون نے تمام چھاونی کا زغمہ کرلیا اور جو سامنے آیا اوسکو قتل کرنا شروع کیا مکانات صاحبان مین آگ لگی پیادے تو لوٹ اور آگ لگانے مین مشغول تھے اور سوار چارون طرف بنگلونکے پھرتے ستھے تاکہ جو صاحب لوگ بنگلے سے باہر آوے اوسے قتل کرین

اب یہان شور محشر سے کم نہ تہا ایک جانب تو سپاہ غل مچاتی تہی اور دوسری جانب آواز توپ و تفنگ آسمان تک پہونچتی تہی اور ادہر شور مظلومونکا اور گریہ و زاری ستمدیدگان کی طبق آسمان کو توڑتی تہی اس عرصے مین وہ بارہوے رجمنٹ گوالیار کا جو ہسپتال مین تہا اوسکو اندر قلعے کے بصد وقت لیگیے اور وہان اونکو گولی وغیرہ سامان جنگ دیا گیا تا کہ قلعے کو مفسدین سے بچاوین اور ایک صوبہ دار اور دو ولایتی سارجن اور بیس چیدہ سپاہی واسطے حفاظت دروازہ قلعہ کے تعینات ہوے چار گہنٹے یہی حال رہا اور قلعہ بند رہا مگر بعد اسکے دو آواز توپ کی باہر سے ہوئین جسکے سنتے ہی گوالیار کی فوج جو قلعے مین تہی وہ بہی مستعد بفساد ہوئی اور صوبہ دار نے حکم دیا کہ دروازہ کہولدو ہرچند لفٹنٹ روز صاحب اور گوردن صاحب اور دیول پورٹ صاحب نے فہمایش کی مگر کچہ اثر نہوا اور صوبہ دار نے خفا ہوکر یہ کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ تمہاری زندگی نرہے گی سوار آکر تمکو مار ڈالینگے ناچار وہ تینون صاحب باہر قلعے کے آئے اور تہوڑے عرصے تک انتظار فوج کمکی کا کیا مگر جب کچہ چارہ باقی نرہا تو وہ وہانسے روانہ ہوے اور چونکہ کوئی سواری یا اسباب اونکے پاس نہ تہا اسواسطے پیادہ پا چلتے چلتے اونکے پیرونمین چہالے پڑگیے جس گانو مین جاتے تہے وہانکے لوگ اونکو نفرت سے تہوکر اور اونکی تذہیک کرتے تہے اور اپنے مکان پر رہنے نہین دیتے تہے کہین کہین اونکو خشک روٹی بصد ذلت و خواری نصیب ہوئی تہی یہ سب صاحب لوگ پندرہ نفر تہے اور اونکے ساتہ چہہ میم اور دس بچے تہے الغرض بصد ذلت و خواری یہ سب مقام دوکلا مین پونہچے یہان رانا صاحب اودے پور نے کچہ سوار تعینات کر رکہے تہے سوار اونکے ہمراہ ہوئے اور اونکو بحفاظت مقامات محفوظ مین رکہا اسطرح ان سب صاحبونکی تکلیف ختم ہوئی اور آیندہ جور و ستم مفسدین سے اونکو نجات ملی

اندور

بعد از مفسدہ گوالیار جو بتاریخ ۱۴ جون برپا ہوا تہا اندور مین بہی بتاریخ یکم جولائی فساد برپا ہوا اور شروع فساد مین کرنیل ڈیورند صاحب رزیڈنٹ دربار ہلکر کو مہاراجہ صاحب نے دو کمپنی پیادہ اور تین ضرب توپ واسطے حفاظت رزیڈنسی کی دی تہین تہوڑے عرصے بعد نواخت آٹہ گہنٹہ صبح کے ان سپاہیون نے باتفاق دیگر سپاہ ہلکر خلاف حکم مہاراجہ صاحب رزیڈنسی پر حملہ کیا اور اکثر انگریز متعلقہ دفتر تار برقی کو قتل کیا اب بیوگل بجنا شروع ہوا فوج بہیل مع سپاہ مہو اور مہد پور حسب الحکم آکر موجود ہوئین مگر سپاہ مہو اور مہدپور نے کرنیل ڈیورند صاحب کے حکم سے انحراف کیا اور اسوقت مین تنبیہ اور تادیب سپاہ مذکور کی بیجا اور بیکار تہی کیونکہ یہ امر ظاہر تہا کہ جب دوسرے روز مفسدین مہو اونکے ساتہ شامل ہونگے تو قتل عام انگریزان ہوگا بدین خیال میم صاحبان اور چہوٹے بچونکو مٹی الواب کوہی پر سوار کرواکر ہمراہی فوج بہیل روانہ مہو کیا اور اس مقام سے بہی ناچاری وہ سب بہاگ کر مقام ہوشنگ آباد کو گیے کیونکہ فوج مقیم مہو نے بہی مفسدہ پردازی پر کمر چست باندہی تہی بعد ازین مفسدین نے مہاراجہ ہلکر سے کچہ شرائط پیش کین اونہونے سب منظور کین مگر حوالہ کر دینا انگریزان کا نمانا اور مہاراجہ صاحب خود فوج مفسدین مین گیے وہان مفسدین نے اونکو صلاح دی کہ تم بہی اپنی فوج طیار کر کے دہلی کو چلو اونہون نے بجواب یہ کہا کہ نہ مجہہ مین اتنی قدرت ہی کہ مین فوج بہرتی کرون اور نہ جسونت راو ہلکر اسقدر رہیہ

چھوڑکر مرے ہین کہ جو اس مہم کیواسطے کفایت کرے اور مہاراجہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ مذہب ہنود مین یہ کہان لکہا ہے کہ عورات اور معصوم بچے تنکو قتل کرو القصہ ایسے ایسی باتین نصیحت آمیز اونسے کہکر اور اونکو اس خونریزی سے منع کرکے مہاراجہ صاحب محل سرا سے کو روانہ ہوے اور مفسدین نے خزانہ لوٹنا شروع کیا اور شامل مفسدین کمپو سے مئو کو ہوکر روانہ دہلی ہوے فقط

مئو

افواج مقیم مئو نے بھی اوسی روز سرکشی شروع کی تھی جس روز فوج اندور نے سر شورش اوٹھایا تھا بتاریخ ۳۰ جون ایک جاسوس متعلقہ پولس نے آکر کرنیل پلیٹ صاحب کمانیر چھاونی کو خبر دی کہ ایک جھنڈہ سبز نصب ہوا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ سب آدمی جو دیندار ہین اور جو سرکار کی حرکات سے ناراض ہین وہ آکر اوسکے گرد جمع ہون مگر اوس روز اس خبر کو پایۂ اعتبار سے ساقط سمجھا تھا بروز دوم یعنی یکم جولائی بدستور سابق سب فوج کی پریٹ ہوئی اور کسیکے حرکات سے یہ نہ پایا گیا کہ وہ آمادہ فساد ہین قریب ساڑھے آٹھ بجے کے آواز ہاے اتواپ اندور کی جانب سے گوش زد ہوئین اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک چٹھی کرنیل ڈیورنڈ صاحب کی جو میل سر سے لکھی ہوئی تھی آئی اوسمین یہ مضمون درج تھا کہ توپخانہ گورہ جلدی ازراہ مہربانی بھیجدو بلکہ ہم پر بمقام رزیڈنسی حملہ آور ہوا ہے بمطابق اسکے فوراً توپخانہ روانہ ہوا مگر بوقت سہ پہر واپس آیا کیونکہ صاحب رزیڈنٹ اندور سے روانہ ہو گئے تھے کپتان ہنگر فورڈ صاحب کمانیر توپخانہ مذکور نے صلاح دی کہ قلعہ مئو پر تسلط توپخانہ بہت ضرور ہے اور یہ صلاح بعد قدرے تامل کے منظور ہوئی میم لوگ اور بچے بھی داخل قلعہ ہوے اور ایک پہرہ جنگی توپخانہ لیٹ کا بفاصلہ پانچ میل جانب اندور نصب کیا گیا اور پچاس سپاہی بجانب شمال چھاونی کے تعینات ہوئی بنظر اسکے کہ سپاہ ہندوستانی کی دلونمین کسیطرح سے بے اعتباری کا گمان نہو پہرہ ہاے ہندوستانی جو قلعے مین سے تھے اونکی نفری زیادہ کی گیی اور اونکے افسر تمام روز اونکی لین مین رہے تاکہ فساد نہو اور اونکے دلونمین اعتبار منجانب سرکار رہی سواے ازین افسران توپخانہ کو حکم ہوا کہ شب کو اپنے سوارونکے ساتھ لین مین رہین مگر سب افسر جب مس کوٹ مین کھانا کھا رہے تھے ایک سوار خفیہ اونکے پاس آیا اور اوسنے آکر کہا کہ اس حکم کی تعمیل نکرنا مگر اس اطلاع خیرخواہی کا کسنے خیال نکیا اور بعد کھانے کے سب صاحب لین کو گیے اور لفٹنٹ فارٹن صاحب متصل گارد جھنڈہ لین کے ایک سوار سے کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک سوار مذکور نے اپنی قرابین اوٹھا کر سر کی اوسکی آواز سے اور سب افسر انگریزی اپنی اپنی آرام گاہ سے اوٹھکر بھاگے اب یہ حال تھا کہ سوار اور پیادہ متعلقہ رجمنٹ ۲۳ کی سب بندوقین مار رہے تھے غرض کہ اسی بارش غلولہ ہاے تفنگ مین سب صاحب لوگ اپنے اپنے مقام سے بھاگے قبل از اس واردات کے کچھ سواران مفسد لین سے جدا ہوکر راستے پر اس ارادے سے کھڑے ہوے کہ جسوقت میجر ہیرس صاحب اونکا کمانڈنٹ آوے اوسکو فوراً قتل کرین اور یہ ارادہ اونکا پورا ہوا یعنی جسوقت صاحب موصوف اپنے بنگلے سے اوٹھکر اونکے نزدیک آے اونہون نے فوراً

گولی مارکر اونکو زمین پہ گرا دیا اور بعد ازان تلوارون سے اونکے جسم کو پارہ پارہ کیا اسوقت افسران ۲۳ رجمنٹ عمارت جنٹ میجر صاحب کے بنگلے مین جسمین مس کوٹ مقرر ہوا تہا کہانا کہاکر چورٹ پی رہے تہے کہ یکایک آواز تفنگ لین سواران سے گوش زد ہوئی اور ایک لحظہ نگذرا تہا کہ ویسے ہی آوازین لین کمپنی گرانڈیر ۲۳ رجمنٹ سے سماعت مین آئین اور چونکہ یہ لین روبرو اوس بنگلے کے تہی جہان وہ سب صاحب مقیم تہے سوائے آواز کے گولیان بہی صاحبان موصوفین کے گرد و پیش آنے لگین اور اب تمام چہاونی سپدیل مین سوائے گولی کے اور کچہ نظر نہ آتا تہا چند صاحبون نے یہ تصور کیا کہ فوج ہلکر نے شاید چہاونی پر حملہ کیا ہے اور اس خیال سے اپنی اپنی کمپنی کے کوارٹر گارد کے جانب روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر اور معاملہ دگرگون دیکہکر ہرچند سپاہ کو فہمایش کی مگر کچہ فائدہ مترتب نہوا اور سپاہ نے اتنی گولیان مارین کہ سوائے گولی کے اور کچہ وہان نظر نہ آتا تہا کرنیل پلیٹ صاحب نے بعد چہین لینے ہتہیار سپاہ گارد قلعہ کے جنکی بندوقین بہی پر تہین حکم دیا کہ توپخانہ چہاونی سپدیل کو روانہ ہو مگر اب بہی کرنیل صاحب کے دلمین اسقدر اعتبار سپاہ کا جاگیر تہا کیونکہ موسم گرما گذشتہ مین جب صاحب موصوف مستعد جانے سپاہ گورہ مین تہے تو سپاہ مذکور نے اونکو عرضی دی تہی کہ وہ اونکو چہوڑکر نجاوین اور اسطرح اپنی محبت و وفاداری ظاہر کی تہی کہ وہ بغیر انتظار کرنے کے توپخانے کے کپتان فگن صاحب اجٹنٹ کو ساتہ لیکر چہاونی کو تنہا روانہ ہوئے اور وہان سپاہ کو فہمایش کر رہے تہے کہ اس عرصے مین کچہ سوار آئے اور سپاہ سے بیان طراز ہوئے کہ ہمنے اپنے کمان افسر کو تو مار ڈالا اب تم کیا کیا چاہتے ہو یہ سنکر سپاہ مین سرگوشی ہونے لگی اور نتیجہ اوسکا یہ نکلا کہ کرنیل پلیٹ صاحب اور کپتان فگن صاحب بہی وہین مارے گیے اور اونکی لاشین دوسرے روز روبروے لین کمپنی نمبر ۷ کے اس حال سے قیمہ کی ہوئی ملین کہ کرنیل صاحب کے دونو رخسارے اوڑ گیے تہے اور اونکی پشت سوراخ سوراخ ہوگیی تہی دونو رانو کا گوشت اوتر گیا تہا اور زنخدان اونکے منہ مین چلے گیے تہے اور تین زخم تلوار کے اونکے منہ اور کہوپڑی پر تہے اور ایک گردن پر اس زور کا ہاتہ لگا تہا کہ جس سے اونکا سر شانے سے جدا ہوگیا تہا اب توپخانہ مذکورہ بالا نے بہی اور مفسدون پر اور گولہ رانی شروع ہوئی مگر قبل از اوسکے آنیکے مکان مس کوٹ اور مکان پادری صاحب اور مکانات کو جو قلعے کی توپون کی زد سے باہر تہے مفسدین نے لوٹ کر جلا دیے تہے دوسرے روز وقت صبح دو توپین جنگی ساتہ وہ صاحب لوگ صرف تہے جو بضرورت جنگی بن گئے تہے واسطے نکال دینے باقیماندہ مفسدین کے جو لین سواران کے نزدیک پہرتے ہوئے نظر آتے تہے آئین اگرچہ وہ مفسدین نظر آئے مگر توپونکو دیکہتے ہی وہ سب بہاگ گیے اب اکثر مکانات جنمین مفسد پناہ گیر ہوئے تہے جلا دیے گیے اور لاشین کرنیل پلیٹ صاحب اور میجر ہیرس صاحب اور کپتان فگن صاحب اور دیگر صاحب لوگونکی لاکر دفنائی گئین ہلکر نے اپنی دوستی اور وفاداری ثابت کرنیکو چار لاکہ روپیہ نقدی اور غلہ اور سامان جنگی بکثرت ہمارے پاس بہیجا اور اسقدر امداد کی کہ ہمارا امن گاہ ایسا مضبوط ہوگیا کہ اگر مفسد ہمارا محاصرہ بہی کرلین اور وہ مدت تک جاری بہی رہتا تو بہی ہم اوسکے متحمل ہو سکتے تہے

اعظم گڈہ

بتاریخ دوم جون ۱۷ رجمنٹ ہندوستانی نے یہان فساد برپا کیا اور لفٹنٹ ہچنس صاحب کو توجان سے ہلاک کیا اور مین صاحب سارجنٹ میجر ون کو زخمی شدید کرکے سات یا آٹہ لاکہ روپیہ اور توپونکا قبضہ کرکے بروز دوم روانہ ملک اودہ ہوے بتاریخ چہارم زمیندار اور دیگر بدمعاشان شہر آمادہ فساد ہوے ساکنین شہر مکانات مخفی مین متواری ہوے اور تا تاریخ ۱۸ ماہ مذکور مخفی رہے اس تاریخ کو ونیبل صاحب اور ڈن صاحب کچہ سوار اور پیدل لیکر آئے اور ساکنین کو طمانیت بخشی کہ وہ اپنی اپنی حفاظت گاہ سے باہر آسے اور اپنے کاروبار مین بدلجمعی مصروف ہونے

منگیر

بتاریخ ششم جولائی صاحب مجسٹریٹ کو ایک عیسائی ہندوستانی نے آکر خبر دی کہ کل شام کو ایک چپراسی ملازم حاجی احمد سوداگر کا ایک آدمی کو دو روپیہ دیکر کہتا تہا کہ ایک چٹہی جو اوسکے پاس موجود تہی مقام پٹنہ علی حسین خان ناظر فوجداری کے پاس لیجا اور وہ بباعث شورش راہ اس سے انکار کرتا تہا بلکہ اوسنے چٹہی نہ لی ہر چند چپراسی مذکور نے اوسکو بہت دہمکایا اور سخت سست کہا مگر اوسنے نہ مانا اور وہ گیا اس خبر سے صاحب موصوف کے دل مین شک پیدا ہوا اور یہ سمجہکر کہ اگر آدمی نہین لیگیا تو چٹہی ڈاکخانے کے ذریعے سے روانہ ہوئی ہوگی خود ڈاکخانہ مین گئے اور صندوق حساب جو کہلوایا تو چٹہی مذکور بعینہٖ دستیاب ہوئی اوسکا مضمون یہ تہا کہ روپیہ جو واسطے ترغیب آمادگی فساد مرسل ہوا تہا پہنچا اور بروز عید یعنی ۳ - اگست قریب ایک ہزار چار سو آدمی آمادہ فساد ہوکر تمام انگریزونکو قتل کرینگے فقط اسمین کچہ اشخاص اہل اسلام باشندہ منگیر خاص اور پٹنے اور بہاگلپور کے شامل تہے اور اکثر اونمین سے ایسے تہے کہ وہ علاقجات معزز سرکاری مین نوکر تہے اس چٹہی کے حال سے واقف ہوکر تدبیر گرفتاری منشی ذکی الدین وکیل عدالت دیوانی اور حاجی احمد کاتب چٹہی مذکور کے عمل مین آئی اور وہ دونو گرفتار ہوکر واسطے تحقیقات کے روانہ بہاگلپور ہوے

بنارس

بتاریخ ۴ ماہ جون رجمنٹ ۳۷ ہندوستانی اور لدہیانہ رجمنٹ سکہ اور ۱۳ سواران کشادہ نے ہنگامہ سازی کی اور یا بین نواخت چار اور پانچ گہنٹے سہ پہر سکہونکو دیکہا کہ وردی پہن کر پریڈ پر جمع ہوتے ہین اور سپاہ ہندوستانی نے بہی وردی پہننی شروع کی کیونکہ اونکو حکم تہا کہ جب کچہ اندیشہ فساد معلوم ہو تم سب طیار ہوکر میدان کوارٹرگارد مین آکر جمع ہونا اس عرصے مین دو یا تین افسر انگریزی گہوڑونکو پاشنہ ڈالے ہوئے لین مین آئے اور بیوگل واسطے باہر آنے فوج کے بجا مطابق آواز بیوگل کے سب سپاہی باہر میدان مین آئے مگر دہوتی اور کرتی پہن کر آئے پاجامے وردی کے نہین پہنے تہے اسلیے حکم ہوا کہ اپنے نیلہ رنگ کے پاجامے پہن کر آؤ چند سپاہی بتابعت حکم پاجامہ پہننے گیے اب اونکو حکم ہوا کہ اپنے ہتہیار بیلون مین رکہدو اونہون نے رکہ دیے اور واپس اپنے افسرونکے پاس آگئے تہے کہ اس عرصے مین بیل تو بند ہوگئی اور اونہون نے کیا دیکہا

کہ توپخانہ اور گورے پیدل چلے آتے ہین اس حال کے دیکھنے سے سپاہ کے دلمین خوف غالب ہوا اور وہ لینونکی طرف بہاگ گئے اور اونکے قفل توڑ کر ہتہیار نکالے اور بندوقین ۱۰ رجمنٹ شاہی کو جو ہتہیارونکا قبضہ کرنیکو آتے تہے مارنی شروع کین سپاہ گورہ نے بہی اپنی بنادیق سے کام لیا غرض کہ طرفین سے خوب گولی چلی آخر کو سپاہ ہندوستانی اپنی لین کیطرف بہاگ گئے اور وہان دیوار ہاے لین کو دیوار پناہ قرار دیکر اوسکی پشت سے گولیان مارتے تہے کرنیل سپوٹس وڈ صاحب نے جب دیکہا کہ سپاہ ہندوستانی دیوارونکی پناہ مین ہوکر گولیان مارتے ہین اونہون نے تمام لین کو آگ لگادی اور ہوا جو موافق تہی تمام ہوان اور تیزی آگ کی بجانب مفسدین شدت سے ہوئی یہان تک کہ تاب نہ لاکر مفسدین بہاگ نکلے اور بہت سے اوسمین جل گیے کیونکہ روز دوم جب وہان جاکر دیکہا تو خاکستر مین سے بوے گوشت سوختہ بکثرت آتی تہی

اب اور دشمن میدان مین آنے والے تہے یعنی جب کپتان ڈوجسن صاحب ۱۳ رجمنٹ مین گیے اور جاکر اونکو اطلاع دی کہ چونکہ اونکا کمانڈنٹ مارا گیا اسواسطے برگیڈیر پونسونبی صاحب نے اونکو یعنی کپتان صاحب کو حکم دیا ہے کہ اونکے رسالے کی کمان کرین تو سب سوارون نے اپنی تلوارین کہینچین اور اونسے کچہ گفتگو سے ناخوشی کی بلکہ ایک سوار نے پستول صاحب موصوف کے مارا جسکے صدمے سے بازو کپتان صاحب کا جدا ہو گیا اب اور وقتین رونما ہوئین یعنی جب کپتان صاحب کا بازو جدا ہو گیا اور اونکا گہوڑا اونکو لیکر بہاگا سکہان رجمنٹ لدہیانہ نے گورونکی طرف بنادیق سرکین اور دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور گورہ سپاہ سپاہ ہندوستانی کے نکالنے مین مصروف تہی اور اودہر کا گمان بہی نہ تہا اس لحاظ سے سکہو اس امر کا تعجب رہا اور جب گورہ اسطرح گولیون ادہر اودہر پہر رہے تہے سکہون نے باعانت کچہ سوارون کے اون پر حملہ کیا اور باقی سوار علیحدہ کہڑے ہوکر تماشا دیکہتے تہے اب سپاہگری سپاہ گورہ کی ظاہر ہوتی ہے یعنی سامنے سے تو ۳۷ رجمنٹ ہندوستانی بارش غلولہ کر رہے تہے اور ایک جانب سے سکہہ اور دوسری طرف سے سوار اون پر گولیان مار رہے تہے کہ سپاہ گورہ ہوشیار ہوکر ایک گروہ اونکا تو بجانب سکہہ سپاہ گیا اور اونکو مارکر بہگادیا اور دوسرا گروہ ۳۷ رجمنٹ کی لین مین گہس گیا اور وہان سنگینون سے مار کر سپاہ مفسد کو کوئی راستہ سواے فرار کے نچہوڑا ۔

اسطرح دشمنون سے فراغت حاصل کرکے سپاہ گورہ حفاظت میم صاحبان اور صاحبان ملکی مین مصروف ہوئی اور اونکو بحفاظت تمام مکان ٹکسال مین پونہچا دیا اودہر تو یہ ہو رہا تہا اور سپاہ گارد ہاے خزانہ و کچہری و مسکوٹ و ہسپتال دغابازون نے جب دیکہا کہ کوئی پرسان حال نہین اونہون نے دست غارتگری دراز کیا اور تمام جہاونی کو لوٹ کر بجانب بنگلہ ہاے صاحبان بارادۂ قتل روانہ ہوے اونکے بنگلونمین آنے سے پیشتر سب صاحب لوگ بہاگ کر مکانات شاگردپیشہ و دیگر مکانات مین جہاونیکے نزدیک محفوظ تہے متواری ہو گیے تہے مگر سپاہیون نے اونکو وہان بہی ڈہونڈ ڈہونڈہ اور وہان سے بہی تلاش کرکے نکالا اور بسختی تمام قتل کیا سواے اون سپاہیان گارد ہاے مذکورہ بالا کے جنہون نے جہاونی کو لوٹا تہا اور سپاہ ۳۷ رجمنٹ بہی جسکو گورون نے سنگینون سے مار کر لین مین سے نکال دیا تہا تمام مقامات مین منتشر ہو گیے یہہ سپاہ سب سے زیادہ مفسد تہی کار قتل وخونریزی مین اور سپاہیون سے گوے سبقت لیگیے تہے

آخرکار یہ بہی رو بفرار لاے اور سپاہ سکہ انکیطرف کو اور سپاہ ہندوستانی بجانب دیگر فرار ہو گیے اور شہر مین دوبارہ صورت امن کی پیدا ہوئی تمام میم لوگ اور صاحبان ملکی کو حکم ہوا کہ ٹکسال مین جاکر رہین یہ مکان بہت مضبوط تہا اور اوسکے بالاخانہ پہ مورچال کے موقع موجود تہے اور شہر بنارس مین آئین جنگی جاری ہوا جو مفسد گرفتار ہو کر آتا تہا اوسکو پہانسی ہوتی تہی چہ چہ اور دس دس مفسدین کو ایک ایک مرتبہ پہانسی دی گیی اور چند عرصے کے بعد کمک کلکتے سے آگئی اور اوسنے اونکا آیندہ بہی رفع کر دیے اس کمک کی سرداری مین کرنیل نیل صاحب تہے اور فوج مندراس فیوزلیرز تہی

ایک صاحب جو اس سب مفسدے مین موجود تہے اسطرح پر حال بیان کرتے ہین کہ میری دانست مین کبہی انگریزون نے اسقدر شجاعت و مردانگی نکی ہوگی جیسے یہ ہوے ہر ایک انگریز خواہ ملکی یا سپاہی دوسرے سے سبقت لیجانے کی خواہش رکہتا تہا اور سارجنٹ میجر ہل صاحب سے جو متعلق سپاہ سکہ ہین کوئی شجاع تر اور دلاور تر نہ تہا جب وہ کمپو مین آے تو تمام خون آلود تہے اور اونکی تلوار اونکا حال کارزار بیان کرتی تہی اور اسی صاحب نے اول میری میم کی خبر زندگی کی مجہے دی تہی اونکا حال یہ ہوا کہ جب میرے مکان سے سب صاحب لوگ جو وہان موجود تہے ہمراہ میجر برٹ صاحب کے روانہ ہوے تو میری میم کو ساتہ لیجانا بہول گیے تہوڑی دور جاکر جو یاد آئی تو میجر صاحب نے کہا کہ مین جاکر اونکو لاتا ہون مگر ایک سپاہی گورہ نمبرا نے کہا کہ مین جاکر لاتا ہون اور بہاگ کر اونکو بغل مین لیکر بارش غلولہ ہای مفسدین مین زندہ لے آیا جب فساد کچہ کم ہوا تو ہم لوگ سوار انکی طرف گیے اور وہان طیاری شب باشی کی قریب نواخت دو گہنٹہ صبح مین نے سنا کہ میری میم کپتان برون صاحب کے بنگلے مین ہے یہ سنکر مین اور سارجنٹ میجر ہل اور ایک سپاہی ۱۰ رجمنٹ کا تینون گیے اور دیکہا کہ میری میم اور کپتان برون صاحب اور اونکی میم اور بچے سب زندہ ہین مگر طوسیلے مین مخفی ہین غرض کہ وہانسے اونکو نکال کر ہم سواران مین لاے یہان کے مفسدین کی ایک تعریف کرنی چاہیے کہ اونہون نے کسی میم یا بچے کو نہین مارا اور نہ خزانہ لوٹا صرف اپنی رجمنٹ کا خزانہ لوٹ لیا اور کسی سے کچہ نہ بولے مین اب مقام چنار مین ہون اور یہان اسطرح پر آیا کہ راجہ رامنگر نے ایک کشتی بہیجی تہی اوسمین مین اور میجر برٹ صاحب اور کپتان ڈنبار صاحب اور انسین بلٹن صاحب اور گیارہ سپاہی ۸۴ رجمنٹ کے اور تین یا چار اور نمکحلال آدمی جنہون نے ہتہیار بخلاف سرکار نہین اوٹہاے تہے ہم سب سوار ہو کر اس مقام کی حفاظت کے واسطے آے ہین اور یہان ہم اسقدر سب طرح کے سامان سے درست ہین کہ کچہ ہو اس مقام کو نچہوڑین گے جب مین تاریخ ۶ بنارس سے روانہ ہوا تہا اوسوقت تک میجر گالس صاحب رسالہ ۱۳ کے اور تین سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے اور جنکیس صاحب اوتہی کری یعنی ڈاکٹر خورد دفن ہو چکے تہے

انسین چمپن صاحب زخمی شدید ہوے تہے اونکے منہہ مین زخم آیا تہا جسکے صدمے سے اونکا تالو بہی پہٹ گیا تہا اور ہیٹر صاحب ۲۵ رجمنٹ کے جو ۳۷ رجمنٹ کے ساتہ کام دیتے تہے اونکی دونون ٹانگین شکست ہو گیی تہین اونمین سے ایک تو براے ڈاکٹر صاحب کاٹی گیی اور ٹوڈہی صاحب ۳ رجمنٹ کے بازو مین زخم آیا تہا اور دس یا پندرہ سپاہی گورہ بہی زخمی ہوے تہے

حیدرآباد

بماہ جولائی افواج نظام حیدرآباد خود سر ہوگیی ۱۲ نفر سواران اول رسالہ نظام جنہون نے بمقام اورنگ آباد مفسدہ پردازی کی تہی بتاریخ ۷ جولائی گرفتار ہوکر واسطے سزاے اعمال قبیحہ سپرد صاحب رزیڈنٹ بہادر کیے گیے تہے اس امر سے جس سے نظام اور اونکے رکن سلطنت کی نمکحلالی بہ نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہوتی تہی شہر والونکو نہایت تعجب ہوا بلکہ سب لوگ متوحش ہو گیے بتاریخ ۱۷ ایک گروہ کثیر نے جمع ہوکر محل نظام کو نرغہ کرلیا اور بسختی و درشتی پیش آکر طلبگار رہائی مجرمان مذکورہ بالا ہوے یہ گروہ اول مولوی صاحب کلان کے مکان پر جاکر مستدعی حکم اور دغا کے ہوے مگر جب مولوی صاحب نے حکم دینے سے انکار کیا بلکہ اس امر کے باز آنے کی فہمایش کی تو اونہون نے اپنا غصہ مولوی صاحب پر چہانٹا یعنی اونہین کا سر دوش سے اول جدا کیا بعد ازین وہ سب بجانب محلات روانہ ہوے اور جاکر محل کو گہیر لیا اور شور وغل مچانا شروع کیا اور درخواست رہائی مجرمان کی کی یہہ خبر فوراً صاحب رزیڈنٹ کو دی گیی اور صاحب موصوف نے اسکی اطلاع صاحب کمانڈنٹ کنٹنجنٹ فوج نظام کو بذریعہ تار برقی دی حکم مناسبہ کرنیل فورڈ صاحب کمانڈنگ توپخانہ کو بہی دیے گیے توپ جو علامت اندیشہ کے ظاہر کرنیکے واسطے مقرر تہی سر ہوئی اور ریزیڈنٹ پر جو چہارم توپخانہ موجود تہا اوسکے ساتہ افواج مفصلہ ذیل شامل ہوگیی چار توپین توپخانہ اسپی اور ہفتم سواران کشادہ سوم رجمنٹ گورہ اور نیم اور ۲۲ اور ۲۴ اور ۴۱ اور ۴۲ رجمنٹہاے ہندوستانی منجملہ انکی نصف توپخانہ اسپی اور دو رسالہ سواران کشادہ اور بہت سے پیدل سپاہی بجانب کوٹہی رزیڈنسی روانہ ہوے اور وہان پہونچکر میجر براس صاحب کے توپخانے کے ساتہ جو کام مین وہان مصروف تہے شامل ہو گیے یہ کوٹہی شہر سے باہر بفاصلہ چند میل چہاونی سے تعمیر کی گیی ہے رکن سلطنت سالار جنگ نے صاحب رزیڈنٹ کو کہلا بہیجا کہ ایک گروہ کثیر شہر سے وقت شب بارادہ حملہ آوری کے کوٹہی کی طرف روانہ ہوے ہین اور عجب نہین کہ وہان آکر فساد کرین یہ خبر سنتے ہی طیاری جنگ شروع ہوئی اور سوارونکو حکم آگے جانیکا ہوا اور جسوقت توپخانہ احاطہ رزیڈنسی سے باہر نکلا اوسی وقت گروہ مذکور نظر آے توپخانے نے بمجرد دیکہنے کے گولہ رانی شروع کی اور تہوڑے عرصے مین مفسدین کو منتشر کردیا اکثر مفسدین میدان جنگ مین کشتہ پڑے تہے اور بہت مفسد گرفتار ہوکر پہانسی پاگیے

سواے حیدرآباد کے اس نواح مین اور چند مقامات مین بہی مفسدہ پردازی ہوئی تہی مگر وہ ایسے نہین کہ اونکا بیان علیحدہ علیحدہ تحریر کیا جاوے لہذا اونکے نام ذیل مین درج کرکے اکتفا کیا گیا وہ مقامات یہ ہین

اسیرگڈہ کولاپور اور دو چار اور چہوٹے چہوٹے مقامات تہے جنہین فسادونے کچہ منہہ دکہایا تہا مگر امثال عدو مال سرکار دولت مدار کے ہاتہون منہہ کی کہاکر پشت دکہاکر بیٹہ گیا تہا اور اوسکو بانی مبانی سیاست حکومت سرکار سے سزاے اعمال نکوہیدہ کو پہونچ کر نیست ونابود ہو گیے تہے

ناگود

تبارخ ۱۴ ماہ ستمبر خبر اس امر کی بمقام ناگود پونہچی کہ مفسدین دیناپور و رام گڈہ بہمراہی جبکہ کورسین مفسد کے مقام باندا سے روانہ ہوکر عازم ناگود ہین لشب ۱۶ مفسدین مذکور بفاصلہ ۲۰ میل کے مقام مذکور سے تہے اور عہدہ داران ہندوستانی نی بیان کیا کہ مردم مقام مذکور ہمراہ اونکے رہکر مستعد جنگ وپیکار ہونگے سمین خیال ایک مقام واسطے جنگ گاہ کے برلب نالہ آب تجویز ہوا جو سامان جنگ کہ فاضل تصور کیا گیا تہا اوسکو خلاصیان رجمنٹ نے بامداد سپاہ مذکور چاہات قرب وجوار مین ڈال دیا اور طیاری جنگ کی عمل مین آئی

ایک صاحب اسطرح بیان کرتے ہین کہ تبارخ ۱۶ وقت نواخت نوگھنٹہ شب صاحب کلکٹر نے کہلا بہیجا کہ مفسد قریب ہین اور صبح کو ہمپر حملہ آور ہونگے اوسیوقت رجمنٹ موجودہ کو پریٹ کا حکم ہوا اور اونکے سامنے آٹہ سو ہتہیار جو فاضل سمجھے توڑے اور جو چہہ توپین موجود تہین اونمین میخ ماردی بعد اسکے رجمنٹ بجانب کیمپ روانہ ہوئی جب ہم سب کیمپ مین پہونچے صاحب کمانڈنگ افسر نے چاہا کہ رجمنٹ کو آگے بڑہا دے اور قریب دو سو گز آگے بڑہ گئے تہے کہ ایک سپاہی نے جو گارد اول مین تہا حکم مقام کا اور طیاری ہتہیار کا دیا اور اوسکے حکم کی سب رجمنٹ نے تعمیل کی جب ہمنے آواز بنادیق سر کرنے کی سنی ہمکو یہ خیال آیا کہ وقت کو غنیمت سمجھکر بہاگ جانا چاہیے اور ہمنے ایسا ہی کیا اور کسی سپاہی نے ہمپر گولی نہ چلائی ایک افسر جو پیادہ تہا اوسکو اونہون نے گرفتار کیا اور جا بجا پہرایا بعد ازان کسی نے کہا کہ اوسکو مار ڈالو مگر اور سپاہیون نے اوسکو نمارنے دیا اور کہا کہ مارنے سے کیا ہوگا اوسے چہوڑ دو بعد از پندرہ روز کی ہرزہ گردی اور بیابان نوردی کے ہم مقام مرزاپور وارد ہوے اور ہمارے ساتہ دو سو پچاس سپاہی وغیرہ جو شامل ہمارے تہے مقام مذکور مین آے بعد از ہم لوگونکے بہاگ جانیکے سپاہ واپس ناگود کو روانہ ہوئی اور وہان تمام میگزین درمیان سپاہ ۷ اور ۸ اور ۴۰ رجمنٹ کے اور درمیان پلٹن رامگڈہ کے جو دوسرے روز مقام مذکور مین وارد ہوے تہے برابر تقسیم کردیا سپاہ مذکور دو روز ناگود مین رہی اور اس عرصے مین تمام بنگلہ جلاکر بجانب باندا واپس روانہ ہوے صوبہ دار ۵۰ رجمنٹ جو نہایت حرامزادہ اور واقف زبان انگریزی تہا میجر جنرل فوج مذکور کا مقرر ہوا اس فوج کو صرف اسی ہزار روپیہ خزانے سے دستیاب ہوا سب افسر انگریزی بسلامت مقام مرزاپور تک پہونچے اور راستے مین سواے شدائد موسم کے اور کسی طرح کی تکلیف منجانب مفسدین نہوئی

جبلپور

۵۲ رجمنٹ ہندوستانی جو یہان مقیم تہی مدت تک نمک حلال رہی مگر اونکی وفاداری پر بدگمانی بہت تہی اور اس امر کے انتظار رہتے تہے کہ دیکہیے کب تک یہ ایسے نمک حلال رہتے ہین سپاہ رجمنٹ مذکور کو کہا گیا تہا کہ اگر وہ نمک حلال سرکار رہینگے تو اونکو دوچند بہتا ملیگا اس اقرار سے بہت کام نکلا یعنی ماورائے اونکے اپنی فساد نکرنیکے اونہون نے فرو کرنے ہنگامے میں جو بندیلون نے پرگنہ سرحدات پر کیا تہا خوب کوشش کی تبارخ ۱۵ ستمبر وقت نواخت نوگھنٹہ شب یہ خبر پونہچی کہ سپاہ مستعد اس امر پر ہے کہ جو لوگ بجرم ہنگامہ سرداری مقید ہوئے ہین اونکو جیلخانے سے رہا کرین اور جتنے انگریز مقام مذکور پر موجود تہے اونکو قتل کرینگے یہ خبر سنکر ایک سو پیادہ

مندراجی اور چند سواران مندراجی واسطے حفاظت جیلخانہ کے روانہ کیے گیے اور چند لحظہ مین تمام سپاہ پہرہ وغیرہ کی اپنے اپنے مقامات پر مستعد ہو گیی اور دو ضرب توپ معہ ۱۹ نفر گولندازان گورہ اور ایک سو سپاہ پیدل اور باقیماندہ سواران مندراجی کمربستہ طیار ہوے کہ جہان ضرورت ہو وہان روانہ ہون پہرہ ہاے جنگی سوار اور پیادہ کے گرد رزیڈنسی کے قائم کیے گیے اور دو غول سوارونکے بطرف پترول گرد چہاونی کے گشت کرنے پر آمادہ کیے گیے قریب ایک بجے تک کوئی واردات وقوع مین نہ آئی اس نظر سے وہ سپاہی جو کام پر تعینات ہوے تھے اپنے اپنے بستر پر جاکر لیٹ رہے لیکن آدہے گھنٹے کے بعد اندیشہ فساد جو دلونمین تہا ظاہر ہو گیا اور لین کیطرف سے آواز ہاے تفنگ گوش زد ہونے لگی آخرش یہ خبر بپایہ صداقت کو پہونچی اور تمام فوج ہمراہی دوبارہ طیار ہوئی عرصہ قلیل کے بعد بعضے افسر ہندوستانی اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ رزیڈنسی مین آے اور صداقت خبر رہائی چند مقیدین کی کی اور بیان کیا کہ چند بدمعاشون نے یہ ہنگامہ کرکے تفنگ اندازی کی تہی اسپر شمار سب سپاہ کا ہوا جس سے معلوم ہوا کہ آٹہ سپاہی ۵۲ رجمنٹ کے اور ایک سپاہی گارد عقب کا معہ اپنے ہتہیارونکے مفرور تہے

اس عرصے مین شور و غل آتش زدگی کا بلند ہوا اور دریافت ہوا کہ ایک چہوٹا سا بنگلہ جو قریب لین کے واقع تہا مفرورین مذکور نے جلایا تہا تمام سپاہی ہمراہی صبح تک مسلح رہے اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی سواے ازین دلیل اور قواعد وغیرہ حسب دستور سب ہوا اور ظاہر مین کوئی علامت ہنگامے کی موجود نہ تہی اور سپاہ سب نیک رویہ معلوم ہوتی تہی

قریب تین بجے صبح کے وہ قیدی جنکی رہائی مشہور ہوئی تہی جیلخانہ سے لاکر توپخانے مین رکہے گیے اور جو سپاہ مندراجی جیلخانے پر تعینات ہوے تہے اون پر کیی گولیان آئین مگر کسیکو آسیب نہ پہونچا اور نہ سر کرنے والا اون گولیونکا معلوم ہوا

اس سے بہی زیادہ وحشت انگیز تر واقعات درپیش ہوے یعنی قریب عرصہ دو یا تین مہینے سے راجہ شنکر شاہ جو خاندان راجہ گونڈ مین سے ہے تدابیر واسطے بربادی صاحبان انگریز مقیم جبلپور و آتش زنی بنگلہ ہا و غارتگری خزانہ و رعایا مین مصروف تہا اور اوسکے ساتہ رگہوناتہ شاہ اوسکا فرزند و دیگر مفسدین سازش رکہتے تہے اس سرکشی کی اطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر لفٹننٹ کلارک صاحب کو پہونچی صاحب موصوف نے ایک چپراسی کو بلباس فقیرانہ واسطے دریافت حال کے روانہ کیا اور اوسکی زبانی صداقت خبر کی ظاہر ہوئی لہذا حکم ہوا کہ ایک گروہ کثیر سپاہ پولس کا اوپر بنگلہ کلارک صاحب کے جمع ہو اور جب وہ سب جمع ہوے تو صاحب موصوف اونکو لیکر بجانب مکان راجہ مذکور روانہ ہوے جب مکان قریب ایک میل کے فاصلے پر رہا تو صاحب موصوف سوارونکو لیکر دوڑ پڑے اور جاکر کانون کو گھیر لیا اور بروقت پہونچنے سپاہ پیدل پولس کے مفسدین کو گرفتار کر لیا

دو روز تحقیقات اس مقدمے کی روبروے لفٹننٹ کلارک صاحب ڈپٹی کمشنر جبلپور اور لفٹننٹ ڈانگلس صاحب ڈپٹی کمشنر اضلاع منڈلا اور کپتان ملسن صاحب متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی کی ہوتی رہی اور جرم سرکشی کا نسبت

راجہ مذکور اور اوسکے فرزند کی شمولیت بپایۂ تحقیق کو پونہچا بعد تحقیقات اور ثبوت جرم حکم اوڑا دینے کا توپ سے نسبت ہر دو مجرمون کے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۸ - وقت صبح تعمیل اس حکم کی احاطہ کوٹھی ریذیڈنسی مین عمل مین آئی

فیض آباد مین مضافات ملک اودہ

بتاریخ ۸ - ماہ جون بوقت شب ششم اودہ پیادگان نے بوگل ہنگامہ پردازی کا بجایا اور ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی سے اوسکی تقلید کی اور ہر ایک سپاہی اپنے ہتھیار لینیکو دوڑا یہ خبر سنکر میجر ملس صاحب نے اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ توپون پر جاوین وہ بموجب حکم کے چلے مگر دوم کمپنی ۲۲ رجمنٹ نے جو توپون پر تعینات تہے جمع ہو کر سنگین اپنی آگے کردین اور کسی گولنداز کو توپ کے قریب نہ آنے دیا بعد ازین میجر ملس صاحب نے حکم آگے بڑہانے توپون کا دیا مگر سپاہ مذکور نے اسکی تعمیل بہی نہ ہونے دی اور نہ کسی افسر کو نزدیک توپون کے آنے دیا

بیان ہنگامہ پردازی سپاہ ۲۲ رجمنٹ کا عجب تماشے کا ہے یعنی گو اونہون نے فساد کیا مگر ہنگام فساد مین بہی اپنے افسرونکی جان اور مال تک کی حفاظت کی اونکے بنگلہ ہا کو بچایا اور گاردہای سپاہ میگزین اور دیگر اسباب سرکاری پر تعینات کیے اور جابجا پہرہ ہای جنگی نصب کیے تاکہ دہاتی اور شہری لوگ دست غارتگری دراز نکرین اور ایک کونسل سب سپاہ کی واسطے انتظام آیندہ کے قرار دی اوس مین فشر صاحب کے رسالے والون نے صلاح بیچ قتل کرنے افسران انگریزی کے دی مگر ۲۲ رجمنٹ نے اسکے خلاف راے دی اور سب افسران انگریزی کو کہا کہ تم جہان چاہو وہان چلے جاؤ بلکہ اپنے اسلحہ خانگی اور اسباب بہی اپنے ساتھ لیجاؤ مگر اسباب و سامان سرکاری نملیگا کیونکہ وہ سب اب شاہ اودہ کا مال ہے یہ سنکر افسرون نے کشتیان واسطے سواری اور باربرداری کے طلب کین سپاہ نے ایک رسالہ دار کو جو کمشنری جنرل مقرر ہوا تہا حکم دیا کہ کشتیان بہم پونہچا دو اوسنے کشتیان دین مگر ایسی چہوٹی تہین کہ سواے ایک دست بقچے کے افسران مذکورین اور کچہ ہمراہ نہ لے سکے وقت روانگی مفسدین نے نوسو روپیہ خزانہ سرکاری مین سے نکالکر واسطے خرچ راہ کے اونکو دیا یہ حال دیکہکر جب افسران مذکورین نے پہر اونکو فہمایش و ترغیب رفاقت کے کی تو اونہون نے باادب تمام جواب دیا کہ ہم اب زیر حکم اپنے ہندوستانی افسرونکے ہین اور صوبہ دار میجر ۲۲ رجمنٹ کا کمانیر چہاونی مقرر ہوا ہے اور ہر ایک کمپنی نے اپنے اپنے افسر کو سردار مقرر کیا ہے

جس روز افسران انگریزی اس مقام سے روانہ ہوتے تہے اوسی روز خبر آنے ۱۷ رجمنٹ کی جو مستعد بہ ہنگامہ پردازی تہی پونہچی بلکہ ایک روز پیشتر حسب معمول گارد رسد کا بہی فیض آباد مین آگیا تہا اور دوسرے روز گارد آخر ۱۷ رجمنٹ مذکور کا بر لب دریا وارد ہوا کرنیل او براین صاحب متعلق ششم پیادگان اودہ اور اندرسن صاحب متعلق ۲۲ رجمنٹ اور لفٹنٹ گوردن صاحب ششم پیادگان اور لفٹنٹ پرسیول صاحب متعلق توپخانہ مقام دنیاپور سلامت پونہچے اور دو افسر جو انکے ساتھ کشتی پر سوار ہوے تہے کسی مقام پر اثناء راہ مین بارادہ جانے گورکہپور کے اوتر گیے تہے اور شاید مفسدین کے ہاتہ سے کہین مارے گیے ہونگے راجہ مان سنگہ نے جسکو شاہ دہلی نے سپہ سالار ملک اودہ کا مقرر کیا تہا بہت میم لوگونکو اپنی حفاظت مین رکہا اور اقرار مہربانی پیش آنیکا کیا ایک میم کو جسکو عنقریب بچہ ہونیوالا تہا

اوسکا شوہر جو کپتان ۲۲ رجمنٹ کا تھا چھاونی مین لیگیا اور اوسنے وہان سپاہ سے کہا کہ اگر تم مجکو مار ڈالو گے تو اس میم کی حفاظت ضرور کرنا یہ سنکر ایک عبدالواحد جسکا مکان قریب اوس جانب دریا کے تھا اوٹھا اور باجازت سپاہ دونوکو اپنے مکان مین لیگیا اور ایک ڈاکٹر بھی اونکے پاس سپاہ نے بھیجدیا بعد فساد کے بھی سپاہی افسران انگریزی کی سلامی دیتے تھے اور اونکے ساتھ باادب پیش آتے تھے بلکہ اکثر سپاہی تو آبدیدہ ہوکر نہایت تاسف ظاہر کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ ہمارا کیا چارہ نہین ہے جب سب سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا ہم بھی لاچار اونکے شامل ہوگئے القصہ فیض آباد سے روانہ ہوکر یہ سب افسر بمقام اجودھیا وارد ہوئے وہانکے رئیس نے اونکی بہت خاطرداری کی اور بتواضع وتکریم پیش آیا اور اوسنے اقرار بہم پہونچانے بڑی کشتیونکا کیا مگر وہان سے روانہ ہوکر جو نو دن اونکو راستے مین گذرے اون دنونمین اونکو بڑی صعوبتین رونما ہوئین اور بعضے بعضے مقام سے تو بمشکل جانبر ہوئے کیونکہ اکثر گذر بہاسے خام جو برلب دریاسے گھاگرہ واقع ہین اور اونمین مسلح مفسد آمادہ بفساد جمع تھے اونکے ہاتھ سے بچنا فی الحقیقت بہت مشکل تھا

ایک صاحب بوگل نواز توپخانہ مسمی جورج دہمسن اسطرح پر اپنا حال بیان کرتا ہے کہ

جب ہم کشتی پر سوار ہوتے تھے تو ہمنے دیکھا کہ سپاہی ۲۲ رجمنٹ کے بجانب خزانہ سرکاری روان اور دوان تھے اوس روز کپتان ڈرمنڈ صاحب کوٹھی مین جہان خزانہ بنظر حفاظت رکھا تھا دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ موجود تھا غرض کہ فیض آباد سے روانہ ہوکر بیگم گنج مین جو قریب دس میل کے فاصلے پر ہے پہنچے فیض آباد سے سے پہنچے وہان دیکھا کہ مفسد جمع ہین قریب نواخت یک ونیم گھنٹے کے اون لوگون نے ہم پر بندوقین سرکین وہان قریب آٹھ یا نو سو مفسد جمع تھے اونمین سے سوا دو سو نے ہمپر وار کیا تھا مگر ہم اونسے چند سو گز کے فاصلے پر تھے اور کرنیل گولڈنی صاحب نے یہ صلاح دی کہ دوسرے کنارے کی جانب گھاگرہ کے کشتی لیجاوین اودہر جاتے ہوئے ہماری کشتی ایک جہاو کے کہیت مین اٹک گئی مفسدون نے کشتیون پر سوار ہوکر ہمارا تعاقب کیا ہم بھی اوس کہیت سے بجانب کشتی جو آگئی تھی روان ہوئے اب ہم مین اور مفسدین مین چالیس یا پچاس گز کا فاصلہ باقی رہگیا تھا اس دوا دوش مین میجر ملس صاحب غرق آب ہوگئے اور سارجنٹ میجر اور لفٹننٹ ریچی صاحب اور راقم بھی گرفتار ہوگئے مفسدین ہمکو مقام قیام گاہ بدمعاشان پر لیگئے وہان ۱۷ رجمنٹ اور ۲۲ رجمنٹ پیادہ ہندوستانی اور ۱۷ رجمنٹ سواران کشادہ موجود تھے القصہ ہمکو دوسرے صوبہدار کے جو کمانڈنگ مفسدین کا مقرر ہوا تھا لیگئے مین اوسکا نام نہین جانتا مگر وہ ہندو تھا اور ۱۷ رجمنٹ مین سابق ملازم تھا آدمی معمر اور پتلی جسم کا تھا قد اوسکا پانچ فٹ آٹھ انچ بلند تھا اور بال سفید تھے اوسکے چہرے پر کوئی بال نہ تھا اور رنگت سیاہ تھی جب ہم اوسکے روبرو پہنچے اوسنے ہم سے سوال کیا کہ تم کون ہو ہمنے جواب دیا کہ ہم فلانے ہین بعد ازین اوسنے اہل اسلام سے تو قرآن کے اور ہنود سے گئو یعنی گاو کی قسم اس بات کے لیے کہ وہ ہمکو نہ مارینگے اور قسم لیکر ہمکو چھوڑ دیا جب ہم وہانسے روانہ ہوئے تو دو سپاہی ۱۷ رجمنٹ کے آگے بڑہے اور ہمپر حملہ آور ہوئے اونکی گولیون سے

سارجنٹ بیچر اور لفٹنٹ برایٹ صاحب تو مارے گیے مگر مجکو ایک گولنداز نے بچا کر سرای بیگم گنج مین پوشیدہ کیا اور بعد ازان متبدل لباس کرا کر مجکو وہان سے روانہ کیا جب ہم صوبہ دار مذکورہ بالا سے گفتگو کر رہے تہے اوسوقت پندرہ یا سولہ سوار اور دس یا بارہ پیدل سپاہی درپے تلاش باقیماندہ صاحبان جو کشتیون پر تہے گیے اور ہم نے بگوش خود آواز تفنگ جانب دریا سے سنی تہوڑے عرصے کے بعد سواران مذکور واپس آے اور بیان طراز ہوے کہ اونہون نے کرنیل گولڈنی صاحب اور چہہ اور صاحب لوگونکو قتل کیا اور تین صاحب لوگ بہاگ گیے جب مین تاریخ ۱۰ بمقام ٹانڈا آیا تو وہان لوگونکی زبانی سنا کہ چہہ یا سات صاحب لوگ تو مارے گیے اور دو یا تین کو زمینداران ضلع گورکہپور نے بچا لیا بعد ازین مین براہ متوپور اور شاہگنج اور جونپور کے ادہر چلا آیا کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر اور کپتان اور صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور برود فورڈ صاحب اور کپتان تہربرن صاحب راجہ مانسنگہ کے پاس پہونچے اور راجہ نے اقرار اونکی حفاظت اور پناہ دہی کا کیا جب مین مقام متوپور مین تہا تو مین نے سنا تہا کہ صاحبان مذکورہ بالا بہمرہی و حفاظت گارد راجہ مانسنگہ بسواری کشتی اپنے اپنے عیال و اطفال کے پاس جاتے ہین اور بمقام ٹانڈا میرے یہ گوش زد ہوا تہا کہ فنٹس جیرلڈ صاحب کرانی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر اور سارجنٹ برسٹ صاحب کچہ سارجنٹون کے عیال و اطفال لیکر براہ سلطانپور الہ آباد کو جاتے تہے کہ معہ زن و بچہ راستے مین مارے گیے اور مجہے کچہ معلوم نہین کہ اون صاحبونکا کیا حال ہوا جو ہمارے پیچہے کشتیون پر بوقت روانگی فیض آباد سے سوار ہوے تہے

فنٹس جیرلڈ صاحب کی میم کو جو جو مصائب اور صعوبات مقام فیض آباد سے روانہ ہوکر پیش آئے تہے اونکا بیان ذیل مین کیا جاتا ہے

تاریخ ۹ جون مین یعنی میم صاحبہ موصوفہ قلعہ راجہ امام سنگہ مین گیے وہان اور بہی کچہ عیسائی پناہ گیر تہے مگر افسوس کہ مسٹر ایڈورڈ صاحب یعنی شوہر مجہسے چند گہنٹہ پیشتر وہان سے روانہ ہوچکا تہا پوربیون نے راجہ امام سنگہ کو پیغام بہیجا کہ سب انگریزونکو اونکے حوالے کردے راجہ نے بجواب کہلا بہیجا کہ کوئی صاحب میرے یہان نہین ہے پہر اونہون نے دوبارہ سوال کیا کہ جو میم وغیرہ ہون اونکو دیدے یہ سنکر راجہ نے اوسی وقت حکم دیا کہ آٹہ سو جوان ہمراہ میم صاحبونکے جاوین اور ہم کو اپنے قلعہ مین سے روانہ کردیا مین صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم کے ساتہ ایک گاڑی پر سوار تہی ہم آٹہ بجے شب کے روانہ ہوے اور سولہ میل سے زیادہ فاصلے تک راستا بچاتے ہوے کہیتونمین سے جاتے تہے اثناے راہ مین بباعث صدمۂ گاڑی کے تین روز رہے تہے آخرکار بوقت صبح ہم گہاٹ پر پہونچے وہان ایک کشتی ہمارے واسطے موجود تہی اور ہم ۲۹ آدمی اوسمین سوار ہونے والے تہے تفصیل سوارونکی یہ ہے کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر معہ میم صاحبہ اور دو بچے کپتان تہربرن صاحب معہ میم اور بچے کے اور اونکی میم صاحبہ کو ایک اور ہونے والا تہا کپتان مو اسن صاحب معہ میم اور چار بچے کپتان بی صاحب معہ میم اور

اونکے سالی معہ پانچ بچونکے لفٹنٹ براڈ ورڈ صاحب اور میم ہرسٹ صاحب معہ میم اور بچے اور اڈورڈ اور مین اور ایک بچہ اسقدر تو ہم آدمی تہے مگر ہمارے ساتہ کسیکے کچہ کہانا سوای دو بکس اررورٹ جو ایک قسم کا کہانا ولایتی ہوتاہے اور قدرے چاے کے موجود نہ تہا اون دو بکس مین سے ایک میرے پاس تہا اور دوسرا بی صاحب کے میم کے پاس الغرض تین روز تک ہمکو فاقہ تہا کیونکہ اررورٹ تو بچونکے واسطے ہمنے رکہ چہوڑے تہے اور کوئی کوئی میم کسیوقت کچہ اوسمین سے کہا لیتے تہے ہم باقیماندہ کو کبہی نان آرد نیم پختہ ملجاتے تہے اسپر بہی زیادہ سختی یہ تہی کہ گرمی کشتی پر بشدت تہی اور ہم مین سے کسیکے پاس دوسرا جوڑا پارچہ پوشیدنی کا نہ تہا اور اگر کسیکے پاس کوئی شی زائد بہی تہی تو وہ مفسدین نے لوٹ لی تہی ایک شب ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور ہم وہان سے کچہ خوشآمد اور کچہ پیشکش کرکے بچ گیے مگر اونہون نے دوسرے گانون والونکو اطلاع ہمارے آنے کی دی اور اونہون نے کشتی گرفتار کرکے کناری پر لگادی اور طلب کا ہاتہ دراز کیا وہ قریب دوسو آدمیونکے تہے اور اونکا سردار بہی اونکے ساتہ تہا جو کچہ اونہون نے طلب کیا اور ہمارے پاس موجود تہا وہ ہمنے اونکو دیا کپتان آمور صاحب نے سردار کو بخوشآمد اور چاپلوسی کہا کہ ہم تمہارے اختیار مین ہین چاہو مارو چاہو زندہ رکہو مگر ہمارے مارنے سے تمکو کچہ فائدہ نہین ہے آیندہ تمکو اختیار ہے غرض ایسی خوشآمد آمیز باتون سے سردار انکو بہت خوش ہوا اور اوسنے ہمکو چہوڑ دیا مگر یہ کہا کہ کپتان بڈ صاحب ایک چٹہی اس مضمون کی لکہدین کہ اوسنے یہان کوئی کسیطرح یہ مزاحم نہین ہوا ہے یہانسے روانہ ہوکر رستہ قلیل سطے کیا تہا کہ یہ صلاح قرار پائی کہ آگے جانا مناسب نہین اور بہتر ہے کہ بابو بلنسنگہ کے قلعے مین چندے اقامت کرین غرض وہان گیے اور پانچ روز تک بطور چلہ کٹان اونکے کارخانے مین دال روٹی اوٹہا کر بسر کرتے رہے اور بباعث تعفن اور غذاے مختلف کے اکثر بچے بیمار ہوگیے بلکہ نوبت یہانتک ہوئی تہی کہ اگر چندے دیگر وہان قیام ہوتا تو مین اس بیان کے کرنے سے محروم رہتی یعنی مین نہ زندہ رہتی اور نہ یہ حال لکہتی القصہ ہم مین سے کسیکو باعث نہ معلوم ہوا کہ راجہ نے ہمکو اتنے دن اپنے پاس کیون رکہا مگر بعد ازان کچہ ملاح اور سپاہی ہمراہ دیکر روانہ کیا مگر یہ سپاہی ایسے تہے کہ جب کوئی وقت آتا تہا تو وہ کنارہ کش ہوجاتے تہے جب ہم قلعے سے روانہ ہوے تو ایک مقام پر جسکا نام بنجور تہا پہونچے وہان ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور جو افسر سپاہ راجہ نے ہمارے ساتہ کیا تہا اوسنے ہماری حفاظت کے واسطے اقرار ڈہائی سو روپیہ کے دینے کا کیا جب ہماری کشتی روکی گیی تہی تو ہم سب کشتی مین چہپتے پہرتے تہے اس دارو گیر مین ایڈورڈ صاحب اور مٹہیوس صاحب تو مارے گیے مگر بوشیر صاحب بچ رہے فقط

اوریا

پیانا صاحب معہ گرنہتہ صاحب کے جو اس مقام سے فراری ہوکر جان بسلامت لیگیے تہے اسطرح حال ہنگامہ مقام اوریا جو تاریخ ۱۴ ماہ جون واقع ہوا تہا بیان کرتے ہین

ہنگام قریب آنے مفسدین جانسی کے راقم معہ اپنے اور گرنہتہ صاحب کے عیال و اطفال کے تاریخ

۱۴ جون یہانسے روانہ ہوا اور مین نے یہ سمجہا تہا کہ میری والدہ کو بلباس ہندوستانی کوئی نہ شناخت کریگا مگر ہمارے برقندازون نے اوسکو پہچانا مگر قتل کیا ہاسبک صاحب جو اس صدمے سے دیوانہ وار پہر رہا تہا اوسکو بہی مفسدین نے گرفتار کرکے قتل کیا اور ڈوبل صاحب اور اونکے عیال و اطفال کو مفسدین نے ایک گانوسے لاکر جہان وہ پناہ گیر ہوئے تہے اور بمقام چوڑ متصل کالپی لیجاکر رہا کیا مگر وہ سب تمازت آفتاب اور ماندگی سفر سے جان بر نہوے الا اونکا ایک فرزند زندہ رہا

گورسہرائے راؤ نے اس ضلع کا قبضہ کر لیا ہے اور اپنے عہدہ دار مقرر کیے ہین اور مہاجن اور متمول باشندون سے روپیہ زبردستی لیتا ہے اور اوسکی مٹی نے جسنے کالپی وغیرہ پر دخل کیا ہے مشہور ہے کہ اوسنے صرف باشندگان کالپی سے تیس ہزار روپیہ وصول کیا ہے

مصیبت اب یہ ہوئی کہ ہم اوس کمپنی مفسدین کے ہاتہ گرفتار ہوئے جو خزانہ لیکر گوالیار کو جاتے تہے صورت اوسکی یہ ہوئی کہ ہم مقام کوداری مقیم تہے اور کمپنی مذکور آکر بمقام باگہ افروکش ہوئے اور بقدر سننے اس خبر کے کہ ہم فلانے مقام پر ہین وہ دوڑ پڑے اور یہان آکر ہمکو گرفتار کرکے لیگئے اور چہ روز ہمکو قید رکہا جو مال و اسباب ہمارے پاس تہا سب لوٹ لیا وہانسے رہا ہوکر جب ہم روانہ ہوئے کہ راؤ صاحب کے آدمیون نے ہمکو گرفتار کرکے مقام اوریا مین لایا اور جب مفسدین للت پور یہان آئے تو ہمکو اونکے حوالے کر دیا مگر شکر خدا کا کہ اوسکے احسان سے ہم سبکی جان بچی رہی بعد ازین راؤ کے بہتیجے مسمی تانتیا نے جو کالپی مین تہا ہمکو گرفتار کیا اور چاہتا تہا کہ ہمکو بمقام کانپور پاس تانا راؤ کے روانہ کرے کہ اسمین خبر شکست تانا راؤ کی اوسکے پاس پہنچی اور ہماری روانگی نہوئی اس خبر کے بعد ہمپر کچہ رعایت بہی ہونے لگی اور ہم بطور قیدی نہ بطور مظلوم رہنے لگے مین نے ایک ترکیب نکال کر چٹہی اپنی حال کی بخدمت جنرل نیل صاحب بمقام کانپور روانہ کی اوسکے جواب مین صاحب ممدوح نے کئی پروانے بنام راؤ مذکور اس مضمون کے جاری کیے کہ ہمکو روانہ کانپور کرے راؤ مذکور نے اول نہایت تامل کیا مگر جب اور کچہ بن نہ آیا ناچار ہمکو روانہ کیا اور ہم تباریخ ۴ ماہ حال شاید ماہ اگست سے مراد ہو بمقام کانپور بسلامت وارد ہوئے

کوہ آبو

سپاہ جودہ پور ریجمنٹ نے جو یہان تعینات تہے بتاریخ ۲۱ ماہ اگست درمیان چار اور پانچ بجے صبح کے ہنگامہ برپا کیا صورت اسکی یہ ہوئی کہ کپتان ہال صاحب کمانڈنٹ نے اس سپاہ کی ایک کمپنی کو حکم دیا کہ مقام ارنپورہ سے بمقام انندرا روانہ ہوا اور یہ بہی کہا کہ ہم بہی مقام مذکور مین آ شامل ہونگے اور وہان سے ایک گانون پر جو متصل مقام مدار کے رستہ ڈیسا پر واقع ہے چڑہائی ہوگی کیونکہ اوس جانب چند ٹہاکرون نے غارتگری شروع کی ہے بشب بستم اگست کمپنی مذکور بمقام انندرا وارد ہوئے یہ مقام دو میل کے فاصلے پر گہاٹ یعنی امن گڑہ سے اور سات میل چہاونی سے واقع ہے اوسی شب قریب ۵ بجے سپاہی کمپنی مذکور کے کوہ متصلہ پر چڑہ گیے اور وہان

جاکر اپنے باقیماندہ سپاہیونکو طلب کیا اور کہا کہ ہنگامہ برپا کرکے تمام انگریزونکو قتل کرو

تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی دو گروہ مین منقسم ہو گئے اور بارک سپاہ مقیم اور کپتان ہال صاحب پر حملہ آور ہوئے اس صبح کو ایسی تاریکی تھی اور کوہر ایسے بہاری تھی کہ پندرہ گز کے فاصلے کی چیز نظر نہ آتی تھی جو سپاہ کی بارک مین تھے وہ سب متعجب ہوئے کہ یہ کیا ہوا اور گولیان دیوار ہائے خام کو پہوڑ کر ادہر آنے لگین اس سپاہ نے بزودی ہر چہ تمامتر وردی پہنی اور دروازے اور دریچے سے گولی مارنی شروع کی اور ایسی گولہ بازی کی کہ مفسد میدان پر پیٹ سے فراری ہوے اور ایک دو تین کا مجروح و خستہ وہان پڑا رہا اور باقی مجروحین کو وہ اوٹھا کر لیگئے کوئی سپاہی ۸۳ رجمنٹ کا زخمی نہوا اور یہ باعث نہایت استعجاب کا ہے اور وہ گروہ جو کپتان ہال صاحب کے قتل کیواسطے گئی تھے اوسی برادہ کوٹھی مین کہڑے ہو کر براہ دروازہ ہا مکان گولی مارنے شروع کین مگر کپتان صاحب معہ عیال و اطفال اپنے اور راہ سے نکل کر مکان اسکول گہر مین بسلامت پہونچ گئے تھے جنرل لارنس کا بیٹا آی لارنس صاحب نے جب آواز بندوق بجانب کوٹھی کپتان ہال صاحب کی سنی تو وہ خود برای تفتیش احوال اوس سمت کو روانہ ہوے راستے مین مفسدین نے اونکو دیکہکر بگلولہ تفنگ زخمی کیا مگر شکر خدا کہ زخم شدید نہین ہے بعد ازین مفسدین بجانب بازار روانہ ہوے اور بازار کو لوٹ کر جیلخانی مین جو پانچ قیدی تہے اونکو رہا کرکے ڈاک بنگلے کو توڑا اس عرصے مین اکثر باشندی شہر کے اسکول گہر مین آگئے اور تہوڑی سپاہ بہی واسطے حفاظت کے وہان پہونچ گئی اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیام گاہ مفسدین دریافت کرنا چاہیے اور یہی خیال کپتان ہال صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول سے بجانب وقراجینی روانہ ہوے جب قریب مقام مذکور کے پہونچے تو ایک گروہ مفسدین بسرگروہی ایک شخص سوار جو غالب ہے کہ اودان سنگہ تہا نظر پڑا باہم گولیان چلین اور مفسدین پس پا ہوے مگر افسوس کہ بخیال حفاظت بارک و اسپتال و اسکول گہر کے اوسکا تعاقب نہوا مگر مفسد بہی بعد ازین وہان نہ ٹہہرے اور پہر کبہی نظر آئے مفسدین وہان سے فراری ہو کر مقام انادرا وارد ہوے اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور کارخانے باشندگان کوہ آبو کو فنا کرکے اونپر مال غارتگری بار کرکے بجانب سروہی روانہ ہوے مگر تعجب یہ ہے کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لٹا اور اکثر بنگلون مین تو مفسد گئے بہی نہین تا شام سب صاحب اسکول گہر مین جمع ہوے اور ہر چند مکان مین قلت تہی اور یہ بہی خیال تہا کہ شاید بوقت شب کچہ شغل کرنا ہوا اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور روند کرتے رہے مگر تمام شب بآرام گذری اور کوئی مفسد برو نہوا

اس ہنگامے مین صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم خفیف زانو سے چپ پر لگا ہے اور شام تک جتنے صاحب لوگ پہاڑ پر تہے سب آکر اسکول گہر مین جمع ہوے اور بخیال اسکے کہ شاید شب کو کچہ معرکہ رونما ہو برامدے کے گرد ایک دیوار کہینچکر اوسمین سوراخ کیے مگر مفسدین بہت ہوشیار تہے اور دوبارہ ادہر کو نہ آئے جب یہ ہنگامہ ہوا اوسوقت ۶۰ انگریز کوہ مذکور پر موجود تہے اوسمین سے چہ یا آٹہ صاحب بیمار بہی تہے مگر تاہم اگر تاریکی نہوتی تو مفسدین کی سزا دہی کو کافی تہے

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین کوہ آبو سے باربرداری وغیرہ لیکر بجانب آرنپورہ روانہ ہوے کیونکہ اونکی چہاونی کی جگہ ہے اور جو دس نفر انگریزان معہ زن و بچہ وہان ہین اونکی جانب سے بڑی فکر ہے

ایک کارد ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی کا جسمین پندرہ سپاہی بہی کمسریٹ کے گودام پر تعینات تہے اونکے ہتہیار چہین لیے گئے اور جب اونکے اسلحہ کو دیکہا تو بندوقین بہری ہوئی تہین مگر یہ نہین معلوم کہ اونکا ارادہ فساد کا تہا یا نہین لیکن اونکا نائک اسطرح گستاخی سے پیش آیا تہا کہ اوسکے ہاتہ مین ہتہکڑی ڈالی گئی اور اوسکے خلاف اکثر قصورات ثابت ہوتے جاتے ہین باقی سپاہی جسقدر تہے سب پہاڑ سے اوتار دیے گئے

سلطانپور اوده

یہان شہرت یہہ ہوئی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا سلطانپور کو آتا ہے یہہ خبر سنکر سب ولایتی انگریز وغیرہ جو تینتالیس ۴۳ شمار مین تہے دو مکانون مین آکر جمع ہوے اور اوسمین جتنے صاحب لوگ تہے اونہون نے یہہ سمجھہ لیا تہا کہ اگر مفسد آوے تو ان دونون مکانونمین وہ جان بچاسکین گے مگر یہ خبر غلط نکلی اور اندیشہ رفع ہوا بعد ازین اون سب نے یہ ارادہ کیا کہ یہان سے فرار ہوجانا بہتر ہی الغرض وہ سب بجانب الہ آباد روانہ ہوے تاریخ روانگی اونکی ۹ جون تہی اور اس تاریخ کو تمام سپاہ موجودہ برسر ہنگامہ پردازی تہی مگر کوئی اونکی روانگی مین مزاحم نہوا بلکہ بارہ سوار اور کچہ بندوقچی حفاظت راہ کی واسطی اونکے ہمراہ ہوئے

ایک صاحب اس گروہ مین سے حال راستے کا اس طرح پر بیان کرتے ہین کہ ہم سب روانگی تو بخیر و عافیت روان تہے مگر جب بوقت نواخت تین گہنٹہ صبح ہم سب ایک مقام پر واسطے تبدیل کرنے سواریونکے قرار گزین ہوے تو وہانکے اہالیان پولس نے ہمکو اطلاع دی کہ پاؤ گہنٹہ ہوا ہوگا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا اس راہ سے گذر گیا ہے اس خبر نے ہمارا اندیشہ دوبالا کیا اور ہم وہانسے آگے بڑہے ایک اور آب متصل پرتاب گڈہ کے طی کرنی تہی اوسکو ہم عبور کرتے تہے کہ مین سواری مین تہا اور میرا لڑکا تہا وہ پانی مین لوٹ کرہ گئی اسی عرصہ مین مین نے دیکہا کہ کچہ ہندوستانی بہی عبور کر رہے ہین اونکو مین نے اشارہ سے بلایا وہ میرے پاس آئے اور میرے کہنے کے بموجب عبور آب مین میری مدد بہی اونہون نے کی ہر چند ایک نے اونمین سے اول بکراہت میرے لڑکے کی طرف دیکہا اور پہر سنا اور اوسکو اوٹہا کر پار پہونچا دیا اوسکی کراہت کی وجہ مجہے ایک معلوم ہوئی اور وہ یہ تہی کہ وہ ہندو تہا اور اوسکو جو میرا لڑکا گود مین اوٹہانا پڑا اسواسطے شاید اوسکے دلمین کراہت آئی تہی مگر خیال کرنیکا مقام ہے کہ جب ہم عبور دریا کر چکے وہان ہمنے سنا کہ یہ لوگ جنہون نے میری مدد کی تہی یہ قیدی جیلخانہ الہ آباد کے تہے اور کچہ عجب نہین تہا اگر وہ بجای امداد کچہ فساد یا شرارت برپا کرتے مگر شکر خدا کہ وہ ایسی حرکت سے باز رہے اور یہ بہی ہمنے سنا کہ الہ آباد قبضہ مفسدین مین ہے اور تمام شہر مین لاشین کشتون کی پڑی ہین یہ سنکر اب ہم اس ششو پنج مین ہوے کہ کدہر جائیے کیونکہ الہ آباد تو اوسی شب ہم پہونچنے کو تہے مگر یہہ حال سنکر وہانکے جانے کو بہی دل راضی نہوتا تہا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ مقام پرتاب گڈہ چلکر کچہ تجویز مناسب کیجاویگی یہ قرار دیکر وہان سے روانہ ہوے اور وارد پرتاب گڈہ ہوکر تجویز سواریون کی کرکے عزم بنارس کیا اس مقام پر ہمکو قریب ایک گہنٹہ کے عرصہ ہوا تہا کہ بابو گلاب سنگہ نے یہ کہلا بہیجا کہ گروہ مفسدین ہماری جانب آتا تہا اور اگر سب صاحب اوسکے قلعہ مین آ جاوین گے تو وہ بدل ہماری حفاظت کریگا اس پیغام سے بعضونکی رای تو یہ ہوئی کہ اوسکے پاس جانا مناسب نہین شاید اس پیغام مین کچہ دغا ہو مگر باقیماندہ کی رای مین اوسکے قلعہ مین جانا واجب تہا کیونکہ اونہین کی یہ رای تہی کہ اگر اوسکے پیغام کو نمانین تو گویا اوسکی بے اعتباری ظاہر ہوگی اور ایسے وقت مین یہ امر مناسب نہین سوای اسکے جس مکان مین ہم ٹہرے تہے وہ اس قابل بہی نہتا کہ اگر مفسدین آجاوین تو کسیطرحکا ہمارا بچاو اوسمین ہو ایسے ایسے امور سے ناچار ہوکر ہم سب اوسکے پاس گئے اوسنے از حد خاطرداری کی اور ہر طرحکی حفاظت کا اقرار کیا مگر ایک آدمی گہنٹہ کے بعد آیا اور آکر کہنے لگا کہ مفسدین بہت ہین اور اوسکے پاس اسقدر جمعیت نہین کہ وہ اوسکا مقابلہ کرسکے اسواسطے بہتر ہے کہ سب صاحب بنارس کو چلے جاوین اور کہا کہ سواری اور سپاہی ہمراہی کا سرانجام بہی وہ کردیگا القصہ سامان روانگی طیار ہوا

اور ایک صاحب کی بگہی کے پاوانمین مین اپنے لڑکے کو گود مین لیکر جا بیٹہا میرا لڑکا آج بہت بیمار تہا یہانتک کہ اوس سے کہڑا نہین رہا جاتا تہا غرض کہ جب سب سوار ہو چکے تو یہانسے روانہ ہوے اور تہوڑی دور چلکر جو صاحب لوگ آگے گئے تہے اونکو کچہ سوار ملے اور طلبگار روپیہ ہوے قریب تین سو روپے اونکی پاس ایک تہیلی مین تہا وہ تہیلی اونہون نے پہینک دی اور ادہر تو سواران مذکور اوسکے اوٹہانے مین مصروف ہوے اور ادہر ہم وہانسے روانہ ہوے مگر اس روپیہ کے پہینکنے سے ایک اور بڑی خرابی رونما ہوئی یعنے صدہا دیہاتی تلوار اور برچہیان لیکر ہمارے درپے ہوے بلکہ کچہ آدمیون نے آکر جس بگہی مین مین تہا اوسکو پکڑا مگر جب صاحب مالک بگہی نے اپنی شمشیر نیام سے کہینچی وہ سب بگہی چہوڑ کر پراگندہ ہو گئے اور ہم وقت کو غنیمت سمجہ کر وہانسے راہی پیشتر ہوئے

باقی جتنے صاحب ہمارے ساتہ تہے وہ سب گرفتار ہو گئے اور اونکے ساتہ جتنا ہمارا اسباب تہا وہ بہی مفسدین کے قبضے مین آگیا مین نے دیکہا کہ ایک سوار نے ایک صاحب کو گہوڑے پر سے نیچے پہینک دیا اور ایک دوسرے صاحب کے اوپر حملہ آور ہوے اس صاحب نے دلمین یہ خیال کیا کہ ہم سب قتل ہو گئے اسواسطے اونہی بجاے اسکے کہ مفسدین کے ہاتہ گرفتار ہو جاوے ایک چاہ مین جو متصل تہا کود پڑا اور چاہا کہ وہان غرقاب ہو مگر ہونسکا اسی عرصے مین جب مفسدین نے اوسکو چاہ مین گرتے ہوے دیکہا تو وہ بہی وہان گئے اور اوپر سے پتہر مارنے شروع کئے ان پتہرون سے بہی جب وہ نہ مرا تو اونہون نے ایک رسی ڈالی اور اوسکو اوپر کہینچا اور باہر لاکر بہت سخت و سست کہنا شروع کیا اور کہا کہ کہو اب بہشت مین جاوگے یا کہین اور اور یہ بتلاو کہ تمہارا کونسا عضو اول کاٹین غرض ایسی ایسی باتین اونکو بہت سی کہتے رہے اس عرصے مین ہم وہانسے دور نکل گئے مگر جہان جاتے تہے یہی سنتے تہے کہ ہر طرف مفسد جمع ہین ایک صاحب ہم مین ایسے تہے کہ بغیر صلاح یا مشورہ کے تنہا گانون مین چلے جاتے تہے تاکہ وہان کچہ پہل ملے مگر بجای حفاظت کے صدہا دیہاتی اونکے تعاقب مین ہم پر آکر جمع ہوتے تہے الغرض سب سے بچتے ہوے ہم روان تہے اب گہوڑون کا یہ حال ماندگی سے ہو گیا تہا کہ اونکے پا حرکت سے باز رہے تہے اور بگہی اونسے نہ کہنچتی تہی اس میدان مین ریگ بہی بکثرت تہی اور یہ موقعہ آبنا تہا کہ کوئی کسیکی خبر نلیتا تہا آخرکار ناچار ہمنے بگہی چہوڑ دی اور پیادہ پا چلنا شروع کیا مگر میرا لڑکا کہ دو دن سے گرسنہ تہا چل نہ سکتا تہا جن صاحب کی بگہی پر مین سوار تہا وہ صاحب بہی میرے ساتہ پیادہ پا چلتے تہے اور اونہون نے اس موقع پر میری مدد بہی کی یعنے میرے لڑکے کو گود مین لیکر دور تک چلے مگر نہایت ماندہ ہو گئے لاچار مین نے اوسکو اپنی پشت پر بٹہایا اور روان ہوا اب حال یہ تہا کہ ایک تو اندیشہ جان اور دوسری ماندگی راہ اور تیسرے لڑکا پشت پر اور چوتہی ریگ گرم پر کہ تمام پیر اوسمین دہنسا تہا چلنا یہ سب تکالیف گوارا کرنی پڑین کیونکہ سوای ان دو امور کے اور کچہ نہ ہوتا تہا کہ یا تو یہ سب گوارا ہون اور یا تنہا پیچہے رہنا ہو اور تنہا رہنے سی سبکے ساتہ رہنا مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا تہا

اسیطرح غرضکہ تمام روز بسر کیا وقت شام ایک باغ انبہ مین پہونچے اور وہان خیلے مکث کیا تمام باشندے آکر گرد جمع ہو گئے اور ہمنے یہ سمجہا کہ اب زندگی دشوار ہے مگر اسی عرصے مین ایک سوار آیا اور آکر کہنے لگا کہ مین

ایک صاحب کو بچاکر ابہی پرتاب گدہ سے لایا ہون اوسکے ساتہ ایک رشتہ دار بابو گلاب سنگہ مسمی اجیت سنگہ بہی تہا اور اوسنے
کہا کہ اگر تم بہی ہمراہ چلو تو تمہاری حفاظت گلاب سنگہ کے قلعے مین بخوبی ہو سکیگی اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات کس
شکل سے قبول ہو سکتی ہے کیونکہ صبح تو ایسی کج خلقی سے ہم سبکو اوسنے اپنے قلعے مین سے نکالا تہا اور شام کو یہ
پیغام کا آنا اور ہماری طرف سے قبول ہونا کیا شکل اور بیرون از قیاس تہا مگر بخیال اسکے کہ شاید وہان کوئی صورت حفظ جان کی
ہو اور یہان تو اوسکا ہونا غیر ممکن تہا کیونکہ سب دیہاتی جمع تہے اور سب لوگ بدخواہ ہوگئے تہے ہمنے اس پیغام کو منظور کیا
اور اوسکے ساتہ روان ہوئے اور یہ سوچتے تہے کہ ایکبار اور ہندوستانی کی حفاظت مین چلتے ہین آیندہ جیسا ہونا ہوگا
ویسا ہوگا اب اجیت سنگہ مذکور نے اپنی طرح پر ہماری نہایت خاطرداری کی ہمکو شربت پلایا اور کہانے کو دال اور چپاتی
دی اور ہمارے بستر کے واسطے اپنے دیہہ سے کپڑے طلب کیے مگر وہ ایسے تہے کہ اگر ایسا وقت نہوتا تو شاید ہم
اونکو ہاتہ بہی نہ لگاتے مگر اب مجبوری اونہین کو لینا پڑا اور خالی زمین سے اونکو بہتر تصور کیا اور ہم سب نے بستر برابر
برابر لگائے اور اوپر سوئے اکثر صاحبونکا تو یہ حال تہا کہ اب ہم دوسرے روز آفتاب کی صورت نہ دیکہینگے یعنے شب کو
قتل کیے جاوینگے مگر تاہم تمام شب اپنی حفاظت کے واسطے کوئی جاگتا رہا اور کوئی سوگیا یہانسے مین نے ایک آدمی
تا بہ پرتاب گدہ روانہ کیا کہ وہان جاکر دریافت کرے کہ ہمارے ہمراہی جتنے صاحب ساتہ مین تہے وہ سب قتل ہوے
یا زندہ ہین یہ شخص دوسرے روز واپس آیا اور آنکر اوسنے اطلاع دی کہ سب صاحب زندہ ہین مگر بابو گلاب سنگہ کے قید مین ہین
اور بابو نے کئی مرتبہ اونسے اقرار کیا کہ مین چہوڑ دونگا مگر ابہی تک چہوڑا نہین ہے اور اگر کوئی صاحب تم مین وہان جاوے تو
وہ سب آجاوینگے یہ سنکر ایک صاحب طیار ہوے مگر ہمنے یہ خیال کیا کہ اگر وہ جاوینگے تو زندہ نہ آوینگے اسلیے
اونکو جانے سے ممانعت کی اور ہر چند اونکی مرضی کے خلاف تہا مگر ہم نے نہ جانے دیا تہا شاید یہ ہے کہ اسی روز سب
قیدیان مذکور ہمارے پاس آگئے اسکے بعد اجیت سنگہ مذکور نے ہمکو پانچ روز اور اپنے پاس رکہا مگر اب ہمارے خورد و
نوش کی فکر اوسنے کم کردی تہی بلکہ یکلخت ترک کردی تہی دو صاحب اور سوار ہمراہی اب یہان سے بدین خیال روانہ ہوے
کہ جاکر حال راستہ الہ آباد کا دریافت کرین اگر صاف ہو تو یہانسے روانہ ہوجاوین مگر چند میل راہ طی کرچکے تہے کہ مفسدین نے اونکو
آگہیرا یہ حال دیکہکر وہ بہاگے اور بمشکل تمام جان بچاکر واپس ہمارے پاس آئے اب ہم از حد تنگ تہے اور ہمنے تین آدمی معہ
چہٹیات الہ آباد کو روانہ کیے مگر کوئی اونمین سے واپس نہ آیا آخرکار ناچار ہوکر سوار ہمراہی کو جو نمک حلال تہا آمادہ جانے
الہ آباد پر کیا اور وہ بہی اس امر کو قبول کرکے اور اپنے تئین بلباس فقیرانہ بناکر اور چہٹی لیکر راہی ہوا اور الہ آباد مین پونہچا چہٹی مذکور
صاحب کلکٹر کو دی صاحب ممدوح نے ایک پروانہ بنام اجیت سنگہ بدین مضمون جاری کیا کہ سرکار کو بخوبی معلوم ہے کہ تمہارے
پاس تینتالیس انگریز وغیرہ زن و مرد ہین اگر انمین سے کسیکو بہی کچہ ہوا تو تم اوسکے ذمہ دار ہو اور اگر تم اونکو بحراست و سلامت
الہ آباد تک پونہچا دوگے تو تمکو انعام قرار واقعی ملیگا اس پروانہ نے بڑا کام کیا اب اجیت سنگہ ہماری از حد خاطرداری کرنے لگا
اور ہمارے واسطے سواریون کی تجویز بہی کی اور دو سو بندوقچی ہماری ہمراہی کے واسطے ملازم رکہے تاہم راہ امن بالا بالا از راہ
عام و دیہات سے تہی اسواسطے گہوڑے اور شتر ہماری سواری کے واسطے طیار ہوے کچہ ہم لوگ تو بغیر زین نامہ کے

گہوڑون پر سوار ہووین یا اور کچہ جنکے ساتہ بچے تہے وہ شتر پر اس طور سے سوار ہوین کہ اونکے بستر پشت شتر پر باندہ دیئے اور وہ اوسمین بیٹہین مگر بباعث کم ہونے رسی کے بندش درست نتہی اور حرکت جو اونکو ہوتی تہی اوس سے اونکے بچونکو زیادہ صدمہ پہونچتا تہا اور وہ زار زار روتے تہے مگر اسکا کچہ چارہ نہ تہا اور وہ تمام شب اسیطرح روتے رہے مین اور میرا لڑکا بہی ایک اونٹ پر سوار ہوے اوسپر سوائے کجاوہ چوبین کے اور کچہ نتہا اوس سے مجہے اور میرے لڑکے کو بہی نہایت تکلیف ہوئی بلکہ کئی مرتبہ ناچار ہوکر مین شتر پر سے اوترکر اور لڑکے کو ساتہ لیکر کئی کوس پیادہ پا چلا رات تو اس تکلیف سے بسر کی مگر روز جب روشن ہوا تو اور زیادہ تکلیف ہوئی یعنی شدت تمازت آفتاب و عدم دستیابی سایہ و حرارت ریگ راہ اور بہی رنج دیتی تہی غرض کہ افتان و خیزان ہم پل الہ آباد تک پہونچے وہان دیکہا کہ نہ کوئی سپاہی اور نہ کوئی توپ وغیرہ موجود ہی سب توپین مفسدین لے گئے تہے اور ہماری حفاظت کے واسطے بہی کوئی سپاہی قلعے سے نہین آیا اب سوای حافظ حقیقی کے اور کوئی محافظ نتہا اور خدا ہی جانتا ہے کہ کس اندیشے مین ہمنے عبور دریا کیا اور بعد فراغت دو گہنٹہ روز ہم قلعے مین وارد ہوئے جسوقت وہان پہونچے تو ماندگی راہ و تشنگی سے ہم سب نیم جان ہو رہے تہے یہان ہمکو ایک خیمہ رہنے کو ملا اور یہ حکم ہماری نسبت جاری ہوا کہ یہان کسیکے رہنے کا حکم نہین ہے اسواسطے اسیکے جو جہاز دخانی کلکتہ کو جاویگا اوسمین سوار ہوکر سبکو کلکتہ جانا ہوگا تعمیل حکم کے سوا اور کچہ چارہ نہ تہا اور اگر کپتان جہاز میہمان نوازی نکرتا اور سبکو کہانیکو نہ دیتا تو ہم سب گرسنگی سے راہ ہی مین مرجاتے یہان سے روانہ ہوکر ۲۴ چوبیس روز مین ہم براہ سندربن کلکتے مین وارد ہوئے اور یہان چند روز خیراتخانہ مین رہے اور کچہ بوسیدہ اور کہنہ کپڑے اور ۲۰ بیس روپیہ نقد واسطے اخراجات ضروریہ کے یہان ہمکو ملے

اورنگ آباد

ایک سپاہی متعلقہ توپخانہ اور ایک سپاہی رجمنٹ پیادگان مین سے ہر وقت درپے برانگیختہ کرنے اور ترغیب دینے اور سپاہیون کے جو مقام ہڑا مین مقیم تہے وہی شدہ شدہ یہ ہوا کہ تمام سپاہ اورنگ آباد آمادہ فتنہ پردازی ہوگئی اور چونکہ انگریزی فوج یہان اسقدر نتہی کہ سپاہ مذکور کے ہتہیار لے لیتی اور یا اونپر غالب آتی لہذا اونہون نے تجاہل کو کام کیا اور اسطرح اونسے آمیختہ رہے کہ سپاہ مذکور کے دلمین یقین بدگمانی کا انکی طرف سے متمکن ہوا

بتاریخ ۲۳ ماہ جون جنرل ووڈبرن صاحب کا برگیڈ وارد ہوا اور اب یہ تجویز قرار پائی کہ مفسدونکو کلیتہ دفع کرنا مناسب ہے بدین خیال برگیڈ مذکور کو وہان لیگئے جہان سوارون کی چہاونی تہی اور وہان پہونچکر سوارونکو حکم ہوا کہ اپنے ہتہیار دیدو اس حکم کی تعمیل سوای ایک تروپ کے اور سب نے کی

جنرل صاحب نے اس تروپ کو حکم دیا کہ دس منٹ کی مہلت تمکو دیجاتی ہے اس عرصے مین اپنا نیک و بد سمجہہ کر جیسا تمہارے دلمین آوے ویسا کرو اسپر بہی جب اونکا ارادہ نپایا تو توپخانہ کو حکم گولہ اندازی کا ہوا ایک فیر مین چند سوار تو کام آئے اور مابقی فرار ہوگئے اونکے تعاقب مین ڈراگون روانہ ہوا مگر بباعث ماندگی راہ کے

زیادہ تعاقب نہوسکا مگر تاہم قریب بارہ سوار اونہون سے بہی مارے اور مفرورین کی شامت ایام سے اونکو راستہ شہر کا ملا جب شہر مین آئے تو شہر والون نے اون سب کو گرفتار کر کے حوالہ سرکار کر دیا اور سرکار نے سرغنہ مفسدین کو سزای قرار واقعی دی تاکہ اورون کو عبرت ہو فقط

مندراس

تاریخ ۱۸ ماہ اگست اوس رسالہ کشادہ مندراس حاطہ نے جسکو حکم تہا کہ ہمراہ اور فوج مندراس کے جسکو کام مندراس کہتے تہے کلکتہ روانہ ہو فساد برپا کیا اس فوج نے خود درخواست دی تہی کہ ہمکو کچہ خدمت کرنیکا بخلاف سرکشون کے حکم ہوا اور بہ طبق اوسکے وہ مقام بنگلور سے روانہ ہوکر بمقام مندراس آئے تہے کہ یہان سے کشتیون پر سوار ہوکر روانہ کلکتہ ہون اثنای راہ مین جب وہ بمقام سنری پورمور جو بفاصلہ ۲۶ میل مندراس سے واقع ہے وارد ہوے تو اونہون نے درخواست دی کہ اگر تنخواہ اور بہتہ اور آئین پنشن موافق احکام ۱۸۳۳ع کے مقرر ہو تو ہم آگے جاوینگے ورنہ ہم میدان کارزار نہ دیکہین گے کیونکہ تعداد تنخواہ وغیرہ سنہ مذکور کے تعداد حال سے زیادہ اور فائدہ بخش سپاہ تہی ایسے وقت مین اسطرح کی درخواست بہت رنج افزا و فکر آمیز حکام تہی مگر تاہم چند افسر ڈاک پر سوار ہوکر واسطے تصفیہ اس مقدمہ کے بمقام مندراس روانہ ہوے اور وہان جاکر گورنر بہادر کو اطلاع دی نواب گورنر بہادر نے اقرار سفارش کرنیکا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے کیا اور افسران مذکور بمقام سنری پورمور واپس آئے اور سپاہ سے کہا کہ تمہاری درخواست نواب گورنر بہادر مندراس نے منظور فرمائی یہ سنکر سپاہ مذکور روانہ آیندہ ہوئی اور بمقام پوناملی جو بفاصلہ ۱۲ میل مندراس سے ہے اگر راز نہفتہ آشکارا کیا اور کہا کہ ہم اسیطرح آگے نجاوینگے اور اپنے ہموطنون کے مقابلہ مین جنگ نکرینگے قدرت خدا کا تماشا دیکہنا چاہیے کہ اسیوقت دو توپین اور کچہ گولنداز مقام پوناملے مین وارد ہوے اونکی آنیسے ایسی تقویت ہوئی کہ اوسیوقت رسالہ مفسد کو حکم ہوا کہ ہتہیار دیدے اور اونسے گہوڑے اور پستول اور ٹوپی اور دیگر سامان جنگ زبردستی چہین لیا صرف شمشیر اونکے پاس ہین یہ سب امر بآسانی و سہولیت عمل مین آیا کسینے سر نہ اوٹہایا بعد اسکے رسالہ کو حکم ہوا کہ اسی مقام مین قیام کرے بعد از انقضاء چند روز رسالہ مذکور کو قلعہ مین کارچوکی پہرہ وغیرہ کا حکم ہوگیا فقط

حیدرآباد سندہ

اس بلای عالمگیر سے جو تمام ہندوستان مین مبسوط ہو گئی تہی اگر بچا تو ضلع سندہ بچا کیونکہ سندہ کے اضلاع مین کہین کوئی علامت فساد یا ہنگامہ پردازی کی ظاہر نہین ہوئی مگر بمقام حیدرآباد خاص مین کچہ توہم پیدا ہوا تہا لیکن اوس سے کوئی منتج بد ظاہر نہین ہوا

حال اوسکا یہ ہے کہ تاریخ ۱۲ ماہ ستمبر کو خبر اس مضمون کی میجر میکگریگر صاحب کمانڈنگ ۲۲ رجمنٹ ہندوستانیکو پونہچی کہ کچہ سپاہ ناراض اور مستعد ہنگامہ پردازی معلوم ہوتی ہے اور اوسکی مدد باشندگان شہر کرینگے اس خبر کے سنتے ہی صاحب موصوف نے بندوبست خزانہ اور ریے اونس اور مسکوٹ گہر کا کرکے توپخانہ اسپی اور ۲ رجمنٹ

ولایتی چہاونی رجمنٹ ۱۲ ہندوستانی کے جانب سے گئے اور رجمنٹ مذکور کو حکم پریٹ کا ہوا سب حاضر ہوے بعد ازان اونکو حکم ہوا کہ ہتھیار دیدو سب نے بغیر عذر کے اپنے اسلحہ رکھدیے اور کچھ اظہار ناخوشی نہین کیا وقت شب چند سپاہی اونمین سے کے رو بفرار لائے تہے مگر گرفتار ہوکر آئے اور سزای اعمال پائی یعنے توپ سے اوڑای گئے اسکے سوای اور کچھ نہ ہوا اور سارے ضلع مین امن وامان رہا فقط

مقدمہ

بفور پہونچنے خبر مفسدہ مقامات میرٹھہ اور دہلی کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی نے تین قطعہ اشتہار بخلاصہ مضمون مندرجہ ذیل جاری فرمائے

اول یہ کہ ہر ایک تعلقہ دار یا زمیندار یا کوئی شخص جسکے پاس کچھ زمین ہو اگر مفسدین سے شامل ہوکر خلاف سرکار کریگا اوسکا استحقاق زمینی ضبط ہوکر اوس شخص کو ملیگا جو سرکار کے شریک رہیگا

دوم یہ کہ سبکو جو رفیق سرکار ہین اور جو رعایای نمک حلال اور وفادار سرکار رہے اوسکو چاہیے کہ بہت ہوشیاری سے ایسی ترکیب کرین کہ مفسد بغیر سزا پائے کے بچ نجائین

سوم یہ کہ قانون جنگی مقامات میرٹھہ اور مظفرنگر اور بلند شہر اور دہلی مین جاری ہو

تدابیر قرار واقعی واسطے سزادہی مفسدان اور قاتلان جنہون نے ایسے خون ناحق کئے تہے شروع ہوئین احکام بنام افواج ولایتی مقام میرٹھہ اور انبالہ اور پنجاب اور کوہستان کے اس مضمون سے جاری ہوے کہ سب اگر بمقام کرنال جمع ہون اور وہان سے افواج کمک راجپوتانہ اور راجہ پٹیالہ کے جنہون نے از خود استدعا خدمتگذاری کی کی تہی شامل ہوکر بیچ سزادہی گنہگاران کے کوشش بلیغ کرین

افواج مفصلہ ذیل بجانب شہر دہلی معین ہوے دو تروپ توپخانہ اسپی نوان لینسر ایکدستہ چہارم لینسر ۷۵ رجمنٹ شاہی اول فیوزلیر اور چھہ کمپنیان دویم فیوزلیر اس فوج کا گارد پیشین بتاریخ ۱۹ ماہ مئی بمقام کرنال جمع ہوا اور اور فوج درمیان تاریخ ۲۲ ماہ مذکور انبالہ سے بجانب کرنال روانہ ہوے تفصیل فوج میرٹھہ کی جسکو حکم شامل ہونیکا اس فوج کے ساتھ ہوا تھا یہ ہے چار ترپ ششم کاربائن چھہ کمپنیان ۶۰ رجمنٹ رایفل شاہی تین ضرب توپ اسپی نمبر ۱۴ باٹری اسپی تین ضرب توپ ۱۸ اینچی تین کمپنیان سیوم پلٹن توپخانہ پیدل چند سپاہ سفرمینا اور پلٹن سرمور سوای انکی ایک توپخانہ الواپ قلعہ شکن مقام آگرہ سے روانہ ہوا اور ایک توپخانہ قلعہ شکن کو حکم ہوا کہ مقام پہلور سے آکر شامل ہو اور پلٹن گائیڈ کور اور چہارم سکہ کو بہی حکم ہوا کہ ا فوج کے ساتھ آملین

یہ فوج بمجبوری عرصے تک کرنال مین مقیم رہی اور وجہ مجبوری علاوہ ڈر باغیون کے یہ ٹرا باعث تہا کہ باربرداری نہین ملتی تہی اسی اثنا مین صاحب کمانڈر انچیف بہادر یعنی سپہ سالار فوج بعارضۂ ہیضہ بیمار ہوکر بتاریخ ۲۷ ماہ مئی اس جہان فانی سے رخصت ہوئی اور بجای صاحب محتشم الیہ کی جنرل برنارڈ صاحب سپہ سالار فوج مقرر ہوئی

بتاریخ مذکورۂ بالا یعنی ۲۷ ماہ مئی فوج میرٹھہ بسرکردگی برگیڈیر ولسن صاحب بمقام میرٹھہ سے واسطے روانگی دہلی کے روانہ ہوئی بتاریخ ۳۰ فوج مفسدین نے دہلی سے کوچ کیا اور دریای ہنڈن پر فوج برگیڈیر ولسن صاحب پر حملہ آور ہوئے یہان جرأت سوائی ہوئی اور شکست فوج مفسدین کو ہوئی چار ضرب بہاری توپین اور ایک ۲۴ پہئی عرابہ اور بکثرت سامان جنگ اور آلات مورچہ سازی فوج سرکاری کے ہاتہہ لگا بروز دوم مفسدین دوبارہ جنگ آور ہوئے اور شکست فاش کہا کر پسپا ہوئے ہرچند مفسدین پانچ ہزار اور فوج سرکاری آٹھہ سو نفری شمار مین تہی تاہم کچہہ پیش نہ چلی اور آخر کو ہزیمت اوٹہا کر بہاگ نکلے

فوج میرٹھہ بتاریخ ۳ ماہ جون بمقام رائی جو دہلی سے بیس میل کے فاصلے پر ہے وارد ہوئی اور اتواپ محاصرہ کن یعنی سیج ٹرین بتاریخ ۶ بمقام علی پور پہنچین اور فوج میرٹھہ عبور دریا کرکے بتاریخ ۷ شامل کمپ سپہ سالار بہادر بمقام علی پور ہوگئی

فوج سرکاری نے بسرکردگی جنرل برنارڈ صاحب بوقت نواخت ۲ گہنٹہ صبح تاریخ ۸ مفسدین دہلی پر حملہ کیا مقامات بیرونی شہر اونسے چہین لیے اور چہبیس ۲۶ ضرب توپ مفسدین کی بہادران سرکاری کے ہاتہہ لگین یہ لڑائی دو بجے سے نو ۹ بجے تک رہی اسمین کرنیل چسٹر صاحب اجیٹن جنرل اور لفٹنٹ رسل صاحب متعلقہ ۵۴ رجمنٹ مارے گئے اور قریب پچاس گورے ۷۵ رجمنٹ شاہی کے کام آئے اتواب مفسدین مورچال گرد نواحی مقام جہنڈہ یعنی فلیگ سٹیف تہین مگر سب مقامات مورچال سے ہٹا دیے گیے ایک دستہ فوج سرکاری تو سڑک کلان کے راستے سے آیا اور دوسرا دستہ چہاونی کی طرف سے اور اسطرح دونو طرف سے اونکو ہٹا دیا اب بہاری توپین پہاڑی پر قائم کی گئین مفسدین نے تاریخ ۹ اوپر فوج سرکاری حملہ کیا کچہہ خفیف لڑائی رہی اس لڑائی مین کائیڈ کور نے کارہای نمایان کیئے اور دشمنونکا تعاقب تا دیوار شہر کیا

تاریخ ۱۲ مفسدین نے شہر سے نکل کر دو جانب سے فوج انگریزی پر حملہ کیا ایک تو مٹکف صاحب کی کوٹہی کی طرف سے اور دوسرے سبزی منڈی کی جانب سے مگر دونو سمت اونکو ہزیمت نصیب ہوئی اس حملہ مین اونکے ۴۵ سپاہی مارے گئے دوسرے روز وقت شام دشمن پہر رونما ہوئے اور اپنے نصیب کا لکہا دیکہکر واپس بہاگ گئے اور بہت سپاہی مقتول اور مجروح میدان کارزار مین چہوڑ گئے

تاریخ ۱۵ دشمن پہر میدان مین آ گئے اور اس مرتبہ اونکا ارادہ یہ تہا کہ انگریزی فوج کو نیست و نابود کرکے شہر مین واپس آوین مگر تقدیر سے ناچار تہے اور بطور سابق صدہا خستہ چہوڑ کر شہر مین بہاگ گئے۔ تاریخ ۱۸ جنرل صاحب نے حکم دیا کہ مورچہ دشمن پر جو مفسدین نے باہر شہر کے بدین مراد قائم کیا تہا کہ فوج انگریزی کے مقامات پہرہ وغیرہ کو دق کرتے رہین حملہ کیا جاوے اس حملہ مین خوب زد و ضرب ہی آخر کار دشمن بہاگ نکلے اور نقصان کثیر اوٹہا کر شہر مین گہس گئے اس لڑائی مین ایک توپ دشمن کی ملی اور اتلاف جان سرکار کی جانب بہت کم ہوا تاریخ ۱۹ وقت شام مفسدین نصیرآباد عقب فوج

انگریزی کے آکر حملہ کیا اونکے ساتھ چند ضرب توپ تھین اول فوج راجہ جیند نے اونکا مقابلہ کیا بعد ازان فوج سرکاری مین سے توپخانہ اور ۹ لینسر اونکی کمک کو گیا اور دشمنونکو پھر نصیب کا لکھا آگے آیا اور پس پا ہوکر رو بگریز لائے دوسرے روز وقت صبح دشمنون نے پھر حملہ کیا اور پھر شکست کھاکر بھاگ گئے اس جنگ مین بھی اونکا بہت نقصان ہوا ایک توپ اور دو پیٹیان سامان جنگ کی میدان مین رہ گئین جیند والون نے بڑی مردانگی کی اور قریب دو سو سپاہی مفسدین کو تہ تیغ کیا تاریخ ۲۳ر مفسد پھر آمادہ جنگ ہوکر باہر شہر کے آئے اس روز تا بشام لڑائی قائم رہی اور فوج مفسد کو دیوارہای باغات سے بہت پناہ ملی مگر آخر کار چار سو سپاہی اونکے مارے گیے تو میدان چھوڑکر رو بفرار لائے

بتاریخ ۲۷ر دشمن پھر دیوارون کی پناہ لیکر مستعد ہوئے اور اس کئی مرتبہ اونھون نے پھر سرکار پر حملہ کیا اور پھر ہر مرتبہ پس پا ہوے اس روز اتواب سرکاری نے بڑا کام کیا انگریزی فوج کے صرف بارہ سپاہی قتل ہوئے اور مفسدین میدان مین صدہا کشتہ یکجا پڑے تھے اس سے خیال کیا گیا کہ قریب ہزار سپاہی مفسد اُس روز مارے گئے اور جن دیوارون کی پناہ مین وہ لڑتے تھے اونکا قبضہ بھی فوج سرکاری نے اس مرتبہ کر لیا

بتاریخ ۳۰ر خفیف لڑائیان بمقام سبزی منڈی رہین کیونکہ مفسد اپنے مقامات چھوڑکر باہر نہین آئے

بتاریخ ۵ر جولائی جنرل برنارڈ صاحب نے بعارضہ ہیضہ مبتلا ہوکر رخت ہستی اس جہان فانی سے اوٹھا لیا اور جنرل ریڈ صاحب بجای اونکے سپہ سالار افواج انگریزی مقرر ہوئے

بتاریخ ۸ر جولائی ایک دستہ فوج سرکاری واسطے توڑنے پل نہر جو متصل مقام بسی کے واقع تھا مامور ہوا یہ مقام قریب پانچ میل شہر دہلی سے واقع ہے اور فوج مذکورہ نے پل مذکور کو توڑ دیا اور نتیجہ اس امر کا بہت اچھا ہوا کیونکہ اسی راستے سے رسد وغیرہ مفسدین کی آتی تھی بتاریخ نہم جولائی مفسدین نے جانب رہت سے آکر عقب فوج انگریزی پر حملہ کیا مگر شکست فاش کھاکر شہر مین بھاگ گئے اس لڑائی مین قریب ایک ہزار سپاہ دشمن کی تہ تیغ ہوئی مفسد دوبارہ بروز دوم شہر سے باہر آئے اور جو سپاہ انگریزی قریب مورچہ ہای بکار مورچہ سازی و دیگر سامان مشغول تھے اونپر حملہ آور ہوئے مگر بارش باران اس زور شور سے نازل ہوئی کہ وہ شہر مین جاکر پناہ گیر ہوئے

بتاریخ ۱۴ر مفسد بمقام سبزی منڈی آکر ایک جگہ پر قائم ہوئے اور دلاوران انگریزی نے پھر اونکو شہر مین بھگا دیا اس مرتبہ میدان کارزار بہت گرم ہوا اور مفسدین کا اسقدر نقصان ہوا کہ پہلے کسی لڑائی مین نہین ہوا تھا

بتاریخ ۱۸ر مفسدین سے پھر ایک لڑائی ہوئی اور اسمین بھی مفسد پس پا ہوئے دوسرے روز بتاریخ ۱۹ر اونھون نے پھر ارادہ جنگ کیا مگر صورت دکھاکر شہر مین بھاگ گئے

بتاریخ ۲۳ر مفسد بکثرت جمع ہوکر اور اتواب فیلڈ ہمراہ لیکر دروازہ کشمیری سے باہر شہر کے آئے اور ہمارے مورچہ گاہ کوٹھی مٹکف صاحب پر حملہ آور ہوئے اور فصیل شہر پناہ پر سے بھی توپ چل رہی تھی اس ہنگامہ مین عجب بازار قتال و جدال گرم ہوا برگیڈیر شوور صاحب نے اپنی فوج سے بازو دشمن پر حملہ کیا اور ایسی حکمت عملی سے جنگ آور ہوئے کہ دشمن نے دست و پا گم کیا اور بھاگ نکلے مگر اتواب اپنی بھی ساتھ لیگئے اگر جلدی نہ بھاگتے تو اس مرتبہ انگی سب توپین رہ جاتین

بتاریخ ۱۳ - ایک گروہ کثیر مفسدین کا بجانب رہتک روانہ ہوا اور اونہون نے ایک پل بھی متصل مقام بسے کے اوس جگہ نہر پر بنایا جہان پل سابق فوج انگریزی نے توڑ ڈالا تھا جب یہ پل تیار ہوا تو پانی نہر کا طغیانی پر آیا اور پل نو تعمیر کو بہا کر لے گیا یہ دیکھکر مفسد واپس شہر مین آئے اور وہان اور فوج مفسد بھی اونکے شامل ہوئی اب اونہین نے انگریزی فوج کے بازوی راست پر حملے متواتر کرنے شروع کئے مگر ہر بار شکست کہاتے تھے اسیطرح تمام شب گذر گئی اور کچھہ عرصے تک بروز دوم بھی یہ حملہ آوری جاری رہی اسمین بھی دشمن کا بہت اتلاف جان ہوا

بعد ازین تا تاریخ ۱۱ ماہ اگست جنگہای خفیف ہوتی رہین بتاریخ ۱۲ - ایک دستہ فوج انگریزی نے بسرکردگی برگیڈیر شوورز صاحب نے دشمن کے مورچہ پر جو درمیان کشمیری دروازہ اور مورچہ انگریزی کوٹھی مشکیف صاحب کے واقع تھا حملہ کیا اور ایک عرادہ سہ پنی اور دو ضرب توپ نو پنی اور ایک چہہ پنی دشمنون سے چھین لین اس تاریخ کو فوج برگیڈیر جنرل نکلسن صاحب شامل فوج انگریزی اس مقام پر ہوئی

اس وقت مین کہ فوج انگریزی واسطے برباد کرنے مفسدین مقیم دہلی کے روبروی شہر دہلی کے جمع ہوتی تھی اور اضلاع مین بھی تدابیر اندفاع فساد مین حکام انگریزی غافل نہ تھے یعنی اضلاع شمالی و مغربی و ملک پنجاب و بنگال مین بھی تدابیر واسطے سزادہی مفسدین عمل مین آتی جاتی تھین تاکہ وہان سے کوئی شعلۂ فتنہ اوٹھکر ایسی سربلندی نہ حاصل کرے کہ جس سے مفسدین دہلی کو اور دلاوری اور پردلی حاصل ہو مگر افسوس کہ فوج گورہ بہت کم تھی اور وہ بھی بکڑوہای خرد جا بجا منتشر ہو رہے تھے اور اسی سبب سے قتل انگریزان مقامات مختلفہ مین یکمرتبہ بند نہو سکا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ

مقام پشاور مین بھی فساد ہوا تھا اور اوسکے اندفاع کی تدبیر جیسا کہ سابق حالات مقام پشاور مین درج ہو چکا ہے عمل مین آئین

مقام بلند شہر مین بھی فساد ہوا اور مقام دیرہ سے سرمور بٹلین کو حکم کوچ کا ہوا راستے مین چونکہ قفلی نہر کی مفسدین نے دور کر ڈالی تھی وہ عبور نکر سکے مگر اونہون نے دو گانون کو جو قریب مین آباد تھے بشبہہ ہنگامہ پردازی نرغہ کیا اور ہنگام تلاشی بہت سامال مسروقہ اونمین سے برامد ہوا اس سبب سے دونون گانونکو جلادیا اور تیرہ ۱۳ نفر مفسدین کو گولی سے ماردیا

بتاریخ ۱۶ - جون دس نفر سپاہی ۵ رجمنٹ ہندوستانی جو مفسد ہو گئے تھے بمقام انبالہ توپ سے اوڑا دیے گئے اور عمل پہانسی اور اوڑانے کا ہر جگہ جہان کہین کچھہ بھی شبہہ سرکشی کا پایا گیا جاری ہوا اور اوسکی تعمیل مین کسیطرح کا فروگذاشت نہوا

ایک دستہ فوج بطور موویبل کولم بمقام ہو علاقہ پنجاب تیار ہوا یہ سب سامان بار برداری اسطرح مکمل تھا کہ جسوقت حکم ہو اوسیوقت وہ روانہ ہو سکتا تھا اسمین دو سوار دلسن ڈرگون شاہی کے اور ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک توپخانہ شاہی تھا اور کمانڈنگ اس دستے کے میجر جنرل رووبرن صاحب مقرر ہوئے تھے

ایک روز اسیطرح کا دستہ پنجاب سے بسرکردگی برگیڈیر نکلسن صاحب بجانب دہلی آیا اور بتاریخ ۱۴ ماہ اگست شامل فوج روبروی دہلی کے ہوا

ایک روز اسیطرح کا دستہ بسرکردگی جنرل ون کورٹلنڈ صاحب پنجاب سے تیار ہوکر روانہ ہوا تاکہ حصار وغیرہ اضلاع مین سے

مفسدین کو نکالکر امن قائم کی اسس رستے کے ساتھ۔ ملائے دو ہزار سات سو نفر سپاہی مہاراجہ بیکانیر کے تھے یہ فوج مقام فیروزپور جمع ہوکر بجانب سرسہ روانہ ہوئے اور بتاریخ ۱۷ ماہ جون مقام اوودہ مین فوج مفسد سے دوچار ہوئے اور ہنگامہ جدال و قتال گرم ہوا دشمن کے پچاس سپاہی مارے گئے اور فوج انگریزی کے دو سپاہی اور مفسد یہان سے بھاگ گئے بتاریخ ۱۹ مفسد بمقام کھیرا کا بر لب نالہ گاگرا قائم ہوئے فوج سرکاری بھی وہان پونہچی اور دشمنون کو وہان سے بھی نکال دیا اس لڑائی مین دو سو نفر مفسد قتل ہوئے اس لڑائی کے بعد پھر اس نواح مین کوئی جنگ نہوئی اور مقامات سرسہ و حصار دوبارہ قبضہ سرکاری مین آگیا ان مقامون مین اکثر صاحب زندہ ملے جنکے مارے جانے کا خیال تھا جو خفیہ جان بچائے کہین کہین پڑے ہوئے تھے

بعد اطلاع یابی ہنگامہ و فساد غربی کے حکم فوراً روانہ ہونے فوج کا مقام کلکتہ سے صادر ہوا اور نواب گورنر جنرل لارڈ کاننگ صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ افواج انگریزی مقامات مندراس و سیلون و ماریشس اور کیپ سے بھی روانہ ہوکر اضلاع غربی ہندوستان کو جاوین اور جو فوج ولایت انگلستان سے بجانب چین روانہ ہوئی تھی اوسکو بھی حکم ہوا کہ راستے مین سے بجانب ہندوستان آجاوے اور فوج مذکور آکر داخل کلکتہ ہوگئی لیکن اس فوج کے آنے تک اضلاع شرقی مین بھی فساد ہوگیا اور اسی باعث سے کرنیل نیل صاحب بروقت واسطے کمک فوج ویلر صاحب کے جو بمقام کانپور مورچون مین محصور تھی پہونچ نسکے اور جب تک کرنیل صاحب موصوف بعد فرو کرنے آتش فساد بمقامات بنارس و الہ آباد کے کانپور تک پونہچین قتل عام انگریزان و عیسائیان ہوچکا تھا تاہم بزودی ہرچہ تمامتر اونہون نے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھ بسرکردگی میجر رینارڈ صاحب بجانب کانپور روانہ کیا اور ۷ جولائی کو جنرل ہیولوک صاحب مع بارہ سو گورہ کے روانہ کانپور ہوئے اور بتاریخ ۱۲ شامل فوج رینارڈ صاحب کے ہوکر بتاریخ ۱۳ فوج باغی نانا صاحب کو بمقام فتحپور شکست دی اور ۱۵ تاریخ کو پھر بمقام پانڈو ندی کے شکست دیکر بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور داخل کانپور ہوئے اور نانا صاحب بجانب بٹھور فراری ہوا

ایک دستہ فوج مقام کامیٹی سے جو اضلاع ساگر و نربدا مین واقع ہے تیار ہوکر روانہ ہوئی اور مقام ساگر کو مفسدین سے چھین لیا

مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر والی کشمیر نے باستماع خبر ہنگامہ پردازی درخواست دی کہ جسقدر فوج اور روپیہ درکار ہو مجھسے لیا جاوے سرکار نے یہ درخواست اوسکی منظور کی اور جب تک فوج وغیرہ کی اوس سے طلب ہو مہاراجہ صاحب تو راہی ملک بقا ہوئے مگر اونکے جانشین مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر نے فوج کثیر بمقام دہلی واسطے کمک فوج سرکاری کے بھیجی

اسی اثنا مین فوج انگریزی کلکتے سے رواد و چلی آتی تھی اور ۲۰ جولائی تک چھ پلٹنہائے گورہ اور بہت سا توپخانہ راہ تری و خشکی طی کرکے بمقام الہ آباد وارد ہوگیا اور سر پی گرانٹ صاحب بہادر سپہ سالار جدید واسطے جلدی روانہ کرنے فوج کے مقام کلکتہ مین رونق بخش رہے

مہاراجہ گوالیار نے ہر موقع پر دوستی سرکار قائم رکھی اور حتی المقدور فوج ذاتی کو شامل فوج کنٹنجنٹ ہونے دیا اور حکام انگریزی کو جو کچھ حال گوالیار کا ہوا کرتا تھا اوس سے اطلاع دیا کرتا تھا اور ہر طرح افعال نمک حلالی اور دوستی برابر بجا لاتا تھا

۵۵ سپاہ مفسد جنہون نے مقام پشاور مین فساد کیا تھا اور جنمین سے قریب چار سو نفری کے بچے تھے کیونکہ باقی تو سب کا فوجیون نے قتل یا گرفتار کرلیے تھے یہ چار سو نفری باقیماندہ ماہ جولائی کو ہستان کشمیر مین سرگردان پھرتے تھے اور

آخر کار اکثر اونمین کے شدت ماندگی اور گرسنگی سے جانبر نہوے اور کچھہ بہر کانمانیون کے بنادیق سے نہ بچے الغرض ساہت ۵۰۰ نفر کشتہ اور مردہ شمار مین آئے اور ۵۰ سپاہی باقی رہے تھے وہ بہی دو دو تین تین اہالیان پولس و دیہات قرب و جوار سے گرفتار ہو کر آتے تھے

ایک قریب رشتہ دار نواب رانیہ کا جو ملک بہٹیانہ مین واقع ہی واسطے حفاظت سرسہ کے منجانب سرکار مقرر ہوا تہا اور بجاے حفاظت کے اوسنے از جانب بادشاہ دہلی شہر مذکور اور دیگر مقامات کو خوب لوٹا تہا گرفتار ہو کر آیا اور حکم پہانسی کا نسبت اوسکے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۵ر ماہ اگست پہانسی بہی پا گیا نواب اینہ بہی ہنگام فرار ہونے کے ضلع لودہیانہ مین گرفتار ہوا

ایک گروہ دو ہزار پانچ سو گورکہیونکا بدین حکم نیپال سے آیا کہ شامل فوج انگریزی کے ہو کر امداد فوج مذکور کی کرے اور اس گروہ نے بمقام گورکہپور پہونچکر اور ساتہہ ایک دستہ فوج گورہ اور چند سواران روانہ ہو کر عبور دریاے گہاگرہ کیا تاکہ ساتہہ فوج جنرل ہیولوک صاحب کے شامل ہو جاوین

مہاراجہ پٹیالہ نے بفوج و زر بدل کوشش بیچ مدد کرنے سرکار کے کی اور راناے بلسان کوٹ اور راناے کنگوتہال تراثی نے اور راجہاے بیکانیر اور جہند وغیرہ نے بہی صفاے قلوب ساتہہ سرکار انگریزی کے رکہی

ولی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا تہا اور ضلع بلند شہر پر قبضہ کر لیا تہا اور جو مقام بالاگڈہ مین جو نصف راہ میرٹھہ اور علی گڈہ مین واقع ہی بمضبوطی تمام قائم ہوا تہا اوسکی سرکوبی کے واسطے ایک دستہ فوج گورہ میرٹھہ سے روانہ ہوا اور مقام ہاپور مین اوس سے اور دستہ مذکور سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ولی داد خان شکست کہا کر پسپا ہوا

حکام پنجاب نے بدین غرض کہ پوربیہ لوگ شامل مفسدین سیالکوٹ و دیگر مقامات کے نہو سکین اور نیز باین ارادہ کہ وہ کسیطرح لائق امداد اور کمک کرنے مفسدین کے نرہین بتاریخ ۱۷ جولائی حکم صادر فرمایا کہ جتنی پوربیہ فوج پولس مین نوکر ہین سب برخاست کر دیئے جاوین

اس عرصے مین مقام دہلی پر بہی مفسد غافل نہ تہے وہ بہی ہمیشہ بدین ارادہ شہر سے باہر آکر جزوی فوج انگریزی پر حملہ آور ہوتے تہے کہ اونکو پہاڑی پر سے نکال دین مگر اون سے کچھہ نہو سکتا تہا اور ہمیشہ شکستہاے فاش کہا کر شہر مین گہس جایا کرتے تہے اور فوج سرکاری قدم آگے بڑہاتی جاتی تہی

اب مفسدین کو خبر پہنچی کہ توپخانہ قلعہ شکن مقام پہلور سے قریب دہلی کے آپونہچا یہ خبر سنکر فوج کثیر مفسدین کی جنمین فوج نیمچ اور بریلی کی تہی باہر آیا اور بجانب کرنال بدین عزم روانہ ہوا کہ رستہ روک کر اوسکو آگے نہ آنے دین اثناء راہ مین بمقام نجف گڈہ فوج انگریزی سے جو بسر کردگی بریگیڈیر نکلسن صاحب پنجاب سے آتی تہی دوچار ہوئے اور بازار جنگ طرفین سے گرم ہوا آخرش مفسد بہاگ نکلے اور تیرہ ضرب توپ میدان کارزار مین چہوڑ گئے اس لڑائی مین مفسدین کے درمیان تین اور چار سو نفری کے مارے گئے اور اتواپ مذکورہ بالا بہی سپاہ سرکاری کے قبضے مین آگئین

توپخانہ مذکورہ بالا دہلی پر پونہچا اور شروع ماہ ستمبر مین مقامات مناسبہ پر قائم کیا گیا اور اب محاصرہ شہر دہلی شروع ہوا بتاریخ ۱۴ر ماہ مذکور وقت صبح شہر پر حملہ آور ہوا اور اوسی روز فوج سرکاری داخل شہر ہو گئی مگر شہر مین بہی کئی روز لڑائی رہی اور تاریخ ۲۰ ستمبر کو تمام شہر قبضہ اولیاے دولت قاہرہ مین آگیا مفسد نہایت خوب لڑے مگر فوج انگریزی کا کچھہ نکر سکے اور وہ

آخر تک جس مقام پر پہونچ گئی تہی وہان سے ایک قدم پیچہے نہ ہٹی ہرچند شہر دہلی تو بعد جنگہای متواترہ وعظیمہ قبضہ سرکار مین آگیا مگر سرکار کا بہی بہت نقصان بباعث مارے جانے افسرون کے ہوا خصوصا اوس افسر فوج کے جسکا غم اب تک ہر ایک متعلق فوج کو ہی اور وہ برگیڈیر جنرل جون نکلسن صاحب تہا جو بسرداری اپنی فوج کے اول حملہ شہر مین گیا تہا اور داخل شہر ہوکر فوج کو آگے بڑہاتا تہا کہ ایک گولی آکر لگی اور اوسکے صدمے سے جانبر نہوا

فورا بعد فتح دہلی کے ایک دستہ فوج بجانب دوابہ روانہ ہوا تاکہ مفسدین مغرورین کو سزا دے اور روبکات سرکاری ضلعجات مین قائم کرے شاہ دہلی مع رفقا اور عزیزون کے ایک مقام پر ملا اور مقید ہوکر شہر دہلی مین آیا کپتان ہودس صاحب مع اپنے سوارون کے شاہ دہلی کو گرفتار کرکے لاے تہے اس سفید ریش دشمن خلق خدا کو کپتان ہودسن صاحب نے بڑی کوشش اور حکمت عملی سے گرفتار کیا تہا

ایک وقائع نگار احوال جنگ دہلی کا کچہہ تفصیل کے ساتہہ درج کرتے ہین چونکہ اوسکا ہونا بہی اس مقام پر خالی از فائدہ متصور نہین لہذا درج ذیل کیا جاتا ہی

جو فوج کہ حتی الامکان جمع ہوسکی وہ سب زیر حکم جنرل برنارڈ صاحب کے ہوکر دہلی گئی مگر وہ اسقدر نہ تہی کہ دشمنونکا جو اوسسے بارہ مرتبہ زیادہ تہی باعتبار غلبہ مقابلہ کرسکتے جو مقام یعنی شہر دہلی جو دشمنون نے مضبوط کیا تہا نہایت مستحکم تہا اور نفری سپاہی کی بہی بہت زیادہ تہی اور سامان جنگ و رسد بہی اونکو بکثرت دستیاب ہوتا تہا اور اونکے پاس موجود تہا اور قواعد جنگی بہی اونکو خوب معلوم تہی اور فوج انگریزی شمار مین بہت کم تہی اور موسم بہی خلاف طبائع انگریزان تہا یعنی موسم بہت گرم تہا اور علاوہ ان سب امور کے بباعث سیلابی اور گندگی مقام فوج انگریزی بیماری پیچش اور وبای ہیضہ اونمین بشدت تمام تہی ان وجوہ سے فوج انگریزی بمقابلہ فوج باغی ہر طرح کم تہی اور اسی سبب سے چند مرتبہ یہ تجویز قرار پائی تہی کہ یہان سے چلا جانا بہتر ہی اور میرٹہہ اور علی گڈہ مین قیام کرنا مناسب مگر اوسکے نتیجے پر کوئی خیال نکرتا تہا ہان البتہ صاحب افسر کمانڈنگ اونکے مشورے کے شریک نہ تہے اور اونہون نے اس صلاح کو منظور نکیا اور اسی باعث سے یہ فعل نامناسب ظہور مین نہین آیا ہرچند سر جان لارنس صاحب نے فوج روانہ کرکے پنجاب کو خالی کردیا تاہم فوج انگریزی کافی بمقابلہ باغیان متصور نہین ہوتی تہی مگر چونکہ آمد کمک پنجاب سے جاری تہی اس وجہ سے توقع تہی کہ دن خوشی کا نزدیک آتا جاتا ہے اس عرصے مین جنرل برنارڈ صاحب ہیضہ کرکے راہی ملک بقا ہوے اور جنرل ریڈ صاحب جو بجاے صاحب موصوف کے سپہ سالار فوج مقرر ہوے تہے بباعث بیماری لاچار ہوکر روانہ کوہ شملہ ہوے آخرش حکومت فوج کی سپرد برگیڈیر ولسن صاحب کے ہوئی بتاریخ ۶ ستمبر فوج انگریزی نے دو مضبوط مورچال روبرو کشمیری دروازے کے بفاصلہ ۸۵۰ گز کے دروازہ مذکور سے تیار کرنے شروع کیے کیونکہ اسی دروازے پر حملہ کرنا قرین مصلحت سمجہا گیا تہا یہ دونو مورچال اور قریب دس اور مورچال کے تا تاریخ ۸ تیار ہوگئے اور توپین بہی اون سب پر چڑہ گئین اور گولہ اندازی شروع ہوئی سات شبانہ روز ان مورچال سے گولے شہر مین برستے رہے بتاریخ ۱۱ ایک اور مورچہ متصل دریا کے تیار ہوا اور اوسپر سے بہی گولے شہر مین برسنے لگے اسقدر گولہ اندازی سے کئی روز بعد دو مقام سے کنگورہ فصیل شہر گر گئے اور قریب ساٹہہ فیٹ کے درج درمیان مین ہوگئی جنرل ولسن صاحب کے خیال مین آیا کہ فتح بیشک نصیب اولیای دولت ہوگی مگر یہ بہی خیال تہا کہ فوج انگریزی ہرچند شجاعان

ولایت سے کے تھے مگر شمار مین بہت کم تھے اور سوای اسکے دشمن پناہ دیوار مین لڑتے تھے۔ اور اسکو اونہون نے خوب آراستہ کیا تھا کیونکہ قواعد انگریزی سے وہ بخوبی وجہ واقف تھے اور اوسی سرکار کی ملازمی مین یہہ سب قواعد اونہون نے سیکھی تہی آخرش ۱۴ ستمبر آئی اور حکم حملہ کرنے کا صادر ہوا اور دستہ فوج نکلسن صاحب زیر حکم لفٹنٹ فٹزجرالڈ صاحب کی اول آگے بڑہی اور جو شگاف فصیل مین ہوگیا تھا وہان جا پہونچی ہرچند دشمن اوپر سے گولیان مارتے تھے مگر کچھہ خوف جان نکرکے وہ شگاف کی راہ سے گھس گئے اور وہان اپنے تئین جمع کرکے بجانب راست فصیل پر چلے اور دشمنون کو مارتے ہوے اور زمین کو اونکی لاشون سے بہرتے ہوے آگے بڑہے یہ نکلسن صاحب وہی ہین جنہون نے فوج باغی کو چند روز پیشتر بمقام نجف گڈہ شکست فاش دی تہی اور جنہون نے قبل ازین پنجاب مین کارہای نمایان سے فتح و نصرت کو وابستہ دامن کیا تھا شہر مین یہ حال تھا کہ بامہای و دریچہا و دیوارہای مکانات سے اس فوج نصرت موج پر گولیان برستی تہین اور توپ آہنی دشمن کی فوج انگریزی داخل شہر کا سخت نقصان کرتی تہی اور غلولہای بنادیق ہر چہار طرف و کوچہ و بازار سے ان پر علی الاتصال پڑتی تہین اور سپاہی فوج انگریزی اگرچہ گرتے جاتے تھے مگر قدم آگے بڑہا کر مرتے تھے اسی ہنگامے مین نکلسن صاحب زخمی شدید ہوکر عقب فوج مین لیجاے گئے اور کپتان پرمک صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہی بہت ضائع ہوتے جاتے ہین اور تھوڑے عرصے مین ساری فوج داخل شدہ کٹ جاویگی اونہون نے حکم دیا کہ بجانب کابلی دروازہ کوچ ہو دوسرا دستہ فوج انگریزی جو پیچھے دستہ اول کے داخل شہر ہوا تھا وہ بھی لڑتا ہوا اور دشمنونکو پسپا کرتا ہوا بمقام کابلی دروازہ دستہ اول سے جاملا کیونکہ اوس روز قدم پیشتر اندرون شہر بڑہانا ناممکن تھا اور وہان دشمن بحفاظت دیوارہای مکانات لڑتے تھے اور اسی سبب اونکو آسیب نہین پہونچتا تھا اور فوج سرکاری ناحق تلف ہوتی جاتی تہی اس مقام پر ہر مکان بمنزلہ ایک کوٹ کے تھا اور ہر گہر ایک گڈھی بنا ہوا تھا اور اوسکی حفاظت مین دشمن دلاوران انگریزی کو ہر قدم پر مارتے تھے اور کسیطرح اونکو آسیب بہی نہین پہونچتا تھا جو جو کارہای نمایان سپاہیان سرکاری نے یہان کیے وہ بشریت سے بعید تھے اور بغیر دیکھنے کے اونکا اعتبار قرین قیاس نہین سارجنٹ کارمیکئیل صاحب نے باروت بر دروازہ جاکر رکہدی گو دشمن اوپر سے گولیان مارتے تھے مگر افسوس کہ وقت واپسی جان بحق ہوے لفٹنٹ ہوم صاحب شتابہ اوس بارود مین لگانے آگے گئے اور جسوقت شتابے مین آگ دینے کو تھے اوسیوقت راہی ملک بقا ہوے فوراً کورپورل برجس صاحب نے شتابہ صاحب موصوف کے ہاتھ سے لیکر آگ سے روشن کیا اور اوسی مقام پر داد شجاعت دے کر اس ملک فانی سے رخصت ہوے آگ کے لگتے ہی دروازہ اوڑگیا اور دستہ فوج سرکاری داخل شہر ہوے اور ہر قدم پر لڑتے ہوے اور دشمنون کو پسپا کرتے ہوے قدم بڑہاتے گئے آخرکار بہت سا اتلاف جان اوٹھا کر قریب جامع مسجد کے پہونچے اس مقام کو دشمنون نے خوب مضبوط کررکھا تھا اسی سبب فوج سرکاری نے یہان قیام کرنا مناسب سمجھا اور واپس آکر قریب مکان چھاپہ خانہ کے شب باش ہوے اس عرصے مین فوج پچھلی بہی زیر حکم بریگیڈیر لانگفیلڈ صاحب داخل شہر ہوکر شامل ہوئی اب فوج انگریزی کشمیری دروازے سے مکان گارد ہوتی ہوئی تا مکان مدرسہ جاگزین ہوئی اول روز کا کام یہ تھا جو مذکور ہوا دوسرے روز صبح کو فوج آگے بڑہی اور رفتہ رفتہ جتنے مقامات مورچال دشمنون نے بنالیے تھے سب قبضہ دلاوران انگریزی مین آگئے اور جب قلعے پر گولہ باری ہوئی تو سب مفسد شہر چھوڑ کر بھاگ نکلے

شہر دہلی ایسی سخت جنگہای متواترہ کے بعد قبضہ سرکاری مین آیا اور اس شہر مین تیس ہزار فوج مفسد جو سب طرح کی قواعد انگریزی سے واقف تہی جمع تہی اور سرکاری فوج اوسکے مقابل مین عشر عشیر بہی نہ تہی مگر آفرین انگلستان کو کرنی چاہیے کہ ایسے ایسے شجاع وہان پیدا ہوتے ہین اور نفرین ہندوستان کو کہ جسکی اسقدر فوج سے بہی کچہہ نہو سکا اور آخر کار سوای فرار کے اور کچہہ چارہ اونکو نہ رہا جنگہای دہلی مین فوج انگریزی کے گیارہ سو سپاہی کام آئے اور دو سو پچاس افسر فوج مذکور کے داد شجاعت دے کر اور نام دلاوری باقی چہوڑکر خود ملک بقا کو چلے گئے

فتح دہلی کے ایک یا دو روز بعد وہ سفید ریش احسان فراموش جس نے ارادہ تخت نشینی کیا تہا اور جسنے حکم قتل زن و بچہ معصوم انگریزان کا دیا تہا گرفتار ہوا مگر تعجب کہ سرکار نے اوسکی بہی جان بخشی کی گو اوسکی اولاد کو اوسکے روبرو قتل کیا اور جو بعد ازین گرفتار ہوے تہے وہ بہی قتل ہوے مگر اس محسن کش کی جان بچ گئی

بعد ازین بندوبست اور انتظام دوبارہ شہر دہلی مین قائم ہوا اور مفسدان گرفتار شدہ کو سزای اعمال ملنی شروع ہوئی سابق کئی مقام پر ہمنے احوال شجاعت جنرل نکلسن صاحب کا تحریر کیا ہی اور لکہا ہی کہ ایسے افسر شجاع کے مرنے کا سرکار کو نہایت افسوس ہوا اب ایک تحریر زبانی خواجہ خان ولایتی کے جو سابق تہانہ دار پشاور تہا اور نکلسن صاحب کے ساتہہ وہان سے بمقام دہلی آیا تہا اور ہمیشہ صاحب کی اردلی مین رہا کرتا تہا ہمارے پاس آئی چونکہ اوسکا درج کرنا اس مقام پر بیمحل مقصود ہوگا اسواسطے مختصر احوال لکہا جاتا ہی

خواجہ خان بیان کرتا ہی کہ بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر وقت چار بجے صبح کے جنرل نکلسن صاحب نے اپنا دستہ فوج تیار کیا اور جانب کشمیری دروازہ شہر دہلی نہضت فرما ہوے قدم آگے بڑہاتے ہوے فصیل دیوار شہر پناہ تک پہونچے یہان دیوار صدمات گولہ سے شق ہو گئی تہی اوسکی راہ سے درمیان بارش غلولہای دشمن داخل شہر ہوے اور اتواب دشمن پر قبضہ کرکے پیشتر قدم رکہا اور گرجا گہر کے مورچے کو بہی لے لیا یہان سے آگے قدم زن ہوتے تہے کہ کسی مفسد کی گولی جنرل صاحب کو لگی دہنی بغل مین لگی اور بائین مین سے پار نکل گئی مین صاحب کو ڈولی مین ڈالکر ہسپتال لیگیا وہان ڈاکٹر صاحب نے کچہہ دوا دی جس سے صاحب کو کچہہ تخفیف ہوئی وہان سے صاحب نے حکم دیا کہ ہم میجر ڈیلی صاحب کے خیمے مین جاوین گے مین حسب الحکم صاحب کو وہان لیگیا دوسرے روز صاحب نے حکم دیا کہ کپتان لیک صاحب حاکم رسالہ ملتانی کو ہمارا اسلام دو مین گیا اور کپتان صاحب سے مینے سلام کہا کپتان صاحب خود سوار ہو کر جنرل صاحب کے پاس آئے صاحب کو طاقت گفتگو کی نہ تہی اس لیے کچہہ لکہکر کپتان صاحب کو دیا کپتان صاحب نے اوسکے جواب مین کچہہ تقریر کی اور اوسمین نام کشن گنج اور تیلی دروازے کا معلوم ہوا بعد ازین کپتان صاحب رخصت ہو کر اپنے رسالے کو گئے اور وہان جا کر حکم درباب ان دونو مقامون کے صادر فرمایا بروز دوم جنرل صاحب نے برگیڈیر جنرل چمبرلین صاحب کو بلوایا برگیڈیر صاحب آگئے انسے کچہہ گفتگو درباب کشن گنج اور سلیم گڈہ کے بڑی دیر تک رہی برگیڈیر صاحب بعد ازین رخصت ہو کر شہر مین گئے اور حکم مارنے توپونکا اوپر سلیم گڈہ کے نافذ فرمایا بعد ازین بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر شہر دہلی مفسدین سے خالی ہو گیا اور مینے خبر خالی ہو جانے تمام شہر کی جنرل صاحب کو سنائی صاحب اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ ہم بہی چاہتے تہے کہ اپنے مرنے سے پیشتر ہم اس

خبر فرحت اثر کو سن لے سو خدا نے ہماری مراد بر لائی یہ فرما کر یہاں تک خوش ہوئے کہ بیہوش ہو گئے تھوڑے عرصے بعد ہوش میں آئے اور فرمایا کہ ہم اب بے فکر اور رنج کے مرین گے اور تاریخ ۲۴ ماہ مذکور اس دار فانی کو چھوڑ کر بجانب ملک جاودانی عازم ہوئے اور داغ رشک و افسوس کا سینہ دوستان و بیگانگان پر چھوڑ گئے

اب ہم ایک خط بھی یہاں لکھتے ہیں جو مولوی رجب علیخان بہادر سابق میرمنشی پنجاب حال رفیق کپتان ہاڈسن صاحب نے منجانب سرکار بنام حکیم احسن اللہ خان تحریر کیا تھا اوس سے صاف تراوش ہوتا ہی کہ اگر اسوقت بھی شاہ دہلی ہمرہی مفسدین سے باز آتے تو سرکار اونکی خطایای ماضیہ معاف کر دیتی

نقل خط بنامی حکیم احسن اللہ خان مورخہ ۳ جولائی ۱۸۵۷ء

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر — ہر آنچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

حکیم صاحب فلاطون فطنت ارسطو حکمت یکتای زمان و دانای دوران سلامت — رسوم عرفیہ بطرف حرف مطلب اینکہ از عرصہ دو ماہ کم و بیش کہ سپاہ نمک خور سرکار گردون وقار انگریزی از نا عاقبت اندیشی بمقام دہلی رسیدہ گرد فتنہ و فساد بلند کردہ نام حضرت جہانپناہ بادشاہ را بدنام ساختہ قدم از اندازہ خود بیرون نہادہ خود را بمقابل دولت دوران عدت انگلسیہ قرار دیدہ بعینہ مطابق شعر عارف روم ست — آن مگس بر برگ کاہ و بول خر — ہمچو کشتیبان ہمی افراشت سر — بر ضمیر منیر شاہی و آن شعور و عقلای ہفت کشور عظمت و اقتدار سرکار انگلسی معلوم و حال معرکہ روس چون آفتاب نیمروز ظاہر ست کہ از پیشگاہ ملکہ انگلستان خلد اللہ ملکہا و سلطانہا اعانت سلطان عبدالمجید خان بادشاہ روم و صرف زر خطیر از ابیض و احمر و ماموری افواج ظفر امواج در بحر و بر و محفوظ داشتن سلطنت اسلامیہ و پسند کردن نقصان خود در حفظ حقوق رومیہ با وجود اتحاد و ملت بار روسیان چہ قدر سعی جزیل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہی از ابتدای تسلط بر کشور ہند تعلیم و تلقین احدی از اہل اسلام و ہنود بالاجبار برای اختیار مذہب مسیحی ننمودہ بلکہ خلائق بہر روشی کہ در امور دنیا و آخرت خواستہ آزادانہ زیست کردہ و میکنند باقی تفاصیل محول رای صایب کہ تطویل غیر مقصود ست حال ابو المظفر جلال الدین محمد اکبر شاہ کہ بہ ازو قبای شاہی کشور ہند بر قد کسی راست نیامدہ از تاریخ فرشتہ وغیرہ واضح ست کہ در عہد قوت و شوکت بادشاہ ممدوح در ہندوستان جہازات شاہی کہ از ہندوستان روانہ حجاز براہ دریا شدہ بود دستخوش دولت انگریزی شدہ تا این بہ خللی کہ سرکار انگریزی را در ہند بود استرداد احمال و اثقال جہازات شاہ جمجاہ کردن نتوانست حالا کہ عرصہ صد سال در ہند پایی شد تا پیشوا پامال ملازمان دولت انگلشی ست چگونہ کسی با این حکمای عصر و شجاعان دہر مقابل کردن میتواند اگر تراخی و تاخیر باستیصال کیفر کردار ناآگاہان عاقبت کار بوقوع آمد حمل بر زعم عوام نمیتواند شد بلکہ امتحان دوست و دشمن و تفرقہ دانا و نادان وغیرہ مصالح ملکی پیش نظر ست تا وقتیکہ گروہ مفسد قدم اندرون دہلی نشدہ بود از جانب ملازمان شاہی ہم امری خلاف رضای اہالیان سلطنت انگریزی بظہور نرسیدہ حالا چہ انقلاب بروی کار آمدہ و کدام امید و عاقبت و کدامین سوی اختیار بودہ خانہ زادان راسخ الاعتقاد با وجود تحلی بحلیہ عقل و دانش بنا اتفاقی چہا در پی اطفای نور این سراج ہند شدند و بچہ سبب در تقدیم عاجل آجل این فروغ دودمان چغتائی صرف اوقات نمی نمایند این چہ خیال محال بدماغ اہالیان سرکار شاہی پیچیدہ و اگر این امر نیست تا امروز چرا شرحی درین باب نرسیدہ و کوششی در رفع این مفسدہ نشدہ صلاح صواب اگر در رای ارباب دربار شاہی مستحسن شود اینست کہ مخطرات و مکنونات خاطر را اصالتاً یا وکالتاً تحریراً یا تقریراً بخدمت صاحبان والا دودمان گزارش فرمایند کہ بعد برہمی اساس این فتنہ اینوقت بدست نخواہد آمد و بجز تاسف یادگاری

بر صفحۂ روزگار نخواہد ماند الکنایۃ ابلغ من التصریح دوست را وقف انتظار جواب تصور فرمایند وہرچہ ارقام خواہند فرمود حرف بحرف بملاحظہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت فقط قلم شکستم و مضمون مختصر کردم ٭ کہ نیست طرز من این گفتگوی طولانی

اس مقام پر ایک فرمان بادشاہی بھی درج کیا جاتا ہی جو بنام جمیع روسا و راجگان ہندوستان جاری ہوا تھا اوسکے ملاحظے سے معلوم ہوگا کہ مضمون فرمان کسقدر راست اور درست تھا اور کیا کیا اتہام اور بہتان بی بنیاد نسبت سرکار انگلشیہ لگایا گیا تھا

فرمان بادشاہ دہلی

جمیع راجگان و روساے ہند پر واضح و لائح ہو کہ تم بہمہ وجوہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی مین مشتہر الدہر و العوام ہو اور تمہاری حسن حمایت طرز اور فہم اور درایت سے مذاہب ہندوستان کی اعانت ہی لہذا از راہ خیر اندیشی تمہاری تمکو ہدایت ہوتی ہی کہ خدایتعالی نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قائم کرنے کیواسطے پیدا کیا ہی اور تم پر فرض ہی کہ اپنے عقائد اور قوانین مذہبی کو بخوبی درست جانو اور اوسپر ثابت قدم رہو کیونکہ خداوند تعالی نے تمکو یہ مرتبۂ عالی اور ملک اور دولت اور حکومت اسیواسطے بخشی ہے کہ تم اون لوگونکو جو تمہارے مذہب مین رخنہ اندازی کرین غارت کرو اور جو اشخاص کہ تم مین سے صاحب طاقت ہین اونکو ضروری ہی کہ وہ اون لوگون کو جو تمہارے مذاہب کو بگاڑا چاہتے ہین نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہین رکھتے وہ بدل و جان اونکی تدبیرون مین مشغول رہین جنسے اونکے مذاہب کے دشمنون کی پایمالی ہو اور یہ تمہارے عقائد کی کتابون مین لکھا ہی کہ مذہب بدلنے سے مرجانا بہتر ہی اور واقعی مین یہی حکم خداوند تعالی کا بھی ہی جو خاص و عام پر روشن ہی انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے ہین اور ہندوستانیون کے تخلل مذاہب کیواسطے اونہون نے ایکمدت سے بہت سی کتابین لکھواکر اپنے پادریون کے ہاتھہ سے سب ملک مین تقسیم کرائی ہین اور پادریونکو بلواکر اپنے مقولونکا اعلان کیا ہی سمجھنے کی بات ہی کہ انگریزون نے کیا کیا تدبیرین واسطے غارتی ہمارے مذاہب کے کی ہین اول یہ کہ جب ایک مرد مرجاوے تو اوسکی بیوہ دوبارہ شادی کرلے دوسرے یہ کہ ستی ہونے کی ایک رسم مذہبی قدیم تہی جسکو انگریزون نے اپنے قوانین کی رو سے موقوف کیا تیسرے یہ کہ اونہون نے تمام خلقت کو علانیہ سمجہایا کہ اگر وہ اونکا مذہب قبول کرینگے تو سرکار مین اونکی توقیر ہوگی اور یہ بھی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیساؤن مین جاکر وعظ سنو علاوہ اسکے اونہون نے یہ حکم قطعی دیا ہی کہ صرف حقیقی اولاد راجگان و رئیسان ہند کی مسندنشین ہوگی اور گود لی ہوئی اولاد کا کچہہ حق نہوگا حالانکہ از روی شاستر دس طرح کی مختلف وارث فرایاد سلطنت ہو سکتے ہین اس تدبیر سے اونکا مطلب خاص یہ ہی کہ وہ آخر کو تمہاری ریاستین اور جاگیرین چہین لین جیسا کہ اونہون نے فی زمانہ ریاستہای لکہنؤ اور ناگپور مین عمل کیا ورای ازین ایک اور تدبیر اونہون نے یہ بھی کی کہ قیدیان جیلخانہ کو جبراً اپنی ہوئی روٹیون کے کہانے کا حکم دیا اور اکثر قیدیون نے تو یہ امر قبول نکیا بہوکہے مر گئے اور بہتون نے لاچار ہو کر روٹی کہانا قبول کیا اور اپنا مذہب کہو دیا جب یہ تدبیر انگریزونکی اچہی طرح نہ چلی تو اونہون نے آٹے اور شکر مین ہڈیان پسوا کر ملائین تاکہ لوگ اوسکو بلا کسی ظن اور شبہہ کے کہاکے اپنا ایمان کہودین اور چہوٹے چہوٹے ٹکڑے استخوان اور گوشت کے جانورونکے ساتہہ ملواکر اونکو سربازار رکہوایا علاوہ اسکے اونہون نے ہر ایک تدبیر ایسی کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہون انجام کار بعض بنگالیون نے بعد غور یہ امر قرار دیا کہ اگر ابتداءً اہل فوج اس معاملہ مذہبی مین پیرو رای انگریزان ہوجاوین تو فرقہ بنگالیان بھی انہین کی رای کے مطابق کاربند ہوگا انگریزون نے اس تدبیر کو

بہت پسند کیا اور بے اندیشہ اس مثل کے کہ چاہ کندہ را چاہ درپیش برہمنان اور افضل قوم کے لوگونکو اون کارتوس کے کاٹنے کا جنکی بنانے مین چربی لگی تہی حکم دیا اس حالت مین اگرچہ مسلمان سپاہیون نے خیال کیا کہ ان کارتوسون کے کاٹنے سے مذہب ہنود کا صرف جاتا رہے گا لیکن تاہم اونہون نے اونکے کاٹنے سے انکار کیا تب اون سپاہیون کو جنہون نے کارتوس کاٹنے سے انکار کیا تہا انگریزون نے توپ سے اڑا دیا یہ ظلم شدید دیکہکر سپاہ نے انگریزون کا قتل شروع کیا اور جہان کہین فرنگی کو پایا مار ڈالا اور بفضل ایزدی اور امداد سروری بالفعل اون تدابیر مین مشغول ہین جسمین کہ چند انگریز جو کہین کہین باقی رہ گئے ہین وہ بہی نیست و نابود ہو جاوین اور ہمارا یقین واثق ہی کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان مین رہینگے تو کل اس ملک کے آدمیونکو مار ڈالینگے اور ہمارے مذہبونکو مٹا دینگے ہرچند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بہی انگریزون سے موافقت رکہتے ہین بلکہ اونکی طرف سے لڑتے بہڑتے ہین اونکے حال پر جو بخوبی غور کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا ہی کہ انگریز نہ اونکا مذہب چہوڑینگے اور نہ تم سب کا پس اس صورت مین ہم تمسے پوچہتے ہین کہ تمنے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہی اگر ہمارے اور تم سب کے رای متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزون کو غارت کرکے اپنے ملک اور ایمان کو بچا سکتے ہین چونکہ تم سب کو ہندو اور مسلمان کی بہتری پیش نظر ہوا اور انگریز دونون فرقون کے دشمن ہین لہذا صرف تمہارے مذہب کی حمایت کا پاس او خیال کرکے او نظر اندفاع اعدای دین بذریعہ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہی کہ اہل ہندو کو گنگا جی اور تلسی اور سالگرام کی قسم ہے اور مسلمانون کو قرآن کی قسم ہی کہ وہ بالاتفاق شامل ہوکر اپنے جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزون کا قتل اپنے فرض سمجہین اور چونکہ گای کے ذبح کرنے مین ہندو کے مذہب کی اہانت ہی مدنظر روساء اہل اسلام نے یہ عہد و پیمان کیا ہی کہ اگر ہنود قتل عیسائیون مین گرمجوش اور مسلمانون کے شامل ہونگے تو اوسی روز سے گای اور بیل کا ذبح ہونا موقوف ہو جاویگا اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کاربند ہوگا تو وہ بیرو قرآن سمجہا جاویگا اور جو مسلمان کہ گای کا گوشت کہائے گا وہ اوسکو سور کے گوشت کی برابر ہوگا اور اگر اہل ہنود قتل عیسائیان اور فرنگیان مین کمر بستہ اور آمادہ نہوسنگے تو وہ خدا کی نظر مین اوتنے ہی گنہگار ہونگے جب اونہون نے گای ذبح کی یا اوسکا گوشت کہایا شاید اہل فرنگ بہی اپنی مطلب براری کے واسطے ہندوؤن سے بحلف ایسا ہی اقرار کرینگے الا کوئی عقلمند اس دام فریب مین نہ آئیگا کیونکہ اقرار ان اہل فرنگ ہمیشہ مملو بفریب ہوتے ہین اور جہان ایک مرتبہ اونکا مطلب نکل آیا پہر وہ فوراً اپنے عہد و پیمان کو بالای طاق رکہدیتے ہین اور ہر غریب اور امیر ہندو پر روشن اور ہویدا ہی کہ فریب انگریزون کی عادت جبلی ہی اور ہمیشہ دغابازی اونکا شعار ہی اسیواسطے انگریزون کے کہنے پر کبہی یقین نہ لاؤ اور یقین واثق جانو کہ پہر کبہی ایسا موقع جو بالفعل موجود ہی ہاتہ نہ آویگا فقط

اب ہم پہر کچہہ مختصر حال اون تدابیر کا لکہتے ہین جو سرکار انگریزی نے واسطے اطفای نائرہ فساد ملک اودہ وغیرہ مین بروے کار لائین تہین

جنرل ہیولوک صاحب نے جنرل نیل صاحب کو کمان کانپور پر چہوڑکر آپ واسطے رہائی اون محصورین بیلی گارد لکہنؤ کے روانہ ہوے جنہون نے اسقدر عرصہ دراز تک بخلاف مفسدین خونخوار کے اپنے تئین بچا رکہا تہا اس دستہ فوج کو فتوحات کبری نصیب ہوئین اول روز اونہون نے دشمنونکی بیس ضرب توپ چہین لین اور دوسرے روز [illegible] ۲۶ اور [illegible] مع [illegible]

شکست کہاکر بجانب بٹہور فراری ہوا جنرل صاحب ممدوح اوسکے تعاقب مین گئے اس عرصے مین جو رسد و سامان جنگ فوج انگریزی کے ساتھہ تہا وہ سب صرف مین آگیا اور جنرل صاحب واسطے بہمرسانی سامان کے واپس بجانب کانپور روانہ ہوے اور سامان سب لے کر بتاریخ ۲۷ر جولائی عبور دریا کرکے ملک اودہ مین داخل ہوے اور بمقابلہ دشمن مقام اونام تک پونہچے وہان دشمنون کو شکست دیکر بجانب فتحپور چوراسی کوچ فرما ہوے اور مقام مذکور کو بعد جنگ قبضہ کرلیا یہان کچہہ کمک آنے والی تہی اور جب نہ آئی تو جنرل صاحب پہر بجانب کانپور مراجعت فرما ہوے جب مقام کانپور مین بتاریخ ۱۹ر ماہ ستمبر فوج کمک آگئی تو جنرل صاحب پہر عبور دریا کرکے داخل اودہ ہوئے اور بمقام منگروارہ دشمنون سے دوچار ہوے اس مقام پر چار گہنٹہ لڑائی رہی آخر کو دشمن پس پا ہوے اور سات ضرب توپ میدان جنگ مین چہوڑکر رو بفرار لائے آخر کار فوج سرکاری قریب لکہنو کے پونہچی اس مقام سے دو یا تین میل آگے بڑہ کے دشمنون نے مورچال نہایت مضبوط اور مستحکم بنا رکہے تہے اور پچاس ضرب توپ ان مورچال پر موجود تہین اس مقام پر جنگ سخت ہوئی اور نوبت بجنگ سنگین پونہچی اور فوج سرکاری نے دشمنون کو سنگینین مار مار کر پس پا کیا مگر یہان سے اب ہر قدم پر لڑائی ہونی شروع ہوئی اور فوج سرکاری بہی جنگ جنگان اور حرب کنان پیشتر قدم زن تہی اور رفتہ رفتہ ایک گروہ سپاہ نصرت پناہ کا داخل بیلی گارد ہو گیا اس فوج کے دیکہتے ہی محصورین بیلی گارد خوشی سے بدن مین نہ سمائے اور آسمان تک آواز مکالمہ خوشی آمیز پونہچی یہ فوج بروقت بیلی گارد مین پونہچی کیونکہ مفسدین نے ایک سرنگ ایسی بہاری لگائی تہی کہ اگر چند روز اور فوج سرکاری داخل لکہنو نہوتی تو وہ تیار ہو جاتے اور اوسکے اوڑنے سے محصورین مین سے ایک بہی زندہ نہ بچتا القصہ جب ایک گروہ فوج سرکاری کا داخل بیلی گارد ہوا دشمنون نے جمع ہو کر اور جرات کرکے پل جو راستے پر قریب شہر کے واقع تہا توڑ ڈالا اوسکے شکست ہونے سے فوج ہیولوک صاحب کی جو داخل بیلی گارد ہوئی تہی اور محصورین کی کمک کو آئی تہی خود محصور ہو گئی اور اوس روز تک دشمنون سے لڑتی رہی جب تک صاحب کمانڈر انچیف صاحب بہادر مع فوج تشریف لائے اور لکہنو فتح کرکے تمامی مفسدین کو لکہنو اور اوسکے قرب و جوار سے نیست و نابود کر دیا اب فتح لکہنو امر یقینی ہو گیا بعد ازین جنرل ہیولوک صاحب بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہان بعارضہ ہیضہ وغیرہ مبتلا ہو کر بہشت نصیب ہوے صاحب ممدوح کے مرجانیکا ایسے نازک وقت مین بڑا افسوس ہوا

سر کولن کیمبل صاحب جو جنگ روس مین بہی شامل تہے اور اب سپہ سالار فوج مقرر ہو کر رونق افروز ہندوستان ہوے تہے لکہنو کو فتح فرما کر بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہان سے مفسدین گوالیار کو شکستہای فاش دیکر اور فتحگڈہ وغیرہ شہرونکو فتح کرکے انتظام اس نواح مین دوبارہ قائم کیا

خاتمہ

الحمد للہ و المنۃ کہ بعون قادر بیچون یہ چند اجزا ختم ہوے اور راقم بہی بار فرمایش دوستان صادق الولا سے سبکدوش ہوا یہ کتاب ہرچند کچہہ طویل ہو گئی مگر مفصل حال چند مقامات مثل دہلی و لکہنو تحریر نہو سکا کیونکہ جب یہ کتاب ختم ہوئی اوسوقت تک کوئی مفصل حال صحیح اور قابل اعتبار راقم کے پاس نہین پونہچا تہا اور سوای اسکے اگر حالات مقامات مذکورہ کا تفصیل لکہا جاتا تو اور بہی طوالت ہوتی اور قیمت بڑہ جاتی اور شائقین کو فی الجملہ دقت اوسکے خرید کرنے مین ہوتی لہذا اسیقدر پر اکتفا کرکے یہ عزم مصمم رکہتا ہے کہ اگر زمانے نے فرصت دی تو انشاء اللہ تعالی مفصل حال علیحدہ جلد مین تحریر ہوگا فقط

خاتمۃ الطبع

حمد و نعت کے بعد معلوم ہو شہرہ عالم علی العموم ہو کہ حاضر و غائب لوگ سوانح غدر سننے کے مشتاق ہین دریافت وقایع کی خواہش مین مردم آفاق مین اگر افواہ عوام پر اکثرون کی نظر ہے سچے حالات کی خبر کمتر ہے جسنے جیسی سنی پونہچائی کسینے محض بے پر کی اوڑائی حقیقت واقعی کا انکشاف نتہا کوئی بیان بخلاف نتہا بات پسند یا ناپسند ہو خلق کی زبان کیونکر بند ہو بے اصل روایات سے یہ ہوتا ہے کہ جہوٹ سچ کا اعتبار کہوتا ہے اسلیے دانا ے روزگار واقف رموز و اسرار سخن فہم خرد اساس ہنرمند نکتہ شناس ستودہ منش نیک خصال پنڈت منشی کنہیا لال نے جنکو انگریزی مین بہی دستگاہ کامل ہے تحریر و تقریر کی مہارت کلی حاصل ہے اور آگے انگریزی کے مترجم تہے محکمہ چیف کمشنر مین ملازم تہے تاریخ صحیح لکہنے پر عزیمت درست کی ہمہ تن مستعد ہوے کمر ہمت چست کی تفتیش حقائق مین بہت محنت اوٹہائی ہر واقعے کی راست خبر بہم پونہچائی انگریزی چٹہیون سے مضمون معتبر رقم کیا جو کچہ گذرا تہا بعینہ حوالہ قلم کیا کسیطرف کی مراعات نہین جانبداری کی کوئی بات نہین جب یہ کتاب تیار ہوئی پسندیدہ اولی الابصار ہوئی سبہنے یہی چاہا کہ سبہونکو سچی خبرین گہڑی ہوئی باتین جو ہنوز سنے دور کردین نقش باطل صفحہ دہر سے اوٹہالین حرف غلط لوح روزگار سے دہو ڈالین لہذا اسکو چہاپکر مشہور انام کیا قابل نظارہ خاص و عام کیا تصحیح لفظ و معنی جیسا چاہیے خوب اہتمام ہوا ۵ جمادی الاولی سنہ ۱۲۷۸ ہجری کو اوسکا اختتام ہوا غرض دیکہنے پر ماجرا مفصل کہل جائیگا بلوہ کا اتنا حال تحقیق کہین ہاتہ نہ آئیگا مطبع کے بعض کارگزارون نے طبع آزمائیان کین یادگار زمان و اہل زمان کے واسطے تاریخین کہین ۞

قطعہ تاریخ از نتایج افکار معجز آثار افضل دوران اکمل زمان جناب مولوی محمد ہادی علی اشکؔ

جب مصنف نے یہ کتاب لکہی — جو خبر راست و معتبر تہی لی
اب جبہی اشک نے کہی تاریخ — کہ یہ ہین واقعات تفصیلی
۱۲

طبع زاد سخندان خوش بیان منشی اشرف علی اشرف شیرین زبان

طبع گردید چون بغاوت ہند — شد جہان را پسند این تاریخ
اشرف نکتہ سنج و نکتہ سرا — گفت تاریخ او ہمین تاریخ
۱۲۷۸

نتیجہ فکر شاعر شیوا زبان منشی توتارام شایان

کتاب بغاوت ہوئی طبع جب — گیا شہرہ اوسکا عجم تا عرب
اوٹہا فکر تاریخ مین جو قلم — کیا موجبات بغاوت رقم
سنہ ۱۸۶۱ء

ایضاً

لکہی اوسکی تاریخ پہر دوسری — بجا اب کتاب بغاوت چہپی
سنہ ۱۸۶۱ عیسوی

فہرست ابواب کتاب محاربہ عظیم

نام مقامات — صفحہ

ا

انبالہ ۹۳
امرت سر ۱۴۳
آگرہ ۱۶۴
آرہ ۱۷۰
الہ آباد ۱۹۶
اوگر ۲۰۹
اندور ۲۲۹
اعظم گڈہ ۲۳۱
اوریا ۲۴۱
ابوکوہ ۲۴۲
اورنگ آباد ۲۴۷

ب

برہام پور ۱۱۴
بریلی ۱۸۹
بلند شہر ۱۱۹
بنارس ۲۳۲

پ

پشاور ۱۳۶
پونا ۱۴۵

ج

جلبگوری ۱۴۵
جہیلم ۱۶۶
جون پور ۱۸۳
جہانسی .... ایضاً
جلندہر ۲۰۷
جبلپور ۲۳۶

ح

حصا ۱۲۵
حیدرآ ۲۳۵
حیدرآباد سندہ ۲۴۸

و

دیباچہ ۱
دہلی ۳۴
.... ۱۴۰
دیوگڈہ ۱۵۳
دیسا ۱۳۵

ر

روہتک ۹۱
رورکی ۱۰۶
روہنی ۱۲۳
راول پنڈی ۱۴۴

س

نام مقامات	صفحہ
سہارن پور	۱۵۳
سیالکوٹ	۱۷۶
سکدورہ اودہ	۱۸۸
ساگر	۲۰۴
سرسا	۲۲۱
سلطان پور	۲۳۴
ش	
شروع احوال فساد	۲۴
شکار پور	۱۳۵
شاہجہان پور	۱۸۶
شملہ	۱۰۵
ف	
فیروزپور	۱۱۸
فتح گڈھ	۱۵۴
فیض آباد	۱۳۸
ک	
کانپور	۷۴
کلکتہ	۹۱
کرانچی	۱۶۹
گ	
گوالیار	۱۰۸
گوپی گنج	۲۲۲
ل	
لکھنؤ	۹۴
لاہور	۱۵۰

نام مقامات	صفحہ
م	
میرٹھ	۲۶
منصوری کوہ	۱۱۳
مادھوپور	۱۱۴
ملتان	۱۱۷
مری کوہ	۱۴۱
مراداباد	۱۴۶
مہدپور	۱۷۶
مئو	۲۳۰
منگیر	۲۳۱
مندراس	۲۳۸
مقدمہ	۲۳۹
ن	
نینی تال کوہ	۱۱۵
نوگانون	۱۳۰
نصیراباد	۱۶۷
نیمچ	۲۲۴
ناگود	۲۳۵
ہ	
ہمیرپور	۲۰۳
ہانسی	۲۲۳

تمام شد

حالات ہندوستانیان حسب الحکم جناب صاحب والاشان مسٹر اکینیل صاحب بہادر در ۱۲ جولائی ۱۸۶۸ع

میر سید احمد نام ملازم نواب امیر خان والی ٹونک تھا روزگار نواب موصوف چھوڑ کر نزد شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی جا کر طریق مشیخت اور تصوف اختیار کیا کچھ دن میں ہندوستان میں اوسکا اشتہار تمام ہوا اور اوسنے اپنا جان کو امام مہدی برحق جتا کر اطاعت ملت اسلامیہ میں فرض عین ہے قرار دیا اور من بعد ہندوستانیوں ترغیب دعوت جہاد جا بجا کیا اور من بعد عازم حرمین شریفین ہوا اور چونکہ احادیث میں در باب تذکرۂ خروج مہدی ظہور از طرف خراسان بمعیت نشانہای سیاہ ہی لہذا میر سید احمد واسطے تصدیق اطلاق مہدی عربستان سے عازم طرف خراسان براہ بندر بمبئی و کراچی منعطف ہوکے قندھار کو از راہ بلوچستان آیا اور نشانہا اور جھنڈے سیاہ جس طرح کہ احادیث تذکرۂ خروج مہدی میں تھا مرتب کرکے بمعیت سات اٹھ سو ہندوستانیان اور علمای نامدار اور فضلای کبار بہمراہ اپنی خود لیے آیا منجملہ علمای مذکور ایک جو اوسکا وزیر اعظم اور بخت رانجم تھا مولوی اسمعیل کہ از اقارب قریبہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب تھا فتح قلعہ ہند ۱ اور [illegible] کلی ۲ اور مردان ۳ اور ہوتی ۴ بمعہ محاربہ سردار یار محمد خان و محاربہ اخیر مابین سردار سلطان محمد خان بمعیت ایک فوج پشاور بدست مولوی مذکور ہوا الا کہ در جنگ عظیم مابین میر سید احمد بذات خود بھی حاضر ہوکے قتال تھا جنگ اخیر بالاکوٹ میں جو اخیر محاربات سید احمد تھا مقتول ہوا اور قبر مولوی مذکور بالاکوٹ میں موجود ہے اور لاش سید احمد بعد جنگ زندہ یا مردہ کسیکا نظر میں نہیں آیا اسواسطے سنہ ۱۲۴۷ ہجری حال تک ہندوستان سے اسکا ظہور کا امید پر خیر خیرات اور عشر کا نام بیت المال رکھ کر بدستور بھیجتا ہی اور یہ جو بعضی مورخان اپنا گمان یوں لکھتے ہیں کہ بعد جنگ بالاکوٹ سر سید احمد کاٹ کر کے پیش رنجیت سنگھ بھیجا یا یہ امر خلاف ہی کیونکہ صاف حال لاش سید احمد معلوم نہیں ہوتا ہی اور نہ کسیکا نظر میں آیا اور اس باعث سے بامید ظہور میر سید احمد قوافل مردم ہندوستانیان

ہزاران ہزار مشکل حدود یاغستان پشاور میں آکر کے اقامت رکھتے ہیں اور پس ماندگان کو ہندوستان میں بلطائف الحیل بمواعظ تقریری و

تحریری امید دور و دراز اطاعت امام حق و مہاجرت و جہاد بالمال و النفس بمعہ تصدیق حصول چند دفعہ حکومت اول عہد سید احمد

سنہ ۱۲۴۲ ہجری سے تا سنہ ۱۲۴۶ ہجری تک ملک تنول سے خیبر تک دفعہ دویم من بعد [illegible] تصرف ہندوستانیان بذریعہ امارت ساختگی صاحبزادہ

کوانی و [illegible] بہار علاقہ ولایت سوات میں اور تصرف حاجی عبدالرحیم کیمبھ دن اگرور میں اور قتل والد علی محمد خان اگرور بمعہ دیگر مضافات

مولوی نصیر الدین وغیرہ روبداد آنوقت دفعہ سیوم حصول حکومت مستقلہ پرگنہ پکھلی بعہد مولوی ولایت علی و عنایت علی و [illegible] سنہ ۱۲۵۹

سنہ ۱۲۶۳ تک اسی واسطے مردم متمولین کو بعہد مال و جان اور حاضری در قافلہ یعنی ہجرت ترغیب دیتا ہی اور [illegible] مردم مفلسین کو بعہد ہجرت

بجان اور یہ امر ابتدای شروع سید احمد سے حال تک ایک سررشتہ اور قانون واسطے حصول مراد مذکور بنا ہوا ہی متعلق اور منحصر بذات

ایک شخص اور اولاد اسکا نہیں ہے لہذا حال تک جاری رہا ہے میر سید احمد کا نائب بموجودہ اصل دیوان اور دفتر سید احمد تب بنظر راقم گذرا ہی

میر سید احمد نے سرداران قندہار سے اور امیر کابل دوست محمد خان سے تا سرداران پشاور اخذ بیعت بحمل جہاد و ارشاد و پیری و مریدی کی تہا

رجو کہ بیعت ارشاد قطع نظر از تعمیل [illegible] رسم معہود افغانستان ہی لہذا خاص و عام امیر و [illegible] بیعت میر سید احمد سے [illegible] اور بعد ازاں بیعت جہاد یا

جا بمکانات سے مرخص ہو کے اخیر میں بعد نشیب و فراز بسیار وارد پنجتار من مضافات علاقہ یوسفزئی ہوا اور مقام مذکور دارالامارہ

قرار کیا اور فتح خان پنجتاری اپنا مخصوص خاص بنایا اور سکھوں سے کئی دفعہ لڑائی جاری رکھا تا کہ جنگ شدید درمیان سرداران پشاور اور سازش

ہوئی یکسانت کیا اور سید احمد کو زہر جگر سوز دیا من بعد بہت مشکل سے بمقام پنجطڑ علاقہ فتح خان میں آکر کے جلد تر بملک سوات بمقام

ریث خیل از باعث علالت مزاج بجہت زہر مقیم ہوا اور مولوی عبد الحی جو نہایت معتبر تہا وہاں فوت ہوا بعدہ

عدا و از اقوام متفرق یوسفزئی اور کوہستان تا حدود کاشغر کیا اور سرگذشت سرداران پشاور اور سازش سکہاں واسطے

اور تالیف قلوب مردم تحریرا و تقریرا شروع کیا اور دختر [illegible] کا شوہر [illegible] خلیفہ فیض محمد کابل نکاح میں لایا

سرداران پشاور بمعہ خادی خان ہند سے جو اخذ بیعت بحمل جہاد و پیر ارشاد کیا تہا از سبب [illegible] بیعت امارت رکھا بجہت سازش سکھاں

بلوثات اور خروج از اطاعت امام حق جسکا اطاعت کتب [illegible] فرض عین میں معتقد کیا خادی خان کو اور [illegible] مولوی [illegible]

بمقام ہنڈ مار کر قتل کیا من بعد عنقریب سردار یار محمد خان والی پشاور سے فیمابین ہنڈ و زیدہ سخت مقابلہ ہوا مولوی اسماعیل

نے بجمعیت پانچ سو ہندوستانی خاص سردار مذکور کو مع سواران بسیار مار کر قتل کیا اور اسپ و یراق و خیمہ و توپ غنیمت کیا

من بعد بمقام مایار بجمعیت زیادہ عسکر کابل مع سردار حبیب اللہ خان برادر سلطان محمد خان فرزند محمد عظیم خان سردار محاربہ عظیم ہوا اور

والی ہرات

اس لڑائی میں میر سید احمد بذات خود حاضر تھا اور گرد تمام ملکے سواران لشکر کابل جو ہمرکاب سردار حبیب اللہ خان دو ہزار تھا

شکست دیکر تا صد چند کروہ تعاقب کیا مگر جماعت ہندوستانیان مخصوص ہمرہ میر سید احمد نہایت پایجا ہوئی سخت

مقابلہ کی اور درانیان کو شکست دیا اور بار دیگر سامان زیادہ تر از توپ و اسپ و یراق و خیمہ غنیمت حاصل کیا

اور سید احمد کا انتظام بحصول دو دفعہ کی فتح سرداران پشاور بخوبی خوب ہوا اور تسلط علاقہ یوسفزئی سے فارغ

البال ہوکر مع چہ سات ہزار پیادہ و سوار عازم پرگنہ ہشتنگر ہوا جو کہ سرداران پشاور کو تاب مقابلہ نہ تھی لہذا

ہشتنگر بلا جنگ سید کے قبضہ میں آیا ہشتنگر سے بعزم تسلط پشاور از راہ میچنی گذر دریا عبور کر کے وارد شہر پشاور ہوا

فیض اللہ خان مہمند ہزارخانی جو ہمیشہ سے پوشیدہ مدد و امداد میر سید احمد کو دیتا رہا علی الخصوص ہنگامہ گرفتن پشاور میں

منسوبہ ہای پختہ و خدمات برجستہ بتقدیم لایا اور عرصہ یک دو ماہ تک میر سید احمد پشاور میں رہا سردار [illegible]

سرداران پشاور حسب مصلحت وقت و بحیثیت جاری تجویز بلا تعرض کے ما مضی و صلح آئندہ سید احمد کے ساتھ

مجبور کیا اوسنے صلح منظور کر کے پھر اونکو پشاور و ہشتنگر بھی اپنا طرف سے چھوڑ دیا اور مولوی مظہر علی قاضی

دران قواعد انگریزی اپنا طرف سے منتظم بھی پشاور میں چھوڑ دیا اور خود پشاور سے یوسفزئی میں مراجعت کر کے

پنجتار و زیدہ والے پختو علاقہ کیا اور جلد تر بمقام پنجتار آیا اور جو کہ ملک یوسفزئی قدیم سے باختیار تھا اور

میر سید احمد حاکم اول اونکا سر بر آیا اور بہانہ شریعت اونکو قصد تنبیہ ہوا خفیہ طور میں یوسفزئی نے پشاور و [illegible]

ہمراہ سرداران پشاور تجویز بلوای یار محمد مقرر کیا اولاً بمقام ہشتنگر مولوی مظہر علی سردار [illegible] کیا من بعد فوج [illegible] تمام تو

عمایسے تھانہ جات ذیل تمام قتل کیا اسمعیلہ ادینا شیوہ [illegible] چارگلی مردان ٹوپی [illegible]

رتھانہ کوٹہ وگہڑی اسماعیل [illegible] وزیدہ وغیرہ بعضے تھانہ جات ہزارہ متصل بمقام پنجتار [illegible] پہونچا من بعد

میر سید احمد نے درباب دفع بلوای مذکور فتح خان پنجتار [illegible] استصواب اور [illegible] بھیجا اوسنے تسلی معقول

نہ دیا جناب حسب سعید اور تجویز [illegible] لہذا پنجتار سے براہ ہای صعب [illegible] کو مسار ہمراہ یک ہزار پیادہ [illegible] کابل گرام

کو ازراہ کوہ بھیجو آیا اور کل توپ وغیرہ جو پنجتار میں تھے اوسنے خفیہ دفن دیا یا کہ [illegible] سکو دستیاب نہوا سوای ایک

[illegible] کہ ستھانہ میں رہا اور وہی توپ [illegible] ہمراہ امیر جان سکہ پاس موجود [illegible] من بعد رفتہ رفتہ بمقام بالاکوٹ

اقامت کیا اور قطب الدین نے قندھاری ہمراہ ایک ہزار سپاہ جرار ملکی و قندھاری [illegible] وبعضے ہندوستانی طرف خط آیا شیر

پہونچا یا کہ ناگاہ ہمراہ افواج [illegible] بسیار شیر سنگھ بمقام بالاکوٹ واسطے [illegible] پہونچا ہرچند کہ اکثر لوگوں نے اور مولوی

اور ارباب بہرام خان تہکال جو ہمیشہ ہمرکاب [illegible] استصواب جناب بجہت کثرت دشمن و عدم [illegible]

وقت نہ دیا مگر میر سید احمد نے بجہت [illegible] مجید بعید ملاقات فوج لڑائی چھوڑ کر کنارہ ہونا گناہ عظیم

خیال کیا اور مستعد مقابلہ ہوا فجر کے [illegible] بجے رات کے [illegible] بجے تک لڑائی ہوا مولوی [illegible] اور ارباب

بہرام خان مقتول ہوا اور میر سید احمد بھی اس لڑائی میں مقتول ہوا [illegible] زندہ یا مردہ کسی کا نظر میں

نہیں آیا حکومت میر سید احمد حدود [illegible] سے خیبر تک تھا تجویز [illegible] نمونہ قواعد [illegible]

کرتا رہا اور تجویز فیصلہ خصوصا [illegible] و احکام حسب شرع کرتا رہا سفارش فیصلہ احکام [illegible] ملک قلمبند کیا اور جو کہ

ملک

ف نذری قدیم سے یاغستان تہا اور پابندی شریعت اونکی نسبت فقیہ سخت ہوا علاوہ یہہ کہ اول آنحاکم اونکا [illegible] برقابو ہوا

ہذا یہہ امر موجب بلوای عام اوسپر ہوا مدت حکومت اور تسلط اور خروج اوسکا ہفت سال سنہ ۱۲۴۲ [illegible] ۱۲۴۹ تا ۱۲

جنگ بالاکوٹ بقیہ ماندگان دو تین سو کبہی دن سردار ولیمحمد خان کے ماتحت تخت بند علاقہ بونیر ماتحت رہا [illegible] دار رفقاء اوسکے

ستہ سند ولیمحمد شاملین ہندوستانیان تمامی وگنگی اور جمعیت باقیہ نے ہمراہ صاحبزادہ کوہ تی و سیج بہار امارت و حکومت علاقہ ملک

اور مولوی نصیرالدین تہو

ر اتیہ ملیں تہا یا قوم ولیشی صونالی سے اونکا سخت عداوت پیدا ہوا اور وہ صورت بہی کچہ دنوں میں خراب ہوا من بعد

وی نصیرالدین [illegible] بہراہ ارسلدخان اتحاد پیدا یا اور بمقام ستانہ سید اکبرشاہ [illegible] جمعیت پانچ سو ہندوستانیان رہا اور چونکہ

یدیر ~~بحالت~~ بوقت رحلت میر سید احمد فتح خان بذریعہ پروانہ مہری سید احمد اپنا جانگر نایب [illegible] میر سید احمد عرض

ریکا اکثر علاقہ قرب و جوار سے عشر لینا معمول آیا اور فیما بین ارسلدخان و فتح خان ہمیشہ حسب معمولی عداوت

فقہا خانی پیر لڑائی ہوتا تہا الاکہ فتح خان نے پروانہ مہری سید احمد ورسطی نیابت خود اور عشر لینے کے حجت

رو پسند دوست آویز بخشہ حاصل کیا لہذا ارسلدخان ورسطی رفع حجت مذکور کے مولوی نصیرالدین امیر کیجہ

ہندوستانیان برفاقت خود لایا منارہ اور کوٹہ اور ٹوپی فتح خان سے مولوی مذکور نے لیا آخرالامر

فتح خان فوراً لشکر کشی بمقام توپی کیا اور مولوی مذکور بمعہ تمام لشکر ڈوبے جاں قتل کیا اور بہرام خان فرزند

ارسلدخان اسپ سوارہ بدریا آب سند بعبور تا عدارخان کہلدنیت [illegible] عفو [illegible] ہوا اور اوند نومیں حاجی

عبدالرحیم بمعہ قبلہ اگر و رسکہوں سے لیا اور یہہ دن اگر دریاں رہا تاکہ غفورخان والد علی محمد خان اگرور

[illegible]

ہندوستانیان نے قتل کیا اور اگرور سے ہندوستانیان نکالا اور ستھانہ میں بعضے لوگ آیا اور بعضے ہندوستانی لوگ بیچ میں بعد پھر اونکا جمعیت
تدریجاً تدریجاً ہوتا رہا اور کوئی مولوی آتا رہا اور کوئی جاتا تھا تا کہ مولوی ولایت علی اور مولوی عنایت علی اور میر مقصود علی آیا اور حکومت
پرگنہ پکھلی میں مستقل حاصل کیا سید ضامن شاہ کا ان لوگوں سے خوب میل رہا اور جا بجا مکانات فیل پر لڑائی سکھوں سے کیا پھر کنڈ ۱
شینکاری ۲ گڑھی حبیب خان ۳ مانسہرہ ۴ وغیرہ شیروان تک تمام مقدمات میں فتح ہندوستانیان کیا آخرالامر نوبت بمقدمہ
مانکرا اور ہری پور ہزارہ کے ساتھ پہونچا اور اسوقت میں اتفاقاً آگ بارود خانہ ہندوستانیاں میں بمقام مانکرا لگ گئی
بہت لوگ اسمیں تباہ ہوا اور ہری پور فتح ہوا اس درمیان میں مسٹر اگنو صاحب بہادر مولوی ولایت علی و عنایت علی و مقصود علی کو ایک
طور سے گرفتار کرکے واپس ہندوستان کو بھیجا اور عرصہ چھ ماہ تک مقصود علی لاہور میں نظربند حراست میں رہا اور بعد چندے بوقت شورش
سکھاں سرکار انگلشیہ کے ساتھ روانہ وطن ہوا اور بقیہ ماندگان ہندوستانی حکمت کرکے از مقام مارگلہ واپس ہوکے بہ ستھانہ
نزد سید اکبر شاہ پہونچا اور میر اولاد علی اونکا افسر تھا اور مولوی عرب جو اسکا بخشی نام معلوم نہیں ہے عرب صاحب مشہور تھا
وہ بھی ہمراہ میر اولاد علی کام کرتا رہا تا کہ پھر مولوی ولایت علی اور عنایت علی معہ عیال وارد ستھانہ ہوا اور تخمیناً عرصہ سات
آٹھ برس بعد آیا اور بوقت آنے اونکے خوب چرچا دھوم دھام ہندوستانیان کا ہوا تھا کیونکہ سید اکبر شاہ کا تقرر بذریعہ اخوند
عبدالغفور سوات بادشاہ سوات کا والی ہوا اور حکومت کی اور تاوکے علاقہ چند میں بھی ذریعہ ہندوستانیان جا بجا مقرر
ہوا تھا لہذا ستھانہ سے سوات تک چرچا ہندوستانیاں کا بخوبی خوب تھا اور علاوہ راہ آمد و رفت و آورد و برد خرچ بحث
سلطنت سرکار انگلشیہ اور راہ ان راہ کے پنجاب بہ عملداری سابقہ سکھاں بھی خوف تھا ~~[illegible]~~ ہوا اور چونکہ انہوں نے از بدو
ہی کبھی تعرض علاقہ محروسہ سرکار میں نہیں کیا اسواسطے اونکا نسبت بھی سرکار دولتمدار کو کچھ اسقدر التفات نہ تھا
بلکہ ایک دفعہ چہار شتران ہندوستانیاں مقام باڑہ سے تھانہ دار صوابی گرفتار کرکے عدالت میں بھیجا صدر سے حکم

واپس

ایسے سفیران مذکور آیا اور وہ بھی واپس دیا گیا اور مجاہدان ہمراہ اضلاع پٹنہ بوقت [illegible]

مولوی ولایت علی و عنایت علی مع قبائل فہمائش ہو کر اونکو کیا مگر انہوں نے ضرورت [illegible] دینی

ور صرف ہجرت [illegible] پیش کیا جو کہ معمولی تھا [illegible] سرکار انگریزی سے عدم دست اندازی کا اقدامات وغیرہ

ہندوستان اس صورت [illegible] سے روانہ ہو کر بعد قطع [illegible] بمقام ستھانہ پہونچے اور مولوی ولایت علی بعد دو [illegible]

بار [illegible] ہندوستانی رفوت ہوا اور عنایت علی امیر ہوا اور مجلس حیات [illegible] ولایت علی عنایت علی بونیر و صوات

پر تارے اخوند عبد الغفور صوات سے بذریعہ سید اکبر شاہ والی صوات سلوک [illegible] آپس سو بعد فوت

ولایت علی اول بمقام اشراوان علاقہ جہانداد خان والد نواب محمد اکرم خان اتب علاقہ سرکار بروقت

ہندوستان ہوا عرصہ تک دو ماہ تک اشرا میں رہا جو کہ اس وقت میں فوج مع کرنل منکیشن صاحب بہادر کمشنر اول

[illegible] اور جناب مہراب خان صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ہزارہ واسطے سزادہی قوم حسن زئی آیا بحیثیت قتل

اکار ام [illegible] بہادر و دیگر صاحب دیگر ملک حسن زئی جلد کر بورائے از گذرانب و ستھانہ و زیر اعظم

عنایت علی مع جمعیت اپنے [illegible] و سیدان ستھانہ طرف چنگی چنے جلد گیا بعد واپسی فوج

بمقام ستھانہ مع سیدان [illegible] ازاں بعد عنایت علی کچھ دن بمقام [illegible] ونا و گوی [illegible] اقامت کر کے

[illegible] لشکر کو ستھانہ [illegible] اور جا بجا سے جمع کر کے جمعیت بمقام منگل تھانہ

کچھ زیادہ [illegible] دیر لگیا کہ سب

کیا اور مقرب خان فرزند فتح خان پنجتار بھی اپنا تابع بنایا اور جو کہ اکثر مردم خدو خیل مقرب خان کے

آپس میں نزاع اور جدال ہوتا تھا مولوی عنایت اللہ اکثر قلعہ [illegible] وہاں [illegible] میں مقرب خاں [illegible] دیتا رہا

مگر متعرض علاقہ نہوا تا آنکہ سنہ ۱۸۵۷ء میں باستماع شورش ہندوستان مولوی [illegible] علی جا بجا شروع فساد

و [illegible] اندازی علاقہ سرکار میں [illegible] اولاد بر فاقت برادران مقرب خاں اور مبارک [illegible] فرزند سید اکبر شاہ

و مردم [illegible] بمقام نودہ [illegible] چھاپہ ڈالا بعد [illegible] روز فوج انگریزی [illegible] بھیجی گئی

اور لشکر ہندوستانیان مع سرداران مبارک شاہ وغیرہ مفرور ہوا میرزا محمد خاں عرف [illegible] سالار [illegible] مع دیگر

چند نفر ہندوستانیان اور چند مردمان ملکی جو اس سازش کے ماخوذ ہو کر پھانسی دیے گئے [illegible] بعد دو دفعہ

بمقام نارنجی علاقہ سرکار [illegible] سخت لڑائی کی اور عرصہ [illegible] کم [illegible] مولوی عنایت اللہ مع لشکر

نارنجی میں رہا پھر [illegible] ہو کر تھوڑی دیر [illegible] کپتان [illegible] صاحب [illegible]

یوسفزئی کہ بتقریب دورہ بمقام نودہ تشریف لائے تھے [illegible] ذکر کے [illegible] اور

دیگر سرداران بمع اور کچھ اسباب لیگیا چونکہ ہنگامہ شورش ہندوستان برپا تھا لہذا خرچ کے طرف سے

اونکو بہت تنگی ہوا اس سے علاقہ [illegible] سے باہر [illegible] نہ ہوا [illegible] اثنای راہ میں بمقام

[illegible] بیمار ہو کر روح اوسکا بقبض الارواح دیا اور اوسکا فرزند عبد الحمید بمع لشکر موجود

شامل جماعت مولوی نور اللہ و شاہ اکرام [illegible] و میر تقی بمقام [illegible] تھا اور مولوی

نور اللہ امیر بنایا چونکہ جناب صاحب [illegible] کرنیل [illegible] صاحب [illegible] بلوائی

[illegible]

دستان سے فراغت حاصل کرکے واسطے سزادہی مفسدین مقامی حدود متوجہ ہوا ابتدا اولاد محتشم
پنجتار و چیچلی و منگل تھانہ وغیرہ جملہ مکانات بود و باش مفسدین جو ہنگام بلوا میں مرتکب فساد ہوا
اور مرتکب فال تا علاقہ جملہ فرار ہوا من بعد بمعہ فوج ظفر موج عازم ستانہ ہوا بمقام لگری شاہ نور
قریب ستانہ میں جنگ ہوا شاہ اکرام اللہ بمعہ ۵ پنجاہ نفر ہندوستانیاں وہاں قتل ہوا اور بقیہ
ہندوستانیاں بمعہ سید ستانہ بمقام ملکہ جو سیری مبارک شاہ تھا گیا کچھ دنوں اونکا جمعیت وہاں
تھوڑی خرب ہوا اگرچہ سرکار کے طرف سے اونسے نسبت احتیاط ہوتا رہا مگر بہر صورت اونکا جمعیت بھی ہوتا رہا
در بعد جنگ ستانہ محمود شاہ برادر زادہ سید اکبر شاہ بعہدہ سالاری بمشاہرہ یکصد روپیہ تنخواہ تا زوال
ملازم سرکار ہوکر بہ بندوبست علاقہ تعینات کیا گیا اور مولوی عبداللہ امیر جمال بمعہ ساتھیاں اور میر مقصود علی بمعہ عیال
بمقام ملکہ آیا اور میر مقصود علی امیر ہوا اور مولوی نوراللہ فوت ہوا بعد چند در عرصہ ایک برس کے میر مقصود علی
بھی فوت ہوا اور مولوی عبداللہ امیر ہوا سنہ ۱۸۶۳ میں مولوی عبداللہ بتحریک و شمول شاہ محمود
و مبارک شاہ ستانہ جو ملازمت سرکار تھا آخر کے فروکش ہوا اور دست اندازی بدمعاشات کیا اور
دیہات گڑہ حوالی ٹوپی جا کر کیا عرصہ دو تین ماہ تک بلکہ و جمعیت کا کیا گور و واسطے حفاظت سرحد
دیہات تھا تا کہ کرنیل ٹیلر صاحب بہادر کمشنر قسمت ہذا اور جنرل چیمبرلین صاحب بہادر بعزم سزادہی
دیگی بمعہ فوج ظفر موج از راہ درہ انبیلہ روانہ ہوا صدمہ شورش عظیم با جتماع اقوام متفرق تا کافرستان

بذریعہ قاضی عنبر شاہ صاحب

[illegible]

مقابلہ فوج [illegible] ہوا اور سرکار نے فی الجملہ بعد تعقیب بہت [illegible] و فرار مقام ملکہ [illegible] ہوا اور اخوند عبد الغفور

جو شورش مذکور میں [illegible] مولوی عبد اللہ ہوتا ہمراہ جمیع اقوام متفرق ہوگئے تھا اور [illegible] بونیر سے اقرار نامہ

دوستانہ لیا گیا اور ہندوستانیاں بمقام گلو لنو [illegible] چمرزئی مقیم ہوا اور [illegible] گذارہ کچھ نہ ہوا

تا کہ ~~[illegible]~~ مولوی عبد اللہ مقدمات باہمی معمولی افغانان میں دست اندازی و برہ داری و جنبہ

داری شروع کیا اور اخوند صوات کو بھی یہ دست اندازی [illegible] غیر مناسب معلوم ہوا افغانان بونیر و

تمام ہندوستانیاں پر بمقام [illegible] علاقہ بونیر لشکر کشی کیا اور ہاچکتا [illegible] نکالا کر [illegible]

زمان راہ گلو لنو [illegible] میں لڑائی سخت ہوا بہت ہندوستانیاں [illegible] اور کچھ بیان بھی [illegible]

من بعد گلو لنو [illegible] چمرزئی سے بڑھا [illegible] کرکے بمقام بہار اور چند یا علاقہ [illegible]

دریای اٹک [illegible] اور چونکہ اوندنوں میں شورش اکثر برپا تھا اور فوج [illegible] موجود وزیری [illegible]

نصد بلے بالائی کوہ بھی بسر لعنت کوہ سیاہ تھا مگر ہندوستانیاں [illegible] لی [illegible] مقامی

تعرض فوج انگریزی نہو السنہ اس وقت طوفان عظیم سے محفوظ رہا من بعد بمقام بلوس

علاقہ حسن زئی نزد مسمی پیرزادہ فرزند حاجی کنار اگرکے اقامت کیا اور بلوس میں قلعہ بنایا

اور اب تک جولائی سنہ ۱۹ بمقام بلوس سے یکے تا حال موجود ہیں قریب چار صد نفر کے [illegible] اسکا

ن بالفعل موجود اور انکا جمعدار [illegible] اور ایک جماعت [illegible] قاصداں وغیرہ [illegible] بجز [illegible]

ہیں حسب تفصیل ذیل ۱ جمعدار نور الدین جبیر ۲ جمعدار شریعت اللہ رامپور بوالیہ ۳ جمعدار محمد اکبر اعظم گڑھ ۴ جمعدار عبد الغفور حکیم پور

۵ رجب جمعدار مالدہ ۶ نعیم الدین جمعدار رامپور بوالیہ ۷ جمعدار زینت اللہ ناحلو اکمال جمعدار دیانت اللہ مالدہ

معتبران ۱ مولوی فیاض علی عظیم آباد ۲ امیر جان مولوی عبد اللہ الف ساکن تاجپور بیتیا ۳ امان اللہ ۴ و مطیع اللہ ۵ و عبد القدوس

۶ مولوی عبد [illegible] برادر عبد اللہ ۷ مولوی اسحاق بہار و دانا پور مع ۲ دو برادران ۸ یعقوب ۹ و موسی —

سرکار دولت مدار نے بہ نسبت ان لوگوں کی اور تائید اور مدد دینے والوں کی نہایت احتیاط اور سخت تجویز ہوا ہے

جناب رفعت قباب مسٹر ریلی صاحب بہادر اور صاحب والا شان کرنیل جیمس صاحب بہادر نے بکمال زیرکی و سرعت طرف

انتظام امر مذاہی معروف ہوئے اور پختہ تجویزات مذکور مرتب کیا ہے آئندہ جو کچھ بظہور آنا ہے [illegible]

ہمہ امر مذاہی درج ہو گا

تاریخ ستہ تانہ و ملکہ و حالات سیدان ہوا خواہان قدیمی مجاہدین ہندوستان حسب الحکم جناب مسٹر ایلینیل صاحب بہادر در ۲ جولائی سنہ ۱۸۶۸ع

سید اکبر شاہ ستہانہ زمانہ [illegible]ت تخت ستہ علاقہ بونیر ہی اور اسکا نسب نامہ بہ اودہ واسطہ بجناب سید علی ترمذی
کہ معروف بہ پیر بابا ہی اور سنہ ۹۰۹ نہصد و نہ ہجری میں اوسکا انتقال ہوا پہونچتا ہی اور جناب پیر بابا کا والد سید قنبر علی
سردار جلیل القدر ترمذ تہا عہد امیر تیمور میں یا من بعد اوس سے تقریباً پہر کابلی والد خود سید علی صاحب ہندوستان میں
ہمراہ آکر کے مرید شیخ سالار رومی ہوا اور معاملات دنیا داری والد خود سے دست بردار ہوا بعد تکمیل امورات
مشیخت بوراہ ہندوستان سے علاقہ بونیر میں آکر کی بمقام ددکہنڈہ جو اقصای سرحد بونیر متصل کوہ جوار ہی
مقیم ہوا اور بجہت انکہ ایک کہنڈہ پیر بابا کا تہا اور ایک اسکا خادم کا اسواسطی نام قریہ مذکور دو
کہنڈہ رکہا گیا ابتک بہی وہ قریہ کلاں ہی جو اور کہنڈہ افغانی میں بمعنی آہر ہی یعنی دو گہر زیادہ تر
عمارات اسکا کچہ فرور نہیں ہی لہذا اسقدر بروسطی معلومی اصل سید اکبر شاہ اکتفا کیا گیا زیارت
پور گزار جناب سید علی صاحب درمیان دو کہنڈہ و پاچا بکنارہ رود واقع ہی اور اولاد ورثاکا
پنبیر سے متفرق ہو کی برایت و اقامت اضلاع و اطراف دور دراز مثل کوہ غر وغیرہ فایز

۱ ۲ ۳ ۴ ۵
ہوا سید اکبر شاہ فرزند شاہ جی بن ضامن شاہ بن میرزا شاہ بن محمد شاہ بن

۶ ۸ ۹ ۱۰
میان خواجہ بن میان مسعود بن میان عبد الوہاب مشہور بمیان عبدل بن میان مصطفی بن جناب سید علی صاحب

مقام ستھانہ معمورہ سید ضامن شاہ جد سید اکبر شاہ ہی اور بوقت سلطنت احمد شاہ درانی آبادی ستھانہ

سنہ ۱۱۶۰ ہجری میں ہوا اور تفصیل اوسکا یہ ہی کہ جو کہ سید ضامن شاہ کریم الطبع تہے اور بہجہت افراط سخاوت و غلط

سخی اراضی و مال متاع مقام مالوف تختہ بند میں رہن و فروخت کرکے لاچار علاقہ چہلہ متصل نیر میں آیا چہلہ میں

جو کچہ سیری اور [illegible] اسکو دستیاب ہوا وہ بہی صرف کرکے من بعد علاقہ امان زی کوہ میں آیا انہوں نے بنا بر

جوانمردی اور ذی عزتی کہ اونکا تپہ میں قدیم سے ہی قریہ ملکہ سید ضامن شاہ کو دیا اسکو اوسنے کچہ دنوں ملکہ بہی

رہن کرکے صرف مصارف خود کیا اور یہ علاقہ اوتمان زی ٹوپی میتہے میں آیا انہوں نے اولا کچہ سیری [illegible]

دیا مگر من بعد قریہ جہنجرہ دیوتا کا بارح اوسکو بطور جاگیر مقیم کیا مگر جو کہ سید ضامن شاہ شخص معتبر و سرزد [illegible]

احتمال
بہجہت سید خلیل ہر دو قریہ سے عزیز بیت متصور کیا اور مقام ستھانہ جو [illegible] قریب کنار [illegible] سرحد [illegible] تنول تہا اور

وقت مراجعت
اوتمانزی نے بلحاظ رسوخ کام سرحد یہ تنول مقام مذکور سید ضامن شاہ کو دیا اور ~~[illegible]~~ احمد شاہ

مہم ہندوستان سے سید ضامن شاہ نے ستھانہ تکیہ رود دریائے اباسند آباد کیا اور سنہ ۱۲۲۹ ہجری میں ستھانہ

بطغیان دریای آب سند کہ نمونہ طوفان نوحی تہا ویران ہوا من بعد سید اکبر شاہ معہ برادران خورد

مقام شاہ ہتا قریب [illegible] آباد کیا اور سید اعظم برادر کلان سید اکبر شاہ اور سید عمر ستھانہ بالا

قریب ملندی ہی آباد کرکے مقیم ہوا تخمیناً آبادی ستھانہ سنہ ۱۱۶۰ سے سنہ ۱۲۵۶ ہجری تک ایکصد سال ہوتا ہی اور مقام

شاہ ہتا کہ سنہ ۱۲۶۵ ہجری میں آباد کیا معہ ستھانہ بالا خراب کرنیکے [illegible] ۱۵ [illegible] کرنل [illegible] در سنہ ۱۸۵۸ عیسوی

جلد دیا

جلا دیا عادت قدیمی بقیۃ سیدان ستانہ نے جمہوری و رہزنی بعلاقہ سرکار انگریزی اور سابق بعہد سکھان گرد و نواح ہزارہ

و چھچھ میں تھی اور سید اکبر شاہ بوقت شورش مولراج ہزارہ میں بعہد عملداری سکھان مخاطب بخطاب بادشاہ مردم

ملکی ہوا تھا اور ہمیشہ سے اتباع مفسد و ستانہ ان کا پاس رہا کرتا تھا اور سنہ ۱۲۷۴ ہجری صلعم میں سید اکبر شاہ

بوساطت اخوند عبد الغفور صوات مخاطب بخطاب بادشاہ صوات ہوا اور والی ملک مذکور کو [illegible] واسطے مقابلہ

فوج سرکار انگریزی کے پس ازانکہ جنگ یلے [illegible] کوٹ سرحد قریب صوات میں سرکار انگریزی کے ساتھ اخوند

عبد الغفور باجماع مردم ملک بونیر و صوات کیا تا کہ سید اکبر شاہ بعارضہ بخار سنہ ۱۲۷۵ع میں بعارضہ

بخار انتقال کیا اور فرزند خود میر مبارک علی شاہ کہ مبارک شاہ زبان زد خاص و عام ہے ولیعہد

خود مقرر کیا مگر چونکہ بحین حیات سید اکبر شاہ اکثر امورات سلطنت میں خلل جابجا واقع ہوا اور اخوند عبد الغفور

تو بھی اس باعث کئی طرح تکلفات شامل حال ہوا لہذا عرصہ ایک دو ماہ [illegible] وہ امر بے ثبات

ہو کے مبارک شاہ معہ ایک سو بیس سوار روانہ ستانہ ہو کر اثنای راہ میں بمقام چنگلی تسمول مولوی

[illegible] بیرحد سرکار بمقام نو ددہ و رستم [illegible] تا یورش کیا ملکی منشی سلیم بنی بسر دار

زنیت وال صاحب کمان افسر اور کمانیہ صاحب رسالہ سوار [illegible] اور اتفاقاً میں تعیناتی

ہو کے لشکر مفسد و ستانہ کا اور مبارک شاہ وغیرہ منفور ہوا اور بمقام خود آیا تا کہ سنہ ۱۲۷۶ میں خواب کی

امیر اور دوست محمد سرکار کشمیر قسمت یا بعید سردار می اور چند نیا ملک [illegible] پچھلے اور نجیب [illegible] ستانہ بالا

وشاہ متنا جیلدار اور سیدان اور ہندستانیاں بمقام ملکہ اقامت تھا اور یوسف [illegible] غیرت [illegible] شاہ محمود

عم زادہ مبارک شاہ اور چہل سوار ملازم فرمایا اور شاہ محمود [illegible] تنخواہ [illegible] ری اور عہدہ سالاری

مقرر ہوا تاکہ سنہ ۶۲ء میں تخفیف [illegible] اور بباعث [illegible] چلنے موقوف ہوکر ایک طور سے فصل پر حکم جناب

نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب واسطے غریب [illegible] مردم [illegible] نوکری [illegible] جواہر

اقرار سالی بعہد اور دوس [illegible] در باب عدم دخل سیدان وغیرہ بلاندست کیا تھا حاصل کرکے

دلا دیا —— نقل حکم جناب نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ——

مسئلہ عرضی سید محمود شاہ سالار رسالہ [illegible] درخواست عطائے [illegible] ستانہ ملک [illegible]

حکم جناب نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

۶۲ [illegible] مرقومہ [illegible]

ستانہ سرکار انگلشیہ کے تعلق نہیں ہیں جو جب کہ سرکار انگریز کی ہندوستان کو [illegible]

اور مولوی عبداللہ مع ایک ہزار دو سو ہندوستانیاں بمقام [illegible] ستانہ مع خود مبارک شاہ وشاہ محمود دلا دیا اور

بقیہ ہندوستانی ملکہ میں چھوڑ دیا اور بعلاقہ سرکار دست اندازی شروع کی جمعیت ملکی کا ہرگز [illegible]

چند ماہ تک واسطے حفاظت سرحد [illegible] ملکی [illegible] گورکھہ مقرر [illegible] تعینات تھا تاکہ [illegible] صاحب بہادر

ور جناب جنرل نیول چیمبرلین صاحب بہادر بہمہ فوج ظفر موج بقرار داد مشورت کونسل عالیہ بموجب

نقشہ تجویز تنبیہ کا [illegible] مفسدان سرحد ہندوستان [illegible] عازم ملکہ از راہ سرخ آبی بدرہ امبیلہ

ہوا صدمہ شورش عظیم باجتماع اقوام متفرق تا حدود کافرستان و اطراف دور دراز ہوا

آخر الامر بہ ہیبت مشکلات سے اقرار نامہ و عہد نامہ مردم بونیر و امازئیان سے حاصل ہوا اور مقام

ملکہ جلا دیا گیا اور مولوی عبداللہ بعید قوم جعفرزئی بمقام [illegible] مقیم ہوا اور مبارک شاہ

بعد مرور [illegible] پھر بمقام ملکہ مقیم ہوا اور فوج وہاں سے یعنی درہ امبیلہ سے واپس آکر کے

مقام خندکہ بھی اور سپاہ نے جلا دیا اور اقرار نامہ مکرر اتمانزئی اور گدونان سے درباب عدم دخلدہی

سیدان زمانی ستانہ پر لیا گیا اور فسادی بخیال جو دفعہ اول میں بعہد جناب لارڈ ڈلہوزی صاحب بہادر مدد

کامل مقدمہ اول میں [illegible] اور دفعہ ثانیہ میں دیا جناب میجر جیمس صاحب بہادر کمشنر قسمت پشاور نے

بلحاظ اسکے کہ وہ بھی سیدان نے بسبب دوستی سرکار کہیلے نکالدیا تھا پھر بمقام کہیلے مقیم فرما کر

مقرر کیا تا کہ سنہ [illegible] میں فسادی [illegible] بخلاف خانکے پٹھانان مقام کہیلے برخاست ہوا

اور علی خان ماموں حقیقی مبارک [illegible] بمقام کہیلے متصرف ہوا لہذا پھر سیدان زمانی ستانہ پر

حوالہ کیا دخل ہوا اور بدستور زمانی سابقانہ اور ہر چند بہ شمار آمد کرتے ہیں اور احیانا کاروانسای علاقہ سرکار کی

محصول راہ [illegible] بستانہ بہی بیتا ہی اور چوراونکا حسب عادت قدیمی از راہ گذشتہ و کہیں ہمرازی

و راز داری ماموی حقیقی علی [illegible] دست اندازی علاقہ سرکار ریبر تا راول پنڈی اور ہزارہ اور اٹک اور جہلم [illegible]

یہ مہر سالانہ مستاجرانہ اور سید [illegible] ابتدا سنہ [illegible] ہجری سے سنہ [illegible] تک مطابق سنہ [illegible] صلعم